Title - KULEED ZUBANDAANI (Edition - 2).

Creator - Munshi Ganeshi Lal Beejawat.

Publisher - National Press (Allahabad).

Date - 1926.

Pages - 418.

Subjects - Urdu Taleem ; Nisaab Taleem - Urdu.

2769

اُردو کا مکمل کورس

معروف بہ

کلید زباندانی

برائے استفادہ امتحان دہندگان مڈل - انٹرنس - نورمل - ٹریننگ کلاس وغیرہ

مصنفہ و مؤلفہ

منشی گنیشی لال بجاوت سابق ہیڈ ماسٹر مڈل سکول

مؤلفہ

انشاء خرد افزا — رام چرتر — پرائمری کورس

حسب فرمائش لالہ رام نراین لال بک سیلر کٹرہ - الہ آباد

بعد ترمیم مناسب تیار ہو کر

نیشنل پریس الہ آباد میں طبع ہوا

بار دوم ۲۰۰۰ — سنہ ۱۹۲۶ء — قیمت فیجلد عمر

اوم

اے پرمیشور تو نام و نشان، چون و چرا، شکل و صورت، ذات و صفات، رنگ و بو، وغیرہ وغیرہ اوصاف سے منزّہ اور برتر ہے، تو باہمہ اور بے ہمہ ہے، ہمارے حواس ظاہری اور باطنی، ہمارا علم، ہماری عقل، ہماری قوت ادراک و استغراق کی رسائی نہیں، حیران ہیں کہ ایسی حالت میں تیری استتی، تیری پرارتھنا، تیری اوپاسنا کا کیا طریق اختیار کریں، لاکھ لاکھ دھنیواد ہے کہ تو نے ہی اپنے فضل و کرم سے ہم کو انسان بناکر ہماری عقل کو رسائی، ذہن کو صفائی، زبان کو گویائی، چشم کو بینائی، گوش کو شنوائی، فہم کو پذیرائی کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ کیا یہ طاقتیں، تیری قدرت، تیری عظمت، تیرے جلال، تیرے کمال، کے راز کو پاسکتی ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بس ہم نہایت عجز و انکسار سے دست بستہ اور خوف زدہ ہو کر اے سرب شکتیمان خالق جہاں پورے وشواس کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے دل کی اس تاریکی کو اپنے گیان کے نور سے منوّر کردے، اوم شانتی شانتی شانتی۔

خاکسار گنپشی لال بھارت متوطن قصبہ بلبھ گڑھ
ضلع گوڑگانوہ (پنجاب)

دیباچہ

مجھ کو سررشتۂ تعلیم کی مدت دراز کی ملازمت بحالت ہیڈ ماسٹری
اور ذاتی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طلبا نے مدارس پنجاب اور ممالک
مغربی و شمالی محکمات اردو زباندانی سے اب تک بہت کم آشنا ہیں حالانکہ
اردو بعض اضلاع کی مادری زبان ہے ظاہرا اس کی وجہ معلوم ہوتی
ہے کہ اردو زباندانی میں اب تک کوئی ایسا مکمل کورس تیار نہیں ہوا جو
طلبا کو ہر درجہ کے اردو امتحانات میں پوری رہبری کر سکے میں نے
محض طلبا کے فائدے کے واسطے نہ بخیال شہرت و منفعت یا کوئی
محنت شاقہ اٹھا کر یہ اردو زباندانی کا کورس تیار کیا ہے اور اس کی
ترتیب و تالیف میں بہت سے لائق اور تجربہ کار ماسٹروں سے مشورہ لیا ہے
میرا خیال ہے کہ اردو زباندانی میں غالباً طلبا کو اس سے فائدہ پہنچیگا - اس
انتخاب میں اول تو وہ شعر کل محاورہ دار ہیں اور جو شعر محاورہ دار
نہیں ہیں وہ زباندانی کے لحاظ سے دقیق اور شہرت یافتہ ہیں میں نے
عموماً شعروں کا مطلب نہایت تحقیق اور تجسس کے ساتھ لکھا ہے
میں اس بات کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ شعرا کی نظمی نازک خیالیوں
کو سلیس اردو زبان میں بیان کرنا اور وہ بھی ایسا کہ طلبا سمجھ سکیں
آسان کام نہیں ہے بعض ایسے محاورات اور اصطلاحات ہیں کہ جنکا

مطالب بیان کرنے کے واسطے صحیح آسان الفاظ دستیاب نہو سکے
ایسے موقع پر جہاں تک ہو سکا سلاست عبارت اور متانت الفاظ
سے گزر کر محض مطلب ظاہر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور تشریح مطالب
اشعار میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جو شعر مشکل یا پیچیدہ تھا
اُس کو مفصل طور پر لکھا گیا ہے اور آسان اشعار کا مطلب معمولی
طور پر اگرچہ کلام میں اختصار ایک پسندیدہ خیال ہے اور اختصار بہت
سے جملے زیادہ موثر ہو جاتے ہیں مگر میں نے ہر حالت میں طلبار کے
فہم اور ادراک کا لحاظ رکھا ہے۔ طلبار سے درخواست ہے کہ اول
شعر کو خود سمجھیں مشکل الفاظ کے معنی باب دوم میں دیکھ لیں اگر کوئی
ضرب المثل یا محاورہ یا خاص اصطلاح ہو تو باب سوم میں تلاش کریں
جب ان باتوں سے تشفی ہو جاوے تو بعد تشریح الفاظ و محاورات
شعر کی نثر بنا کر حذف شدہ و قافیہ کو ظاہر کر کے مطلب بیان کریں پھر بھی اگر
مطلب ادا نہ کر سکیں یا واقعی شعر مشکل ہو تو چوتھے باب میں دیکھ لیں
مطلب کا لفظ بہ لفظ یاد کرنا مفید نہیں ہے بلکہ مطالب پر حاوی ہونیکی
عادت پیدا کریں اس طرح پر چند روز مشق کرنے اور مطلب سمجھنے سے
ایک گونہ شعر فہمی کا ملکہ ہو جاویگا۔ اب ایک خاص امر قابل توجہ یہ ہے
کہ سنسکرت زبان میں استری کا پریم اپنے پتی کے ساتھ اور فارسی
زبان میں مرد کا جوش محبت اور ذوق شوق عورت کے ساتھ مستند

بکیبوں اور مشہور شعراء کے کلام میں مذکور ہوا ہے اور یہ قدرتی جوش ہے مگر برخلاف اس کے فارسی زبان میں مردوں کا عشق و محبت امردوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو خلاف فطرت ہے اور چونکہ عموماً فارسی زبان کے خیالات، اصطلاحات، اور محاورات کو اُردو زبان کے سانچہ میں ڈھالا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُردو لٹریچر تہذیب سے گرا ہوا ہے اور اس باعث مجھے انتخاب اشعار میں سخت وقت پیش آئی ہے۔ اُردو زبان میں سینکڑوں دیوان مشہور مستند متقی و پرہیزگار اعلےٰ درجہ کے شعراء زمانہ حال و سابق موجود ہیں جو سوز و گداز رنج و الم، اشتیاق و فراق، وصال و ملال، مضامین عشقیہ سے پُر ہیں شاید اس کی یہ وجہ ہوئی ہے کہ اہل فارس نے عشق مجازی کو عشق حقیقی کا ذریعہ خیال کیا ہو چنانچہ مولانا جامی کا ایک شعر ہے ؎

متاب از عشق رو گرچہ مجازیست
کہ آں بہر حقیقت کارسازیست

خیر مجھ کو اس تجسس اور تحقیقات سے کیا کام میں تو طلباء کو اُردو زبان دانی کے نکات، محاورات، اصطلاحات اور شعراء کی نظمی نازک خیالیوں سے واقف کرنا چاہتا ہوں جو اُن کو موقع امتحان پر کارآمد ہوں۔ اب اس کورس کو جس کا نام کلید زباندانی ہے بعد نظر ثانی و ترمیم بہ مشورہ جناب لالہ بینی مادھو صاحب فرزند ارجمند

لالہ رام نرائن لال صاحب بک سیلر۔ کٹرہ۔ الہ آباد دوبارہ چھپوایا جاتا ہے۔ چونکہ انسان کا کام سہو و خطا سے پاک نہیں ہو سکتا میں امید کرتا ہوں کہ نقص کو بہ نظر اغماض دیکھا جاوے اور بہتر ہو کہ صدق دلی سے کوئی اصلاح کی صلاح بتلائی جاوے۔ اوم شم۔

ماسٹر گنیشی لال سابق ہیڈ ماسٹر مقیم بر مکان برخوردار
بابو پربھو دیال سب اورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ الہ آباد
الہ آباد۔ کرنیل گنج
۱۸ / مئی ۱۹۲۵ء

یوں تو اس کتاب کی نسبت صدہا رائیں ہیڈ ماسٹر صاحبان کی موصول ہو چکی ہیں مگر چند رائیں نہایت مستند معزز مشہور اصحاب کی درج کیجاتی ہیں

بابت طبع اول

رائے بہادر جناب لالہ پیارے لال صاحب بہادر انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کی رائے —

"آپ کی کتاب کو میں نے غور سے نہیں پڑھا ہے سرسری نظر سے دیکھا ہے۔ آپ کی محنت اور لیاقت کا جو کتاب کی تالیف میں صرف ہوئی ہے کوئی انکار نہیں کرسکتا حقیقت ہائے معنے کے بیان کرنے میں آپ نے بڑی لیاقت دکھائی ہے۔ آپ کی جانفشانی اور محنت اس سے خوب ظاہر ہوتی ہے —

خانبہادر شمس العلما مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب دہلوی فیلو الہ آباد یونیورسٹی و پروفیسر اردو لٹریچر سنٹرل میور کالج الہ آباد —

"یہ کتاب مڈل اور انٹرنس کلاسوں کے واسطے ایسی مفید ہے
کہ جو طالب علم اس کو سمجھ کر پڑھ لیگا اُردو زبان کے امتحان میں پاس
ہو جاویگا اساتذہ کامل کے ایک ہزار اشعار اس میں لکھے ہیں اور بہت
سے محاورے لکھے ہیں اشعار کا مطلب اور محاوروں کے معنی صحیح صحیح
بیان کئے ہیں"۔

ماسٹر اصغر علی صاحب ایم۔ اے پنشنر پروفیسر ملکہ کالج اندور۔

"اُردو مدارس کے لئے تو کلید زباندانی کے لازمی ہوسکتے ہیں کسی
طرح کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ کالج کے زمانۂ طالب علمی اور اب سات
سال کی ملازمت کے تجربہ کے بعد میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا
ہوں کہ انگریزی خواں طلبا ہائی سکولوں یا کالجوں کے بوجہ اپنی مصروفیت
کے اُردو زباندانی سے اکثر نا آشنا رہتے ہیں انکو ایسی جامع کتاب کا مطالعہ
بیحد فائدہ دیگا۔ خاص کر طلبائے فارسی کو ایسی جامع اور مفید کتاب اُردو
علم ادب میں شاید ہی کوئی اور ہو۔ اہل زبان اور غیر اہل زبان دونوں
کے لئے نہایت کار آمد اور بیحد ضروری ہے"۔

جناب لالہ سورج نراین صاحب مہرا اسسٹنٹ ماسٹر و مترجم سنٹرل
ٹریننگ کالج لاہور۔

"میں نے کتاب کو دیکھا عموماً بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور امید
ہے کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی بھی اچھی راے دیگی"۔

جنابؒ مولوی فضل محمود صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

"واقعی کلید زباندانی اچھی کتاب ہے۔ ہوشیاری اور محنت کے ساتھ تیار کی گئی ہے بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے بہتر انتخاب اغلباً کسی اور کورس میں نہیں ہے"۔

جنابؒ بابو رام جس رائے صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ریاست الور۔

"واضح ہو کہ کتاب کلید زباندانی جو آپ نے تصنیف کی ہے میں نے دیکھی واقعی کتاب لائق پڑھنے طلباء مڈل و انٹرنس کے ہے اور جو محاورے اُردو اُس میں لکھے ہیں اُن سے بڑی واقفیت حاصل ہوتی ہے بیشک کتاب اسم بامسمیٰ ہے"۔

منشی احمد حسین صاحب احمدی اڈیٹر اخبار الفضل قادیان۔

"کلید زباندانی فی الواقع ایک بڑی مفید کتاب ہے چونکہ اسکی ترتیب و تیاری کے زمانہ میں خاکسار کو بھی مولف صاحب ممدوح سے شرف تلمذ حاصل تھا لہذا بطور چشم دید شہادت کے کہہ سکتا ہوں کہ آں مکرم کو اس کی تالیف میں بڑی عرق ریزی و محنت برداشت فرمانی پڑی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد تیاری کتاب مذکور طلباء مڈل و انٹرنس کے حق میں بہت مفید و مددگار ثابت ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ

لی گئی۔ امتحان سے کچھ عرصہ پہلے بھی جو طلبار اسے ایک دو بار غور و توجہ سے مطالعہ کرینگے امید ہے کہ انشاء اللہ اُردو زباندانی میں تو انکی ناکامیابی کا خدشہ ضرور ہی مٹ جاویگا۔ حضرات معلّمین بھی اس سے بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں"۔

بحکم جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی وشمالی و اودھ

"شرافت پناہ لیاقت دستگاہ منشی گنیشی لال ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول فریدآباد خوش رہو بملاحظہ تمہاری عرضی اطلاع دیجاتی ہے کہ کتاب کلید زباندانی مرسلہ تمھاری کمیٹی کتب خواندگی حلقہ اول میں بھیجدی گئی ہے مقام الہ آباد"۔

ازاجلاس خاص سری مہاراجہ صاحب اُروڑبنس بہادر والی ریاست فریدکوٹ۔

"عرضی تمھاری بدیں گذارش کہ کتاب کلید زباندانی جس کی قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے اور اس کی ضخامت چارسو صفحہ ہے جسقدر جلدوں کے واسطے حکم ہو بذریعہ ڈاک ارسال کروں' ملاحظہ میں آئی نفاذ حکم ہے کہ پچیس جلد کتاب کلید زباندانی بھیجد و قیمت بھیجی جاویگی۔

نقل تجویز جلسہ سب کمیٹی تعلیم خاص ڈسٹرکٹ بورڈ دہلی۔

"تجویز میونسپل کمیٹی فریدآباد مع ایک جلد کتاب کلید زباندانی

جسکی قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے معنفہ لالہ گنیشی لال ہیڈ ماسٹر
میونسپل بورڈ سکول فرید آباد جس سے اُردو زبان کے محاورہ وں اور
اصطلاحوں وغیرہ کے معلوم کرنے میں امداد مل سکتی ہے براے خرید
و اسطے تقسیم مدارس ڈسٹرکٹ بورڈ جلسہ کمیٹی میں پیش ہو کر تجویز ہوئی
کہ چالیس جلد خرید ہو کر حسب تجویز صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس
مدرسہ جات ضلع دہلی میں تقسیم کیجاویں"۔

باجلاس صاحب سکریٹری بہادر ڈسٹرکٹ بورڈ دہلی -
حکم ہے کہ
"لالہ گنیشی لال ہیڈ ماسٹر فرید آباد کو لکھا جاوے کہ وہ حسب
کتب ہاے براے تقسیم مدارس بھیجدیں"۔

جناب من ہیڈ ماسٹر صاحب فرید آباد مڈل سکول - تسلیم
"بجواب آپ کے پوسٹ کارڈ عرض ہے کہ آپ ایک جلد
کتاب بربانداری لالہ جگناتھ مالک مطبع مجیدی ہند کے پاس بھیجدیں -
یہ کتاب صاحب رجسٹرار سررشتہ تعلیم پنجاب نے براے انڈیا اوفس
لنڈن طلب فرمائی ہے قیمت اس کتاب کی آپ کو ملیگی"۔
شیو گوپال محرر مدارس ضلع دہلی -

مولوی الطاف حسین صاحب کاظم سابق اتالیق و اُستاد ولیعہد -
فرماں رواے ریاست لوہارو و رجسٹرار امتحانات طلبیہ کالج دہلی -

کتاب کلید زباندانی کو میں نے بالاستیعاب دیکھا ہے مصنفہ صاحب کے تجربۂ معلّمی نے کتاب کو اسم بامسمیٰ بنا دیا ہے۔ میرے نزدیک امتحان مڈل اور انٹرنس کی تیاری کرنے والے طلباء اس سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اُن کو اس قدر معلومات کا ذخیرہ دوسری جگہ ملنا مشکل ہے۔ خود معلّم کتابوں میں یہ ایک قابل قدر کتاب ہے جو معلّم اور متعلّم دونوں کو مفید ہے۔

جناب کی مصنّفہ کتاب کلید زباندانی واقعی گنجینۂ معانی ہے میں نے اس کتاب کو بہت غور سے مطالعہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر طلباء مڈل انٹرنس نورمل ٹریننگ کالج اُردو علم ادب کے امتحان دینے والے اس کتاب کو قبل از امتحان چند روز بھی غور و توجہ سے مطالعہ کرلیں گے تو وہ اُردو زباندانی کے کسی امتحان میں بھی غالباً ناکامیاب نہ ہونگے سیکڑوں دیوانوں و غیرہ کتب کا مطالعہ کرنا اور پھر اشعار محاورہ دار کو منتخب کر کے الفاظ کے معنی محاورات و اصطلاحات کی تشریح اشعار کا قابل فہم طلباء مطلب بیان کرنا آسان کام نہیں ہے۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب اُردو زباندانی کے صدہا مضامین کا ایک ایسا ذخیرہ ہے کہ اس سے بہتر اور کارآمد مضامین مفید طلباء اور کسی کتاب میں نہ مل سکیں گے۔ یہ کتاب ہر مدرسہ کے کُتب خانہ میں موجود رہنے قابل ہے۔

داس وجے ورگیہ

تقسیم ابواب بلحاظ مضامین

باب اول۔ اس میں اشعار محاورہ دار معہ نکات بیشمار درج کئے گئے ہیں۔

باب دوم۔ مشکل الفاظ کی فرہنگ ہے۔

باب سوم۔ محاورات، اصطلاحات، ضرب الامثال کی تشریح۔

باب چہارم۔ کُل اشعار کا مفصل و مشرح قابل فہم طلباء حل۔

باب پنجم۔ ضرب الامثال و فقرات موزوں بمثال۔

باب ششم۔ عروض، قوافی، صنائع لفظی و معنوی اور دیگر امور متعلق زباندانی۔

باب ہفتم۔ پرچہ سوالات برائے امتحانات۔

باب ہشتم۔ حالات شعراء معہ طرز کلام۔

باب اول

اشعار محاورہ دار معہ نکات بیشمار

ردیف ا

۱ـ کھوج نپانا کیا محاورہ ہے، شعر کا مطلب بیان کرو؟

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا   اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

۲ـ اُلجھنا کیا محاورہ ہے۔ لو اکن معنوں میں مستعمل ہے؟ مطلب بیان کرو۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں   لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

۳ـ جہاں سے اُٹھنا۔ دل آجانا کیا محاورے ہیں؟ لفظ قیامت سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

اُسکے اُٹھتے ہی ہم جہاں سے اُٹھے   کیا قیامت ہے دل کا آجانا؟

۴ـ سر اُترنا اور دل سے اُتار دینا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو

اُترے جو تن سے سر تو ہے سرفرازیاں   ایسا نہو کہ وہ مجھے دل سے اُتار دے

۵ـ جی جانا۔ دل آنا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔

شعروں کو بہ ترتیب حروف ابجد تحریر کیا گیا ہے۔ مولف

اغیار مریں تمیہ نہیں ہجر میں تڑپوں — جی جانا ہی ایجاش دل آئیکی سزا ہو

۶۔ آگ ہو جانا۔ دل سرد ہو جانا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

اس سے تو آگ اور وہ بیدرد ہو گیا — اب آہِ آتشیں سے بھی دل سرد ہو گیا

۷۔ سو نیزہ پانی چڑھا دینا کیا محاورہ ہے؟ اور طوفان باندھ دینا کیا ہے؟ شعر کا مطلب سلیس اردو میں لکھو۔

اشک آتے نہیں مژگاں پہ کہ یاروں نے ابھی
پانی سو نیزہ دیا باندھ کے طوفان چڑھا

۸۔ آگ پھونک دینا کیا محاورہ ہے؟ آتشِ گل سے کیا مراد ہے؟ لفظ بلبل مذکر ہے یا مونث؟ ثبوت معہ مثال کے لکھو۔

آشیاں جو بنا یا بلبل نے — پھونک دی آگ آتشِ گل نے

۹۔ آنکھ نہ لگنا اور آنکھ لگ جانا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے — آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا

۱۰۔ آنکھیں دکھلانا کیا محاورہ ہے؟ پتلیوں کے تماشے سے کیا مراد ہے؟ بت رعنا کسے کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

آنکھیں عاشق کو نہ تو اے بتِ رعنا دکھلا
پتلیوں کا کسی ناداں کو تماشا دکھلا

۱۱۔ آنکھیں پھر جانا، تیور بدل جانا۔ کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

آنکھیں تمھاری پھر گئیں آئینہ دیکھ کر — آخر غرورِ حسن سے تیور بدل گئے

۱۲۔ سر کے بل جانا کیا محاورہ ہے؟ رقیب کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب کیا ہے؟

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

۱۳۔ آنکھیں پتھرا جانا۔ پتھر نچوڑنا۔ کیا کیا محاورے ہیں؟ دل لے کے معنی بتاؤ۔
شعر کا مطلب لکھو۔

آنکھیں پتھرا گئیں لب پہ ابھی شکوے ہیں اشک کے
دل لے کے پھر ان کی تری قدرت کہ نچوڑے پتھر

۱۴۔ سوگ رکھنا کیا محاورہ ہے؟ یہ کس زبان کا لفظ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

اے مرگ آ کہ میری بھی رہ جائے آبرو — رکھتا ہے پاس سوگ عدو کی وفات کا

۱۵۔ آنکھ لگنا کیا محاورہ ہے؟ اس شعر میں کیا کیا معنی دیتا ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

آپ کے کھیل اور ترے آنکھ لگی — نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی

۱۶۔ آنکھوں سے لگانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب کیا ہے؟

آگے جو رو سیاہ ہو دل بے قرار کا
مجھ کو تم آنکھوں سے کاجل کی طرح ہر ایک لگاتا ہے

۱۷۔ تلوار میں خم پڑ جانے سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کس صورت میں ممکن ہے؟

اپنے سر کٹنے کا مجھ کو غم نہیں — خم نہ پڑ جائے تیری تلوار میں

۱۸۔ آنکھ بچا کر دیکھنا۔ آنکھیں دکھانا۔ آنکھیں ہو جانا۔ کیا کیا محاورے
ہیں۔ نیچے دیے گئے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

آنکھ بھر کر اب نہ دیکھینگے کسی بیدید کو — تیری آنکھیں دیکھکر اے یار آنکھیں سنک گئیں

۱۸ ـ آنکھوں میں جادو ہونا کیا محاورہ ہے لبھانا کسے کہتے ہیں؟ جادو کی نسبت عام خیال کیا ہے اپنی رائے بھی لکھو ـ شعر کا مطلب بتاؤ ـ

اثر لبھانے کا پیارے ترے بیان میں ہے — کسی کی آنکھ میں جادو تری زباں میں ہے

۱۹ ـ آنکھوں آنکھوں میں دل کا لیجانا ـ کانوں کان خبر نہ ہونا ـ کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو ـ

آنکھوں آنکھوں میں لیگئے وہ دل — کانوں کانوں ہمیں خبر نہ ہوئی

۲۰ ـ لب چاٹنا کیا محاورہ ہے؟ حضرت ظفر کا کچھ مختصر حال بیان کرو ـ شعر کا مطلب بیان کرو ـ

اے ظفر! بزم سخنداں میں ترے سن اشعار
اپنے لب کیونکہ نہ ہر ایک سخنور چاٹے

۲۱ ـ آسمان کی طرف دیکھ کر چپ رہنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو ـ آسمان کی وجہ تسمیہ لکھو!

آسماں کو دیکھ کر چپ رہ گیا — حال پوچھا جب ترے بیمار کا

۲۲ ـ آنکنا کیا مراد ہے ـ خاک پھانکنا کیا محاورہ ہے؟ آتش رخ سے کیا مراد ہے؟ اور کیوں؟ شعر کا مطلب بتاؤ ـ

آتش رخوں کی قیمت عالم کو آنکتے ہیں
بازار حسن والے کیا خاک پھانکتے ہیں

۴۳ — پانی پانی ہونا کیا محاورہ ہے ؟ آگ پانی کیسے الفاظ ہیں ؟ وجود دوزخ کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے ؟ مطلب بتاؤ ۔

آگ دوزخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی — جب یہ عاصی عرقِ شرم سے تر جائینگے

۴۴ — پھول پڑنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو ۔ میر کا حال لکھو ! اور اس کی شہرت کی وجہ بھی ۔

آشیانے میں مرے بلبل کے — آتشِ گل سے رات پھول پڑا

۴۵ — چٹکیوں میں اڑانا ۔ منہ چڑانا کیا کیا محاورے ہیں ؟ شعر کا مطلب بیان کرو

اڑایا ایسا تو نے چٹکیوں میں سب کو اے قاتل
یہ زخمِ دل بھی ہنس کر منہ چڑاتا ہے نمکداں کا

۴۶ — ہوا باندھنا ۔ دم ہوا ہو جانا کیا محاورے ہیں ؟ حباب کی اصل اور شعر کا مطلب بتاؤ ۔

ایک دم پر ہوا نہ باندھ حباب — دم کو دم بھر میں یاں ہوا دیکھا

۴۷ — آنکھیں بچھا دینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ ۔

اگر تو آئیگا تو جائے فرش پا انداز — میں اپنی آنکھیں ترے زیر پا بچھا دونگا

۴۸ — آنسو بہانا اور آگ لگنا کیا محاورے ہیں ؟ شعر کا مطلب بیان کرو ۔

اثر دیکھا ترا اے آہ وہ بیداد کہتا ہے
کہ مجھ کو آگ لگتی ہے ترے آنسو بہانے سے

۴۹ — آنکھ لگنا کیا محاورہ ہے ؟ اور لفظ (چپ) مکرر لانے سے کیا فائدہ ہے ؟

مطلب بتاؤ —

ابھی صیاد کی لگی ہے آنکھ — نہ کرو شور بلبلو چپ چپ

۳۰ — آنکھوں میں کھٹکنا اور آنکھوں میں رہنا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ —

اب سبب کیا ہے جو آنکھوں میں کھٹکتا ہے تری
یہ وہی دل ہے کہ رہتا تھا سدا آنکھوں میں

۳۱ — آنکھوں میں رکھنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔ برملا کے معنی لکھو۔

اے طفلِ اشک ہم تجھے آنکھوں میں یوں رکھیں
اور تو ہمارے راز کو یوں برملا کرے

۳۲ — کسی کے آگے پانی بھرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب کیا ہے؟

اے سوزِ گریہ آگے ترے آب تاب کے — پانی بھرے ہے جلوۂ آتش فشانِ شمع

۳۳ — دیوانگی بھڑکنا کیا محاورہ ہے؟ پھونکنا کے کیا معنی ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔ سیاپے کی تشریح کرو۔

اور کبھی بھڑکے ہے دل میں آتشِ دیوانگی — آہ جوں ان کی پھونکتے ہیں آ کر سیاپے مجھکو

۳۴ — ٹھیک سنانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔ حافظِ قرآن کی کیا تخصیص ہے —

اے مثالِ تیغ یار تجھے ٹھیک سنانا — پر چھوڑ دیا حافظِ قرآن سمجھ کر

۳۵ — چٹکی لینا۔ جگر تھام لینا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو

جبرئیل امین کی تشریح کرو۔ از روئے نحو خاک بسر کیا ہے؟

ایک ٹھوکر میری جو ترا خاک بسر لیتا ہے   مقام جبرئیل امین اپنا جگر لیتا ہے

۳۶ - پھول پڑ جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو جنت و جہنم کی تشریح لکھو۔

اہل جنت کو ہو جنت پہ جہنم کا خیال   پھول گر پڑ جائے میری آتش بار کا

۳۷ - مٹی میں ملنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

اگر ملنا ہی تھا مٹی میں مجھ کو   تو یارب نقش پا اُس یار ہوتا

۳۸ - مندرجہ ذیل شعر میں پھل نہ لگنا، پھول آنا سے کیا مراد ہے؟ شعر کا
مطلب بھی لکھو۔

اس بندگی لیکن نہ ملا کچھ   پھول آیا اور پھل نہ لگا کچھ

۳۹ - ناخن سے گوشت چھڑانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

اس دنیا سے دل کا اٹھانا   ہے ناخن سے گوشت چھڑانا

۴۰ - آنکھ میں کھٹکنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

آنکھ میں ہوں سہرا کیا کی کھٹکتی   پر اپنے بس میں نہیں مر سکتی

۴۱ - گل کھلانا کیا محاورہ ہے۔ بوٹا سا قد کسے کہتے ہیں۔ شعر کا مطلب لکھو۔

آتش میں چھٹے سے قد پر یار دن کے واسطے   عاشقوں کے دل پہ کیا کیا گل کھلا رہے

۴۲ - آنکھ دکھانا اور آستین چڑھانا کیا کیا محاورے ہیں؟ سحر سامری ید بیضا کی
تشریح کرو۔ مطلب شعر کا بیان کرو۔

آنکھ دکھا کر کیا ابطال سحر سامری   آستین اس نے چڑھائی دست بیضا دکھا کر

۴۳ - آنکھ لگنا کن معنوں میں مستعمل ہے؟ شعر کا مطلب کیا ہے؟ جرأت سے کیا مراد ہے -

آنکھ لگتی نہیں جرأت مری اب ساری رات
آنکھ لگتے ہی یہ کیسا مجھے آزار ہوا

۴۴ - بول بالا ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب معہ تشریح الفاظ مفصل لکھو!

آج موزوں ہم سے وصفِ قدِ بالا ہو گیا
عالم بالا تک اپنا بول بالا ہو گیا

۴۵ - پانی پانی ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو -

آبرو کو روئیگا ایکدن جو رونا ہے یہی   پانی پانی اب تو میں اے چشم تر ہو نیس لگا

۴۶ - مندرجہ ذیل شعر میں جی کو مارنا کیا معنی دیتا ہے شعر کا مطلب لکھو!

آرزوئیں ہزار رکھتے ہیں   تو بھی ہم جی کو مار رکھتے ہیں

۴۷ - دل ڈوب جانا کیا محاورہ ہے؟ چاہ ذقن کی تشریح لکھو - شعر کا مطلب کیا ہے؟

اے عزیزو آج میرا دل نہ ڈوبا جائے کیوں
اپنے یوسف کا مجھے چاہِ ذقن یاد آگیا

۴۸ - جگر پہ ہاتھ رکھنا اور سر پہ ہاتھ رکھ کر رونا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو -

اے ذوق وقت نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ
ورنہ جگر کو روئیگا تو سر پہ رکھ کے ہاتھ

۴۹ - کچے گھڑے پانی بھرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو -

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے میاں جرأت تم
ابھی بھرنے ہیں تمھیں کچے گھڑے پانی کے

۵۰ - کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے - یہ ضرب المثل کن معنوں میں مستعمل ہوتی ہے؟ شعر کا مطلب سلیس اُردو میں لکھو -

آنکھ سینکے باغباں دل میں لگے بلبل کے آگ
گھر کسی کا باغ عالم میں جلے تاپے کوئی

۵۱ - کسی کے چراغ جلانا کیا محاورہ ہے؟ شعر مندرجہ ذیل کا مطلب سلیس اُردو میں لکھو اور بتاؤ کہ شعر ہذا میں طور کی کیا خصوصیت ہے؟

آنکھیں مری کرے جو منوّر جمال یار | گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤں میں

۵۲ - راہ پر نہ آنا کیا محاورہ ہے؟ خضر کا حال لکھو -

آسماں راہ پہ نہیں آتا | دعوئے خضر بے دلیل ہوا

۵۳ - قطعہ ذیل کا مطلب مع تشریح الفاظ مفصل بیان کرو -

اثر اُس پر ذرا نہیں ہوتا | رنج راحت فزا نہیں ہوتا
۵۴ امتحاں کیجے مرا جب تک | شوق زور آزما نہیں ہوتا

۵۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب مع تشریح الفاظ سلیس اُردو میں مفصل بیان کرو -

آخر جفا کا خوگر تم کو بنا کے چھوڑا
رشکِ عدو سے چھوٹے پہلے کربلا کے غم میں

۵۶ - شعر کا مطلب لکھو:-

اُفتادگی یہ بھی نہ گئی اُسکی جستجو گویا زمیں پہ سایۂ مُرغِ پریدہ ہوں

۵۷ - مندرجۂ ذیل شعر کا مطلب سلیس اُردو زبان میں بیان کرو:-

اے شیخ جسکو حور نہ ملیگا بڑھیگا شوق جنّت کو میں پسند جہنّم کو تو پسند

۵۸ - کام تمام کرنا کیا محاورہ ہے؟ اعجاز و مسیحا کے معنی بیان کرو۔ شعر کا مطلب لکھو:-

آپ کی جنبشِ لب نے تو کیا کام تمام اسی اعجاز پہ کہتے تھے مسیحا ہوں میں

۵۹ - مندرجۂ ذیل شعر میں علم طبعی کا جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اسے مفصل لکھو۔ اشک و فرقت کے معنی لکھو۔ شعر کا مطلب کیا ہے؟

اشک تھم جائیں جو فرقت میں تو آہیں نکلیں خشک ہو جائے جو پانی تو ہوا پیدا ہو

۶۰ - پالے پڑنا اور جان کے لالے پڑنا کیا محاورے ہیں۔ شعر کا مطلب بیان کرو۔

ایسے موذی کے ہم پڑے پالے پڑ گئے اب تو جان کے لالے

۶۱ - یہ شعر اہلِ تصوّف کے مذاق کا ہے۔ اس کا مطلب بیان کرو:-

اُس پہ آفت نہیں مُنہ سوئے خدا ہی جسکا طائرِ قبلہ نما کا ہے کو بسمل ہوگا

۶۲ - بیچین رکھنا کیا محاورہ ہے؟ بتِ چین کی کیا تخصیص ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

آہ کل درد ہوا دل کو کہ رکھا ہم کو جنبشِ چینِ جبینِ بتِ چین نے بیچین

۶۳ - باتوں ہی باتوں میں فلک پر چڑھانا کیا محاورہ ہے؟ شوخ سے کیا مراد ہے؟

اُس شوخ نے کل باتوں ہی باتوں میں فلک پر سو بار چڑھایا مجھے سو بار اُتارا

۶۴ - ید بیضا کی تشریح کرو۔ کلیم کے متعلق جو کچھ جانتے ہو بیان کرو۔ شعر کا مطلب کیا ہے؟

از بسکہ پشت نامہ پہ سوزِ تپِ دروں　　قاصد کا ہاتھ ہے یدِ بیضا کلیم کا

۶۵ - شعر کا مطلب لکھو۔ اس میں کس قسم کی صنعت ہے؟

اُسنے مارا خلق کو اپنے ڈبویا اک جہاں　　تیرا ہنسنا اور مرا رونا برابر ہو گیا

۶۶ - شعر مندرجہ ذیل کا مطلب سلیس اُردو میں بیان کرو۔ شعرا چشم کو کیا باندھتے ہیں؟

اُس چشم پہ مرتا ہوں یہ وسواس ہے کیونکر
میں ذکر کروں مرنے کا بیمار کے آگے

۶۷ - نیستی۔ ہستی کیسے لفظ ہیں ان کے معنی بھی لکھو۔ شعر کا مطلب بیان کرو۔

اجل آنے کا ڈر ہے اور نہ کچھ خطرہ فنا کا ہے
جسے سب نیستی سمجھے ہوئے ہیں عین ہستی ہے

۶۸ - بسمل کے معنی لکھو۔ عدیل کسے کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

اثرِ حسن و عشق تھا بے مثل　　میں ترا تو مرا عدیل ہوا

۶۹ - ہچکیاں آنا کس امر کی دلیل ہے۔ شعر کا مطلب لکھو۔

اشکِ واژونہ اثر باعثِ صد جوش ہوا　　ہچکیوں سے میں یہ سمجھا کہ فراموش ہوا

۷۰ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو:-

اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس　　بہشت ہے ہمیں آرامِ جاوداں کے لئے

۷۱ - شعر کا مطلب مفصل بیان کرو:-

آخر یہ حال ہوا خنجرِ دشمن کے سبب　　اپنے قاتل سے سنا تھا کہ میں خاموش ہوا

۲ک ۔ اس شعر میں خدا کی ہستی کا جو عمدہ ثبوت دیا ہے اس کو سلیس عبارت میں مفصل بیان کرو :۔

اپنی ہستی سے ہے ذاتِ صانعِ عالم ظہور
کوئی موجد ہے ہمارا جس کی ہم ایجاد ہیں

۳ک ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب اور اس کی خوبی مفصل لکھو :۔

اُس نے دیکھا ہے بھول کر یا دہم ہا — کرتے ہیں خود ہی کو نظر بیٹھے

۴ک ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :۔ شعر کا مطلب لکھو :۔

اللہ اللہ رے اداۓ بُتِ ایماں دشمن — دل میں تاثیر پرستے خوفِ خدا کرتا ہے

۵ک ۔ مُنہ پر رونق آجانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

اُنکے دیکھے سے جو آجاتی ہے مُنہ پر رونق — وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

۶ک ۔ ابنِ مریم کی تشریح لکھو اور مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی — میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

۷ک ۔ مندرجہ ذیل شعر میں جو اجتماعِ ضدّین کا ثبوت ہے اُس کو مفصل بیان کرو۔

اپنی غفلت سے عین ہشیاری — یار کو ہم نے خواب میں دیکھا

۸ک ۔ حنا باندھنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

اہلِ تہذیب مر کی وا ماندگیاں — آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

۹ک ۔ بے آبرو ہو جانا کیا محاورہ ہے ۔ مطلب بیان کرو :۔

اشکِ بے تاثیر سے کہہ دو نہ ٹپکے آنکھ سے — چھوٹے موتی کی طرح بے آبرو ہو جائیگا

۸۰ ۔ ترکی تمام ہونا کیا محاورہ ہے ۔ شعر کا مطلب بیان کرو :-

اے ترک تو بھی اب نہ کریگا کسی کو قتل   میں کیا تمام ہوں تری ترکی تمام ہے

۸۱ ۔ پھبتی کہنا ۔ دور کی سوجھنا کیا کیا محاورے ہیں ۔ مطلب بیان کرو ۔

اُس پری رخسار پہ پھبتی کہی ہے حور کی   سچ تو یوں ہے کیا ہی ہم کو سوجھی ہے دور کی

۸۲ ۔ چہرے کا رنگ اُڑ جانا کیا محاورہ ہے ۔ مطلب بتاؤ :-

اڑ گیا ہے ہجرِ جاناں میں مرے چہرے کا رنگ   قطرۂ خوں جو بدن میں تھا وہ آنسو بن گیا

۸۳ ۔ دن پھرنا ۔ جنگل میں منگل ہونا کیا کیا محاورے ہیں ؟ شعر کا مطلب بیان کرو ۔

آیا اپنے پاس وہ ماہِ دو ہفتہ شہر میں
اے جنوں لے دن پھرے جنگل میں منگل ہو گیا

۸۴ ۔ آنکھ سے آنکھ لڑنا کیا محاورہ ہے ؟ مثل)

آنکھ سے آنکھ ہی لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا   کہیں ہو جائے نہ اس جنگ میں جدل ہی پیدا

۸۵ ۔ کام ہو جانا ۔ آخر کرنے سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

آخر کیا اس آپ کی تاخیر نے ہمیں   کس کام کے رہے کہ یہاں کام ہو گیا

۸۶ ۔ آنکھوں آنکھوں میں مارنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اُس بت بے درد نے آہ
تیغ سے نا ترکے خنجر سے ادا سے مارا

۸۷ ۔ جامے سے باہر ہو جانا کیا محاورہ ہے ؟ سینہ صاف کسے کہتے ہیں ؟ مطلب لکھو ۔

اتنا کبھی نہ جامے سے باہر کوئی ہو جاتا ہے   سینہ صافوں سے کدر کوئی ہو جاتا ہے

۸۸ ۔ جگ ہنسائی کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔ خفی سے کیا مراد ہے؟

اے خفی اپنے اشک بے تاثیر — مفت میں جگ ہنسائی کرتے ہیں

۸۹ ۔ برزخ کبریٰ کی تشریح کرو۔ حرف مشدد کا کیا خواص ہے؟ شعر کا مطلب لکھو

اِدھر مخلوق سے شاغل اُدھر اللہ سے واصل
خواص اُس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا

ردیف (ب)

۹۰ ۔ کالا منہ کرنا کیا محاورہ ہے؟ ڈاڑھی سیاہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی — کالا کرے گا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی

۹۱ ۔ نرم گرم اٹھانا کیا محاورہ ہے؟ بگڑ جانا کس کو کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

باہم سلوک تھا تو اٹھاتے تھے نرم گرم — کاہے کو میر کوئی دبے جب بگڑ گئی

۹۲ ۔ آنکھوں سے بلا لینا کیا محاورہ ہے اور بلا لینا کس علم سے متعلق ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

بلائیں آنکھوں سے ان کی مدام لیتے ہیں — ہم اپنے ہاتھوں کا مژگاں سے کام لیتے ہیں

۹۳ ۔ معما کسے کہتے ہیں؟ ذیل میں ایک آسان معما ہے اس کو حل کرو۔

ہے کیونکر؟ کہ ہے سب کار الٹا — ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

۹۴ ۔ گدڑی لگنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ:۔

بیٹھے ہیں دل کے بیچنے والے ہزارہا — گذری ہے آنکی راہِ گذر پہ لگی ہوئی

۹۵ - جیسی کہیگا ویسی سُنے گا - یہ ضرب المثل کس موقع پر مستعمل ہوتی ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو:-

بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے — یہ صدا گنبد کی ہے جیسی کہے ویسی سُنے

۹۶ - آنکھیں دکھانا کیا محاورہ ہے ؟ آتش اور آبلے میں کیا مناسبت ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو:-

باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخوں کے دل — سو بار آبلے اسے آنکھیں دکھا چکے

۹۷ - مندرجہ ذیل شعر کے دوسرے مصرع میں جو ضرب المثل ہے اس کا موقع استعمال بیان کرو:-

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو — زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

۹۸ - تلووں سے آگ لگنا کیا محاورہ ہے ؟ محاورہ اور ضرب المثل کی تعریف اور دونوں میں فرق بیان کرو --

بزمِ دشمن میں لگی ایسی مرے تلووں سے آگ — فرشِ گل کو میں نے سمجھا فرشِ اخگر ہو گیا

۹۹ - مندرجہ ذیل شعر میں ہنّو - اور غیر سے بات نہیں کرنے کی ہیں سے کیا مراد ہے ؟

ہنّو کی بات غیر سے کرنے کی میں نہیں — سو بار میں نے آپ سے انکار کر دیا

۱۰۰ - پانی پانی ہونا کیا محاورہ ہے سخت جانی کی تشریح کرو - اُف کے معنی بتاؤ - بل بے کسے کہتے ہیں ؟ مطلب لکھو:-

بل بے تیری سخت جانی اُف نہ کی سنگیں دلی — دیکھ کر خنجر کا زہرہ پانی پانی ہو گیا

۱۰۱ - تقدیر سیدھی ہونا کیا محاورہ ہے - برنگ آئینہ سے کیا مراد ہے؟ مطلب لکھو

برنگ آئینہ انساں کی ہے تقدیر اگر سیدھی   موافق ہے زمانہ دوست دشمن کی نظر سیدھی

۱۰۲ - تنکے چنوانا کیا محاورہ ہے؟ بے اعتنائی اور وحشت کے معنی لکھو۔ شعر کا مطلب کیا ہے؟

باعث وحشت ہوئی بے اعتنائی آپکی   تنکے چنوانے لگی ہم سے جدائی آپکی

۱۰۳ - آگ لگانا - ہوا باندھنا کیا کیا محاورے ہیں؟ آگ لگانے والوں سے کیا مراد ہے؟ مطلب بتاؤ -

بزم جاناں میں بندھی میری جو آہوں کی ہوا
جل گئے دیکھ کے سب آگ لگانے والے

۱۰۴ - مندرجہ ذیل شعر میں بتلاؤ کہ قفل کو دہن سے کیا مناسبت ہے؟ اور اس کا جھوٹا ہو کر کھل جانا کیا مراد ہے؟

بعد مدت منتظر وعدہ خلافی وہ ہوا   کھل گیا قفل دہن یار کا جھوٹا ہو کر

۱۰۵ - دم آنا کس موقع پر بولا جاتا ہے؟ مطلب بیان کرو:-

بھروسا کیا ہے دم آیا نہ آیا   حباب آسا حقیقت ہے جہاں کی

۱۰۶ - زمانہ سے مورچہ بندھنا کی تشریح کرو:-

باز آئے ہم ایسے آنے سے   کہ بندھیں مورچے زمانہ سے

۱۰۷ - دل لگی کا فارسی میں - اور برخاستہ دل کا اردو میں ترجمہ کرو۔ شعر کا مطلب لکھو۔

برخاستہ دلوں کی کہیں دل لگی نہیں   بیگانہ وار بزم میں آئے چلے گئے

۱۰۸— مندرجہ ذیل شعر کے دوسرے مصرعہ میں جو ضرب المثل ہے اس کا محل استعمال بتلاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو:—

بدن پر پیشِ فرقت میں بجائے مو نکلتے ہیں
ترے بوئے ہوئے کانٹے لیے گھر کو نکلتے ہیں

۱۰۹— پیٹ کا ہلکا ہونا کیا محاورہ ہے؟ اور بڑ مارنا کسے کہتے ہیں؟—

بڑ مارا کیا نہ بچ سکا رازِ محبت   ہر مست ہی شیشہ کی طرح پیٹ کا ہلکا

۱۱۰— تھوڑا تھوڑا ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو—

بڑھتے بڑھتے حسنِ روز افزوں نے یہ پایا فروغ
تھوڑا تھوڑا یار کے آگے قمر ہونے لگا

۱۱۱— کم ظرف سے کیا مراد ہے؟ بے مروت کسے کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو

بے مروت ہیں زمانہ میں ہیں جتنے کم ظرف   کہ جدا ہو کے کبھی آنکھ سے آنسو نہ ملا

۱۱۲— کان میں تیل ڈال لینا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:—

بلبل کا ایک نالۂ سوزاں نہیں سنا   کیا ان گلوں نے ڈال لیا تیل کان میں

۱۱۳— کلیجہ چھن جانا کیا محاورہ ہے؟ مطلب بتاؤ—

بس ناصحا! یہ تیرِ ملامت کہاں تلک   باتوں سے تیری آہ کلیجہ تو چھن گیا

۱۱۴— منہ چڑھنا اور جی سے اتر جانا کیا کیا محاورے ہیں؟ ان کے محل استعمال اور شعر کا مطلب بیان کرو:—

بے ہنر دشمنیٔ اہلِ ہنر سے جل کر   منہ پہ چڑھتے تو ہیں پر جی سے اتر جاتے ہیں

۱۱۵ - ہوا بندھ جانا - چراغ گل ہونا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو!
مہِ کنعاں سے کیا مراد ہے

بندھ گئی ہے ترے جوبن کی ہوا دنیا میں
گل ترے آگے چراغ مہِ کنعاں ہوگا

۱۱۶ - ہم مزاجی کیا محاورہ ہے؟ سرشت کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو!

بے وفائی ہے سرشت اسکی سو وہ مجھ میں نہیں
ہم مزاجی کے سبب سے دوست دشمن ہو گیا

۱۱۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب سلیس اردو میں بیان کرو۔

بزم عدو میں دیکھ نہیں سکتے یار کو — رشکِ رقیب پردۂ رخسار بن گیا

۱۱۸ - درخت چنار کی توضیح کرو۔ اور وجہ تخصیص بھی بتاؤ۔ شعر کا مطلب بتاؤ

بجھتی نہیں یہ آتشِ دل زیرِ خاک بھی — ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا

۱۱۹ - لفظ آب کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔ بسر ہونا کیا محاورہ ہے؟

بسر ہوئی مری اوقات آئینہ کی طرح — ملا نہ دانہ میسر جو مجھکو آب آیا

۱۲۰ - ہوش ربا؟ رازداں کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو:-

باتیں وہ تیری ہوش ربا ہیں کہ کیا کہوں — جو کوئی رازداں ہے مرا رازداں نہیں

۱۲۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب مع تشریح الفاظ مفصل بیان کرو:-

بہ رنگ نقشِ پا اسکی گلی سے اٹھ نہیں سکتے
ہوا ممنون احساں خوب اپنی ناتوانی کا

۱۲۲ - سنبھالا لینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

بیمارِ محبت نے لیا تیرے سنبھالا   لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

۱۲۳ - اس شعر کی مطلب خیز نثر لکھو :-

بیمارِ اجل چارہ کو گر حضرتِ عیسیٰ   اچھا بھی کرینگے تو کچھ اچھا نکرینگے

۱۲۴ - بحرِ عالم سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب مشرح لکھو :-

بحرِ عالم میں ہے لازم آفتِ اہلِ کمال   ڈوبنے کا خوف ہے قطرہ جو گوہر ہو گیا

۱۲۵ - ذبانا کن کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

بعد مُردن بھی یہ کمبخت دبائینگے مجھے   اہلِ دنیا کا تقاضا کبھی نہ [illegible] ہو گا

۱۲۶ - مطلب لکھو ! دیکھو شعرا کیسے شعر منجر بہ کفر کہہ دیتے ہیں -

بتوں کے حق میں محبت سے ہم نے کیا نہ کہا   مگر خدا سے نہ پوچھی خبر کی خدا نے کہا

۱۲۷ - حقیقی اور مجازی عشق کی دو قسم ہیں ان کا حال لکھو شعر کا مطلب بیان کرو -

بتوں کے عشق میں اللہ کا جلوہ نظر آیا
حقیقی عشق پیدا ہو گیا عشقِ مجازی سے

۱۲۸ - مندرجہ ذیل شعر میں تیر ہوائی سے کیا مراد ہے ؟ مطلب لکھو -

تجھ سا آئے پہ پھر کر نہیں اے یار عاشق کو   شکار اپنا کہیں دیکھا نہیں تیرِ ہوائی کا

۱۲۹ - بیکلی کسے کہتے ہیں - داغ نہ ہونا - چراغ گل ہونا کیا کیا محاورے ہیں ؟
مطلب لکھو :-

ہے کلی کی ہوا سے تیرے داغ   گل نہ ہو جائے زندگی کا چراغ

۱۳۰ - بیضۂ فولاد سے کیا مراد ہے؟ گزر ہونا کیا محاورہ ہے؟ غیرتِ شمشاد کسے کہتے ہیں؟ مطلب لکھو:-

باغ میں گر ہو گزر اُس غیرتِ شمشاد کا　　بیضۂ قمری بنے بیضہ ہر اک فولاد کا

۱۳۱ - پاؤں پڑنا، چسکا پڑ جانا کیا محاورے ہیں؟ مطلب لکھو:-

بیٹھے بیٹھے آپ سے کر بیٹھا ہوں کچھ گناہ　　پاؤں پڑنے کا جو اُس کے مجھ کو چسکا پڑ گیا

ردیف (ج)

۱۳۲ - بیعت مانگنا کیا محاورہ ہے؟ فندق اور شمع طور کی تشریح کرو۔ شعر کا مطلب لکھو۔

جو تری انگلی ہے فندق سے وہ شمعِ طور ہے
تو اگر ہوتا یدِ بیضا سے بیعت مانگتا

۱۳۳ - جان کھونا اور نجات پانا کے اصطلاحی معنی بتاؤ۔ لفظ بیکار کس معنی میں ہے۔

جان کھو کے نجات پائی غم سے　　بے کار ہوا نہ ہونا بیکار

۱۳۴ - سایہ کی طرح پھرنا کیا محاورہ ہے؟ لفظ چمن سے کیا مراد ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو۔

جوں سایہ اس چمن میں پھرا ہیں تمام عمر　　شرمندہ پا نہیں مرا برگِ گیاہ کا

۱۳۵ - ادا کرنا کس معنے میں ہے۔ نماز قضا کرنا کب بولتے ہیں؟ قطعہ کا مطلب بتاؤ۔

جب وہ مسجد میں ادا کرتے ہیں
سب نماز اپنی قضا کرتے ہیں

۱۳۶۔ آنکھوں میں پھرنا کیا محاورہ ہے؟ پامال کا ترجمہ کرو۔ شعر کا مطلب لکھو۔

جنکی رفتار کے پامال ہیں ہم   وہی آنکھوں میں پھرا کرتے ہیں

۱۳۷۔ تیغ بکف جانا کیا اصطلاح ہے؟ شعر کا مطلب مع شرح بیان کرو:۔

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف   اے کشتۂ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا

۱۳۸۔ ایسی جنت جہنم میں گئی اس ضرب المثل کے معنی اور موقع بتاؤ۔ شعر کا مطلب کہیے۔

جائے ہے جی نجات کے غم میں   ایسی جنت گئی جہنم میں

۱۳۹۔ مچل جانا کسے کہتے ہیں لفظ اسد کی بلحاظ موقع تشریح کرو۔ شعر کے معنی بتاؤ۔

جوں توں اسد کو لائے تھے اسکی گلی سے ہم   خانہ خراب راہ میں آکر مچل گیا

۱۴۰۔ جان پر کھیلنا کیا محاورہ ہے؟ جانباز سے کیا مراد ہے؟ یہ کی اصل بتاؤ
شعر کا مطلب بتاؤ۔

جانباز مومن اسنے دیا غیر کو خطاب   ہم جان پر بھی کھیلے یہ نام اور کا ہوا

۱۴۱۔ آپ میں آنا کیا محاورہ ہے۔ جلوہ افزائے رخ کا ترجمہ کرو۔ شعر کا مطلب لکھو۔

جلوہ افزائی رخ کے لئے مے نوش ہوا   میں کبھی آپ میں آیا تو وہ بیہوش ہوا

۱۴۲۔ دل لگانا کیا محاورہ ہے؟ کعبتین کسے کہتے ہیں؟ کعبہ اور کعبتین کیسے الفاظ ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ:۔

جو دل قمار خانہ میں اپنا لگا چکے   وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

۱۴۳۔ ٹانکے کھل جانا کیا معنی رکھتا ہے؟ گریبان میں سر ہونا کیا محاورہ ہے؟
گریبان کی تشریح کرو۔ شعر کا مطلب بتاؤ۔

جو دیکھا زخم دِل کو بخیہ گر کے ہل گئے ٹانکے
ندامت سے ہے سر اُس کا مرے چاکِ گریباں میں

۱۴۴ - قرآن کا جامہ پہننا کیا محاورہ ہے - رہزن ایمان سے کیا مراد ہے ؟ شعر کو حل کرو -

جھوٹ ہی جانوں میں قول اُس رہزنِ ایمان کا
پہن کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا

۱۴۵ - دبانا کس کس معنی میں آتا ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

جاں گئی پر نہ گئی جورکشی   بعد مُردن بھی دباتے ہیں مجھے

۱۴۶ - نام کو بینا ہونا کیا معنی ہیں ؟ اعمائے مادرزاد کا ترجمہ کرو شعر کا مطلب بتاؤ

جو نہ دیکھیں صورت آبادِ جہاں میں تیری شکل
نام کو بینا ہیں پر اعمائے مادرزاد ہیں

۱۴۷ - تماشائی کا کیا کلیجہ ہے ؟ اس سے کیا مراد ہے - رعنائی اور تماشائی کے معنی بتاؤ - اس میں یائے معروف کیسی ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ -

جلوہ دیکھا تری رعنائی کا   کیا کلیجہ ہے تماشائی کا

۱۴۸ - جواب دینا کیا کیا معنی دیتا ہے ؟ شعر کو حل کرو -

جواب خط کا نہ لکھنے سے یہ ہوا معلوم   کہ آج سے ہمیں اے نامہ بر جواب دیا

۱۴۹ - کپڑے پھاڑ کر اور بیخے جھاڑ کر چمٹنا کیا کیا محاورے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو -

جنوں مجنوں سے تیرے اب تو دامن جھاڑ کر چمٹا   بچے کیا اسکے ہاتھوں سے بیخے جھاڑ کر چمٹا

۱۵۰۔ دل لگانا کیا محاورہ ہے؟ بلبل مذکر ہے یا مونث؟ بہ دلائل لکھو۔ شعر کا مطلب تحریر کرو۔

جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو یہ کہیو بلبلِ زار سے
کہ خزاں کا دن بھی ہے سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

۱۵۱۔ آنکھوں سے پٹی باندھنا کیا محاورہ ہے اور کیوں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

جب بندھی آنکھوں سے پٹی تب وہ آیا قتل کو
وائے قسمت کیا نصیبہ ہم گنہگاروں کا ہے

۱۵۲۔ پانی چرانا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو:۔

جراحت خوردہ کس کی تیغ دزدیدہ نظر کا ہے
جو ضبطِ اشک سے زخمِ جگر پانی چراتا ہے

۱۵۳۔ جی ڈھیا جانا کیا محاورہ ہے؟ اور لفظ دیوار اس شعر میں کیا فائدہ دیتا ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

جی ڈھیا جاتا ہے جب میں نے کہا ۔۔۔ ہنس کے بولا جی ہے یا دیوار ہے

۱۵۴۔ کوئیں جھانکنا یا جھانکتے پھرنا کیا محاورہ ہے۔ چاہ اور تشنہ کس قسم کے الفاظ ہیں؟

جھانکتے پھرتے ہو کوئیں تشنہ ۔۔۔ اب بھی کہدو کسی کی چاہ نہیں

۱۵۵۔ عین۔ الف۔ لام سے کیا مراد ہے اور کیوں! شعر کا مطلب بیان کرو۔

جنھیں عین و الف و لام کی پہچان نہیں ۔۔۔ فائدے چشم و قد و زلف کی کیا سمجھینگے

۱۵۶۔ دولہا کے دم کے ساتھ برات ہے یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟

جب تک ہے روح جسم میں چلتے ہیں ہاتھ پاؤں
دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

۱۵۷۔ پانی پانی ہونا۔ ذکر چلنا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

جل گئے پروانے شمعیں پانی پانی ہو گئیں   میرا تیرا ذکر چل کر انجمن میں رہ گیا

۱۵۸۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب آسان الفاظ میں لکھو جو بخوبی سمجھ میں آجائے۔

جگر اُن کا ہے جو تجھ کو صنم کہہ یاد کرتے ہیں
میاں ہم تو مسلماں ہیں خدا کہتے بھی ڈرتے ہیں

۱۵۹۔ عذاب میں ڈالنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب ایسا بیان کرو جو بخوبی سمجھ میں آجاوے۔

جلتا ہوں ہجر شاہد و یادِ شراب میں   شوقِ ثواب نے مجھے ڈالا عذاب میں

۱۶۰۔ لو لگنا۔ ماسوا سے کیا کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب لکھئے۔

جنھیں ہو لو لگی اک دلربا سے   غرض کیا ہے انھیں پھر ماسوا سے

۱۶۱۔ سگِ دنیا کیا اصطلاح ہے۔ فرشتہ کی اصل لکھو اور شعر کا مطلب لکھو۔

جس انساں کو سگِ دنیا نہ پایا   فرشتہ اس کا ہم پایہ نہ پایا

۱۶۲۔ عرش پر دماغ پہنچنا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو۔

جو تیرے کاکلِ مشکیں کی بو صبا لائی   دماغ عرش پہ اس خاکسار کا پہنچا

۱۶۳۔ سانچ کو آنچ نہیں کب بولتے ہیں؟ حضرت خلیل کا حال لکھو:۔

جلنے سے سوزِ دل کے سبب بچ گیا خلیل — وہ بات ہے کہ سانچ کو ہرگز نہیں ہے آنچ

۱۶۴ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب اور نتیجہ بیان کرو۔ شراب نوشی کی تائید یا تردید میں مضمون لکھو :-

جتنے ہیں یہاں منہ سے روشِ نشۂ شراب — ہو جاتے بے مزے ہیں جو بڑھ جاتے حد سے ہیں

ردیف (د)

۱۶۵ - پنہاں ہونا کیا محاورہ ہے؟ کتاں کی تشریح کرو۔ شعر کا مطلب بتاؤ۔

دل میں شوقِ رخِ روشن نہ چھپے گا ہرگز — ماہ پردہ میں کتاں کے کوئی پنہاں ہوگا

۱۶۶ - لے رہنا کیا محاورہ ہے؟ دیت اور روزِ جزا کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو

دیت میں روزِ جزا لے رہیں گے قاتل کو — ہمارا جان کے جاتے ہیں کیا زیاں ہوا

۱۶۷ - طالع دیکھنا کیا محاورہ ہے؟ منجم۔ رقیب۔ ناساز کے معنی لکھو۔ علم نجوم کے ابطال یا اثبات پر مضمون لکھو :-

دیکھ اپنا حالِ زار منجم ہوا رقیب — تھا سازگار طالعِ ناساز دیکھنا

۱۶۸ - دم لینا۔ دم دینا۔ کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو -

دم نہ لے اے اثرِ آہ کہ معلوم ہوا — جن پہ دم دیتے ہیں وہ ہی ہمیں دم دیتے ہیں

۱۶۹ - وفا دشمن کس کو کہتے ہیں اور کیوں؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔ دیکھو متضاد بات کو کس طرح ثابت کیا ہے -

دشمنی ختم ہوئی آپ کی وفا دشمن پر — دوستی تجھ کو تو اے میرے عدو آئی ہے

۱۷۰ ۔ آئینہ دکھانا کیا محاورہ ہے ۔ شعر کا مطلب بیان کرو ۔ بدگماں کسے کہتے ہیں؟

دکھاتے آئینہ ہو اور مجھ میں جان نہیں ۔ کہو ہو پھر بھی کہ میں تجھسا بدگمان نہیں

۱۷۱ ۔ غم کا کال پڑنا کیا محاورہ ہے ؟ غم کھانا کسے کہتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو ۔
دیکھو کس طرح خلاف واقع بات ثابت کی ہے ۔

دوست خوش ہونے لگے دوست کے مر جانے سے ۔ غم کا یہ کال پڑا ہی مرے غم کھانے سے

۱۷۲ ۔ ڈھب بننا کیا محاورہ ہے ؟ دمِ شمشیر سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب
مع تلمیح بیان کرو ۔

دل کو رکھ دوں اُس دمِ شمشیر پر گر ڈھب بنے
تا یہ قربانی ہمراہِ عشق پر مرکب بنے

۱۷۳ ۔ دم دینا ۔ شیشے کی طرح پھولنا کیا کیا محاورے ہیں ؟ شعر کا مطلب
بیان کرو ۔

دیتا ہے وہ دم بار جو دم اور زیادہ ۔ شیشے کی طرح پھولیں ہیں ہم اور زیادہ

۱۷۴ ۔ آنکھیں چار ہونا کیا محاورہ ہے ؟ مطلب بتاؤ ۔

دلوں میں کہنے سننے سے کدورت آ ہی جاتی ہے
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مروت آ ہی جاتی ہے

۱۷۵ ۔ خاک نہیں آنا کیا محاورہ ہے ؟ لفظ عقل درست ہے یا نہیں ۔ شعر کا
مطلب لکھو ۔ تقدیر کے قایل ہو تو اُس پر ایک مضمون لکھو ۔

ملے ہے تقدیر سوا انکو عقلمندوں سے ۔ جنکو جز لب ہنر ی آتا ہنر خاک نہیں

۱۷۶ - دل لگانا - امتحان کرنا - آگ لگانا کیا کیا محاورے ہیں ؟ قطعہ کیسے کہتے ہیں - مندرجۂ ذیل قطعہ کا مطلب لکھو -

موت میری ہے اب اُنھیں منظور مجھ کو کہتے ہیں بے وفا دیکھو
۱۷۷ - دل لگانے کا امتحاں کر لو آگ گھر میں ذرا لگا دیکھو

۱۷۸ - آنکھ لگنا - آس توڑنا - آہ کرنا کیا کیا محاورے ہیں ؟ مندرجہ ذیل قطعہ کا مطلب لکھو -

غضب تھی آنکھ لگنی اک نظر کی کہ جس نے نیند کھوئی عمر بھر کی
۱۷۹ - دمِ آخر اثر نے آس توڑی کہ اُس نے آہ مجھ کو دیکھ کر کی

۱۸۰ - دوزخ نصیب ہونا کیا محاورہ ہے ؟ دنیا سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو -

دنیا ہو اور گلشن کوئی حبیب ہو جنت کی گر ہوس ہو تو دوزخ نصیب ہو

۱۸۱ - دل گرفتہ - گلزارِ ہستی سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو -

دل گرفتہ ہی برنگِ غنچہ رہنا خوب ہے ہنس کے پایا گل نے کیا گلزارِ ہستی میں مزا

۱۸۲ - جان پر بننا کیا محاورہ ہے ؟ میٹھی چھری کیا اصطلاح ہے ؟ مطلب بتاؤ -

دل دے کے ہمکو جان پر اپنی بری بنی شیریں کلامی آپ کی میٹھی چھری بنی

۱۸۳ - چٹکیوں میں اُڑانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو -

دستِ ہمت نے ترے کھوئی روپے کی قدر چٹکیوں میں ہیں اُڑاتے اُسے کیا کیا صراف

۱۸۴ - رباعی مندرجہ ذیل کا مطلب لکھو - رباعی کسے کہتے ہیں ؟ مشکل الفاظ کی تشریح بھی لکھو : -

دنیا میں کب انسان کی حاجت نکلی — عسرت ہی رہی کوئی نہ حسرت نکلی

۱۸۵- جیتے تھے قیامت کی توقع پر ہم — جو وقت کی محتاج قیامت نکلی

۱۸۶- دل اُلجھنا کیا محاورہ ہے؟ مطلب لکھو۔ دوسرے مصرعہ میں کیا عمدہ مثال ہے؟

دلِ آشفتہ ذکرِ زلف سے کیا کیا اُلجھتا ہے
سُنا جاتا نہیں قصّہ پریشاں کا پریشاں سے

۱۸۷- گھی کے چراغ جلنا کیا محاورہ ہے؟ مطلب لکھو۔ حضرت ظفر کا کچھ حال تحریر کرو:-

داغ پر داغ جو وہ دل پہ مرے دیکھتے ہیں
گھر میں کیا گھی کے چراغ اُنکے ظفر جلتے ہیں

۱۸۸- کوڑی کے کام کا کیا اصطلاح ہے؟ سوز کیا ہے؟ اگر یاد ہو تو اس کا حال بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو۔

دعویٰ بڑا ہے سوز کو اپنے کلام کا — جو غور کیجئے تو ہے کوڑی کے کام کا

۱۸۹- پانی پھر جانا کیا محاورہ ہے؟ مطلب بیان کرو؟

دیکھ کر آنسو مزاجِ یار جانی پھر گیا — میری کشتِ آرزو پر آج پانی پھر گیا

۱۹۰- سر جائے پر بات نہ جائے۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟ داغ کیا ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

داغ سے رسمِ التفات نہ جائے — سر بھی جائے تو جائے بات نہ جائے

۱۹۱ - پاؤں سو جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :-

دوست کب دوست کا ہوتا ہے مخلِ راحت — پاؤں جب سو گئے ہاتھوں سے جگایا گیا

۱۹۲ - دونوں ہاتھوں سے تالی بجتی ہے - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے
شعر کا مطلب لکھو -

دیکھو الفت سے ادھر گر دلبری منظور ہو — تالی دونوں ہاتھ بجتی ہو مثل مشہور ہو

۱۹۳ - دم میں دم ہونا - دم بھرنا کیا کیا محاورے ہیں؟ مطلب لکھو -

دیدۂ مشتاق کو منظور تو عالم میں ہے
دم ترا بھرتے ہیں دم جبتک کہ اپنے دم میں ہے

۱۹۴ - دو دل راضی تو کیا کریگا قاضی؟ اس مثل کا موقع استعمال بیان کرو - محلکا
اور اجارہ کسے کہتے ہیں - مطلب بتاؤ -

دل جو راضی ہوں تو قاضی کا اجارہ کیا ہے — دھر رکھے اپنی کچہری میں محلکا اٹھا

۱۹۵ - رام کہانی سے کیا مراد ہے؟ مطلب بتاؤ -

دردِ دل اس بتِ بے درد سے کہئے تو کہے
جا کے یہ رام کہانی تو سنا اور کہیں

۱۹۶ - کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا - یہ ضرب المثل کس طرح ایجاد ہوئی - شعر کا
مطلب لکھو :-

داغ دل کیوں نہ مٹے جب وہ دکھائے گیسو
سامنے کالے کے جلتا نہیں زنہار چراغ

۱۹۷ - گوشت سے ناخن جدا کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

دل سے اٹھنا تری انگشت حنائی کا خیال　　ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

۱۹۸ - دانتوں سے ہاتھ کاٹنا کیا محاورہ ہے (فارسی میں پشت دست گزیدن) کن معنوں میں آتا ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

دامن چھڑا کے جب سے گیا ہے وہ بیوفا　　دانتوں سے کاٹتا ہوں میں بے اختیار کف

۱۹۹ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو بتاؤ کہ لفظ سر کی صورت کن کن معنوں میں آیا ہے؟ اور اس صنعت کا کیا نام ہے؟

دیکھو دیکھو گے نہ تم پھر مرے سر کی صورت
سامنے ہے مری آنکھوں کے جو سر کی صورت

۲۰۰ - مندرجہ ذیل شعر سے بحساب ابجد تاریخ نکالو اور شعر کا مطلب بیان کرو۔

دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے
فقر و دیں فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل

۲۰۱ - کسی کے دل کو رنج دینا کیا محاورہ ہے؟ لفظ جھاڑ کن کن معنوں میں آتا ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

دیں نہ ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج
گوشۂ دامن سے الجھا جھاڑ کب بیٹھو ر کا

۲۰۲ - تر دامن ہونا کیا محاورہ ہے؟ پاکدامن کسے کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو:-

دھو دیا اشک ندامت نے گناہوں کو مرے　　تر ہوا دامن تو بارے پاکدامن ہو گیا

۲۰۳ - آنکھیں سفید ہونا کیا محاورہ ہے؟ اور چشمِ سیاہ محاورہ مستفسرہ کے ساتھ کس قسم کی صنعت پیدا کرتا ہے؟

دکھلا گیا کبھی نہ وہ چشمِ سیاہ کو — آنکھیں مری سفید ہوئیں انتظار میں

۲۰۴ - گئی کرنا کیا محاورہ ہے اور مندرجہ ذیل قطعہ میں اُس کے کیا کیا معنی ہیں؟

کچھ تو ہی اپنے سر پہ نہ یہاں خاک کر گئی — شبنم بھی اس چمن سے صبا چشم تر گئی
دل کو ترے نہیں ہی اگر تاب روزِ ہجر — تو کارِ عشق سے تو مری جان کر گئی

۲۰۵ - مندرجہ ذیل شعر کو مشرح طور پر عام فہم زبان میں بیان کرو۔

دل کو سنبھالئے کہ میں ناوک فگن ہوا — نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا

۲۰۶ - عید ہونا کیا محاورہ ہے۔ اور شام کا لفظ کیا قباحت پیدا کرتا ہے؟

دیکھا دمِ نزع دلآرام کو — عید ہوئی ذوق ولے شام کو

۲۰۷ - چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں؟ یہ ضرب المثل کہاں مستعمل ہوتی ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

درم و دام اپنے پاس کہاں — چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

۲۰۸ - منہ تکنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کو حل کرو۔

دل کو لگا کے آئینہ رویوں سے ہائے ہائے — حیرت سے منہ ہر ایک کا تکنا پڑا مجھے

۲۰۹ - زبان بول جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

دلا کہا نہ کیا کچھ بھی تیغ کے نیچے — زبان بول گئی وقتِ امتحان دیکھا

۲۱۰ - نوش دارو کی تشریح کرو۔ شعر کا مطلب لکھو:-

دوست ہی دشمن جان ہوگیا اپنا آتش　　نوش دارو نے کیا یہاں اثر سم پیدا

۲۱۱ ۔ ٹھنڈے ٹھنڈے چلو کیا محاورہ ہے؟ دیکھو! دیکھو دوبارہ کیا فائدہ دیتا ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

دیکھو! دیکھو بہت نہ اتراؤ　　ٹھنڈے اٹھنڈے چلو ہوا کھاؤ

ردیف (ے)

۲۱۲ ۔ گل کترنا کیا محاورہ ہے؟ جفا پیشہ اور صیاد کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو۔

ہائے صیادِ جفا پیشہ نے کیا گل کترے　　دور لیجا کے چمن سے پر بلبل کترے

۲۱۳ ۔ کانوں پر ہاتھ دھرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔

ہم ایسے ہو گئے اللہ اکبر اے تری قدرت
ہمارا نام سُنکر ہاتھ وہ کانوں پہ دھرتے ہیں

۲۱۴ ۔ غفلت کے پردے پڑجانا کیا محاورہ ہے؟ لیلیٰ ۔ مجنوں کا کچھ حال معلوم ہے تو بیان کرو ۔ شعر کا مطلب لکھو :۔

ہوا بیہوش مجنوں دیکھتے ہی صورت لیلیٰ　　پڑے غفلت کے پردے اُٹھ گئے پردے جو محمل کے

۲۱۵ ۔ آنکھ لڑنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

ہے یہ وہ درد کہ جس درد کا چارہ ہی نہیں　　وہاں لڑی آنکھ جہاں اپنا گذارہ ہی نہیں

۲۱۶ ۔ دُشمن سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب بالتشریح بیان کرو :۔

ہائے کیسے بیاں محبت کی　　حال کہنا پڑا ہے دشمن سے

۲۱۷ - زندان خانۂ ہستی سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

ہوا راحت کدہ غفلت سے زنداں خانۂ ہستی
ہمارے کام آئی اس گرفتاری میں بدمستی

۲۱۸ - آنکھوں کے تارے ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

ہوئے وہ اختر بختِ ہمارا و غیر یا قسمت
جو ہم سے تیرہ بختوں کے کبھی آنکھوں کے تارے تھے

۲۱۹ - کسی پر مرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

ہے یقیں تجھ پہ جو مرتا ہو اسے مرنے نہیں ہم شبِ ہجر میں جینے کا گماں رکھتے ہیں

۲۲۰ - ہما کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرو - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو :-

ہمیشہ کام میں غیروں کے ہوسنا ہو ہمتار ہما کو اپنے لئے فکرِ عزّ و جاہ نہیں

۲۲۱ - کھٹکا ہونا کیا محاورہ ہے؟ خلش گر کسے کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

ہو پاکیزہ امنوں کو خلش گر سے کیا خطر کھٹکا نہیں نگاہ کو مژگاں کے خار کا

۲۲۲ - ہفتاد و دو فرق سے کیا مراد ہے؟ لفظ حسد کیا خوبی ظاہر کرتا ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

ہفتاد و دو فرق حسد کے عدد سے تھا اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے تھا -

۲۲۳ - بال برابر لگی نہ رہنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب کیا ہے؟

ہے تیرے کان زلفِ معنبر لگی ہوئی رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

۲۲۴ - دریا میں رہنا - مگر مچھ سے بیر - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟

ہو چکی دل کی اپنے عشق میں خیر رہیں دریا میں اور مگر سے بیر

۲۲۵ ـ تغافل کرنا ـ دم نکل جانا کیا محاورے ہیں؟ جاناں کسے کہتے ہیں؟

شعر کا مطلب لکھو :ـ

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن دم نکلجائیگا جاناں ترے آجانے تک

۲۲۶ ـ قفل ابجد کسے کہتے ہیں؟ اِس کی بابت جو حال جانتے ہو بیان کرو۔ شعر کا مطلب بیان کرو ـ

ہے کشادہ خاطر وابستہ در رسن سخن تھا طلسم قفل ابجد خانۂ مکتب مجھے

۲۲۷ ـ بگڑ جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو ـ

ہائے سُرخی ترے رخسار کی ہنگام عتاب

جتنا بگڑے ہے تو اُتنا ہی سنور جاتا ہے

۲۲۸ ـ جی کو رو بیٹھنا اور دونوں جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھنا کیا کیا محاورے ہیں؟

شعر کا مطلب بیان کرو :ـ

ہوا جو کچھ کہ ہونا تھا کہیں کیا جی کو رو بیٹھے

بس اب اُک سانحہ ہم دونوں جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھے

۲۲۹ ـ وفا کے بندے ہونا کیا محاورہ ہے؟ خدا کے بندے سے کیا مراد ہے؟

شعر کا مطلب بتاؤ ـ

ہم ہیں غلام اُنکے جو ہیں وفا کے بندے اِس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے

۲۳۰ ـ آنکھوں میں گھر کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو ـ

ہیں خمار آلودہ آنکھیں لیتے ہو انگڑائیاں گھر رہے ہو غیر کے آنکھوں میں گھر کرتے ہو کیوں

۲۳۱ - دوسرے مصرع میں جو ضرب المثل ہے اسکا موقع استعمال بتاؤ - طوطی مذکر ہے یا مونث - تنتاک کے بجائے اب کیا بولتے ہیں ؟

ہے قفس سے شور اک گلشن تنتاک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا

۲۳۲ - نظروں سے گرنا کیا محاورہ ہے - افتاد کا ہندی ترجمہ بتاؤ - شعر کا مطلب بیان کرو -

ہم چاہتے ہی تم کو گرے سب کی نظر سے
پہلے ہی سے اس چاہ کی افتاد غضب ہے

۲۳۳ - تلوے کھجلانا کیا محاورہ ہے ! شعر کا مطلب بیان کرو -

ہمیشہ تلوے کھجلایا کئے شوق بیاباں میں
رہی نالاں ہمارے پاؤں کی زنجیر زنداں میں

۲۳۴ - دونوں وقت ملنا کیا محاورہ ہے؟ ٹک کے معنی بتاؤ اور اب اس کی جگہ کوئی اور لفظ بولا جاتا ہے یا متروک ہے -

ہوا سے بال زلفوں کے رخ روشن پہ ملتے ہیں
دل بیمار ٹک اٹھ بیٹھ دونوں وقت ملتے ہیں

۲۳۵ - بڑے بول کا سر نیچا کیا محاورہ ہے ؟ مندرجہ ذیل قطعہ کا مطلب بیان کرو اور اس کی مطلب خیز نثر بناؤ -

ہم یہ کہتے تھے کہ ناداں ہیں جو دل دیتے ہیں   دیکھیں تو چھین لے دل ہم سے وہ کون ایسا ہے

۲۳۶- لو اب ایک شخص کے ہی زیر قدم لے لیا   سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے

۲۳۷- ہاتھ کھینچ لینا اور پاؤں پھیلانا کیا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔

ہے سزاوار اہلِ دولت سے فقیروں کا غرور
ہاتھ کو جو کھینچ لیگا پاؤں کو پھیلا لےگا

۲۳۸- مزاج ہوا پر ہونا کیا محاورہ ہے۔ تہ نظر کے معنی بیان کرو شعر کا مطلب لکھو

ہماری خاک کی تہ نظر ہے بربادی   مزاجِ یار بہت ان دنوں ہوا پر ہے

۲۳۹- اپنے حق میں آپ کانٹے بونا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب عام فہم بیان کرو۔

ہمیشہ چاہتے ہو چھیڑ اُس کافر کی مژگاں سے
یہ کانٹے حضرتِ دل اپنے حق میں آپ بوتے ہیں

۲۴۰- مندرجہ ذیل قطعہ کا مطلب بیان کرو۔ اور دیکھو دوسرے شعر میں ہمہ اوست
کا مسئلہ کس خوبی سے بیان کیا ہے تم اس پر مضمون لکھو۔

ہم جان فدا کرتے گر وعدہ وفا ہوتا   مرنا ہی مقدر تھا وہ آتے تو کیا ہوتا
۲۴۱- ہم بندگی بت سے ہوتے نہ کبھی کافر   ہر جا پہ گر اے مومن موجود خدا ہوتا

۲۴۲- اللہ ہی اللہ ہے کیا محاورہ ہے اور کن اشخاص کے استعمال میں آتا ہے؟

ہندس میں کعبے کے کیوں شیخ بتخانے سے گمراہ ہے
یہاں تو کوئی صورت بھی ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

۲۴۳- مٹھی بھر پاؤں پھیلانا کیا محاورہ ہے۔ اور نوک جھونک سے کیا مراد ہے؟
شعر کا مطلب حل کرو۔

ہے کلامِ لطف میں بھی ایک طرح کی نوک جھونک
میٹھی چھریاں چلتی ہیں شیرینیٔ تقریر میں

۲۴۴ - خونِ جگر پینا کیا محاورہ ہے اور اس موقع پر کیا معنی دیتا ہے ، شعر کا مطلب بیان کرو :-

ہوگیا ضعف قویٰ اور بھی ہمدم میرا   خونِ جگر پینے سے اور لختِ جگر کھانے سے

۲۴۵ - دامنِ مریم سے کیا مراد ہے اور دامنِ زخمِ جگر سے کیا ، شعر کا مطلب بیان کرو۔

ہاتھ اپنا چارہ گر اسکو لگا سکتا نہیں   دامنِ زخمِ جگر مریم کا دامن ہو گیا

۲۴۶ - برہمن بننا کیا مراد ہے شعر کا مطلب اور خوبی بیان کرو :-

ہو کے نازاں اپنی صورت پر ہوا ہے خود پرست
وہ بتِ کافر صنم بن کر برہمن بن گیا

۲۴۷ - مندرجہ ذیل شعر میں کس قسم کا مبالغہ ہے اور اس سے شعرا کی طبیعت کا کیا میلان معلوم ہوتا ہے :-

ہے وہی قہر وہی جبر وہی کبر و غرور   بت خدا ہیں مگر انصاف نہ کرنے والے

۲۴۸ - گرم خبر ہونا کیا محاورہ ہے ، متکلم نے کیا بات جتلائی ہے شعر کا مطلب لکھو۔

ہے خبر گرم اُن کے آنے کی   آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

۲۴۹ - ٹٹی کے اوجھل شکار کرنا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب لکھو :-

ہے دل کی داؤ گھات میں مژگاں سے چشمِ یار
کرتی ہے قصد ٹٹی کے اوجھل شکار کا

۲۵۰ ۔ کانٹوں میں گھسیٹنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

ہر قدم پاؤں میں سر رکھتے ہیں خارِ سرِ دشت
اے جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہم کو

۲۵۱ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو۔ خوبی بیان کرو۔ گریبان کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ہو گیا ہے اسقدر کاہیدہ اب وحشی ترا   صورتِ زنجیر ہے چاکِ گریباں پاؤں میں

۲۵۲ ۔ دو چار ہونا کیا محاورہ ہے ؟

ہونا ہے دو چار آج قاتل   ہو جائیں گے دو کے چار۔ دو چار

۲۵۳ ۔ حضرت موسیٰ کا کچھ حال بیان کرو۔ بتاؤ شاعر نے لفظ سیر کو مذکر کیوں باندھا ہے؟
در ہمہ اوست کا مسئلہ ثابت کیا ہے۔ اس پر مضمون لکھو شعر کا مطلب بتاؤ۔

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا   موسیٰ نہیں کہ سیر کروں کوہِ طور کا

۲۵۴ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب مفصل بیان کرو۔ نتیجہ بتاؤ (کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے بت خانہ توڑ کر کعبہ بنایا تھا)

ہر سنگ میں کعبہ کے نہاں عشوۂ بت ہے
کیا بانیِ اسلام بھی غارت گرِ دیں تھا

۲۵۵ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بتاؤ :۔

ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گماں نہیں   اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحاں نہیں

۲۵۶ ۔ بڑے پتھر ہیں کیا اصطلاح ہے اور اس شعر میں اس لفظ کی خوبی بیان کرو :۔

ہم بتوں کے دل کو جذبِ دل سے کھینچے جائینگے
پر بڑے پتھر ہیں یہ مشکل سے کھینچے جائینگے

۲۵۷۔ ہاتھوں سے بچنا اور باتوں سے مرجانا کیا کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب عام فہم لکھئے۔

ہاتھوں سے جو بچے تری باتوں سے مر گئے — چنگی میں تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا

۲۵۸۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب آسان طور پر سمجھاؤ اور دیکھو متضاد بات کو کس پیرایہ میں بیان کیا ہے؟

ہے جاں خراش پرسشِ غمخوار کس قدر — جو مہرباں ہے وہ مرا مہرباں نہیں

۲۵۹۔ کانے کے آگے چراغ روشن نہیں رہتا۔ اس ضرب المثل کی اصل اور موقع استعمال لکھو:۔

ہے یقیں گُل ہو جو دیکھے گیسوئے دلبر چراغ
آگے کانے کے بھلا روشن رہے کیونکر چراغ

۲۶۰۔ مندرجہ ذیل شعر سے کیا نتیجہ نکلتا ہے مفصل بیان کرو:۔

ہائے نادانی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا — خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

۲۶۱۔ بتاؤ کہ عکسِ طوطی اور زنگار میں کیا نسبت ہے اور اس شعر کو مفصل بیان کرو۔

ہو بدگماں وہ مجھ سے کہ آئینہ میں مرے — طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھ کر

۲۶۲۔ مندرجہ ذیل شعر کی بلحاظ صرف و نحو ایسی نثر بناؤ کہ مطلب بخوبی حاصل ہو جائے۔

ہم کو ستم عزیز ستمگر کو ہم عزیز — نامہرباں نہیں ہے اگر مہرباں نہیں

۲۶۳ — یہ ذرا مشکل شعر ہے۔ اس کی مطلب خیز نثر بناؤ۔ آئینہ کے جوہر سے کیا مراد ہے؟

ہیں ترے رشکِ خطِ رخسار سے ۔۔ دل میں آئینہ کے جوہر خار سے

۲۴۴ - خاک پھانکنا کیا محاورہ ہے ؟ اذن کے معنی بتاؤ ۔ شعر کا مطلب لکھو :-

ہوا نہ جاتی تھی بے اذن جنکے گلشن میں
وہ خاک پھانکتے پھرتے ہیں جنگل و بن میں

۲۴۵ - سہل ممتنع کی تعریف کرو اور شعر کا مطلب لکھو - اَدق کیا ہے ؟

ہے سہل ممتنع یہ کلام اَدق میرا ۔۔ برسوں پڑھے تو یاد نہ ہووے سبق مرا

۲۴۶ - پولے نلے گزران کرنا کیا اصطلاح ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

ہوا ریشِ دراز شیخ سے معلوم یہ ہمکو
کہ یہ زاہد بھی اِک پولے نلے گزران کرتا ہے

ردیف (و)

۲۴۷ - گردن کا منکا ڈھلکا جانا کیا محاورہ ہے شعر کو حل کرو ۔ سبحہ گردانی کسے کہتے ہیں ؟

وقت آخر سبحہ گردانی کی کچھ حاجت نہیں
خود بخود منکا مری گردن کا ڈھلکا جائے ہے

۲۴۸ - سر چڑھنا اور پاؤں پڑنا کیا محاورے ہیں ؟ ہمیں نے کی بجائے اب کیا لفظ بولا جاتا ہے ۔ شعر کا مطلب بتاؤ -

وہ سر چڑھا ہے اتنا اپنی فروتنی سے ۔۔ کھویا ہمیں نے اسکو ہر لحظہ پاؤں پڑ کر

۲۶۹ - دربانی سونپنا کیا مراد ہے؟ دربانی غیر کے گھر کی ہوتی ہے اور شاعر اپنے گھر کی کہتا ہے اس میں کیا لطف ہے -

وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا انداز ہے
تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے

۲۷۰ - آگ ہونا اور بھڑکانا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بتاؤ؟

وہ مجھ پر آگ یوں ہی ہو رہا ہے   رقیبو اور اُسے بھڑکاتے کیوں ہو

۲۷۱ - میں کے گردن پر چھری کیا محاورہ ہے اور کس موقع پر بولا جاتا ہے شعر کا نتیجہ لکھو :-

وہ کہے کون ہے قربان مری اس چتون پر
میں کہوں میں تو کہے میں کے چھری گردن پر

۲۷۲ - زبان نہ ہونا کیا محاورہ ہے؟ سُرمہ کا آواز پر کیا اثر ہوتا ہے شعر کا مطلب لکھو -

وہ حال پوچھے ہے اور چشم سُرمگیں کو دیکھ
یہ چپ ہوا ہوں کہ گویا مرے زبان نہیں

۲۷۳ - آنکھیں فرش کرنا کیا محاورہ ہے؟ زیر قدم اور فرش قدم سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

وہ قدم اپنا جہاں رکھتا ہے وہاں زیر قدم
فرش آنکھیں صورت نقش قدم کرتے ہیں ہم

۲۷۴ - آب تیغ اور آب حیواں سے کیا مراد ہے - شعر کا مطلب لکھو :-

وہ ناکامِ تمنّا ہوں جو اپنا قتل بھی چاہوں
اثر ہو جائے آبِ تیغ میں بھی آبِ حیواں کا

۲۷۵۔ دم نہ لینے دینا کیا محاورہ ہے؟ محشر اور گور کے معنی لکھو:۔

وائے وہاں بھی خوفِ محشر نے نہ دم لینے دیا
لے گیا تھا گور میں ذوقِ تن آسانی مجھے

۲۷۶۔ ابرو ملنا کیا مراد ہے؟ اور گلے پر چھری پھیرنا کیا؟ ایما کے معنی اور شعر کا مطلب لکھو:۔

وہاں ملی ابرو یہاں پھیری گلے پر ہم نے تیغ
بات کا ایما سے پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

۲۷۷۔ یہ ایک مشکل شعر ہے اس کی تشریح بطور ذیل کرو:۔
اوّل تشریح الفاظ۔ دوئم تشریح اصطلاحات شعر کی سوئم نثر۔ شعر کا مطلب۔ چہارم شعر کا نتیجہ:۔

وہ ہی خالی تو یہ خالی وہ بھرے تو یہ بھرے کاسۂ چشمِ عدو حلقۂ آغوش ہوا

۲۷۸۔ سبک سر ہونا کیا محاورہ ہے اور سرگراں ہونا کیا؟ خو اور وضع کا فرق بتاؤ۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک سر ہو کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

۲۷۹۔ ناؤ کس نے ڈبوئی خضر نے؟ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے:۔
وہ مثل ہے ناؤ کس نے ڈبوئی خضر نے لے گیا اخلاقِ دل کو سوئے گرداب کھینچ

۲۸۰ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بتاؤ - واہ قسّامِ ازل قسمت - جامِ عشرت
داغِ تمنا کے کیا کیا معنی ہیں ؟

واہ قسّامِ ازل صدقے ہم اس قسمت کے — جامِ عشرت اُسے اور داغِ تمنا ہم کو

۲۸۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب اس طور پر لکھو کہ ایک عمدہ نثر بن جاوے -

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے — کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

ردیف (ز)

۲۸۲ - ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ جانا کیا مطلب رکھتا ہے ؟ شعر کا مدعا بیان کرو -

زاہد شراب پینے سے کافر میں کیوں ہوا — کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ گیا

۲۸۳ - مندرجہ ذیل شعر میں زہد پہ نازاں ہونے سے اور یہاں سے پشیماں جانے سے
کیا مراد ہے ؟

زاہدا زہد پہ نازاں نہ ہو اتنے ہرگز — گئے جنت میں وہ جو یہاں سے پشیمان گئے

۲۸۴ - دم ناک میں لانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

زلفِ مشکیں مجھ کو رہ رہ کر دلا جاتی ہے یاد
لائی ہے اب نکہتِ گل کیوں مرا دم ناک میں

۲۸۵ - زمین کا گز بنجانا کیا محاورہ ہے ؟ اور بتاؤ راہ ناپنا کیا معنی ہیں ؟ قیس کی
تشریح لکھو :-

نہ چھٹا تو اش غرورِ لیلیٰ کہ اپنے خیمہ سے کبھی نہ نکلی
یہ دشتِ وحشت میں راہ ناپی کہ بن گیا قیس گز زمیں کا

۲۸۶ - مندرجہ ذیل شعر میں لفظ مسیحا سے کیا مراد ہے؟ اس کی اصل بیان کرو
شعر کا مطلب لکھو :-

زندگی ہجر بھی اک موت تھی   مرگ نے کیا کارِ مسیحا کیا

۲۸۷ - مندرجہ ذیل شعر کو بقاعدہ صرف و نحو درست کر کے مطلب لکھو :-

زمانہ آپ کو شاید نہیں سمجھتا ہے   کہ جانتا ہے سببِ فخر کا دل آزاری

۲۸۸ - کہتے ہیں کہ خزانہ پر سانپ رہتا ہے اسکی نسبت اپنی رائے مدلل - جواب
مضمون کے پیرایہ میں لکھو :-

زُلف زیبا ہے قریبِ رُخِ جاناں ہونا
گنج پر سانپ کا لازم ہے نگہباں ہونا

۲۸۹ - لفظ روزہ اور روزی سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :-

زیادہ ہوگا توکل سے بھی کہیں روزہ   کہ اس میں آیا تو روزی ہی اور نہیں روزہ

۲۹۰ - یہ ایک مشکل شعر ہے اس کی نثر بنا کر عمدہ طور پر مطلب بیان کرو :-

زباں پیدا کروں جوں آسیا سینہ میں پیکاں سے
دہن کا ذکر کیا ہے یہاں سر ہی غائب ہو گریباں سے

۲۹۱ - دوش پر لینا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو "قدرِ نعمت است
بعد زوال" - اسی مضمون کی فارسی ضرب المثل ہے :-

زندگی چشمِ جہاں میں خوار رکھتی ہے مدام
دوش پہ پہنچے لیا جب آدمی بے دم ہوا

۲۹۲ - مندرجہ ذیل شعر میں بیان کرو کہ لفظ بالے کس قسم کی صنعت ہے؟

زُلف پُر پیچ سے بندہ پہ کھلا یہ عقدہ   حلقہ در گوشوں کو بنائے ہیں بالے تم نے

۲۹۳ - زبان کھولنا کیا محاورہ ہے؟ اور مُنہ میں خاک بھر دینا کیا؟ بتاؤ کہ محاورے کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

زباں کھولینگے ہم پر بد زباں کیا یہ شعاری سے
کہ ہم نے خاک بھر دی اُنکے مُنہ میں خاکساری سے

۲۹۴ - اللہ ہو کہنا کیا محاورہ ہے؟ اور اللہ ہوں سے کیا مراد ہے؟ اور کن کن فرقوں کے ایسے عقاید ہیں؟

نہ ہو گمراہ کیسے میں کس طرح ہمراہ ہوں   وہ کہے اللہ ہو اور میں کہوں اللہ ہوں

۲۹۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو لفظ خاک سے کیا مراد ہے؟

زندگی زندہ دلی کا ہے نام   مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

۲۹۶ - رنگ بدلنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ؟

زمانہ کی گردش دکھاتی ہے کیا کیا   بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

۲۹۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - شعر - محاورہ - اصطلاح کی تعریف کرو -

زندگی اپنی جو اس طرح سے گذری غالب   ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

ردیف (ح)

۲۹۸ - خوں ہونا کیا محاورہ ہے؟ حسرت و یاس کی تشریح لکھو :-

حسرت و یاس سے یہ خون تمنّا کے ہوئے
اب یہ ارماں ہے کہ دل میں کوئی ارماں نہ رہے

۲۹۹ - حرف آنا کیا محاورہ ہے ؟ عقیق کی یمن کے ساتھ کیا تخصیص ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ ۔

حرف آئے مجھ پہ دیکھیے کس کس کے نام سے
اس درد سے عقیق کا دل خوں یمن میں ہے

۳۰۰ - آنکھ مارنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو ۔ حلقہ بگوش کے کیا معنی ہیں ؟

حلقہ بگوش ابرو جب ہو ہلال اُس کا   آخر یہ آنکھ مارے کیونکر نہ خال اُس کا

۳۰۱ - کان پکڑنا کیا محاورہ ہے ؟ اور پانی کے گھڑے پڑنا کیا ؟ اس شعر میں کیا محذوف ہے ؟

حضورِ چشم نرگس پر گھڑے پانی کے پڑتے ہیں
ترے کانوں کے آگے کان گُل اپنے پکڑتے ہیں

۳۰۲ - مطلب بتاؤ ۔ اس شعر میں اندھیری رات اور سورج سے کیا مراد ہے ؟

حنائی دست سے موتی سیہ بادل سے برسائے
اندھیری رات میں سورج یکایک ہو گیا پیدا

۳۰۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو ۔ منصور کا حال بیان کرو ۔

حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غمّاز ہے   قصہ پہنچایا زبانِ دار پر منصور کا

۳۰۴ - فرشِ راہ ہونا کیا محاورہ ہے ؟

حضرتِ ناصح گر آویں دیدہ و دل فرشِ راہ   کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا

۳۰۵ - حرف آنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ؟

حرف آیا جو آبرو پہ مرے — ہیں یہ چشمِ پُرآب کی باتیں

۳۰۶ - آئینہ دکھانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ:-

حیرتِ حسن سے یہ مشکل بنی — کہ وہ آئینہ دکھاتے ہیں مجھے

۳۰۷ - حضرت آدم کا قصہ بیان کرو - شعر کا مطلب بتاؤ:-

حسنِ گندم گوں پہ ہے یہ خانہ بربادی بجا
ابنِ آدم ہیں نہ کیوں تقلیدِ آدم کیجیے

۳۰۸ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - اور بتاؤ کہ اس سے شاعر کے خیالات کس قسم کے معلوم ہوتے ہیں؟

حاکمِ عادل ہے ہم کو دیگا املاکِ پدر — جائینگے جنت میں آدم کی اگر اولاد ہیں

۳۰۹ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو:-

حق سے جب خالی ہو دل تب غالب آوے نفسِ شوم
بوم ہو جاتا ہے وارث خانۂ ویران کا

۳۱۰ - پتھر پڑنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

حسرت آتی ہے اپنی راحت پر — پڑیں پتھر بتوں کی چاہت پہ

ردیف (خ)

۳۱۱ - دریا نہیں کہ آج چڑھا کل اتر گیا - یہ ضرب المثل کس موقع پہ بولی جاتی ہے؟

طوفانِ گریہ کی ہے مری حدِ عمرِ نوح   دریا نہیں کہ آج چڑھا کل اُتر گیا

۳۱۲ - طاس قلیان - ابرِ مُردہ - ابرِ بہمن - ہر ایک کے معنی بیان کرو - شعر کا کیا مطلب ہے؟

طاسِ قلیاں میں رکھا ہے اُس نے ابرِ مُردہ کو
ڈوب مر رو رو کے تو اے ابرِ بہمن آب میں

۳۱۳ - آسمان کی خبر نہیں کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو؟

طوفاں نما ہے گریہ و ہم آتشیں کے ساتھ
خبر آسمان کی بھی نہیں اب زمیں کے ساتھ

۳۱۴ - مندرجہ ذیل شعر کی ایسی نثر بتاؤ جس سے مطلب بخوبی سمجھ میں آجاوے -

طائرِ روح کو کر دیتے ہیں کیونکر بسمل   تیر رکھتے ہیں پر پیرو نہ کماں رکھتے ہیں

۳۱۵ - گلے کا ہار ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ - جان ہار کسے کہتے ہیں؟

طفلِ سرشک اپنے گلے کا جو ہار ہے   ہم جانتے ہیں پہلے ہی یہ جانہار ہے

۳۱۶ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بتاؤ - طلسم باندھنا کیا محاورہ ہے؟

طلسم طرفہ تر آنسو نے میرے مردماں باندھا
کہ ہے اک اک گرہ میں حاصلِ صد بحر و کاں باندھا

ردیف (ی)

۳۱۷ - اس شعر میں کمر کا سا حال ہونا کیا محاورہ ہے؟ مطلب بیان کرو -

یہ ناتواں ہوں کہ ہوں اور نظر نہیں آتا   مرا بھی حال ہوا تیری ہی کمر کا سا

۲۱۸ – تنکے کا سہارا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

یقیں لے دل نکر تو اُس کے مژگاں کے اشارے کا
بھروسا کیا ارے ناداں تنکے کے سہارے کا

۲۱۹ – مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو:-

یوں کہتے ہیں یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا   سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

۲۲۰ – جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں یہی حال رہیگا۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟

یہی صحرا یہی گریباں چاک   جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں

۲۲۱ – کچھ نہ بھانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

یوں تو میں کیونکر کہوں کچھ نہیں بھاتا مجھ کو
کچھ تو بھاتا ہے کہ اب کچھ نہیں بھاتا مجھ کو

۲۲۲ – دل کی لگی بجھانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

یہ اشک گرم آپ تو ہو لیویں پہلے سرد
کیا خاک میرے دل کی لگی کو بجھائیں گے

۲۲۳ – مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو۔ بتاؤ کہ حال لکھ کر لگانے سے تصویر لگانے کو کیا ترجیح ہے؟

یارو کسی صورت سے تو احوال جتا دو   دروازے پہ اُسکے مری تصویر لگا دو

۲۲۴ – مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو:-

یہ کیا کہ بچنا خار سے اور گل کو دیکھنا   منظور صلح گل ہے تو پھر گل کو دیکھنا

۳۴۵ - رات بھاری ہونا کیا محاورہ ہے ؟ بیمار کا لفظ اس میں کیا خوبی ظاہر کرتا ہے ؟

یوں نزاکت سے ہے بھاری سرمہ چشم یار کو
جس طرح ہو رات بھاری مردم بیمار کو

۳۴۶ - ٹھوکریں کھا کھا کر سنبھل جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو

یقیں ہے ٹھوکریں کھا کھا کے کچھ سنبھل جاے
کہ اسکی راہ میں ہم نے بھی دل کو ڈال دیا

۳۴۷ - دل پر بننا اور جھوٹے منہ سے نہ پوچھنا کیا کیا محاورہ ہے ۔ تشریح الفاظ کے ساتھ مطلب بھی لکھو :-

یہاں فرط غم سے دل پہ بنی وہاں کم نشست
پوچھا نہ جھوٹے منہ سے طبیعت کو کیا ہوا

۳۴۸ - زبان بند کر دینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

یا بند ناصحوں کی زباں کر دے یا خدا   یا مجھکو دے یہ صبر کہ بیٹھا سنا کروں

۳۴۹ - ہوا بدلنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو -

یہ دنیا جانہیں ہرگز وطن کی   ہوا بدلی ہوئی ہے اس چمن کی

۳۵۰ - نگاہیں پھر جانا - اور نگاہوں سے گر جانا کیا کیا محاورے ہیں ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

✓ یہ نگاہیں کہیں نہ پھر جائیں   ہم نظر سے تری نہ گر جائیں

۱۳۳۔ جو جاگے گا سو پاویگا۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

یہ مثل سچ ہے جو جاگے گا سو پاویگا دلا
بخت بیدار آشنا ہے دیدۂ بیدار کا

۲۳۳۔ آنکھوں میں دم رُکنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو؟

یہ وقتِ مرگ رہی کس کی انتظاری رات
رُکا رہا جو دم آنکھوں میں آکے ساری رات

۳۳۳۔ رتبہ گھٹنا کیا محاورہ ہے؟ درِ اجابت کے معنی بیان کرو۔ شعر کا مطلب کیا ہے؟

یہ تا درِ اجابت پہنچی تو خاک پہنچی تاثیر نے گھٹایا رتبہ مری دعا کا

ردیف (ک)

۴۳۳۔ مندرجہ ذیل شعر میں کانٹوں میں اُلجھنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو

کانٹوں میں نہ ہو اگر اُلجھنا تھوڑا الگ سا ہے سلجھنا

۵۴۳۔ ہر روز نئے گل کترنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو؟

کل ٹکڑے ٹکڑے خط کو کیا نامہ بر کو آج
کترے ہے روز گل وہ ستمگر نئے نئے

۶۳۳۔ ٹھوکریں کھانا۔ در بدر پھرنا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

کھاتے کھاتے ٹھوکریں جا پہنچے اک دن گور تک در بدر پھر پھر کے آخر ہم نے گھر پیدا کیا

۳۳۷ - عنقا ہونا کیا محاورہ ہے۔ عنقا کی نسبت عام خیالات کیا ہیں؟ ممکن ہو تو
اس پر مضمون لکھو۔ کبوتر کی نامہ بری کی تاریخ لکھو :-

کس طرح معلوم ہو حالِ دلِ گم گشتہ ہائے — جو کبوتر لے گیا نامہ وہ عنقا ہو گیا

۳۳۸ - مندرجہ ذیل قطعہ کی نثر اس طرح بتاؤ کہ مطلب بخوبی سمجھ میں آ جاوے :-

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا — ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
۳۳۹ - جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے — جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

۳۴۰ - دامن جھاڑ کے چلنا کیا محاورہ ہے؟ اور اس چمن سے کیا مراد ہے؟

کیا اس چمن سے باندھ کے لیجائیگا کوئی — دامن تو میرے سامنے گل جھاڑ کر چلا

۳۴۱ - جامہ سے باہر ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو -

کب صبا آئی ترے کوچہ سے اے یار کہیں — جوں حباب لب جو جامہ سے باہر نہ ہوا

۳۴۲ - لنکا میں باون گز کا یہ کس موقع پر بولتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کسے سرکش نہ پایا اِن بتانِ سروِ بالا میں
جسے دیکھا نظر آیا وہ باون گز کا لنکا میں

۳۴۳ - آنکھوں میں سمانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو - حضرت ذوق کا کچھ حال لکھو -

کیا ہوا اے ذوق ہیں جوں مردمک ہم رو سیاہ
لیکن آنکھوں میں سمانا ہم سے کوئی سیکھ جائے

۳۴۴ - کم خرچ بالانشیں کس موقع پر اور کن معنوں میں بولا جاتا ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ -

کئے ضبط اشک آہ پہنچی فلک پر — مرا عشق کم خرچ بالانشیں ہے

۳۴۵۔ مندرجہ ذیل شعر کی تشریح مع مطلب لکھو۔ بے پر کی اُڑانا کیا محاورہ ہے؟

کوئی جنّت کا خواہاں ہے کوئی کوثر کا طالب ہے
اُڑا کرتی ہیں بے پر کی ہمیشہ بادہ خواروں میں

۳۴۶۔ مندرجہ ذیل شعر میں لفظ وہاں سے کیا مراد ہے؟ داورِ حشر کے معنی لکھو۔
لفظ نکلا کن معنوں میں ہے۔ شعر کا مطلب لکھو:۔

کب وہاں مجھ سے زبوں حال کا ارماں نکلا   داورِ حشر بھی اچھوں ہی کا خواہاں نکلا

۳۴۷۔ منہ سفید ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:۔

کس مہروش نے چہرے سے پردہ اُٹھا دیا   مُنہ ہو گیا سفید فلک پر جو ماہ کا

۳۴۸۔ آگ ہو جانا کیا محاورہ ہے؟ اگر شعر میں کوئی خوبی ہو تو بیان کرو:۔

کرتے ہم مضمون سوزِ دل بیاں گر اور بھی   آگ ہو جاتے ابھی اسکو وہ سُنکر اور بھی

۳۴۹۔ خدا کے ہاں سے پھر کر آنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:۔

کعبہ میں جاں بلب تھے ہم دوریِ بتاں سے
آئے ہیں پھر کے یارو! اب کے خدا کے ہاں سے

۳۵۰۔ آمین اللہ کیا محاورہ ہے؟ اور دراصل اس لفظ کا استعمال کن معنوں میں ہوتا ہے؟

کوسا اُس دشمنِ جاں نے جو مجھے   دوست کہنے لگے آمین اللہ

۳۵۱۔ پہاڑ کٹنا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب لکھو:۔

کیا کہئے کیونکر اس شبِ غم کو کیا بسر   کس طرح یہ پہاڑ کٹا کچھ نہ پوچھئے

۳۵۲۔ لاچاری پربت سے بھاری۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں؟ راج کماری

کسے کہتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کہہ گئی سچ اِک زاغ کساری　　لاچاری پربت سے بھاری

۳۵۳- کتنے پانی میں ہیں کس موقع پر بولا کرتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کتنے پانی میں ہیں ذرا دیکھو　　وہ نہ آئیں گے تم بلا دیکھو

۳۵۴- رنگ بدلنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

کبھی تڑپ ہے کبھی سوز اور کبھی غم ہے
بدلتا رنگ ہے ہر دم یہ دل جہاں کا سا

۳۵۵- لفظ جوں کن معنوں میں مستعمل ہے - سراپا کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو-

کس سے تدبیر درستی ہو ہماری جوں لف　　کہ شکستوں سے سراپا ہے بنایا ہم کو

۳۵۶- جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولا کرتے ہیں ؟
شعر کا مطلب لکھو :-

کیا لطف کہ غیر پردہ کھولے　　جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

۳۵۷- آنکھیں ملانا کن معنوں میں بولا کرتے ہیں - نسیم کسے کہتے ہیں ؟ شعر میں
اس لفظ سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کس سوچ میں ہو نسیم بولو　　آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے

۳۵۸- منہ دھو رکھنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو-

کوئی دل مانگے تھا تو کہتے تھے ہم منہ دھو رکھو
لو یہ کہتے کہتے اب اشکوں سے منہ دھونا پڑا

۳۵۹ - ہاتھ چمکانا کیا محاورہ ہے؟ اژدرِ موسیٰ اور یدِ بیضا کی تشریح کرو۔

کھول کر زُلف کہا اژدرِ موسیٰ کیا ہے ہاتھ چمکا کے وہ بولے یدِ بیضا کیا ہے

۳۶۰ - مُنہ لگانا کیا محاورہ ہے؟ مے کش اور مے نوش میں فرق بیان کرو۔ شعر کا مطلب لکھو:-

کبھی مذمّت نہ ہوگی زاہد شراب گلگوں کی مے کشوں سے
زباں سے اُسکو بُرا کہیں کیا جسے کہ ہم مُنہ لگا چکے ہیں

۳۶۱ - آنکھیں بند ہونا اور آنکھیں کھُل جانا کیا کیا معنی دیتے ہیں؟ تشریح شعر مطلب خیز۔

کچھ آنکھ بند ہوتے ہی آنکھیں سی کھُل گئیں
جی ایک بلائے جان تھا اچھا ہوا گیا

۳۶۲ - آگ پانی میں لگانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

کب شرارت سے باز آتے ہیں آگ پانی میں یہ لگاتے ہیں

۳۶۳ - مندرجہ ذیل شعر ذرا مشکل ہے - اول الفاظ کی تشریح کرو - دوم شعر کی نثر - سوم مطلب شرح لکھو:-

کیا قہر طعنِ بوالہوسِ بے ادب ہوا جرمِ رقیب قتل کا میری سبب ہوا

۳۶۴ - اس شعر کو بھی حسب بیان مندرجہ بالا لکھو - یہ مشہور شعر ہے -

کیا رحم نہ کروگے اگر ابرام نہ ہوگا الزام سے حاصل بجز الزام نہ ہوگا

۳۶۵ - ہاتھ ملنا کیا محاورہ ہے اور عطر کس موقع پر ملا کرتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو -

کی مجھکو ہاتھ ملنے کی تعلیم ورنہ کیوں غیروں کے آکے بزم میں وہ عطر مل گیا

۳۶۶۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو اور دیکھو ایک متضاد بات کو کس طرح ثابت کیا ہے۔

کی ترکِ مے تو مائلِ پندار ہوگیا　　میں توبہ کرکے اور گنہگار ہوگیا

۳۶۷۔ خورشید کا چاند عید ہونا کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

کب سے شبِ فراق ہوں مشتاق دید کا　　خورشید ہوگیا ہے مجھے چاند عید کا

۳۶۸۔ آستیں چڑھانا کیا محاورہ ہے؟ سرِ محفل سے کیا مراد ہے؟ اِس شعر کا مطلب لکھو:۔

کبھی دامن جو چُھوتا ہے اپنا اُسکے دامن سے
توہم پر آستینیں وہ سرِ محفل چڑھاتے ہیں

۳۶۹۔ گور کے مُردے اُکھیڑنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔ اگر معلوم ہو تو لیلیٰ مجنوں کا کچھ حال لکھو:۔

کہتے ہیں ذکر لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیئے　　چُپ رہیئے بس نہ گور کے مُردے اُکھیڑیئے

۳۷۰۔ شگوفہ پھولنا کیا محاورہ ہے؟ لفظ آتش سے کیا مراد ہے؟

کیا باغ کوے یار ہے سیر اسکی کیجیئے　　آتش شگوفے پھولتے ہیں یہاں نئے نئے

۳۷۱۔ سبز باغ دکھانا کیا محاورہ ہے۔ سبز زنگار کس قسم کے الفاظ ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

کہو کہ آئیں نہ اسکے فریب میں غافل　　یہ باغ سبز دکھاتا ہے چرخ زنگاری

۳۷۲۔ خاک چاٹ کر کہنا اور خاک ہونا کیا کیا محاورے ہیں؟ لفظ کلیسا کی تشریح کرو۔

کہتے ہیں ہم چاٹ کے خاک اسمیں گو ہوں خاک　　پر اب تو زیں بوس کلیسا نہ کرینگے

۳۷۳- کس سے نبھانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو - اگر شعر میں کچھ نقص ہو تو بتلاؤ :-

کس سے نبھائیے کہ سوائے وفا کیے — دُنیا میں ہائے نام وفا کا نہیں رہا

۳۷۴- دونوں مصرعوں میں خونبہا کے کیا معنی ہیں اور اس صنعت کا کیا نام ہے مع تعریف لکھو :-

کوچہ میں جو تیرے خوں بہا ہے — قاتل یہی میرا خونبہا ہے

۳۷۵- مندرجہ ذیل شعر میں پی گیا کن کن معنوں میں ہے اور دخترِ رز سے کیا مراد ہے

کر رہا تھا شیخ ہجوِ دخترِ رز — دیکھ کر رندوں کو آتے پی گیا

۳۷۶- دم چڑھ جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کوئے قاتل میں پہنچ کر سر ہوا مجھکو وبال — بوجھ اُترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا

۳۷۷- خدا کے گھر میں بھی روا نہ ہونا کیا محاورہ ہے ؟ لفظ کعبہ کی تشریح کرو :-

کعبہ بھی ہم گئے نہ گیا پر بتوں کا عشق — اس درد کی خدا کے بھی گھر میں دوا نہیں

۳۷۸- آنکھیں چرائے جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کیوں مری قبر سے جاتا ہے چرائے آنکھیں — لے پڑی خاک مری سرمۂ تسخیر نہیں

۳۷۹- دل نرم ہونا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب لکھو :-

کیونکر مرے رونے سے دل نرم ہو اُس بُت کا
پتھر میں کبھی پانی تاثیر نہیں کرتا

۳۸۰- مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - اور بتاؤ اس میں کس چیز کی تعریف کی گئی ہے -

کیوں غش ہوئے دیکھ آئینہ کو   تم کہتے تھے تاب لائینگے ہم

۳۸۱ - چلتا ہوا تعویذ کے اصطلاحی معنی بیان کرو ۔ شعر کا مطلب بیان کرو :-

کیا پوچھتا ہے تو عملِ بغض و محبّت   چلتا ہوا تعویذ سمجھ نقش درم کو

۳۸۲ - مندرجہ ذیل ایک آسان معمّا ہے اس کو حل کرو اور بتاؤ معمّا کسے کہتے ہیں ؟

کیفیتِ وصال بس اب کچھ نہیں رہی
کیونکر نہ ہوں ملول میں شب کچھ نہیں رہی

۳۸۳ - جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے - یہ ضرب المثل کس موقع پر مستعمل ہے ؟

کرے وحشت بیاں چشمِ سخنگو اسکو کہتے ہیں
یہ سچ کہتے ہیں سر چڑھ بولے جادو اسکو کہتے ہیں

۳۸۴ - چکما دینا کیا محاورہ ہے ؟ گنجفہ کیا ہوتا ہے ؟

کس کو معلوم نہیں گنجفہ بازی تیری   کون سا فرد بشر ہے جسے چکما نہ دیا

۳۸۵ - مندرجہ ذیل قطعہ کا مطلب بیان کرو - بے پیر کے معنی اور وجہ تسمیہ بتلاؤ -

کر قتل مجھے تو نے جو انکار کیا ہے   ق   یہ بات سراسر تیری بے پیر ہے جھوٹی

۳۸۶ - آ دیکھ زباں تیغ کی آغشتۂ بخوں ہے   تو جھوٹا ہے یا یہ تری شمشیر ہے جھوٹی

۳۸۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو :-

کیا پشیمان ہوں ممنون قضا کا ہو کر   وہ مرے مرنے سے ڈرتے ہیں مسیحا ہو کر

۳۸۸ - گدگدی کرنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

کس کے ہنسنے کا تصور ہے شب و روز کہ یوں   گدگدی دل میں مرے آٹھ پہر کرتا ہے

ردیف (ل)

۳۸۹ ۔ نعش اور لاش میں کیا فرق ہے؟ ملک الموت کی تشریح کرو شعر کا مطلب لکھو ۔

لاش پر آنے کی شہرت شبِ غم دیتے ہیں
اسے پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہیں

۳۹۰ ۔ ٹھٹکا اونٹ دمبدم سرائے کو دیکھتا ہے ۔ اس ضرب المثل کا موقع استعمال بتلاؤ ۔ شعر کا مطلب لکھو: ۔

لحد کو چاہئے یوں پریشاں جسم دیکھے
سرا کو جیسے ٹھٹکا اونٹ دمبدم دیکھے

۳۹۱ ۔ کام شاعر کا کیا محاورہ ہے اور یہ صدا کون اشخاص استعمال کیا کرتے ہیں؟

لے کے دیوان ہاتھ میں اے میر   کہتے پھرتے ہیں کہ کام شاعر کا

۳۹۲ ۔ در ہمہ اوست ۔ ہمہ از اوست ۔ ہمہ اوست ان خیالات میں سے مندرجہ ذیل میں کون سا خیال پایا جاتا ہے ۔ اگر ممکن ہو تو کسی ایک پر جس کو تم درست سمجھتے ہو مضمون لکھو: ۔

لوگ کہتے ہیں خدا ہے لامکاں   پھر زمین و آسماں میں کون ہے

۳۹۳ ۔ جو گڑ دینے سے مرے اس کو زہر نہ دو ۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے ۔ شعر کا مطلب لکھو: ۔

اے نگاہِ مہر ہے دل مست چشم قہر دیکھ   گر دوا سے جو مرے تو دے نہ اسکو زہر دیکھ

۳۹۴ - آسمان میں تھگلی لگانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

لاتی ہے دُور دُور کی آہِ رسا خبر — تھگلی لگانے والی ہے یہ آسمان کی

۳۹۵ - چشمک زنی کرنا کیا محاورہ ہے اور سہیل یمن اور عقیق لب سے کیا مراد ہے ؟

لب پر ترے پسینے کی بوندا ے عقیق لب
چشمک زنی کرے ہے سہیلِ یمن کے ساتھ

۳۹۶ - سایہ سے ٹھوکریں کھانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

لاغر ہیں کہ آپ کو پاتا ہوں اندنوں — سایہ سے اپنے ٹھوکریں کھاتا ہوں ان دنوں

۳۹۷ - زمین پر اُتارنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

لگے زمین پہ سب اُتارنے ہمکو — یہ دن دکھائے ترے انتظار نے ہمکو

۳۹۸ - خاک میں ملا دینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

لکھ کر جو میرا نام زمین پر مٹا دیا — اُن کا تو کھیل خاک میں مجھکو ملا دیا

ردیف (م)

۳۹۹ - دستار سنبھالیئے کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

میر صاحب سنبھالیئے دستار — اور بستی نہیں یہ دلّی ہے

۴۰۰ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - اور لفظ پارسا کی تشریح کرو :-

مے نہ اُتری گلے سے جو اُس بن — مجھ کو یاروں نے پارسا جانا

۴۰۱ - تیروں سے تودہ کرنا کیا محاورہ ہے ؟ تودہ اور مزار کا فرق بتاؤ - شعر کا

مطلب لکھو :-

مرے مزار کو تو وہ کیا ہے تیروں سے   بہانہ یہ ہے کہ روزن کئے ہوا کے لئے

۴۰۲ - کانوں پر ہاتھ دھرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

مرحبا اے دل و دیں لے کے مکرنے والے

ہاتھ کانوں پہ مرے نام سے دھرنے والے

۴۰۳ - یہ مشکل شعر ہے اس کا مطلب مشرح اور قابل فہم طلبا بیان کرو :-

مُوا ہے رشک جاں بازیِ پروانہ سے فرقت میں

ترے عاشق کا خوں ہے گردنِ شمعِ شبستاں پر

۴۰۴ - خاک اڑانا اور گرد ہو جانا کیا کیا محاورے ہیں؟ خاک - گرد - گرد باد - وحشت - کس صنعت کے الفاظ ہیں :-

مجنوں بھی وحشت گرد تھا مانند گرد باد   جب خاک اڑائی ہم نے تو وہ گرد ہو گیا

۴۰۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو - اور بیان کرو کہ بچھو کی نسبت کیا یہ روایت درست ہے؟

موذیوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تا لا دیں بلا

عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب بنے

۴۰۶ - تارا ہو جانا کن کن معنوں میں آتا ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

مرتبہ کم جس کی رفعت سے ہمارا ہو گیا   آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا

۴۰۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب اور لفظ مقدر کے معنی اور اس کی نسبت اپنا

خیال ظاہر کرو :—

مقدر ہی یہ گر سود و زیاں ہے — تو ہم نے یہاں نہ کچھ کھویا نہ پایا

۴۰۸ — مندرجہ ذیل شعر میں بتاؤ کہ لفظ جی گیا کن کن معنوں میں آیا ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :—

مر کے مرنا چھوٹ گیا دلدار پہ — جی گیا کیا میرا گویا جی گیا

۴۰۹ — آگ لگے کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب بیان کرو :—

منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو — ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو

۴۱۰ — دل کی لگی بجھانا کیا محاورہ ہے؟ اس شعر کا مطلب لکھو :—

میکدے سے اٹھا ہے ابر بہار — میرے دل کی لگی بجھائے گا

۴۱۱ — وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں — یہ مثل کس موقع پر بولی جاتی ہے۔ شعر کا مطلب لکھو :—

مجھ میں کیا باقی ہے جو بیٹھے ہو تو آن کے پاس
بدگمان وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

۴۱۲ — قُم مسیح سے کیا مراد ہے — شعر کا مطلب کیا ہے؟

میں سُن کیا جو وہ لب جاں بخش ہل گیا — یا رب قم مسیح میں کیا زہر مل گیا

۴۱۳ — منہ سے بات نہ آنا کیا محاورہ ہے؟ اور لب بند ہونا کیا [illegible] اس شعر میں کس قسم کی صنعت ہے؟

مشاطہ تیرے گھر سے جب لیکے نبات آئی — لب بند ہوئے سب کے اور منہ سے نہ بات آئی

۴۱۴ - ہوا ہو جانا کیا محاورہ ہے؟ ہوا اور صبا کی تشریح کرو۔

میں اُس گُل کو پیغام دیتا ہزاروں   ہوا ہوگئی پر صبا کہتے کہتے

۴۱۵ - آنکھوں سے اُتر جانا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب بیان کرو :-

مانند نشہ چڑھ کے آخر   آنکھوں سے تیرے اُتر گئے ہم

۴۱۶ - پلٹا کھانا کیا محاورہ ہے؟ تقدیر اور تدبیر کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرو۔

مت ہنسو دیکھ کے تدبیر کو پلٹے کھاتے   دیر لگتی نہیں تقدیر کو پلٹے کھاتے

۴۱۷ - دُنیا سے جانا کیا محاورہ ہے؟ اور کسی چیز کا نہ پھلنا کیا مراد ہے؟

میں تو دُنیا سے گیا خُلد سے آدم نکلے   اُنکو گندم نہ پھلا اور نہ مجھے دانۂ عشق

۴۱۸ - مندرجۂ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :-

مجھ میں اس میں ربط ہے لیکن برنگِ بو و گل
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا

۴۱۹ - نقّار خانہ میں طوطی کی صدا کون سنتا ہے - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں؟

میرے نالوں سے چھپا ہیں مرغِ خوش الحان نالہ میں
صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقّار خانہ میں

۴۲۰ - آنسو پُچھنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔ رقّت کے معنی لکھو۔

میرے رونے پر اُسکو رقّت ہے   کچھ تو آنسو پچھے غنیمت ہے

۴۲۱ - پھوٹ کر رونا کیا محاورہ ہے اور بتاؤ اس میں اور زار زار رونے میں کیا فرق ہے؟

ملے بعد مدت جو کانوں سے آکر   بہت پھوٹ کر روئے چھالے ہمارے

۴۲۲ - آنکھ کا پانی ڈھل جانا کیا محاورہ ہے ؟ اور چار آنسو بہانا کیا ہے شعر کا مطلب لکھو :-

مرے جس پر نہ چار آنسو بہائے اسنے مُردہ پر
ہوا ثابت کہ پانی ڈھل گیا چشم مروت کا

۴۲۳ - پسینہ آجانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

محفل یار میں اغیار کا آنا کیسا   آگیا مجھ کو پسینہ جو ہوا بھی آئی

۴۲۴ - جوگی کس کے میت - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے ؟

مسافر سے کبھی کوئی کرتا ہے پیت   مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت

۴۲۵ - دُنیا کی ہوا لگنا کیا محاورہ ہے ؟ آسیائے باد کس کو کہتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

میں ہوں چکر میں لگی جس دن سے دُنیا کی ہوا
حال میرا ہے بعینہ آسیائے باد کا

۴۲۶ - اللہ اکبر سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

مُردہ کچھ کہتا نہیں چلا کے روتے ہیں عزیز
دم میں کتنا فاصلہ اللہ اکبر ہو گیا

۴۲۷ - کھیت رہنا کیا محاورہ ہے - دانہ - خاک - سبزہ - کھیت کس صنعت کے الفاظ ہیں ؟

مانند دانہ خاک میں ہم خاک ہی ملے   نکلا جو اُسکا سبزۂ خط کھیت اب رہے

جھول کس کس معنی میں آتا ہے گلے کا ہار ہونا کیا محاورہ ہے -

میں نام پھول کا لیکر گناہ گار ہوا　　شراب جان کے قاضی گلے کا ہار ہوا

۴۲۹ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو - اور بتاؤ گینڈے کی ڈھال کی تخصیص کیوں ہے؟

موذی کو بعد مرگ بھی آرام ہے محال　　کس طرح زیر تیغ نہ گینڈے کی ڈھال ہو

۴۳۰ - ہُو حق کرنا کیا اصطلاح ہے؟ شعر کا مطلب لکھو: -

مدت العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ　　کرلیں ہو حق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی

۴۳۱ - اُٹھنا اس شعر میں کن کن معنوں میں آیا ہے؟

مجلس میں مرے ذکر کے آتے ہی اُٹھے وہ
بدنامیٔ عشّاق کا اعزاز تو دیکھو

۴۳۲ - آنکھ دکھانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو -

میرے رونے پہ تو ہوتے ہو بہت جی سے خفا
پر نہیں دیکھتے تم آنکھ دکھانا اپنا

۴۳۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب شرح طور پر لکھو: -

نکس کو باغ میں جانے نہ دیجو　　کہ ناحق خون پروانہ کا ہوگا

۴۳۴ - آگے خدا کا نام ہے کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب ہو۔

مہرو مہ سے کم نہیں تو حُسن میں　　اے صنم آگے خدا کا نام ہے

۴۳۵ - مندرجہ ذیل شعر کا کیا مطلب ہے اور لفظ سکندر کو اس شعر میں کیا تعلق ہے؟

میری لیلےٰ کو کردیا مجنوں　　اے سکندر سمجھے ہیں کیا نہ کہوں

۴۳۶ - آنکھیں دکھا کر مارنا کیا محاورہ ہے؟ اور خدا کے گھر سے کیا مراد ہے؟

شعر کا مطلب لکھو :۔

مسجد میں اُس نے ہم کو آنکھیں دکھا کے مارا
کافر کی دیکھو شوخی گھر میں خدا کے مارا

۴۳۷ ۔ پرائی آگ میں پڑنا کیا محاورہ ہے ؟ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں ؟

میری جانب سے عدو کی آگ میں پڑتا ہے کون
یہ مثل سچ ہے پرائی آگ میں پڑتا ہے کون

۴۳۸ ۔ منہ لگانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

میں نے سو بار کہا آپ سے ہارا ہوں زباں
مُنہ لگانے کی یہ خوبی ہے تقاضا ٹھہرا

۴۳۹ ۔ خاک نہیں کیا محاورہ ہے ۔ شعر کا مطلب بتاؤ ؟

مزے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں سوائے خونِ جگر سو جگر میں خاک نہیں

۴۴۰ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب مشرح طور پر آسان عبارت میں لکھو :۔

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے دشوار تو یہی ہے کہ دُشوار بھی نہیں

۴۴۱ ۔ آنکھیں پتھرا جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

معلوم نہیں آپ نے یا حضرتِ موسیٰ کیا طور پہ دیکھا ہے کہ پتھرا گئیں آنکھیں

۴۴۲ ۔ مندرجہ ذیل شعر میں ایک معمولی بات کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے ؟ رستم کا کچھ حال لکھو۔ (مش)

مجھ سا رستم ہے کوئی دنیا میں کہ انصاف سے
پاؤں کے نیچے زمیں ہے آسماں بالائے سر

۴۴۳ - آنکھوں میں دل لیجانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

محفلِ گل رُخاں میں وہ عیّار لیگیا دل ہزار آنکھوں میں

۴۴۴ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو اور دوسرے مصرع کے ثبوت میں کوئی واقعی نظیر درج کرو :-

میں ہوں بشر کلام بشر ہے مرا کلام حاسد کو اعتراض ہو حق کے کلام پر

۴۴۵ - چراغ مزار کی بتی بٹنا کیا مراد ہے منّت کسے کہتے ہیں شعر کا مطلب لکھو :-

مانی تھی میرے مرنے کی منّت اگر تو کیوں بتّی وہ بٹتے آپ چراغِ مزار کی

۴۴۶ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتلاؤ رقیب کسے کہتے ہیں ؟

مرگیا مژدۂ وصال سے میں یوں بھی نکلا رقیب کا مطلب

۴۴۷ - توبہ کا قُل ہونا کیا مراد ہے ۔ قلقلِ مینا کسے کہتے ہیں ؟

محفل میں شورِ قلقلِ مینائے مُل ہوا لا ساقیا شراب کہ توبہ کا قُل ہوا

۴۴۸ - آنکھ لڑنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

نقشوں سے بھی نہ وہ حور شمائل آیا کس جگہ آنکھ لڑی ہائے کدھر دل آیا

۴۴۹ - چارپائی سے پیٹھ لگ جانا کیا محاورہ ہے ؟ لفظ یاروں سے کیا مراد ہے ؟

مرض پھیل پڑا ہے تپِ جدائی سے کہ پیٹھ لگ گئی یاروں کی چارپائی سے

۴۵۰ - آنکھ لگنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

میں جانتا تھا آنکھ لگی دل کو سکھ ہوا کم بخت کیسی آنکھ لگی اور دُکھ ہوا

۴۵۱ - مٹی خراب کرنا کیا محاورہ ہے ۔ تنگ خلق کسے کہتے ہیں ۔ شعر کا مطلب لکھو :-

میں ہوں وہ تنگِ خلق کہ کہتی ہے مجھکو خاک　　اسکو بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی

۴۵۲ - مندرجہ ذیل شعر میں جن الفاظ پر نشان ہیں اُن سے تاریخ نکالو :-

مجھے تاریخ کی اِک فکر تھی اتنے میں گلشن سے
ندا بُلبل نے دی بابِ گلستانِ مسرّت ہے

۴۵۳ - آنکھوں میں رکھنا اور آنکھوں سے گرانا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو۔

میں نے جانا تھا کہ آنکھوں میں رکھیگا وہ مجھے
اُس نے آنکھوں ہی سے جوں اشک گرایا مجھکو

۴۵۴ - شفق کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کس وقت نمودار ہوتی ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ۔

مینھ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا
لال وہ مجھ پر ہوئے رونا بھی کم ہو جائیگا

۴۵۵ - آذر کے لفظی معنی کیا ہیں اور شعر میں کیا مراد ہے؟ اس کا کچھ حال لکھو -

کسی پر ہنسنا کیا مراد ہے؟

میں آذر کو سکھاؤں بُت تراشی　　وہ بُت مجھ پر ہنسے قدرت خدا کی

ردیف (ن)

۴۵۶ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو۔ اور قصّۂ فرہاد کی طرف جو تلمیح ہے اُسکو لکھو۔

نقدِ جاں تھا نہ سزائے دیتِ عاشق حیف
خونِ فرہاد سرِ گردنِ فرہاد رہا

۴۵۷ - تالو سے زبان نہ لگنا اور آنکھ نہ لگنا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو۔

نہ انتظار میں یہاں آنکھ ایک آن لگی
نہ ہائے ہائے میں تالو سے شب زبان لگی

۴۵۸ - دُنیا سے اُٹھنا کیا محاورہ ہے؟ اور دل نہ اُٹھنا کیا؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

ناتوانی سے غمِ ہجر کی لیسے بیٹھے   اُٹھے دُنیا سے مگر دل نہ ہمارا اُٹھا

۴۵۹ - جگر تھام کر بیٹھنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

نالۂ بلبلِ شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر   اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

۴۶۰ - تارا ہو جانا کیا مراد ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

نام یوں پستی میں بالاتر ہمارا ہو گیا   جس طرح پانی کوئیں کی تہ میں تارا ہو گیا

۴۶۱ - ہوا باندھنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بشرح بیان کرو :۔

نالۂ شب نے یہ ہوا باندھی   کر دیا گُل چراغ بلبل کا

۴۶۲ - مندرجہ ذیل قطعہ کا مطلب آسان زبان میں بیان کرو ۔

ناتوانی مجھے لپٹی ہے توانا ہو کر ق لاغری میری اُڑی شہرتِ عنقا ہو کر
۴۶۳ - قطع تقریبِ عیادت کی بھی تدبیر ہوئی   ہو گیا اور بھی بیمار میں اچھا ہو کر

۴۶۴ - بشرح صدر نثر بناؤ جو مطلب خیز ہو :۔

نہیں اب آئینہ کو دیکھتے تم   نظر تم نے مری جانب مگر کی
۴۶۵ - ستم تو دیکھو لُطف آمیز اُنکے   کہ قسمیں غیر سے ہیں میرے سر کی

۴۶۶ - لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو

ناخن سے بوالہوس کا گلا یوں ہی چھل گیا
وہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

۴۶۷ - ہاتھ جھوٹا ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

نیمچہ کی جھوک سے بیکل کلائی ہو گئی   میں نے کھایا زخم اُسکا ہاتھ جھوٹا ہو گیا

۴۶۸ - جامہ سے نکلنا - ابھر جانا کیا کیا محاورے ہیں؟

نکلا پڑے ہے جامہ سے کچھ ان دنوں رقیب
تھوڑے سے دم دلاسے سے اتنا ابھر گیا

۴۶۹ - صرف نام سے کام نہیں نکلتا - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟

نام سے کام نکلتا نہیں ہے جو ہر اصل
تل سے عارض کے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا

۴۷۰ - حباب میں دریا ہونا کیا اصطلاح ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

نہ دیکھا ہو جو کسی نے حباب میں دریا   وہ دیکھ لے مری چشم پُر آب میں دریا

۴۷۱ - ہچکی آنا کس امر کی دلیل ہے؟ اور یہ کن لوگوں کا خیال ہے شعر کا مطلب لکھو:-

نزع میں ہم نے عجب طرح سے دل شاد کیا
آئی ہچکی تو کہا اُس نے ہمیں یاد کیا

۴۷۲ - پانی میں آگ لگانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

نہیں ہے بادۂ گلرنگ یہ خمّار نے یارو
دکھایا شعبدہ تازہ لگا کے آگ پانی میں

۴۷۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتاؤ کہ چشم اور بیمار میں کیا مناسبت ہے؟

ناتوانی سے گراں ہے سرمہ چشم یار کو — جسطرح ہو رات بھاری مردم بیمار کو

۴۷۴ - نظر لگنا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب لکھو :-

نظر لگے نہ کہیں اُن کے دست و بازو کو
یہ لوگ میرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

۴۷۵ - شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ کہ ہر دو لفظ قضا میں باعتبار معنی کیا فرق ہے؟

نفس کی آمد و شد ہے نماز اہل حیات — جو یہ قضا ہو تو اے غافلو قضا سمجھو

۴۷۶ - بچا بنانا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب لکھو :-

نوچ کر فرق مبارک کا تمھارے منشا — اب بچا حضرت غم تم کو بنا لیتے ہیں

۴۷۷ - اعتبار اُٹھ جانا کیا محاورہ ہے - لفظ شکیبا سے کیا مراد ہے؟ (ش)

نیم بسمل اُس نے کر چھوڑا شکیبا غم نہیں — پر یہ غم ہے اعتبار دست قاتل اُٹھ گیا

۴۷۸ - چار چاند لگنا کیا محاورہ ہے؟ مہ نو کس کو کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو -

نعل شکل مہ نو جب ترے توسن کو لگے — چار چاند اور فلک پر مہ روشن کو لگے

۴۷۹ - مندرجہ ذیل شعر کو حل کرو - اور نحوست سعادت - زلف - گلیم - تیرہ بختی ظل ہما
کے معنی لکھو :-

نحوست بھی سعادت ہو گئی سودائے زلفوں کے
گلیم تیرہ بختی سر پہ ہم ظل ہما سمجھے

۴۸۰ - بتاؤ بت طناز کسے کہتے ہیں؟ مانی کا کچھ حال لکھو شعر کا مطلب بیان کرو -

نقشِ نازِ بتِ طناز بہ آغوشِ رقیب   پائے طاؤس پئے خامہ مانی مانگے

۴۸۱ ۔ مندرجہ ذیل شعر میں صرف و نحو کے لحاظ سے اگر کوئی غلطی ہو تو بتاؤ ۔ اور اب کیا استعمال ہوتا ہے ؟

نرگس نے گل کی دید کو آنکھیں جو کھولیاں
کچھ جی میں جو سمجھ گئیں کلیاں نہ بولیاں

۴۸۲ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو ۔ اور بتاؤ اس شعر کو طبیعیات سے کیا تعلق ہے (کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ) مشہور ہے ۔

نہیں ہے مرجع آدم اگر خاک   کدھر جاتا ہے قدِّ خم ہمارا

۴۸۳ ۔ یہ ایک مشکل شعر ہے ذرا توجہ سے اسکا مطلب بیان کرو : ۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا   کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

۴۸۴ ۔ نام روشن ہونا کیا محاورہ ہے ؟ اور روسیاہ ہونا کیا ؟ شعر کا مطلب لکھو : ۔

نگینہ کے سوا کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے   کہ ہو نام اور کا روشن اور اپنی روسیاہی ہو

۴۸۵ ۔ ٹھوکریں کھانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو : ۔

نکل کے سینہ سے اے آہ تو نے کیا پایا
ہزاروں ٹھوکریں کھائی پھری اثر کے لئے

۴۸۶ ۔ گلا پڑ جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو : ۔

نہ فریادِ بلبل گلوں نے سُنی   گلا چیختے چیختے پڑ گیا

۴۸۷ ۔ آنکھیں لال ہو جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو : ۔

نہ کیونکر روتے روتے لال ہو جائیں مری آنکھیں،
شبِ فرقت میں اے ناسخ خیالِ روئے گلگوں ہے

ردیف (س)

۴۸۸ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتاؤ کہ نخل دار سے کیا مراد ہے :۔

سر مرا لٹکا کے قاتل نے کہا ۔۔۔۔۔ پھل لگا ہے آج نخلِ دار میں

۴۸۹ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو۔ اور بتاؤ سرد ۔ سرما ۔ پالا ۔ آگ ۔ جلنا کس صنعت کے الفاظ ہیں :۔

سرد مہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ
نخل سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤں گا

۴۹۰ ۔ مندرجہ ذیل شعر کو حل کرو :۔

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

۴۹۱ ۔ مندرجہ ذیل شعر سے بحساب ابجد الفاظ محظوظ سے تاریخ نکالو :۔

سنِ عیسوی کی ہوئی جب تلاش ۔۔۔۔۔ خرد نے کہا نسخۂ بے نظیر

۴۹۲ ۔ بات آنچل میں باندھ رکھنا کیا مراد ہے ؟ آنچل کسے کہتے ہیں ؟

سر کی چادر تلک نہ چھوڑیگا ۔۔۔۔۔ باندھ رکھ میری بات آنچل میں

۴۹۳ ۔ آسمان سے تارے ٹوٹنا اور سبب ہونا کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

سبک تجھے جو نگاہوں میں دبائے ہیں گراں ہو کر
شبِ فرقت میں تارے ٹوٹتے ہیں آسماں ہو کر

۴۹۴ - سوادِ خط - مصحفِ عارض - کلام اللہ - ہر ایک کی تشریح کرو۔ شعر کا مطلب لکھو

سوادِ خط سے ہے بدرنگ جلدِ مصحفِ عارض
کلام اللہ کی کافر نے کیا صورت بنائی ہے

۴۹۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :-

سیکڑوں آہیں کروں پر فکر کیا آواز کا
تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا

۴۹۶ - سنگ مقناطیس - لوحِ قبر - توسن ہر ایک کی تشریح کرو - اور بتاؤ مقناطیس کی تخصیص کیوں ہے ؟

سنگ مقناطیس کی ہو لوح میری قبر پر
یار کا رکھتا ہے توسن نعلِ آہن زیرِ پا

۴۹۷ - مندرجہ ذیل شعر کو آسان عبارت میں بیان کرو :-

سمجھ کے اور ہی میں مر چلا کچھ اے ناصح
کہا جو تو نے نہیں جان جا کے آنے کی

۴۹۸ - سبزۂ خط - کاکلِ مشکیں - زمرد - حریف - دمِ افعی کے معنی بیان کرو -
شعر کا مطلب لکھو :-

سبزۂ خط سے ترا کاکلِ مشکیں نہ دبا   یہ زمرد بھی حریفِ دمِ افعی نہ ہوا

۴۹۹ - باڑ کاٹے نام ہوتا تلوار کا - یہ مثل کس موقع پر بولی جاتی ہے شعر کا مطلب لکھو -

شرمہ ہے سفاک شہرہ ہے نگاہ یار کا   سچ کہا ہے باڑ کاٹے نام ہو تلوار کا

۵۰۰ - کالا منہ ہونا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب مفصل بیان کرو -

سفلہ رسوائی سے خوش سیاہی سے جوں نقش نگیں

منہ ہوا کالا بلا سے نام تو روشن ہوا

۵۰۱ - دل ٹھنڈا ہونا کیا محاورہ ہے - شعر کا مطلب بیان کرو :-

سرد مہری سے تری دل ہوا ایسا ٹھنڈا   کہ پسینہ بھی بدن پر مرے آیا ٹھنڈا

۵۰۲ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ کہ کلام ہے کہ کس موقع پر بولتے ہیں ؟

دیکھو ایک واقعی بات کو کس متضاد صورت میں ثابت کیا ہے ؟

سخت حیران ہوں تشویش ستم میں ہے جو

جو وفا کرتا ہے وہ ظلم پہ جفا کرتا ہے

۵۰۳ - عمر کا پیمانہ لبریز ہونا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

ساقی چمن میں چھوڑ کے مجھ کو کدھر چلا   پیمانہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا

۵۰۴ - آنکھوں میں رہنا کیا محاورہ ہے - شعر کا مطلب لکھو :-

سب کو دیکھا اس سے اور اس کو نہ دیکھا جوں نگاہ

وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا

۵۰۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - اور بتاؤ کہ سنبھل سنبھل کے بگڑنا کیا محاورہ ہے ؟

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہے کچھ دل بیتاب   الٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا ؟

۵۰۶ - "سُکھ سنپت کا ہر کوئی ساتھی"۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں ؟

سچ یہ کسی سائیں کی صدا اتھی ۔۔۔ سُکھ سنپت کا ہر کوئی ساتھی

۵۰۷ - "بد اچھا بدنام بُرا"۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں۔ اگلے لوگوں سے کیا مراد ہے ؟

سچ اگلے لوگوں نے کہا ہے ۔۔۔ بد اچھا بدنام بُرا ہے

۵۰۸ - سیرت اور صورت میں کس کو ترجیح دیتے ہو۔ جسکو ترجیح دیتے ہو اُس پر ایک مضمون لکھو :-

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سُرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

۵۰۹ - دُر کہنا کیا محاورہ ہے ؟ اور یہ کس زبان کا لفظ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو۔

سچ ہے کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے ۔۔۔ تم نے جو دُر کہا مری عزت بگڑ گئی

۵۱۰ - ہنستے گھر بسنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

سینہ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں ۔۔۔ ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں

ردیف (ع)

۵۱۱ - پھبتیوں کا نشانہ بنانا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو :-

عزیزوں کی جس بات میں عیب پایا ۔۔۔ نشانہ اُنھیں پھبتیوں کا بنایا

۵۱۲ - پانی کے گھڑے پڑنا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو :-

عرق آلودہ ترے دیکھ دہن کو گلرو   پڑ گئے لاکھوں ہی غنچہ پہ گھڑے پانی کے

۵۱۳ - منہ کی کھانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

عزت اللہ نے بچائی آج   ہم تو سمجھے تھے منہ کی کھائی آج

۵۱۴ - عرش کے تارے توڑنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

عرش کے توڑے ہیں تارے جا بے مضمونِ بلند   آج بارے امتحانِ طبع عالی ہو گیا

۵۱۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتاؤ مدعی سے کیا مراد ہے ؟

عدو آیا ہے بنکر نامہ بر لکھا نصیبوں کا   کرینگے لیکے خط کیا مدعی سے مدعا سمجھے

۵۱۶ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - اور لفظ عنقا کی تشریح لکھو :-

عنقا کی طرح خلق سے عُزلت گزیں ہوں میں

ہوں اس طرح جہاں میں کہ گویا نہیں ہوں میں

۵۱۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو اور اگر ممکن ہو تو حضرت ناسخ کا کچھ حال بیان کرو اور بتاؤ تخلص کسے کہتے ہیں -

عشق کا ہو درد اے ناسخ نہ کیونکر لا دوا   زخم ہائے تیر مژگاں کا نشاں ہوتا نہیں

۵۱۸ - ہاتھ ملنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

عطر ملتا تھا وہ عذرِ بد دماغی کے لئے   دور سے دیکھا عدو کو ہاتھ ملکر رہ گیا

۵۱۹ - مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کرو - اور شیریں کا کچھ حال لکھو :-

عدو کے گھر میں ہے تصویرِ شیریں   دکھاؤں کس طرح اُس بدگماں کو

۵۲۰ - ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا کیا محاورہ ہے ؟

عقل کی چال میں کب حسنِ خداداد آیا　　اُڑ گئے ہاتھوں کے طوطے جو وہ صیاد آیا

ردیف (ف)

۵۲۱ - لفظ توحید اور اہلِ ضلالت کی تعریف کرو اور شعر کا مطلب لکھو :-

فروغِ جلوۂ توحید کو وہ برقِ جولاں کر

کہ خرمن پھونک دیوے ہستیٔ اہلِ ضلالت کا

۵۲۲ - کلیجہ منہ کو آنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

فغاں کیا دم بھی لینا پارہ ہائے دل اُڑاتا ہے

کہوں کیا دردِ پنہاں کو کلیجہ منہ کو آتا ہے

۵۲۳ - منہ میں پانی بھر آنا کیا محاورہ ہے . فردوس کے معنی لکھو چشمۂ کوثر سے کیا مراد ہے

فردوس میں ذکر اُس لبِ شیریں کا کر آئے　　پانی دہنِ چشمۂ کوثر میں بھر آئے

۵۲۴ - کالے کے آگے چراغ جلنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

فروغِ حسن پہ کب زورِ زلف چلتا ہے　　یہ وہ چراغ ہے کالے کے آگے جلتا ہے

۵۲۵ - فندق پا، گل اور رنگ کی تشریح کرو - شعر کا مطلب بتاؤ :-

فندق پا لگے کہنے کہ نہ دیکھا ہوگا　　سرو کے بیچ میں پھولا گُلِ رنگ ابنا ب

۵۲۶ - پیس کر سرمہ بنانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو -

فلک نے پیس کر سرمہ بنایا　　نظر میں اسکی میں تو بھی نہ آیا -

۵۲۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو - واہ محبت اور عشقِ مجازی -

فرشتے لیجلے آس کو سے کیوں جنت میں تم مجھ کو
بھلا کیا سا کنانِ چرخ کا دعویٰ ہے انساں پر

۵۲۸ - آسماں پر دماغ ہونا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو
فقیری میں بھی اے دل آسماں پر ہے دماغ اپنا
گدائی بھی کریں تو لے سکے کاسہ ماہ کامل کا

۵۲۹ - کلیجہ ٹکڑے ہونا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-
نکر ہر دوست کو احوال سناؤں کیونکر ٹکڑے ہوتا ہے کلیجہ مرے افسانہ سے

۵۳۰ - آڑے ہاتھوں لینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-
فرقتِ جاناں میں اس نے کی ہے کیا کیا کجروی
آڑے ہاتھوں لینگے اب ہم گردشِ تقدیر کو

۵۳۱ - دیکھو شاعر نے کس خوبی کے ساتھ حب الوطنی کی تعریف کی ہے ؟ تم بھی ایک مضمون لکھو :-
فراقِ خلد سے گندم ہے سینہ چاک اب تک
الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا

۵۳۲ - کلیجہ منہ کو آنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-
فرقتِ یار میں بیتابیٔ دل کیا کہئے کب کلیجہ نہیں منہ کو دمِ فریاد آیا

ردیف (ص)

۵۳۳ - صبر لینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

صبر لے زاہدِ نافہم مے خواروں کا — بخشنے والا ابھی دیکھا ہی گنہگاروں کا

۵۳۴ - صفت و ذات کی تعریف کرو ؟ شعر کا مطلب لکھو:-

صفت کا رتبہ یہاں ذات سے سوا دیکھا — دعا ہے تجھ سے زیادہ تری وفا کے لئے

۵۳۵ - برسوں کن کن معنوں میں آیا ہے ؟ - شعر کا مطلب لکھو :-

صبا کہیو اگر جاوے ہے تو اُس شوخ دلبر سوں
کہ کر کر قول پرسوں سے گیا برسوں ہوئے برسوں

۵۳۶ - ہوا بگڑنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو:-

صحبتِ گُل ہے فقط بلبل سے کیا بگڑی ہوئی
آجکل سارے چمن کی ہے ہوا بگڑی ہوئی

۵۳۷ - تاثیر صحبت مشہور ہے - اس شعر میں اسکے خلاف واقع ہوا ہے - اس کی بابت تم اپنی رائے لکھو بہ پیرایہ جواب مضمون -

صحبتِ صاف دلاں سے ہوں مکدر تیرہ دل
زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں

۵۳۸ - حشر برپا ہو جانا کیا محاورہ ہے ؟ صور - قیامت - حشر کس قسم کے الفاظ واقع ہوئے ہیں - اِن کی تشریح لکھو :-

صور تھی منقارِ قمری صبح پہلو میں مرے — وہ قیامت قد جو اُٹھا حشر برپا ہو گیا

۵۳۹ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - دیکھو اس شعر میں زمانہ کی نااتفاقی کی تصویر کیسی عمدہ طور سے کھینچی ہے ؟

صفحۂ دہر پہ یکدل نہ ہوا ایک سے ایک دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک

۵۴۰ - جی ہے تو جہان ہے - یہ مثل کہاں مستعمل ہوتی ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

صاحب ذوق بھلا رہتے ہیں پابند کہیں جی اگر ہے تو جہاں ہے یہ مثل جھوٹ نہیں

ردیف (ق)

۵۴۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :-

قبر میں روزن مرے رکھنا ضرور مر گیا ہوں انتظارِ یار میں

۵۴۲ - یہ ایک مشکل اور مشہور شعر ہے اس کو مفصل بیان کرو - دیکھو حضرت غالب کے

اُردو صرف ایک فعل اُردو کا ہے -

قمری کفِ خاکستر و بلبل قفسِ رنگ جز نالہ نشانِ جگرِ سوختہ کیا ہے

۵۴۳ - "کٹے سپاہی نام تلوار کا" - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو

قتل کرتی ہے نگہ شہرہ ہے چشمِ یار کا

جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے تلوار کا

۵۴۴ - آسمان و زمین کے قلابے ملانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو -

قلابے آسمان و زمین کے نہ تو ملا اُس بت سے ملنے کی کوئی ناصح صلاح بتا

۵۴۵ - ہتھیلی پر سر لئے پھرنا کیا محاورہ ہے ؟

قدم رکھے ہے وہی عاشقی کے میداں میں

کہ جو ہتھیلی پہ ہے اپنا سر لئے پھرتا

546 - بنانا کن کن معنوں میں آتا ہے اور بگڑنا کن کن معنوں میں بیان کرو شعر کا مطلب لکھو۔

قدرت اُس کی کہ بزم جاناں میں — ہم کو بگڑے ہوئے بناتے ہیں

547 - دم دینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

قید ہستی سے رہائی غیر ممکن تھی ہمیں — آج دم دیکر اجل کو ہو گئے آزاد ہم

548 - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو :-

قائلِ نیرنگیٔ قدرت ہو کیونکر صدف — منہ میں پانی دانۂ رزقِ مقدر ہو گیا

549 - پاؤں توڑنا کیا محاورہ ہے - شعر کا مطلب لکھو :-

قاصدوں کے پاؤں توڑے بدگمانی نے مری

خط دیا لیکن نہ بتلایا نشانِ کوئے دوست

550 - پاؤں پھیلانا کیا محاورہ ہے ؟ مطلب شعر بیان کرو :-

قید ہستی سے نکل کر قبر میں گر جاؤں میں — حشر کو بھی پھر نہ اُٹھوں پاؤں جو پھیلاؤں میں

551 - قدم قدم پہ کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

قدم قدم پہ لرزتا ہے میرا تو ایماں — کیا ہے توبہ نے کیسا گناہگار مجھے

552 - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :-

قلق اسیرِ محبت تھا اور کیا کرتا — قفس کے ساتھ رہا مثل فائے نافِ قفس

553 - آگ پانی میں لگانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

قلق دل اور افسردہ ہوا قصہ ترا سنکر

ہنسائے وہ ہمیں جو آگ پانی میں لگا جانے

۵۵۴ - مندرجہ ذیل شعر میں منصور کی طرف جو تلمیح ہے بیان کرو :-

قلقل نہیں حق حق کی یہ آواز ہے ساقی
شیشہ کو کہاں مل گئی منصور کی گردن

۵۵۵ - سب فن میں طاق ہونا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب لکھو :-

قسمت سے تو ناچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

ردیف (ر)

۵۵۶ - روزِ جزا - قاتل - دلجو - کی تشریح کرو اور شعر کا مطلب بیان کرو :-

روزِ جزا جو قاتلِ دلجو خطاب تھا   میرا سوال ہی مرے خوں کا جواب تھا

۵۵۷ - اپنا سا مُنہ لیکر رہ جانا کیا محاورہ ہے ؟ حضرت یوسف کا قصہ بیان کرو :-

رہ گیا اپنا سا مُنہ لیکے وہ اے آئینہ رو   تیری تصویر کو یوسف نے جو دیکھا لیکر

۵۵۸ - "تجھے پرائی کیا پڑی تو اپنی آپ نبیڑ" یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے (ش)

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو   تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

۵۵۹ - مندرجہ ذیل شعر میں لفظ مرہم کن کن معنوں میں آیا ہے اور اس صنعت کا کیا نام ہے؟

رقیبوں پر غضب ٹوٹے ہیں گرے ہیں   ہوئے زخمی کوئی مرہم گئے ہیں

۵۶۰ - جوہر دکھلانا کیا محاورہ ہے ؟ آستیں کے سانپ سے کیا مراد ہے ؟ (ش)

رفتہ رفتہ یار جوہر اپنے دکھلانے لگا   آستیں کا سانپ نکلا وہ تو جی کھانے لگا

۵۶۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو - نوخط کی تشریح کرو :-

رشک تھا اپنے نصیبے میں کہ اُس نوخط نے
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہم کو

۵۶۲ - مندرجہ ذیل شعر کو بطور ذیل لکھو - الفاظ کے معنی - شعر کی نثر - اسکا مطلب بتاؤ۔

رہی اس طرح بعد از مرگ دُنیا کی ہوسناکی
شرابی ہو کے تائب جس طرح ہو جائے تریاکی

۵۶۳ - راہ تکنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

راہ اُنکی تکتے تکتے یہ مدت گذر گئی   آنکھوں کو حوصلہ نہ رہا انتظار کا

۵۶۴ - بھیڑیا چال کیا اصطلاح ہے اور بتاؤ کہ اصطلاح اور محاورہ میں کیا فرق ہے ؟

رہیگی نئی پود پامال کب تک   نہ چھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک

۵۶۵ - آنکھوں میں کھٹکنا اور سوکھ کر کانٹا ہو جانا کیا محاورہ ہے ؟ مطلب لکھو۔

رہا کھٹکتا رقیبوں کی آنکھ میں عاشق   اگر وہ سوکھ کے کانٹا ہوا تو ایسا ہوا

۵۶۶ - دھوئے جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو۔

رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے   دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

۵۶۷ - غم غلط کرنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

رو کے پلک نم کر نہیں سکتے   ہنس کے غلط غم کر نہیں سکتے

۵۶۸ - چاند ہوا پر عید نہ آئی یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو

رہ گیا دیکر چاند دکھائی   چاند ہوا پر عید نہ آئی

۵۶۹۔ شش و پنج میں گزرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

رات دن رنج میں گزرتی ہے اب شش و پنج میں گزرتی ہے

۵۷۰۔ آنکھیں بیٹھ جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہیں آنکھیں
کیا مرے پاس سے وہ آفتِ جاں اٹھتا ہے

۵۷۱۔ چراغ ٹھنڈا کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

راحت فلک نے گور میں دی دل جلوں کو خوب
ٹھنڈا کیا چراغ ہمارے مزار کا

۵۷۲۔ داغ سے پیٹ چھپانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

رقیب کیوں نہ ہو محرم تمہارا اے صاحب
مثل ہے پیٹ کہیں چھپ سکا ہے دائی سے

۵۷۳۔ دکھائی دینا کیا محاورہ ہے۔ تلملانا سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

دکھائی اسکی بتلانے سے کیوں اتنا تڑپتے ہو
ابھی پروا نہیں جو تلملاؤ گے تو کیسا ہوگا

۵۷۴۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا۔ یہ ضرب المثل کہاں مستعمل ہوتی ہے؟

رقیب اب آنکے گھر کی راہ مت میری طرح تو لے
چلے گر چال کوا ہنس کی تو اپنی بھی بھول لے

۵۷۵۔ سایہ ہو جانا کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ:۔

ر.ک

روزِ بد گردشِ گردوں نے دکھایا مجھکو — ہو گیا روز شبِ ہجر کا سایا مجھکو

۵۷۶ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو۔ اور بتاؤ آنکھیں لڑانا کیا محاورہ ہے؟

رشک آتا تھا کہ یار آنکھیں لڑائے غیر سے — ہو گیا آئینہ منظورِ نظر اچھا ہوا

۵۷۷ ۔ لوہا ماننا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

رہے ہے صفحۂ سپہر ہر دم یہ جوہر ہے محبت کا
کبھی لوہا مانتا یار کی تیغِ عداوت کا

۵۷۸ ۔ تلوا کھجلانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:۔

رخصت اے زندانِ جنوں زنجیرِ در کھڑکائے ہے
مژدہ خارِ دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

۵۷۹ ۔ یہ ایک مشکل شعر ہے مفصل مطلب بیان کرو۔

رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے — اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

ردیف (ش)

۵۸۰ ۔ کان رہنا کیا محاورہ ہے۔ ناقوس۔ کلیسا۔ اذان۔ کعبہ کی تشریح کرو:۔

شورِ ناقوس کلیسا میں اذاں کعبے میں — ہر جگہ حال یہی ہے تو مرے کان ترے

۵۸۱ ۔ چٹکیوں میں اڑانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

شمع ساں رات کو محفل میں ترے جلنا مجھے
چٹکیوں میں ہے اڑایا مرا جی جاتا ہے

۵۸۲ ـ آنکھیں نکالنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

شبِ فراق میں اُس مہ جبیں کے انجم چرخ
مجھے ڈرانے ہیں آنکھیں نکال کر کیا!

۵۸۳ ـ آفتاب کا مغرب سے نکل آنا کیا مطلب ہے؟ توبہ کی نسبت کیا روایت ہے؟
شعر کا مطلب لکھو:۔

شب ہم نے تہیّہ جو کیا توبہ کا ساقی مغرب سے سحر مہرِ درخشاں نکل آیا

۵۸۴ ـ واہ آزادی کو کس قدر بڑھایا ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری

۵۸۵ ـ پگڑی اچھلنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

شیخی و مشیخت نہیں میخانہ میں چلتی
یہاں پگڑی اچھلتی ہے خرابات مغاں ہے

۵۸۶ ـ آپ یا آپے سے باہر ہونا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب لکھو:۔

شیخ کو یادِ خدا میں بھی نہ پایا بیخود کیا خودی ہے کہ کبھی آپ سے باہر نہ ہوا

۵۸۷ ـ دم دینا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

شب کو دم دے دیکے لیجاتا ہے کوئے یار میں
میں تو سمجھا ہی مجھ سے بھی مرشد مرادِ دل ہو گیا

۵۸۸ ـ ایک نگاہ میں کام کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

شوخی سے تیری کام کیا اک نگاہ میں
صوفی ہے میکدہ میں جہنم خانقاہ میں

۵۸۹- آسمان سر پہ اٹھا لینا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

شور و شر کرتے ہیں ہستی کے در دروازہ پر
آسمان اہل زمیں سر پہ اٹھا لیتے ہیں

۵۹۰- سیدھی سنانا کیا محاورہ ہے شعر کا مطلب لکھو:-

شکوۂ جور پہ ستم دیکھو
اُلٹے سیدھی آہیں سناتے ہیں

۵۹۱- ہنوز دلی دور است یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے شعر کا مطلب لکھو

شکوۂ آبلہ ابھی سے میر
ہے پیارے ہنوز دلی دور

۵۹۲- بہا خون اور خون بہا میں کیا فرق ہے؟ بیان کرو شہید کسے کہتے ہیں:-

شہیدانِ محبت خوب آئینِ وفا سمجھے
بہا خوں کو ئے قاتل میں اسی کو خوں بہا سمجھے

۵۹۳- مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتاؤ کہ کس طرح اعلیٰ درجہ کی نزاکت ثابت کی ہے:-

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
دُکھتے ہیں آج اس بتِ نازک بدن کے پاؤں

۵۹۴- مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو۔ قُم باذنی کی تشریح کرو:-

شام سے مُردہ رکھا رشکِ مسیحا نے مجھے
قُم باذنی جب کہا وقتِ سحر ہونے لگا

۵۹۵ - مندرجہ ذیل شعر کو حل کرو اور اصطلاحات کے معنی لکھو۔

شوقِ حسرت زدہ تھا مائدۂ لذتِ درد ۔ کام یاروں کا بقدرِ لب و دنداں نکلا

۵۹۶ - دل کو لگنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

شمع کی طرح کون رو جانے ۔ جسکے دل کو لگی ہو سو جانے

۵۹۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو:۔

شوخی نے رکھا اسکے تصور سے ہمیں دور
نظروں میں ہمارے جو کھٹکا بھی تو نہیں تھا

۵۹۸ - سینہ میں آگ لگنا کیا محاورہ ہے؟ شیفتہ سے کیا مراد ہے؟

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ ۔ اک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی

ردیف (ت)

۵۹۹ - چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

تنگ ہے دل وسعتِ دامانِ محشر دیکھ کر
اے جنوں ہم پاؤں پھیلاتے ہیں چادر دیکھ کر

۶۰۰ - خدا کے واسطے اور خدا کے لئے میں کیا فرق ہے۔ لفظ داغ سے کیا مطلب ہے؟۔

ترے کہے سے ہم اے داغ چھوڑ دیتے عشق
خدا کے واسطے دیتا ہے کیوں خدا کے لئے

۶۰۱ - تردامنی کسے کہتے ہیں؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

تردامنی پہ شیخ ہمارے نجائیو ۔۔۔ دامن نچوڑ دوں تو فرشتے وضو کریں

۶۰۲ ۔ گُل زار اور گلزار کے معنی بیان کرو ۔ بتاؤ کہ اس قسم کی صنعت کا کیا نام ہے؟ اُس کی تعریف لکھو :۔

تیرا چہرہ اے صنم وہ غیرتِ گلزار ہے
جسکے رشکِ رنگ و بو سے صورتِ گُل زار ہے

۶۰۳ ۔ مندرجہ ذیل شعر کو حل کرو :۔

تکلف سے بری ہے حُسنِ ذاتی ۔۔۔ قبائے گُل میں گل بوٹا کہاں ہے

۶۰۴ ۔ مندرجہ ذیل شعر میں ۔ فاعل ۔ مفعول ۔ فعل ۔ الگ الگ لکھو اور مطلب بیان کرو

تیرہ بختی موذیوں پر کرتی ہو نازل بلا ۔۔۔ شہد لُٹتا ہے شبِ تاریک میں زنبور کا

۶۰۵ ۔ بلحاظ زباندانی یہ ایک اعلیٰ درجہ کا شعر ہے مطلب مشرح بیان کرو :۔

تنگ ہو کر جب کہا میں نے کہ مرجاؤں کہیں
بدگماں سمجھا کہ اس کو اشتیاقِ حور ہے

۶۰۶ ۔ ترسوں کن کن معنوں میں آیا ہے اور اس صنعت کا کیا نام ہے؟ مع تعریف لکھو اور ترسائی کی تشریح کرو :۔

ترس تجھ کو نہیں اے شوخ ایسی کیا ہے ترسائی
ترے دیدار کو میں دیدۂ ترسوں کھڑا ترسوں

۶۰۷ ۔ سنبھالا لینا کیا اصطلاح ہے ۔ اور دم سے کیا اشارہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

تیرا بیمار نہ سنبھلا نہ سنبھالا لیکر ۔۔۔ چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لیکر

س ۱۰۸۔ مندرجہ ذیل شعر کو حل کرو :۔

ترے وعدہ پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نجاتے اگر اعتبار ہوتا

س ۱۰۹۔ تصویر بن جانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو

تاب نظارہ نہیں آئینہ کیا دیکھنے دوں
اور بنجائیں گے تصویر جو حیران ہونگے

س ۱۱۰۔ حربا کسے کہتے ہیں اور اسکی کیا خاصیت ہے۔ عام روایت اسکی نسبت کیا ہے ؟

تو وہ خورشید ہے اُلٹے جو گلستاں میں نقاب چہرۂ گل میں تلوّن ہو وہیں حربا کا

س ۱۱۱ ۔ ترچھی نظروں سے دیکھنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کرلو تیر کو

س ۱۱۲ ۔ تدبیر مٹی کرنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

تغافل وہاں کھنچا اتنا کہ بھولا خاکساروں کو
کدورت یہاں بڑھی ایسی کہ سب تدبیر مٹی کی

س ۱۱۳ ۔ لفظ دانا کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے ؟ اور اس قسم کی صنعت کو کیا کہتے ہیں ؟

تسبیح کے دانوں پہ نظر کرنا داں گردش میں گرفتار ہر ایک دانا ہے

س ۱۱۴ ۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور تواضع پر ایک مضمون لکھو :۔

تحصیل کمال کی تواضع ہے دلیل گردن جو ہے تو کی جھکی بید ہوا

س ۱۱۵ ۔ منہ میں زبان تر ہونا کیا محاورہ ہے ؟ بتاؤ کس قسم کا مبالغہ اس شعر میں ہے ؟

سمجھا کوئی زمانہ میں معجز بیاں نہیں — آ گئے ترے مسیح کے منہ میں زباں نہیں

۱۱۶ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو جس میں ایک واقعی حالت کی مثال ہے؟

توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کے — دنیا میں گرانباری اولاد غضب ہے

۱۱۷ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ کہ چٹکیاں لینا کیا محاورہ ہے؟

تیر چٹکی میں لیا اس نے پئے جان عدو — رشک سے دل میں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا

۱۱۸ - شادی مرگ ہونا کیا محاورہ ہے؟ اور اس قسم کے مبالغہ کا کیا نام ہے؟

حضرت عیسیٰ کا قصہ بیان کرو:-

تیرے بیمار کو گر اپنے جینے کی تمنا ہو
فلک پر سن کے ہنستے ہنستے شادی مرگ عیسیٰ ہو

۱۱۹ - ایمان کی کہنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ
ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

۱۲۰ - تارے گننا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

تارے گنتے ہو شام سے شب ہجر — کیا کرو گے اگر سحر نہ ہوئی

۱۲۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو۔ خواب کے تعبیر کے قائل ہو یا نہیں۔ اس کی
تردید یا تائید میں ایک مضمون لکھو:-

تا صبح نہ انتظار میں نیند آئے عمر بھر — آنے کا وعدہ کر گئے آئے جو خواب میں

۱۲۲ - آن ماننا کیا محاورہ ہے اور لفظ دولت کن معنی میں ہے -

تیری دولت جنوں ہے نے بھی یہ صحرا نوردی کی
کہ راہِ عشق میں مجنوں نے مانی آن مردی کی

۴۲۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتاؤ پاؤں کی مہندی گھس نہ جانا کیا محاورہ ہے ؟ تلک کی بجائے اب کیا بولتے ہیں ؟

توفیق یہاں تلک جو لاتی　　　مہندی پاؤں کی گھس نہ جاتی

۴۲۴ - رام کہانی سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

تیرے سوا اے رحم کے بانی　　　کون سنے میری رام کہانی

۴۲۵ - آپ میں آنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

تنگ آ کر مرے بالیں سے تو اُلٹا پھرتا　　　قاصدا سچ تو یہ ہے آپ میں تیں خوب آیا

۴۲۶ - دل بڑھانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

۴۲۷ - "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے" یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں ؟

تیری مژگاں کا دمِ گریہ اشارہ ہو بہت　　　ڈوبتے کے لئے تنکے کا سہارا ہے بہت

۴۲۸ - سمجھ پر پتھر پڑنا کیا محاورہ ہے ؟ اپنی کس لفظ کے بجائے مستعمل ہوا ہے ؟

تجھے اے سنگدل آرامِ جاں بتلائیے　　　پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

۴۲۹ - کاجل کا تل کسے کہتے ہیں - لالہ کے معنی بتاؤ - شعر کا مطلب لکھو :-

تیرہ بختوں نے بڑھایا حسن دوبالا رکھا　　　تل سے کاجل کے گل رخسار لالہ ہو گیا

۱۳۰ - لکھے موسیٰ پڑھے خدا - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں - مندرجہ ذیل قطعہ کا مطلب بیان کرو:-

ق

تصویر صنم میں کمر اے کلکِ ازل — پنہاں ہے نگہ سے یا نگہ کا ہے خلل
جز عالم الغیب کون جانے یہ راز — لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے یہ مثل

۱۳۱ - ہاتھ پاؤں پھول جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا
کیا ہی اے گل پھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں

۱۳۲ - دل کے پھپھولے پھوٹنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:---

تلخ جینا ہو گئیں اور مرتے ہم لٹ گئیں — رونے دیکھیں ہیں جب دل کے پھپھولے پھوٹیں

ردیف (ش)

۱۳۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور بتاؤ کہ پاؤں ہاتھ نہ ہونا کیا اصطلاح ہے

ثابت قدم نہ یہ ہے نہ وہ قول کا درست — اغیار کے نہ پاؤں نہ اُس بیوفا کے ہاتھ

۱۳۴ - شکوہ - رشک - پشیمانی کے معنی بیان کرو - شعر کا مطلب لکھو:-

ثابت ہے جرمِ شکوہ نہ ظاہر گناہِ رشک
حیراں ہیں آپ اپنی پشیمانیوں میں ہم

۱۳۵ - مندرجہ ذیل ایک مشکل شعر ہے بطور ذیل حل کرو - تشریح الفاظ - نثر - مطلب -

ثابت ہوا ہے گردنِ مینا پہ خونِ خلق
مضطرب ہے موجِ مے تری رفتار دیکھ کر

ردیف (خ)

۴۳۶ ـ خواہشِ مرگ ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ:ـ

خواہشِ مرگ ہو اتنا نہ ستانا ورنہ　　دل میں پھر تیرے سوا اور بھی ارماں ہوگا

۴۳۷ ـ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو ـ اور بتاؤ شاعر نے شعر میں کس بات کو ثابت کیا ہے؟

خدا کی یاد دلاتے تھے نزع میں احباب　　ہزار شکر کہ اُس دم وہ بدگماں نہ ہوا

۴۳۸ ـ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو:ـ

خوب تقدیر کی خوبی نے کیا ہے برباد　　جابجا مجھ کو لئے پھرتی ہے شہرت میری

۴۳۹ ـ آب آب ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:ـ

خجلتِ دندانِ جاناں سے گہر میں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا

۴۴۰ ـ گرم ہونا کیا محاورہ ہے؟ تہ خانہ اور خس خانہ کی تشریح کرو:ـ

خس خانہ مبارک رہیں یوں گرم نہ ہو تم　　ہم گور کے تہ خانہ میں آرام کریں گے

۴۴۱ ـ اُدھار کھانا کیا محاورہ ہے؟ حضرت یوسف کا کچھ حال بیان کرو:ـ

خریدیں کسی یوسف کو جان بیچ کے آج
اسی پہ حضرتِ دل ہیں اُدھار کھائے ہوئے

۴۴۲ ـ طوطے کی طرح آنکھ بدلنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:ـ

خط کھنچنے لگا جو اس آئینہ رو کو میں طوطے کی طرح آنکھ کبوتر بدل گیا

۶۴۳ - سیدھا بنانا کیا مراد ہے اور بل نکل جانا کیا محاورہ ہے ؟

خم جب سے قدِ راست میں آیا سنبھل گئے

سیدھے بنے ہم ایسے کہ سب بل نکل گئے

۶۴۴ - واہ واہ کیا نازک مضمون ہے ۔ شانہ ہلانا کیا محاورہ ہے اور مومن سے کیا مراد ہے؟

خیالِ خواب راحت ہے علاج اس بدگمانی کا

وہ کافر گور میں مومن مرا شانہ ہلاتا ہے

۶۴۵ - شیخی کرکری ہونا کیا محاورہ ہے ؟ کی اصل بتاؤ :-

خاک میں مل کے بھی زاہد کو ہے رندوں سے غرور

کرکری ہو گئی شیخی پہ نہ شیخیت نہ گئی

۶۴۶ - ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟

خشم اعدا نہیں سہنے کا تحمل سے مرے آہنِ گرم کو کاٹے گا یہ لوہا ٹھنڈا

۶۴۷ - لے ڈوبنا کیا محاورہ ہے اور بیڑا پار ہونا کیا ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

خدا آنکھوں سے سمجھے دل کو بھی ساتھ اپنے لے ڈوبیں

نہیں تو پار تھا بیڑا غریقِ بحرِ رحمت کا

۶۴۸ - ناؤ کس نے ڈبوئی خضر نے یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے ۔ ناؤ

کس زبان کا لفظ ہے ؟

خط نے رخ کی بہار کھوئی ہے ناؤ یہ خضر نے ڈبوئی

۴۴۹ ۔ خاک چھاننا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

خاکساری کے مزے خوب لئے دنیا میں
خاک ہم چھاننے آئے تھے یہاں چھان چلے

۴۵۰ ۔ کھٹکا ہونا کیا محاورہ ہے؟ خلش خار کا با محاورہ ترجمہ کرو ۔ شعر کا مطلب لکھو

خلش خار کا کھٹکا ہی نظر میں ہے موجود   دیکھ کر گل کو ہوئے نازک بدنی خوب نہیں

۴۵۱ ۔ آنکھ بدلنا اور عنقا ہونا کیا کیا محاورے ہیں؟ گلشن عالم میں کیسی اضافت ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :۔

خط جو دیتا ہوں کبوتر کو بدلتا ہے وہ آنکھ
کیا مروت گلشن عالم سے عنقا ہو گئی

۴۵۲ ۔ لفظ گورے اور کالے سے کیا مراد ہے؟ ٹالے بالے دینا کیا محاورہ ہے؟
شعر کا مطلب لکھو :۔

خدا کسی پر بلا نہ ڈالے فریق گورے نہ دوست کالے
زمانہ بد سے خدا بچائے ہر ایک دیتا ہے ٹالے بالے

۴۵۳ ۔ مندرجہ ذیل شعر کی شرح لکھو لفظ بسمل کی تشریح کرو :۔

خود گلا کاٹ مرا جبکہ میں بسمل نہ ہوا   انکو آساں نہ ہوا جو مجھے مشکل نہ ہوا

۴۵۴ ۔ باہر کی ہوا لگنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

خانۂ چشم میں ایک لحظہ نہ ٹھہرا آنسو
لگ گئی جب سے کہ اس طفل کو باہر کی ہوا

۴۵۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :-

خوب تھا پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ
کہ بھلا چاہتے ہیں اور بُرا ہوتا ہے

۴۵۶ - جس کا کھانا اُس کا گانا کیا محاورہ ہے اور کہاں مستعمل ہوتا ہے ؟ شعر کی تقطیع کرو اور بحر بتاؤ -

خیر نواب کی مناتے ہیں   جس کا کھاتے ہیں اُسکا گاتے ہیں

۴۵۷ - پاؤں پھیلا کر سونا کیا محاورہ ہے ؟ خفتگانِ خاک سے کیا مراد ہے ؟

خفتگانِ خاک کی مجھکو فراغت پر ہے رشک
سوتے ہیں کیا چین سے یہ پاؤں پھیلائے ہوئے

۴۵۸ - دمدمہ - دم - آدم کس صنعت کے الفاظ ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

خاک کا ایک ڈھیر ہے گر دم نہو   دمدمہ دم کا ہے آدم زاد میں

۴۵۹ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو اور گورِ غریباں اور چراغِ مُردہ کی تشریح کرو :-

خموشی میں نہاں خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں
چراغِ مُردہ ہوں میں بے زباں گورِ غریباں کا

۴۶۰ - خط غلامی لکھ دینا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ یہ کس بحر میں ہے ؟

خطِ غلامی لکھ دیا غیرت تو بھی گلہ کیا کہئے اب
چھیڑ تو دیکھو وہ میرا خط غیروں سے پڑھواتے ہیں

۱۴۴۱۔ بتاؤ سکندر کا آئینہ سے کیا تعلق ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

خون عاشق کا نہ ہوتا حشر تک مُردہ کے سر
کاش رکھ دیتے سکندر کے کفن میں آئینہ

۱۴۴۲۔ سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کر کیا محاورہ ہے؟ حضرت نصیر کا کچھ حال بیان کرو۔

خیال زلف دوتا میں نصیر پیٹا کر ۔۔۔ گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

۱۴۴۳۔ بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا۔ یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے
شعر کا مطلب لکھو:۔

خدا تجھ پاس تو ڈھونڈے جنگل میں ۔۔۔ ڈھنڈھورا شہر میں لڑکا بغل میں

ردیف (ق)

۱۴۴۴۔ آنکھ ملانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:۔

ذرہ بھی ملاتا ہے خورشید سے آنکھ ۔۔۔ کیا رتبہ جہاں میں ہے خاکساری کا

۱۴۴۵۔ روز جزا کے کیا معنی ہیں؟ انفصال کے معنی بھی بتاؤ شعر کا مطلب لکھو

ذکر روز جزا یہ کہتے ہیں ۔۔۔ اور جو ہم تم میں انفصال رہا

۱۴۴۶۔ لفظ نیرنگیاں کے معنی بتاؤ مطلب مشرح طور پر لکھو۔ بوسے خون آنا
کیا محاورہ ہے؟

ذکر اشک غیر میں نیرنگیاں ۔۔۔ بوسے خوں آتی تری گفتار سے

۱۴۴۷۔ تازہ گل کھلنا کیا محاورہ ہے؟ حضرت ذوق کا کچھ حال بیان کرو۔

ذوقِ گل اور کوئی تازہ کھلا چاہتا ہے
کہ ہوا باغِ جہاں میں ہے دگرگوں چلتی

ردیف (ص)

۴۶۸ - واہ کیا آزادانہ مضمون ہے ۔ سچ اسی کو کہتے ہیں شکیبائی کی تشریح کرو۔

ضعف نے دل کو تڑپنے نہ دیا   ہو گیا نام شکیبائی کا

۴۶۹ - لاکھ لاکھ احسان کیا محاورہ ہے ؟ اور کفِ افسوس ملنا کیا معنی ؟
شعر کا مطلب لکھو ۔

ضعف کے لاکھ لاکھ احساں ہیں   کفِ افسوس مل نہیں سکتا

۴۷۰ - لفظ طوق اور رم اور پئے مور کے معنی بتاؤ ۔ شعر کا مطلب لکھو ۔

ضعف سے نقشِ پئے مور ہے طوقِ گردن
تیرے کوچے سے کہاں طاقتِ رم ہے مجھ کو

۴۷۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو :—

ضد سے میرے عدو کا خیال آ گیا تمہیں
ملزم ہوں میں ہی آپ کو الزام ہے عبث

۴۷۲ - آگ لگا کر پانی کو دوڑنا کیا محاورہ ہے ؟ سرشک کے ساتھ گرم کی
کیا خصوصیت ہے اور کس وجہ سے ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو ۔

ضبطِ سرشکِ گرم سے دل تو جلا نصیر   پانی کو دوڑتی ہیں یہ آنکھیں لگا کے آگ

۱۷۳ - مندرجہ ذیل شعر میں صرف و نحو کے متعلق اگر کوئی خاص بات ہو تو بتلاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو :-

ظلمتِ عصیاں سے میری بن گیا شب روزِ حشر
آفتاب اک شپرہ بن کر ستارا ہو گیا

۱۷۴ - اخلاق کے متعلق کیا عمدہ شعر کہا ہے - اس پر ضرور عمل ہونا چاہیے ظرف سے کیا مراد ہے ؟ اس کا کچھ حال لکھو :-

ظفرؔ آدمی اس کو نہ جانیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

۱۷۵ - ظرف پیدا کرنا کیا محاورہ ہے ؟ فغفور سے کیا مراد ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو۔

ظرف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو
نام اک عالم میں چینی نے کیا فغفور کا

۱۷۶ - جنگ زرگری کیا اصطلاح ہے اور کیوں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

ظاہر بگاڑ ہے تجھے دل سے عدو کے ساتھ یہ جنگ زرگری تو نہیں جنگ جو پسند

ردیف (غ)

۱۷۷ - آوے کا آوا بگڑنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

غرض عیب کیجے بیاں اپنے کیا کیا کہ بگڑا ہوا یہاں ہے آوے کا آوا

۱۷۸ - پانی بھرنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

غلط ہے دیدۂ تر سے جو ہم چشمی کرے شبنم
مرا رونا اگر دیکھے تو پھر پانی بھرے شبنم

۷۹ - گھڑی میں گھڑیاں بجنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

غم کی گھٹا آتی ہے گرجتی　　　گھڑی میں یہاں گھڑیال ہے بجتی

۸۰ - دل کے پھپھولے پھوڑنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :-

غیر کے رشتے توڑے سارے　　　دل کے پھپھولے پھوڑے سارے

۸۱ - نظروں سے گرنا کیا محاورہ ہے؟ اور آنکھوں پر بٹھانا کیا محاورہ ہے؟
شعر کا مطلب لکھو :-

غم نہیں تم نے جو نظروں سے گرایا ہم کو
اہل انصاف نے آنکھوں پہ بٹھایا ہم کو

۸۲ - کٹ جانا کیا محاورہ ہے؟ دم شمشیر کے معنی بتاؤ۔ شعر کا مطلب لکھو:-

غیر تجھ کو دیکھتے ہی کٹ گئے　　　دم مرا گویا ہے دم شمشیر کا

۸۳ - نشۂ دولت سے بہکنا کیا محاورہ ہے؟ دیکھو اس شعر سے کیسی دنیا
کے مال واسباب کی بے ثباتی ظاہر ہوتی ہے؟

غافلو نشۂ دولت سے نہ اتنا بہکو　　　دیکھنا کاسۂ سر کاسۂ سائل ہوگا

۸۴ - دیکھو مندرجہ ذیل شعر میں مسئلہ ہمہ جا اوست کو کس طرح خوبی کے ساتھ
بیان کیا ہے ۔ اہل تصوف کے مذاق کا شعر ہے ۔ شعر کا مطلب لکھو -

غیر کے پاس یہ اپنا ہی گماں ہے کہ نہیں　　　جلوہ گر یار مرا ورنہ کہاں ہے کہ نہیں

۴۸۵ - مندرجہ ذیل شعر میں بے حجاب ملنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

غیر سے بے حجاب ملتے ہو　　شب عاشق سحر نہ ہو جائے

۴۸۶ - مندرجہ ذیل شعر میں لفظ زیارت کے ساتھ بے وضو کی کیا تخصیص ہے؟
شعر کا مطلب لکھو:-

غرض تھی کیا ترے تیروں کو آب پیکاں سے
مگر زیارت دل کیسے بے وضو کرتے

۴۸۷ - آنکھ پھرنا اور دم روانہ ہونا کیا محاورہ ہیں؟ مطلب بھی لکھو:-

غرور عشق زیادہ غرور حسن سے ہے
اُدھر تو آنکھ پھری دم اِدھر روانہ ہوا

۴۸۸ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو۔ اور لفظوں کی تشریح بھی لکھو:-

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ردیف (پ)

۴۸۹ - تلوے کھجلانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

پھر جنوں وحشت نہ دکھلائے کہیں　　آج تلوے پھر سے کھجلاتے ہیں

۴۹۰ - تالو میں کانٹے پڑنا کیا محاورہ ہے؟ پھول سے کیا مراد ہے؟ شعر کا مطلب لکھو-

پھول کا جام پلا اے ساقی　　کانٹے تالو میں پڑے جاتے ہیں

۶۹۱ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو :-

پی گئی خون زمین ہزاروں کی ۔ غفلت کہ سر شوخیِ حنا کیا ہے

۶۹۲ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بتاؤ - جرِ ثقیل کی تعریف کرو :-

پھرتا ہے اُسکے حکم سے گردوں یہ رات دن ۔ چلتا ہے یاں عمل کوئی جرِ ثقیل کا

۶۹۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو - پکار دینا کیا محاورہ ہے ؟

پشہ سے سیکھئے شیوۂ مردانگی کوئی ۔ جب قصدِ خوں کو آئے تو پہلے پکارئے

۶۹۴ - پاؤں پہ سر رکھنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

پہلے خط سر پر رکھوں یا کہ تیرے پاؤں پہ سر
اُس کا خط لایا ہے تو اے نامہ بر پہلے بہل

۶۹۵ - پھوٹ کر رونا اور پھوٹ نکلنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

پھوٹ کر روئی ہے ایسی کون چشم گریہ ناک
پھوٹ نکلا ہے جو پانی ہر در و دیوار سے

۶۹۶ پانی پی پی کر کوسنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کی نثر با محاورہ بناؤ :-

پانی پی پی کے مجھے کوسے گی اے سختیِ جاں
تیغ قاتل مری گردن پہ اگر ٹوٹ گئی

۶۹۷ - "پاؤں کے نیچے کی مٹی بھی ایسی نہ ہوگی" - یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے ؟
شعر کا مطلب لکھو :-

پاؤں کے نیچے کی مٹی بھی نہ ہوگی ایسی ۔ کیا کہیں عمر کو کس طور بسر ہم نے کیا

۶۹۸ - سوکھ کر کانٹا ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

پھر کلیجہ سے نکلی پھانس چبھ کر عشق کی
اس قلق سے سوکھ کر ہیں اور کانٹا ہو گیا

۶۹۹ - چراغ سے پھول جھڑنا کیا محاورہ ہے؟ قلق کا کچھ حال لکھئے:-

پھول جھڑتے ہیں چراغ شب فرقت سے قلق
شادی وصل صنم ہو گی ہمارے گھر میں

۷۰۰ - "خدا کی چوری نہیں تو بندہ کی کیا چوری" یہ ضرب المثل کس موقع پر بولتے ہیں؟

نہیں ہے آشکارا ہم کو کس کی ساختیا چوری
خدا کی گر نہیں چوری تو پھر بندہ کی کیا چوری

۷۰۱ - دامن جھاڑ کر نکلنا اور گریبان پھاڑ کر نکلنا کیا کیا محاورے ہیں؟ (ش)

پھر بہار آئی نکلئے گھر سے دامن جھاڑ کر
سوئے صحرا اے جنوں چلئے گریباں پھاڑ کر

۷۰۲ - "رسّی جل گئی پر بل نہ گیا" یہ ضرب المثل کب استعمال ہوتی ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

پیدائشی جو عیب ہے ہوتا نہیں وہ دور   اینٹھن نہ جائے کوئی جلائے رسن ہزار

۷۰۳ - آنکھ لڑنا اور زخم ہرا ہونا کیا کیا محاورے ہیں؟ شعر کا مطلب بیان کرو:-

پھر کسی کان کے سبزہ سے لڑی آنکھ اپنی   پھر ہرا ہو گیا زخم جگر اچھا ہو کر

۷۰۴ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بشرح طور پر بیان کرو جن الفاظ پر نشان ہیں
ان کی تشریح لکھو:-

پڑھ پڑھ کے عمر بھر جنہیں ہم نے سونگھائے گُل
تربت پہ بھی کبھی وہ ہماری نہ لائے گُل

۷۰۵ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو اور نشان دار لفظوں کی تشریح لکھو:-

پڑے جو عکس گُلِ تر ہزار بَل کھائے
وہ شاخِ گُل سے بھی نازک ہے یار کا پہنچا

۷۰۶ - بجھے ہوئے پانی سے کیا مراد ہے؟ اور زندگی سے دل بجھا ہوا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

پانی طبیب دے ہے ہمیں کیا بجھا ہوا   ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا

۷۰۷ - اعتراض تو معقول ہے؟ اپنی عقل سے اسکی تردید یا تائید لکھو۔

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق   آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

۷۰۸ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو:-

پڑ گئی جس کی نظر اس پر وہ دیوانہ ہوا   حُسن ہے انساں بلائے جانِ انساں ہو گیا

۷۰۹ - پانی بہ ملتان گیا - یہ ضرب المثل کب مستعمل ہوتی ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

پنجاب میں بھی وہ نہ رہی آب و تابِ حُسن
اے ذوقؔ پانی اب تو وہ ملتان بہ گیا

۷۱۰ - بسم اللہ کے گنبد میں رہنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:-

پھرتے ہیں لکھے پڑھے سودے میں ملک و جاہ کے
طفلِ مکتب رہتے ہیں گنبد میں بسم اللہ کے

۱۱ا۔ کیا متضاد صفت کو ثابت کیا ہے؟ دیکھنا باعث التفات ہے یہاں برعکس ثابت کیا ہے:۔

پامال اک نظر میں قرار و ثبات ہے — اُنکا نہ دیکھنا نگہ التفات ہے

۱۲ا۔ شعر کا مطلب بیان کرو:۔

پوچھنا حال یار ہے منظور — ہیں نے ناصح کا مدعا جانا

۱۳ا۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو۔ جن الفاظ پر نشان ہیں اُنکی تشریح کرو:۔

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

ردیف (ٹ)

۱۴ا۔ ٹال جانا۔ اور بات چبا جانا کیا کیا محاورے ہیں؟

ٹال جاتے ہیں جو اُن سے کہئے — بات مطلب کی چبا جاتے ہیں

۱۵ا۔ چراغ سحری کسے کہتے ہیں؟ لفظ ٹک کے معنی لکھو۔ اب کیا یہ لفظ متروک ہے؟

ٹک میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے — کیا یار بھروسا ہے چراغ سحری کا

۱۶ا۔ ٹٹی کے اوٹ میں شکار کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو۔

ٹٹی کے اوٹ میں وہ کیا کرتے ہیں شکار
مُنہ کو چھپائے رکھتے ہیں اپنے نقاب میں

۱۷ا۔ ٹھوکر میں کھانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ:۔

ٹھوکریں کھاتی ہوئی گلیوں میں پھرتی ہے بلا
فتنۂ حیراں ہے کہ جائیگا کدھر میرے بعد

ردیف (چ)

۱۸ ۔ کپڑے پھاڑ کر نکل جانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ :۔

چھیڑ مت بادِ بہاری کہ میں جوں نکہتِ گُل
پھاڑ کر کپڑے ابھی گھر سے نکل جاؤنگا

۱۹ ۔ گلے کا ہار ہونا کیا محاورہ ہے؟ پیرہن کسے کہتے ہیں؟

چھیڑا جو اسے جنوں اسے تو نے تو جان سے
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا

۲۰ ۔ رنگ جمانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

پچھلے دنیا تھا کوئی ہاتھ پھنسانے کے لئے
مہندی لاتا تھا کوئی رنگ جمانے کے لئے

۲۱ ۔ آنکھیں دکھانا کیا محاورہ ہے؟ چشم بد دور کی تشریح کرو۔ ممکن ہو تو اسکے مقابلہ میں ہندی محاورہ لکھو :۔

چشم بد دور چشم تیرا ہے تیر آنکھیں طوفان کو دکھاتی ہیں

۲۲ ۔ دل پوچھنا کیا محاورہ ہے؟ اول بتاؤ رنگین کیا ہے پھر اسکی تعریف لکھو :۔

چاہ کر اُس بُت بے پیر کو دل تو پوچھا ڈر ہے رنگین یہ سمجھے اب کہیں ایمان سنبھالے

۷۴۳ ـ چین سے اپنی نیند سونا کیا محاورہ ہے؟

جھکے جھکے تو شب کو روتے تھے ۔ چین سے اپنی نیند سوتے تھے

۷۴۴ ـ "چاند کے اوپر خاک ڈالنے سے خاک نہیں پڑتی" یہ ضرب المثل کہاں بولی جاتی ہے؟ حضرت یوسف کا قصہ بیان کرو :۔

چاند کے اوپر نہیں پڑتی کسی صورت سے خاک
منہ تو دیکھیں لیکے یوسف کے برادر آئینہ

۷۴۵ ـ "سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے" یہ ضرب المثل کس موقع پر بولی جاتی ہے؟

چمن میں دیکھوں کیا سنبل کو ہوں اس زلف کا مارا
مثل ہے سانپ کا کاٹا ہوا رسی سے ڈرتا ہے

۷۴۶ ـ گل کترنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بیان کرو :۔

چھوڑا گلزار سے دور اور پر بلبل کترے
ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے

۷۴۷ ـ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو :۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں
ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

۷۴۸ ـ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب اور خوبی بتاؤ :۔

چمن سے بعد ہیں جیسے سین و قاف قفس
قفس میں بند ہیں ہم مثل فا کے قاف قفس

۲۹ے۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو۔ داغ سے اس میں کیا مراد ہے؟

چاہیں سینے نہیں اے داغ کسی طرح مجھے ۔ میں جو مرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ جینا ہوگا

۳۰ے۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو۔ اور علم طبعی کے قاعدہ سے دوسرے مصرع کا ثبوت لکھو:—

چھپ گیا منہ کھل گئی جب زلف جاناں کی گرہ
بڑھ گئی جب رات تو اسکے عوض دن کم ہوا

۳۱ے۔ سر ٹپکنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ:—

چارہ گر زنداں میں اُس کے آستاں سے لیگئے
ایک بھی میری نہ مانی لاکھ سر ٹپکا کیا

۳۲ے۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بتاؤ۔ روئے خنداں کے معنی لکھو—

چمکنا برق کا لازم پڑا ہے ابر و باراں میں
تصور چاہیئے رونے میں اسکے روئے خنداں کا

۳۳ے۔ سر پٹکنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو:—

چمن کو آج مارا ہے یہاں تک رشک نے گل رو نے
کہ بلبل سر پٹکتی ہے نہیں منہ کھولتیں کلیاں ؎

۳۴ے۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بتاؤ۔ بتاؤ اس میں کیا صنعت ہے؟

چشم بادام دہن پستہ زنخداں سے سیب
کیا کیا پھل ایک نہال قد جاناں میں لگے

ردیف (گ)

۳۵ ۷ - آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

گر خدا دیوے قناعت ماہ بکھفتہ کیطرح
دوڑے ساری کو کبھی آدمی نہ انسان چھوڑ کر

۳۶ ۷ - "بال بال دشمن ہے" کس موقع پر استعمال کرتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

گئے ہیں حضرت دل کوئے زلف میں تنہا
الٰہی خیر ہو وہاں بال بال دشمن ہے

۳۷ ۷ - "لہو لگا کر شہیدوں میں مل جانا کس موقع پر بولتے ہیں ؟ شعر کا مطلب لکھو :-

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں ملگیا
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

۳۸ ۷ - بیڑا اُٹھانا کیا محاورہ ہے ؟ گلوری - بیڑا کس قسم کی صنعت ہے ؟ اور بلحاظ معنی ان میں کیا فرق ہے ؟

گلوری پان کی غیروں کو تم کھلاتے ہو
ہمارے قتل کا بیڑا اگر اٹھاتے ہو

۳۹ ۷ - آگ بھڑکانا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

گرم کیوں ہوتے وہ مجھ پر کھینچتا گر میں نہ آہ
ہے اسی کمبخت کی یہ آگ بھڑکائی ہوئی

۴۰ ۷ - چار چاند لگنا کیا محاورہ ہے ؟ - چار ابرو کے معنی بتاؤ :-

گر چار آنکھ سے جو ہو تجھ سے دو چار چاند
چار ابروؤں نے تجھ کو لگائے ہیں چار چاند

۴۱ ۷ - "ظالم کی رسی دراز ہے" کس موقع پر بولتے ہیں ؟ - شعر کا مطلب لکھو :-

گھٹتے نہیں ہیں جور و ستم آسمان کے
ظالم کی رسّی خلق میں کتنی دراز ہے

۷۴۲ - غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑھ گئے کس موقع پر بولتے ہیں شعر کا مطلب لکھو؟

گردش دنوں کی کم نہ ہوئی اور کڑے ہوئے
روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے

۷۴۳ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو - اور حب الوطن پر ایک مضمون لکھو :-

گندم ہی سینہ چاک فراقِ بہشت میں — آدم کو کیا نہ ہوگی محبت وطن کے ساتھ

۷۴۴ - آنکھوں سے لگانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

گو سیہ بخت ہوں پر سرمۂ بینائی ہوں — جو کوئی دیکھے ہے آنکھوں سے لگاتا ہے مجھے

۷۴۵ - گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :-

گریباں میں ذرا منہ ڈال دیکھو — کہ تم نے اس وفا پر ہم سے کیا کی

۷۴۶ - مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھو :-

گذرا ہے میرا نالہ درِ چرخِ کہن سے
تھا روح کا ہمدم نہ بچھڑا جا کے وطن سے

۷۴۷ - گذر ہونا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب لکھو :-

گذر مجھ خفتہ طالع کا ہو کیونکر — کہ بختِ تیرہ چشمِ پاسباں ہے

۷۴۸ - سر دھننا کیا محاورہ ہے؟ (ش م)

گرم آہوں سے سینہ پھنکتا تھا — صورتِ شمع سر کو دھنتا تھا

۷۴۹ - جلی کٹی کرنا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

گلگیر نے کاٹ کر سرِ شمع ... پروانہ سے شب جلی کٹی کی

۷۵۰ - خاک اُڑانا کیا محاورہ ہے؟ شعر کا مطلب بتاؤ :-

کل مضمون جو کچھ تھے وہ تو بالکل چن لئے ہم نے
اب آگے اس زمیں میں خاک اُڑانے کو جی چاہے

باب دوم

تشریح الفاظ و اصطلاحات

زُلف = بالوں کی لٹ جو خوبصورت آدمی چہرے پر لٹکا لیا کرتے ہیں۔

دام - جال۔

صیاد = شکاری - شکار کرنے والا - بہیلیا (ہندی)

قیامت = قائم ہونے کا دن یعنی وہ دن جب مُردے زندہ ہو کر کھڑے ہو جائینگے روزِ جزا۔

اغیار = جمع غیر، بیگانہ آدمی۔

ہجر = جُدائی۔

کاش = اصل کاج - کلمۂ تمنّا۔

آہِ آتشیں = آہ آتش بار - آتشیں صفت ہے

اشک = آنسو۔

مژگاں = پلک۔

طوفان - پانی کی رو - تیز آندھی۔

آشیاں - گھونسلا۔

بُلبُل = ایک خوش الحان جانور کا نام ہے۔
آتشِ گُل = پھول کی تیزی یا اسکے رنگ کی شوخی —
احباب = یار۔ دوست۔ مِتر (ہندی)
عاشق = محبت کرنے والا۔ مجازاً معشوق پر جان فدا کرنے والا۔
بُتِ رعنا = (بُت بمعنی مورت۔ رعنا بمعنی زیبا) مراد معشوق۔
رقیب = دوست کا دوست۔ ایک معشوق کا دوسرا عاشق۔ نگہبان —
عدو = دشمن۔ بیری —
سوگ = رنج۔ غم۔ فکر —
وفات = موت۔
حشر = بمعنی اُٹھانا۔ مجازاً قیامت —
عشاق = جمع عاشق کی اور نیز نام ایک راگ کا ہے —
ظفر = بمعنی فتح اور تخلص حضرت بہادر شاہ کا ہے —

آتش رخ = وہ شخص جسکا چہرہ مثل آگ کے سُرخ ہو۔ مجازاً معشوق۔
عالِم = اگر لام پر زیر ہو تو صاحب علم و فاضل اور اگر زبر ہے تو دُنیا۔ مخلوق۔
آسمان = مرکب آس اور کلمہ مان سے یعنی چکی کی طرح پھیرنے والا آکاس۔
دوزخ = نرک وہ مقام جہاں گنہگار اپنے گناہ کے عوض رہینگے —
عاصی = گنہگار۔ اپرادھی (ہندی)
عرق = پسینہ —
آشیانہ = گھونسلا۔ آشیاں کا مزید علیہ ہے۔
میر = امرا ز مردان اور تخلص ایک شاعر کا ہے اور مخفف امیر کا۔
قاتل = قتل کرنے والا۔ مارنے والا۔ مجازاً معشوق —
حباب = مرکب از حب و آب بمعنی بلبلا۔
پا انداز = وہ فرش جو آمد و رفت کی جگہ دروازوں پر بچھا دیتے ہیں۔

کوچہ = گلی۔
آئینہ = مُنہ دیکھنے کا شیشہ۔ درپن (ہندی)
طفلِ اشک = محض اشک۔ باضافتِ مجازی
شمع = موم بتی ایک مشہور چیز ہے۔
کبکِ دری = پہاڑی چکور اس میں یائے
نسبتی ہے۔
خال = تل۔ ایک بہت چھوٹا سا سیاہ نشان
نقطہ جیسا جو آدمی کے جسم پر پیدا ہو جایا کرتا ہے
قرآن = خدا کا کلام۔ اور وہ کتاب جس کو
مسلمان آسمانی بتاتے ہیں۔
جبرئیل = ایک فرشتہ کا نام ہے جو حضرت
محمد صاحب کے پاس وحی لایا کرتے تھے۔
امین = صاحبِ امانت دار۔
آتش بار = آگ برسانے والا۔ یہ کسی معشوق
کی صفت ہوتا ہے۔
بہشت = بہشت۔ سُرگ (ہندی)
جہنم = دوزخ۔ نرک (ہندی)
ابطال = جھوٹا بتانا۔ جھٹلانا اور نفی [illegible]

دستِ بیضا = یا یدِ بیضا = مرکب ہے
ید اور بیضا سے۔ ید بمعنی دست اور
بیضا بمعنی روشن۔ حضرت موسیٰ
کے ہاتھ سے مراد ہے۔
جرأت = دلیری۔ بہادری۔ تخلص ایک
شاعر کا ہے۔
تارِ نظر = محض نظر۔ اس میں اضافتِ مجازی ہے۔
اخگر = چنگاری آگ کی۔
کفِ دست = ہتھیلی۔
[illegible] = مجازاً ذوق شوق۔ شگفتہ ہونا۔
غمگین ہونا۔
مسیحا = حضرت عیسیٰ کا دوسرا نام۔ وہ
شخص جو مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔
صنم = بت۔ صورت۔ مجازاً معشوق۔
خدا = مرکب از خود و آ بمعنی آپ آنے والا۔
اپنے ظہور میں غیر کا محتاج نہیں۔ اور
جو صفات الٰہیہ ہوں تو بمعنی صاحب۔
یزداں۔ نیکی کا خدا۔ اہرمن کے مقابلہ

ہیں جو پری کا قرار ہے۔

یوسفؑ = ایک پیغمبر تھے جو خوبصورتی میں بہت
مشہور ہیں۔

چاہِ ذقن = ٹھوڑی کے نیچے ایک گڑھا سا ہوتا ہے۔

نالہ = رونا پیٹنا۔ آہ وزاری کرنا۔

طور = مشہور پہاڑ ہے جس پر خدا نے حضرت
موسیٰ کو اپنا جلوہ دکھایا تھا۔

خضر = ایک ولی اللہ کا نام ہے جو گمراہوں
کو راستہ بتلانے میں مشہور ہیں۔

امتحان = آزمائش کرنا۔ آزمانا۔ جانچنا۔
پرکھنا۔

شوق نوردِ آمدہا = کامل درجہ کا شوق

جفا = ظلم تعدی۔

رشک = حسد۔ جلاپا

شیخ = بزرگ اور نام قوم کا مجازاً واعظ
یا ناصح۔

اعجاز = عاجز کرنا۔ کرامات دکھانا۔
معجزہ دکھانا۔

بغض = کینہ۔ عداوت۔ دشمنی۔

عبیر = ایک خوشبودار چیز ہوتی ہے
جو مشک گلاب اور صندل سے بنتی ہے۔

پارچۂ کفن = جو کپڑا مردہ پر ڈالا جاتا ہے۔

سم = زہر۔ بس۔

زنگِ دل = دل کی سیاہی۔ دل کی
کدورت۔

جوہرِ شمشیر = ترکیب اضافی تلوار کا
جوہر یا اس کی صفت۔

طائر قبلہ نما = آلہ قبلہ نما کا جانور جو قبلہ
کی سمت بتلاتا ہے۔

بسمل = زخمی۔ گھائل۔

جبیں = پیشانی۔ ماتھا۔

ثبت = لکھنا۔

کلیم = بکاف عربی۔ کلام کنندہ حضرت
موسیٰ سے مراد ہے۔ اور بکاف فارسی
بمعنی کملی یا کمبل۔

عدیل = برابر مساوی۔ یکساں رتبہ والا۔

یاس = نا امید ۔
جاوداں = ہمیشہ ۔ صدا ۔ نت ۔
صانعِ عالم = دُنیا کا بنانے والا ۔ خدا تعالےٰ سے مراد ہے ۔
ایجاد = نئی بات پیدا کرنا ۔
ایمان دشمن = مراد از معشوق کیونکہ یہ بھی دین و ایمان کو کھو دیتا ہے ۔
مریم = حضرت عیسیٰ کی والدہ کا نام ہے
واماندگی ۔ عاجزی ۔ بیکسی ۔
غم = مصیبت تکلیف ۔ رنج و غم
مدام = ہمیشہ اور نیز شراب ۔
گردوں = آسمان چھکڑا ۔ بیلی ۔
گنبد = ایک مشہور عمارت کا نام ہے
صدا = آواز ۔
آبلہ = چھالا ۔ پھپھولا ۔
اُف = افسوس حیف ۔
زہرہ = بکسر ز ہرہ پِتا ۔ طاقت اور بضم نام ستارہ ۔

گلگشت = چمن کی سیر ۔
وحشت = دیوانگی ۔ باولاپن ۔
جاناں = معشوق ۔ اس میں الف و نون نسبت کا ہے منسوب بجاں ۔
بزم = مجلس محفل ۔ انجمن ۔ سبھا ۔
قفل = تالا ۔
دہن = منہ ۔
قمر = چاند ۔
سیم تن = وہ شخص جسکا بدن چاندی کا جیسا سفید اور شفاف ہو ۔ مجازاً نہایت خوبصورت ۔
ناصح = نصیحت کرنے والا ۔ واعظ ۔ سکھلا دینے والا ۔
مہِ کنعاں = مراد از حضرت یوسف ۔
روزِ جزا = قیامت کا دن ۔ وہ روز جبکہ گنہگار اور نیکوکار اپنے اعمالوں کی سزا و جزا پاوینگے ۔
درختِ چنار = ایک مشہور بے پھل

درخت ہوتا ہے جسکے پتے انسان
کے ہاتھ کی شکل کے ہوتے ہیں اور
اُس میں سے آگ نکلتی ہے -
وائرۂ شہ اثر = جسکا اثر برعکس ہو ۔موصوف
کی صفت واقع ہوتا ہے -
اجل چارہ = وہ شخص جسکا علاج موت
ہو ۔زندگی سے بیزار -
گوہر = موتی ۔مجازاً معشوق کے دانت
لطف = مہربانی ۔عنایت ۔کرپا -
قضا = حکم خدا ۔موت ۔وہ وقت جو بار
جو ٹل گیا ہو -
طبیب = حکیم ۔بید -
عشق حقیقی = خدا تعالیٰ کی محبت ۔پریم
عشق مجازی = دُنیوی محبت -
بیعت = مرید ہونا ۔شاگرد بننا -
فندق = ایک سُرخ رنگ کا میوہ
ہوتا ہے ۔مہندی لگے ہوئے پوروے
(مجازاً)

نجات = رہائی ۔چھٹکارا ۔موکش
برگ گیاہ = گھاس کا پتہ ۔محض گھاس
نماز = اہل اسلام کی عبادت کا طریق
جو مشہور لفظ ہے -
پامال = کچلنا ۔روندنا ۔کچلا ہوا -
تیغ بکف = وہ حالت جبکہ تلوار
ہاتھ میں ہو -
اسد = شیر اور تخلص ہے ایک شاعر کا -
مومن = صاحب ایمان اور تخلص ہے ایک شاعر کا -
خطاب = وہ نام جو بادشاہوں یا حاکموں
کی طرف سے عزت کے واسطے عطا ہو -
مے = شراب -
قمار خانہ = جوا کھیلنے کا مکان -
کعبتین = چوسر کھیلنے کا پاسا -
کعبہ = اہل اسلام کے ایک متبرک
مقام کا نام ہے -
رہزن ایمان = مراد از معشوق -
اعمائے مادر زاد = مادر زاد اندھا -

جسم کا اندھا۔

رعنائی = زیبائش - خوشنمائی۔

توقع = امید - بھروسہ۔

خبط = دیوانگی - باولاپن۔

مجنون - پاگل - دیوانہ - وہ شخص جو لیلیٰ پر عاشق تھا (قیس)

صبا = مشرقی ہوا یا پروا ہوا (محض ہوا)

خزاں = ایک موسم کا نام ہے جس میں اکثر درختوں کے پتے گر جاتے ہیں

جراحت = زخم - گھاؤ۔

بے ساختہ = بے دھڑک - بے سوچے

تشنہ = پیاسا اور تخلص ایک شاعر کا ہے

چاہ = کنواں۔

روح - جان - جیو آتما اسکی تین قسمیں ہیں

روح - حیوانی - نباتاتی - جماداتی

جسم - بدن - انگ -

انجمن - مجلس - محفل - سبھا -

پروانہ - ایک جانور ہوتا ہے جو شب کے وقت چراغ پر جل مرتا ہے (پتنگ)

ازل - جسکا آغاز نہ ہو -

موسیٰ = ایک پیغمبر کا نام ہے جنکا صفتی نام کلیم اللہ ہے -

شاہد = گواہ - معشوق -

ثواب - نیک کام کا عوض -

عذاب = تکلیف - سختی - دکھ

سگِ دنیا = دنیا کا کتا - مجازاً دنیادار آدمی جو دنیا کی باتوں میں مشغول ہو -

فرشتہ = اصل فرستہ - کارکنان قدرت

ہم پایہ = ہم منصب - برابر رتبہ والا آدمی -

خس = کوڑا کرکٹ - گھاس -

کاکلِ مشکیں - سیاہ خوشبودار بال - زلف معشوقاں -

عرش - تختِ الٰہی - نویں آسمان پر بعض اشخاص خدا کو ایک تخت پر جلوہ فرما خیال کرتے ہیں -

خلیل - حضرت ابراہیم کا لقب ہے -

جو ایک پیغمبر تھے (اور دوست صادق)

پردہ کتان - کتان کا پردہ - کتان
ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے جو چاند کی
شعاع سے پھٹ جاتا ہے -

پنہاں = پوشیدہ -

منجم = نجومی - اختر شناس -

طالع = نصیبہ -

وفا دشمن = بے وفا - مراد معشوق -

بدگماں = شکی - وہمی - وسواسی -

ترک = معشوق سے مراد ہے (کیونکہ
ترک اکثر خوبصورت ہوتے ہیں) -

قربانی = اہل اسلام میں ایک رسم ہے
جان کا صدقہ -

صُراط = راستہ - مجازاً وہ پل جس پر سے
گنہگار بروز قیامت گزریں گے -

مرکب = سواری اگر بہ تشدید ہو تو
بمعنی ہیو متر -

تلمیح = شعر میں کسی قصہ کی طرف اشارہ کرنا

منکر و نکیر = جمع دو شنا - وہ دو فرشتے
جو مُردوں سے قبر میں سوال کریں گے -

کدورت = گدلاپن - رنج - دل کا غبار

گلزار ہستی = مراد دنیا سے ہے -

صرّاف = پرکھنے والا -

عُسرت = تنگی -

حسرت = افسوس - یاس - حرماں -

داغ = دھبّا اور تخلص ہے ایک شاعر کا -

کشت = کھیتی -

التفات = مہربانی - عنایت - لطف و کرم

عزم = ارادہ - قصد -

مچلکا = اقرار نامہ -

کچہری = حکام کی نشست گاہ - انصاف
کرنے کا مقام - عدالت -

گیسو = وہ بال جو سر کے دونوں طرف
چہرے پر جھکتے رہتے ہیں -

انگشت حنائی = مہندی لگی ہوئی
انگلیاں -

وضو = نماز کے واسطے ہاتھ پاؤں منہ دھونا ۔
محتسب = حساب گیرندہ حاکم جو خلاف شرع باتوں کی ممانعت کرے ۔
جلّاد = پوست کھینچنے والا ۔ تلوار مارنے والا ۔ مجازاً معشوق ۔
دُخترِ رز = شراب سے مراد ہے ۔
عارف = خداشناس ۔
بے محابا = بے دھڑک ۔ بے خوف ۔
آتشِ خاموش = بجھائی ہوئی آگ ۔ باضافت توصیفی ۔
ناوک فگن = تیرانداز
نزع = مرنے یا دم نکلنے کا وقت ۔ جانکنی ۔
عید = خوشی ۔ مسلمانوں کے ایک خاص تہوار کا نام ہے ۔
درہم = یا درم ۔ ساڑھے تین ماشہ کا وزن ہوتا ہے ۔ سکہ ۔

ذوق = شوق اور ایک شاعر کا تخلص ہے ۔
لیلیٰ = نام مجنوں کی معشوقہ کا ۔ سیاہ رنگ والی عورت ۔
محمل = اونٹ کا کجاوہ ۔
اختر = ستارہ ۔ یا تارہ ۔
تیرہ بخت = بدبخت ۔ بدنصیب ۔
ہما = ایک فرضی جانور کا نام جن کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ اگر اس کا سایہ آدمی کے اوپر پڑ جائے تو وہ بادشاہ ہو جاتا ہے ۔
خلش گر = بداندیش ۔ دشمن ۔ نیش زن ۔
ہفتاد و دو فرقہ = باعتبار مشرب اہل اسلام کے بہتّر فرقے ہیں ۔
حسد = دشمنی ۔ عداوت ۔ بیر ۔
معنبر = خوشبودار ۔
پشیماں = شرمندہ ۔
طلسم = موہوم خیالات جو نظر آویں ۔ بشکل عجیب و غریب خزانوں کا نشان

یونانی لفظ ہے۔

قفل ابجد = ایک قسم کا تالا ہوتا ہے جو حروف ابجد کے ملانے سے کھل جاتا ہے۔

مکتب = مدرسہ۔ پاٹھ شالہ۔

آہنگ = اس لفظ کے بیشمار معنی ہیں راگ کا پردہ۔ آواز۔ ارادہ۔ وقت

عتاب = غصہ۔ خفگی۔ طیش۔

وفا = وعدہ کا پورا کرنا۔

نرگس = ایک پھول مشابہ آنکھ کے ہوتا ہے

خمار آلودہ = حالت جو نشہ میں ہو۔ نشیلی حالت۔

قفس = پنجرہ۔

طوطی = ایک مشہور جانور ہے بعض اسکو مذکر اور بعض اس کو مونث باندھتے ہیں۔ شعروں میں

جانباز = جان پر کھیلنے والا۔ مراد عاشق صادق۔

قوی = مضبوط۔ طاقتور۔

لخت جگر = بہ ترکیب اضافی۔ جگر کا ٹکڑا۔

دامن مریم = محض بہ ترکیب اضافی حضرت مریم کا دامن مجازاً عصمت و عفت

برہمن = ہندوؤں کی وہ قوم جس کے سپرد مذہبی احکام کی تعلیم تھی۔

دزد حنا = وہ سفیدی جو مہندی لگاتے وقت ہاتھوں میں رہ جاتی ہے۔

نگہ سحر فن = سحر فن نگاہ کی صفت واقع ہوا ہے۔ جادو بھری نگاہ۔

عشوہ = ناز و ادا۔ فریبندہ حرکات۔

بانی اسلام = حضرت ابراہیمؑ سے مراد ہے۔

عدم = نیستی۔

سہل ممتنع = وہ نظم یا نثر جو دیکھنے میں آسان ہو مگر اس کا مطلب حل کرنا مشکل ہو۔

کلام ادق = باریک کلام مشکل کلام
لحد = ایک خاص قسم کی قبر جس میں مسلمان
مردہ کو غسل کیا ہوا پانی ڈالتے ہیں
سپہر = آسمان۔ آکاس۔
سپہ = مخفف سپاہ کا۔ فوج۔
تقویم پارینہ = پرانی جنتری نجومیوں کی
افسانہ = قصہ کہانی۔
واعظ = وعظ کرنے والا ناصح سکھشا
دینے والا۔
خلد = بہشت۔
عذاب الیم = سخت عذاب۔ بھاری
مصیبت۔ الیم صفت ہے۔
آب تیغ = تلوار کا جوہر۔ تیزی۔ تلوار
کی دھار۔
آب حیوان۔ ایک چشمہ کا نام ہے
جسکی نسبت خیال کرتے ہیں کہ اسکے
پانی پینے سے حیات ابدی حاصل
ہو سکتی ہے۔

گور = قبر۔
ایمان = دھرم۔ خدا کا دل سے یقین کرنا۔
اعدا = عدو کی جمع ہے بمعنی دشمن
ریحان = ریشمی۔
تسبیح = مالا۔ سمرن۔
زنار = جنیو۔ جسکو اکثر ہندو گلے میں
ڈالے رہتے ہیں۔
کاسہ = پیالہ۔ مشہور برتن ہے۔
سبک = ہلکا۔ چھلکا۔
ناو = کشتی۔ یہ فارسی لفظ ہے۔
وصل = ملاقات معشوق کا ملاپ۔
گرداب = بھنور۔
قسام ازل = مراد از ذات خدا تعالے
زاہد = زہد کرنے والا۔ پرہیزگار۔
نکہت گل = پھول کی خوشبو۔
قیس = مجنوں کا دوسرا اصلی نام۔
جو لیلی پر عاشق تھا۔
جراح = زخموں کا درست کرنے والا۔

سینے والا (ڈریسر)
فخر = عزت - شیخی -
مار گنج = خزانہ کا سانپ ۔ بعض آدمی خیال کرتے ہیں کہ خزانوں پر سانپ محافظ ہو جاتا ہے ۔ مجازاً زلف ۔
روزہ = جس دن کچھ نہ کھایا جاوے۔ فاقہ۔
قماش = وضع - ڈھنگ - طور -
زبان آسیا = چکی کا کیلا یا محور
آسیا = چکی -
گریبان = گری اور بان سے مرکب ہے گری بمعنی گردن بان معنی کلمہ حفاظت یعنی گلے کا محافظ -
پیکان = تیر برچھے کی بھال
دوش = کندھا ۔ شب گزشتہ ۔
عقدہ = گرہ -
حلقہ در گوش = فرمانبردار ۔ غلام نوکر ۔ چاکر ۔ (بالیاں)
بدزبان = برائی کرنے والا ۔ عیب جو

بدشعار = بدطریقہ - بدچلن اور تہذیب سے مراد ہے -
اللہ ہو = طریق صوفیوں میں ایک خاص قسم کی عبادت اس لفظ سے ادا ہوتی ہے -
شانہ = کندھا - کنگھا - کنگھی -
خورشید = سورج مرکب ہے خور اور شید سے
ارمان = ہوس - آرزو -
عقیق = ایک قیمتی سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے -
یمن = ایک ملک کا نام ہے -
حکاک = مہر کن -
فیروزہ = ایک قسم کا پتھر ہوتا ہے - سبز رنگ کا -
جلا = روشن کرنا - صاف کرنا -
ہلال = دوج کا چاند -
انانیت = خودی - غرور -
غماز = چغل خور - آنکھوں سے

اشارہ کرنے والا ۔
دار = سولی ۔ پھانسی ۔ امر از داشتن ۔
منصور = نصرت یافتہ ۔ فتح یافتہ ۔
ایک کامل فقیر کا نام ہے ۔
حسن گندم گوں = گیہوں رنگ ۔
آدم = (پہلا) سب سے پہلا مرد ۔
وہ شخص جو سب سے پہلے پیدا ہوا ۔
ابو البشر ۔
ابن آدم = آدم کی اولاد ۔ انسان ۔
تقلید = پیروی کرنا ۔
نفس شوم ۔ شوم نفس کی صفت
ہے معنی ظاہر ہیں ۔
ندامت = شرمندگی ۔
نور = روشنی ۔ تجلّی ۔
طاس قلیان ۔ بڑا طاس ۔ قلیان (حقہ)
وہ ایک بڑا طشت ہوتا ہے جس
میں پانی بھر کر حقہ رکھ دیا کرتے
ہیں کہ ٹھنڈا رہے ۔

ابر مردہ = اسفنج ۔ اکثر طلبا نے شفاخانوں
میں دیکھا ہوگا ۔ اس سے زخم دھوتے ہیں
ابر بہمن ۔ بادشمسی کا نام ہے جو فروری
فروری بھاگن سے ملتا ہے ۔
دم آتشیں = گرم سانس ۔ باضافت
توصیفی ۔
صحرا = جنگل ۔ بیابان ۔
تصویر = کسی چیز کا عکس اتارنا مشہور
لفظ ہے ۔
صلح = دوستی ۔ جنگ کے خلاف ۔
فرط = زیادتی ۔ کثرت ۔
اجابت = قبول کرنا ۔ منظوری ۔
عنقا = ایک فرضی جانور کا نام ہے
جس کا وجود کالعدم ہے ۔ یعنی نایاب
برقع = ایک خاص کپڑا جو عورتیں پہن کر باہر
آمین اللہم = خدا قبول کرے ۔ خدا
ایسا ہی کرے ۔ دعائیہ کلمہ ہے ۔
رم = بھاگنا ۔

ابرام = تنگ کرنا قبول کرنا مضبوط کرنا
الزام = تہمت دینا۔ کلنک لگانا۔
پندار = غرور۔ اجھوان۔
چرخ زنگاری = آسمان سے مراد ہے بلحاظ اصلی رنگ۔
سورہ یوسف = قرآن میں ایک آیت ہے جو تسخیر وغیرہ موقع پر پڑھتے ہیں۔
خونبہا = خون کا عوض۔ خون کا مول یا قیمت
ہجو = برائی کرنا۔
تسخیر = مطیع کرنا۔ قابو میں کرنا۔
بغض = عداوت۔ دشمنی۔ کینہ۔
تعریض = چھیڑنا۔ کسی کو کام پر لانا۔
ملول = رنجیدہ۔ غمگین۔ اداس۔
ملک الموت = موت کا فرشتہ۔ وہ فرشتہ جو جان نکالنے کی خدمت پر متعین ہے۔ عزرائیل۔
شاعر = شعر۔ غزل۔ بیت بنانیوالا۔
لامکاں۔ بے ٹھکانا جسکا کہیں مکان نہو۔

سہیل = ایک ستارے کا نام ہے۔
پارسا = پرہیزگار۔ گناہ سے بچنے والا۔
مرحبا = شاباش۔ واہ واہ۔
گردباد = طوفان۔ بگولا۔
معدوم البصر = جو بینائی سے محروم ہو۔ اندھا۔
عقرب = بچھو۔ مشہور جانور ہے۔
رفعت = بلندی۔ عزت۔
لقمان = ایک مشہور حکیم کا نام ہے۔
قُم مسیح۔ وہ الفاظ جنکے ذریعہ سے حضرت عیسیٰؑ مردوں کو اٹھاتے تھے۔
مشاطہ = کنگھی کرنے والی عورت۔ نائن
نبات = مصری۔
سیماب = پارہ۔ مرکب ہے سیم اور آب سے
الحان = آواز اور لے۔
رقت = باریکی۔ پتلاپن۔ نرمی۔
شفق = وہ سرخی جو بوقت صبح وشام آسمان کے کناروں پر نظر آیا کرتی ہے

مدت العمر = عمر کی مدت ۔

نیلم = ایک مشہور پتھر ہوتا ہے ۔

تعزیر = تکلیف دینا ۔ سزا دینا ۔

قلقل مینا = صراحی کی آواز ۔

مینا = صراحی ۔ شراب کی بوتل ۔

قل = اردو میں اسکے معنی کہو اور ایک سورہ کا نام ہے ۔

دیت = خونبہا خون کے معاوضہ کا زر ہے

فرہاد = ایک مشہور شخص کا نام ہے جو شیریں پر عاشق تھا ۔

کذب خفی = در پردہ جھوٹ بولنا ۔

عیادت = بیمار پرسی ۔

شہید = کشتہ ۔ گواہ ۔ جو خدا کی راہ میں مر گیا ہو ۔ وہ شخص ۔

عارض = چہرہ ۔

خنجر = کٹار ۔

شعبدہ = بازیگری ۔ بھان متی کا کھیل

مہ نو = دوج کا چاند ۔

توسن = سرکش گھوڑا ۔

نرگس = ایک قسم کا پھول آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے ۔

مرجع = جسکی طرف رجوع کیا جاوے اسم ظرف ہے ۔

بت طناز = معشوق سے مراد ہے جو رمز کنایہ سے باتیں کرے ۔

طاؤس = مور ۔ ایک خوبصورت جانور ہوتا ہے ۔

مانی = ایک مشہور نقاش کا نام ہے ۔

نخل دار = سوئی کی نوک مراد ہے ۔

سرد مہر = بے محبت ۔ اکل ۔

نخل سرمازدہ = جاڑے سے مارا ہوا درخت ۔ پالے مارا درخت ۔

مصحف عارض = چہرہ کا خط مراد ہے ۔

کلام اللہ = قرآن سے مراد ہے ۔

لوح = تختہ ۔ تختی

آتش = آگ ۔ اور تخلص ایک شاعر کا ہے

زمرد = سبز رنگ کا ایک جواہر ہوتا ہے

حریف = مقابل اور ہم پیشہ - شریک

افعی = ایک قسم کا سانپ ہوتا ہے -

سفاک = خونریز - قتل کرنے والا -

تشویش = فکر - سوچ -

ساقی = شراب پلانے والا -

پیمانہ = پیالہ - اندازے کا برتن -

سیرت = خصلت - عادت - خو -

دُر - موتی - اگر ہندی لفظ ہو تو اسکے
معنی ہیں دور ہو - پرے ہٹ -

عرب = ایک اسلامی ملک کا نام ہے
جو برّاعظم ایشیا میں ہے -

غنچہ = کلی - جو ابھی کھلی نہ ہو -

بد دماغی = غصہ - تند مزاجی - سردرد -

شیریں = ایک عورت کا نام ہے جو
فرہاد کی معشوقہ تھی -

تارِ شمع = شمع کی لَو -

فروغ = روشنی کی چمک -

توحید = ایک ماننا ایک جاننا مجازاً
خُدا کو ایک ماننا -

برق = بجلی -

خرمن = خوشہ - کھلیان -

ضلالت = گمراہی -

فردوس = بہشت -

چشمۂ کوثر = مسلمانوں کے اعتقاد میں
بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا
پانی دودھ سے زیادہ سفید اور
شہد سے زیادہ میٹھا ہے -

فاتحہ = قرآن شریف کی پہلی سورۃ کا نام ہے -

ماہِ کامل = پورا چاند - پورن ماشی کا
چاند (بدر)

ذات = حقیقت - ہر شے -

منقار = چونچ - اسم آلہ -

صور = سینگ - وہ آلہ جسکو اسرافیل
بروز قیامت پھونکیں گے -

صفحۂ دہر = دنیا - زمانہ -

قمری = ایک مشہور پرند کا نام ہے
جو درخت شمشاد پر عاشق ہوتی ہے
خاکستر = راکھ ۔
قلق = رنج ۔ دکھ ۔ غم ۔ اور تخلص ہے
قبح = برائی ۔ بدی ۔
روز جزا ۔ عوض ملنے کا دن ۔ مراد
قیامت سے ہے
مقتل = مقام قتل ۔ وہ مقام جہاں
مجرموں کو سزا دیجاوے ۔
ضرر = نقصان ۔ گھاٹا ۔
ششش و پنج = فکر ۔ اندیشہ ۔ سوچ ۔
محرم = واقف کار ۔ قریب کا رشتہ دار
ناقوس = سنکھ ۔ جو اکثر مندروں میں
ہندو بجایا کرتے ہیں ۔
کلیسا = معبد ۔ ترسایان ۔ گرجا ۔
اذان = وہ اطلاعی آواز جو نماز کے
واسطے مسجد کا ملا دیا کرتا ہے ۔
انجم = ستارہ ۔ تارے ۔

تہیہ = سامان ۔
خرابات مغاں = شراب خانہ ۔
حدت = تیزی ۔ تپش ۔
حجاب = پردہ ۔
نقاب = روپوش ۔ چہرہ بند ۔ پردہ
جو چہرہ پر ڈالا جاتا ہے ۔
صوفی = اون کا کپڑا پہننے والا آدمی ۔
مجازاً فقیر ۔ زاہد ۔
میکدہ = شراب خانہ جہاں مدھرا بکتا ہے ۔
جواب نامہ = وہ کاغذ جو بعض اہل
اسلام یعنی اہل شیعہ مردہ کے ہمراہ
قبر میں رکھتے ہیں ۔
آبلہ = پھپھولا ۔
مائدہ = دسترخوان ۔
وسعت = چوڑائی ۔ فراخی ۔
تردامنی = گنہگاری ۔
زاہد = پرہیزگار آدمی ۔
قبا = ایک خاص قسم کا کپڑا ہوتا ہے

مجازاً انگرکھا۔

زنبور = بھڑ۔ تتیا۔

حور = جمع ہے حوراکی۔ وہ عورتیں جو سفید رنگ اور سیاہ چشم و سیاہ مو ہوں۔ مجازاً بہت خوبصورت۔

نظارہ = دیکھنا۔ دیدہ بازی کرنا۔

عاجز بیاں = جو بیان کرنے میں معذور ہو

ثمر = پھل۔

فلک = آسمان۔ آکاس۔

ملک = فرشتہ اور اگر لام پر زیر ہو تو بادشاہ۔

شادی مرگ = مارے خوشی کے مرجانا۔ حالت خوشی میں دم نکل جانا۔

توفیق = موافق کرنا۔ برابر کرنا۔ مدد۔

مضطر = بے قرار۔

سلک = موتیوں کی لڑی۔

رشتہ = دھاگا۔ ڈورا۔

خس خانہ = جس مکان میں خس کی ٹٹیاں لگی ہوئی ہوں۔

تہ خانہ = ایک سرد مکان ہوتا ہے جو اصلی مکان کے نیچے تہہ میں بنایا جاتا ہے۔

دمدمہ = مکر۔ حیلہ۔ نقارہ کی آواز قلعہ کی چار دیواری۔

چراغ مُردہ = بجھا ہوا چراغ

گورِ غریباں = وہ جگہ جہاں پردیسی اور لاوارث مُردہ دفن کئے جائیں

سکندر = ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے۔

نصیر = ایک شاعر کا تخلص ہے۔ مددگار۔

انگشت بدنداں = متعجب۔ متحیر۔ حیراں۔

سر بگریباں = پریشان۔ ہکا بکا۔

انفصال = فیصلہ کرنا۔

نیرنگی = جادوگری۔ جادو۔ شعبدہ۔

ظلمت = اندھیرا۔ تاریکی۔

عصیاں = گناہ۔

طیش = غصہ۔

ظرف = برتن۔

فغفور = چین کے بادشاہوں کا خطاب ہے

چینی = ہر شے منسوب بملک چین۔ چینی جیسے اکثر پیالے وغیرہ بنے ہوتے ہیں۔

جنگ زرگری = فریب آمیز لڑائی۔ دھوکے کی باتیں۔

تطاول = ظلم۔ تعدی۔

دادرس = منصف۔ نیاکاری۔

فالق الاصباح = خدا تعالیٰ سے مراد ہے

تغافل = غفلت کرنا۔

غریب خانہ = اپنا مکان۔ متکلم بطور کسر نفسی اپنے مکان کی نسبت کہا کرتا ہے۔

شبنم = اوس۔ پالا۔ مرکب شب اور نم سے

کاسہ سر = کھوپڑی۔

کاسۂ سائل = فقیر کا پیالہ جس میں بھیک مانگا کرتے ہیں۔

غمزۂ غماز = معشوق کے اشارہ سے مراد ہے جو آنکھ سے کیا جاوے۔

آب پیکاں = تیر۔ یا بھال۔ یا برچھی کی چمک۔

زیارت = کسی متبرک مقام کے درشن یا کسی بزرگ کی ملاقات۔

دشت = جنگل۔

شوخیٔ حنا = مہندی کی شوخی یا اسکی خوش رنگی۔

جر ثقیل = ایک علم کا نام ہے جسکے ذریعہ سے بھاری چیزوں کو اوپر اٹھا سکتے ہیں۔

پشتہ = سہارا۔

گنبد = کھمبا۔ اصل اس کی [illegible]

تربت = قبر۔

سوفار = تیر کا منہ۔

سنگ جراحت = سیل کھڑی۔

بُعد = دوری۔ فاصلہ۔

چراغ سحری = قریب المرگ۔ کیونکہ
صبح کے وقت چراغ بجھنے کو ہوتا ہے
مریخ = ایک ستارہ کا نام ہے۔
(منگل دیوتا)
نالہ آہن گداز = وہ رونا جو لوہے کو
بھی گلا دے۔ مراد نہایت درد
انگیز نالہ۔
ماہ یک ہفتہ = سات دن کا چاند۔
ساتویں کا چاند۔
صہبا = انگوری شراب۔
سلسبیل = بہشت میں ایک چشمہ ہے
شراب طہور۔
فغاں = شور۔ فریاد۔ نالہ۔
طالع = نصیب۔ بخت۔ بھاگ۔
پاسباں = چوکیدار۔ محافظ سنتری۔
سحر سامری = سامری ایک مشہور جادوگر
کا نام۔ اُس کا جادو۔ مجازاً معشوق
کی باتیں۔

بدلگام = مراد سرکش بیہودہ گو۔
بے محابا = بے دھڑک۔ بے کھٹکے
بے خوف۔ بے اندیشہ۔ فوراً
حساب ابجد = ایک مشہور حساب
کا نام ہے جس میں حرفوں کے
ہندسے معین ہوتے ہیں اور اسکے
ذریعہ سے کسی واقعات کی تاریخ
کے سن نکالا کرتے ہیں۔
ناسور = وہ زخم جو ہمیشہ بنا رہے۔
تلازمہ = کسی خاص شے کے متعلقات
کا خیال رکھ کر عبارت تحریر کرنا۔
مراعات النظیر = عبارت میں مناسب
الفاظ یا اشاروں کا لانا۔
آمین = معنی اے خدا قبول کرے
یہ لفظ عربی زبان کا ہے۔
فندق پا = مہندی لگے پاؤں کے
پوروں کی سرخی سے مراد ہے۔
گل اور نرگس = ایک سرخ رنگ کا

گھنڈی دار پھول ہوتا ہے۔
خفی = پوشیدہ۔ اور ایک شاعر کا تخلص۔
برزخ کبریٰ = مراد از ذات پیغمبر صاحب اور وہ چیز جو دو مخالف چیزوں میں حائل ہو جیسے اعراف بہشت اور دوزخ کے درمیان حائل ہے۔
ید بیضا = دیکھو دست بیضا کی شرح۔
رسن سخن = مراد شاعری۔

باب سوم

گزشتہ اشعاروں کے متعلق محاوروں اور اصطلاحوں کی مفصل تشریح

(ردیف الف)

کھوج نہ پانا = پتہ نہ لگنا۔ نشان نہ پانا۔ راستہ کا سراغ نہ لگنا (درجہ فنا فی اللہ)
اُلجھنا = پھنسنا۔ جھگڑے میں پڑنا۔ مصیبت میں گرفتار ہونا۔
جہان سے اُٹھنا = دنیا سے کوچ کرنا۔ مرجانا۔ جہان کو چھوڑ دینا۔ راہی ملک عدم ہونا۔
دل آجانا = عاشق ہونا۔ جی کا آجانا۔ دل کا آنا۔ کسی پر فریفتہ ہونا۔

مائل ہونا - موہبت ہونا -

سر اترنا = سر کٹ جانا - مر جانا - موت کا شدہ دیکھنا - تن سے سر جدا ہونا -

دل سے اتار دینا = ذلیل کرنا - خاطر میں نہ لانا - کسی کی محبت دل میں نہ رکھنا (ترک محبت) -

جی جانا = مر جانا - جان دینا - جی سے گزرنا - جی اٹھنا - زندہ ہو جانا - (ذو معنی ہے)

آگ ہو جانا = خفا ہونا - حالتِ غصّہ میں چہرہ سرخ ہو جانا - غصّے سے بیتاب ہونا -

دل سرد ہو جانا - جی ٹھنڈا ہونا - دل ہٹ جانا - بیزار ہونا -

سو نیزے پانی چڑھا دینا = کسی کام میں مبالغہ کرنا - مشکل کام کرنا - پانی بہت اونچے چڑھا دینا -

طوفان باندھنا = تہمت رکھنا - الزام لگانا -

آگ پھونک دینا = آگ لگا دینا - جلا دینا - برانگیختہ کرنا - عشق پیدا کر دینا - سوزش پیدا کر دینا - جلن پیدا کرنا -

آنکھ نہ لگنا = نیند نہ آنا - بےچین ہونا - بیقرار ہونا -

آنکھ لگ جانا = نیند آ جانا - دل لگی ہونا - عاشق ہونا - محبت پیدا کرنا - کسی پر طبیعت آ جانا - نباہ کرنا -

آنکھیں دکھانا = دھمکانا - خفگی کی نگاہ سے دیکھنا - چشم نمائی کرنا - گھورنا -

غصّے کی نگاہ سے دیکھنا۔ انکار کرنا۔ بے مروتی کرنا۔

آنکھیں پھر جانا = پتلیوں کا اوپر کو چڑھ جانا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا۔

چتون بدل جانا۔ بے مروت ہو جانا۔

تیور بدل جانا = خفا ہو جانا۔ پیشانی میں بل پڑ جانا۔ ناخوش ہونا چہرہ کا رنگ متغیر ہونا۔

سر کے بل جانا = تعظیم و تکریم کرنا۔ عزت و توقیر کرنا۔ پاؤں کا کام سر سے لینا۔

آنکھیں پتھرا جانا = حیرت میں ہونا۔ ششدر رہ جانا۔ چکاچوند ہو جانا۔ آنکھیں مثل پتھر ہو جانا۔

پتھر نچوڑنا = سخت دل کو رحم دلانا۔ سنگدل آدمیوں کو نرم کرنا۔ ناممکن بات کرنا۔

سوگ رکھنا = ماتم کرنا۔ رنج و غم کرنا۔ رسم ماتم ادا کرنا۔

آنکھوں سے لگانا = قدر کرنا۔ عزت کرنا۔ کسی چیز کو پاک سمجھ کر اعزاز کرنا۔

آنکھیں نیچی ہو جانا = شرمندہ ہونا۔ شرمانا۔ خفیف ہونا۔ شرمگیں ہونا۔

آنکھیں بھر کر دیکھنا = پوری نگاہ سے دیکھنا۔ بغور دیکھنا۔ گہری نظر سے دیکھنا

آنکھیں دیکھنا = خفگی دیکھنا۔ نظر کو تاڑ جانا۔ چتون سے بات کو پا جانا۔ تجربہ کار آدمیوں میں رہنا۔ سرد و گرم آزمانا۔

آنکھ ہو جانا = سمجھ آنا۔ عقل آنا۔ بات حاصل ہونا۔ حقیقت پر واقف ہونا۔ خبردار ہونا۔

آنکھوں میں جادو ہونا = آنکھوں میں تاثیر ہونا۔ آنکھوں میں افسوں ہونا۔ آنکھوں میں موہ لینے کی تاثیر ہونا۔ مطیع بنانے کی تاثیر ہونا۔

لبھانا = فریفتہ یا مائل کرنا۔ راغب کرنا۔ گرویدہ کرنا۔

آنکھوں آنکھوں میں دل لبھانا = اشاروں میں دل لبھانا۔ عیاری کرنا۔

کانوں کان خبر نہ ہونا = بالکل خبر نہ ہونا۔ نہایت پوشیدہ کام کرنا۔

لب چاٹنا = تاسف کرنا۔ عاجز ہونا۔

اٹکنا = رُکنا۔ ٹھہرنا۔ پھنس جانا۔

خاک پھانکنا = واہی تباہی پھرنا۔ بیکار وقت گنوانا۔ تضیع اوقات کرنا۔

آسمان کی طرف دیکھ کر چپ ہو جانا = حیرت میں رہنا۔ ششدر ہو جانا۔ مایوس ہونا۔ (چونکہ آسمان کو مورد بلا کہتے ہیں) اس واسطے مصیبت میں ضبط کرنا۔ خاموش ہو جانا۔ بات نہ کرنا۔

پانی پانی ہونا = شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ خفیف ہونا (فارسی آب شدن)

پھول پڑنا = آگ لگنا۔ آفت ناگہانی برپا ہونا۔ پتنگا پڑنا۔ بدن پر سفید سفید نشان پڑ جانا۔ شرارہ پڑنا۔

چٹکیوں میں اڑانا = کسی کی بات کو خیال میں نہ لانا۔ ہنسی میں ٹال دینا۔ کسی کے کہنے کی پروا نہ کرنا۔ ہنسی اڑانا۔ خفیف کرنا۔

ہوا باندھنا = شیخی کرنا۔ شعبدہ بازی کرنا۔ جھوٹی عزت قائم کرنا۔

دم ہوا ہو جانا = مرنا۔ جان نکلنا۔ خوف غالب ہونا۔ ڈرنا۔

آنکھیں بچھا دینا = نہایت خاطر تواضع کرنا۔ بہت ہی تعظیم و تکریم کرنا۔
محبت سے پیش آنا۔ آدر ستکار کرنا۔

آنکھ ملنا۔ آنکھ کے سامنے آنکھ ہونا۔ سامنے ہونا۔ روبرو ہونا۔ مقابل
ہونا۔ محبت پیدا ہونا۔ باہم دوستی ہونا۔

کسی کو منہ چڑھانا = بے ادب بنانا۔ گستاخ بنانا۔ شوخ چشم کرنا۔
مقابلہ کرانا۔ سامنا کرانا۔ اعزاز کرنا۔ صاحب منصب بنانا۔

منہ دکھانا = کسی کے سامنے آنا۔ روبرو ہونا۔ ملنا۔ ملاقات کرنا۔

آنسو بہانا = رونا۔ پیٹنا۔ آنسو گرانا۔ ماتم کرنا۔ آنسو بہانا۔

آگ لگنا = آگ جل اٹھنا۔ شدت گرمی۔ چلچلی۔ کڑاکے کی بھوک لگنا۔
عشق بھڑکنا۔ حسد کرنا۔ غصہ آجانا۔ گراں ہونا۔ مہنگا ہونا۔

آنکھوں میں کھٹکنا = آنکھوں کو برا معلوم ہونا۔ آنکھوں میں خار گزرنا
کسی کو دیکھ کر جلنا۔

آنکھوں میں رہنا = نظروں میں رہنا۔ نگاہوں میں رہنا۔ تصور و خیال
میں رہنا۔ نہایت پیارا اور عزیز ہونا۔

آنکھوں میں رکھنا = آنکھوں کے سامنے سے کہیں نہ جانے دینا۔ نظروں
میں رکھنا۔ نہایت حفاظت رکھنا۔ ڈانٹ میں رکھنا۔ لاڈ و پیار
سے رکھنا۔ نہایت عزیز رکھنا۔

پانی بھرنا = کنوؤں سے پانی کھینچنا۔ غلامی کرنا۔ خدمتگاری کرنا۔ شرمانا

نیچا پڑنا۔ نادم ہونا۔ لوہا ماننا۔

دیوانگی بھاگنا = دیوانہ پن رفع ہونا۔ باولاپن جاتا رہنا۔ ہوش و حواس میں آنا۔

پھونکنا = منتر پڑھ کر دم کرنا۔ پھونک مارنا۔ جلا دینا۔ دق کرنا۔ ورغلانا۔ مشہور کرنا۔ حقہ کا پانی ٹھیک کرنا۔

سیانے = عقلمند ہوشیار۔ اور وہ اشخاص جو اکثر جھاڑ پھونک کیا کرتے ہیں۔ اور گنڈا تعویذ اور جنتر منتر کرنے والے اشخاص۔

ٹھیک بنانا = درست بنانا۔ سزا دینا۔ گوشمالی کرنا۔ مارنا۔ پیٹنا۔

جھرجھری لینا۔ کپکپانا۔ تھرتھرانا۔ لرزنا۔ جھرجھری لینا۔

جگر تھام لینا = آپ کو قابو میں رکھنا۔ مضبوط رکھنا۔ استقلال سے رہنا۔ دہل جانا۔

مٹی میں ملنا۔ خراب ہونا کسی چیز کا بگڑ جانا۔ بیکار و بوسیدہ ہونا۔

پھول آنا = درختوں میں پھول آنا۔ کپڑوں سے ہونا حیض آنا۔

پھول نہ لگنا = بارور نہ ہونا۔ درخت کا بے پھل رہنا ناکامیابی۔

ناخن سے گوشت چھڑانا = دشوار کام کرنا۔ ناممکن کام کرنا مشکل کام کرنا۔

گل کھلانا = فساد کا بیج بونا عجیب غریب بات نکالنا کسی پوشیدہ راز کا ظاہر کرنا۔

آستین چڑھانا۔ لڑائی کو آمادہ ہونا مستعد جنگ ہونا۔ سامنا کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ (اکثر لڑائی کے وقت آستین کو چڑھا لیا کرتے ہیں کہ بارج نہ ہو)

فلک پر چڑھانا = کسی کو عالی رتبہ پر پہنچا دینا۔ کسی کو صاحب مرتبہ بنا دینا۔ باتوں ہی باتوں میں صاحب توقیر بنانا۔

بول بالا ہونا = مشہور ہونا۔ نام بلند ہونا۔ کامیاب ہونا۔ شہرت ہونا۔

بھاگ لگنا۔ غرور کرنا۔ کسی مطلب کو پاکر فخر کرنا۔ اپنے کو کسی لائق سمجھنا۔

دل ڈوبا جانا = غمگین ہونا۔ سراسیمہ ہونا۔ متفکر ہونا۔ مایوسی کی حالت طاری ہونا۔

سر پہ ہاتھ دھر کر رونا = قسمت کو رونا۔ نہایت درجہ رنج کرنا۔ افسوس کرنا۔ پچھتانا۔

کچے گھڑے پانی بھرنا = نہایت دشوار کام کرنا۔ کسی کی اطاعت فرمانبرداری کرنا۔

کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے = یہ ایک ضرب المثل ہے جو ایسے موقع پر بولی جاتی ہے کہ ایک کا رنج دوسرے کی خوشی کا باعث ہو۔ ایک کا نقصان دوسرے کا فائدہ ہو۔

راہ پر نہ آنا = راستہ پر نہ آنا۔ ٹھیک نہ ہونا۔ قابو میں نہ آنا۔ درست نہ ہونا۔ نیکی اختیار نہ کرنا۔

کام تمام کرنا = کام پورا کرنا۔ مار ڈالنا۔ خودکشی کرنا۔

بے چین رکھنا = بے قرار رکھنا۔ بے آرام رکھنا۔ کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنا۔ مصیبت میں پھنسانا۔

پالا پڑنا = سابقہ یا واسطہ پڑنا۔ معاملہ پڑنا۔ تعلق ہونا۔ پھندے میں
پھنس جانا۔ بس میں آجانا۔ سر پڑنا۔ مکاح میں آنا۔

جان کے لالے پڑنا = زیست سے ناامید ہونا۔ جینے کے سالے پڑنا۔
جینے کی آس نہ رہنا۔ زندگی سے مایوس ہونا۔

(ب)

کالا منہ کرنا = منہ کو سیاہی لگانا۔ بےعزتی کرنا۔ شہر بدر کرنا۔ رسوا کرنا۔ بدفعلی
کرنا۔ زنا کرنا۔

نرم گرم اٹھانا = سخت و سست بری بھلی سہنا۔ تجربہ کار ہونا۔

جیسی کہیگا ویسی سنے گا = یہ ایک ضرب المثل ہے یعنی بھلا کہیگا بھلا
کہلائے گا۔ اور برا کہے گا تو برا کہلائیگا۔

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو = جو بات زبان زد خلائق ہوتی ہے
اس کا کچھ نہ کچھ وجود بھی ہوتا ہے۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔

تلووں سے آگ لگنا = غصے کے مارے آگ بگولا ہونا۔ طیش میں آنا۔
جھلا جانا۔

آنکھوں میں لہو اتر آنا = مارے غصہ کے آنکھ سرخ (لال) پڑ جانا۔
بہت جھنجھل میں آنا۔ جھنجھلانا۔ نہایت غصے ہونا۔

تقدیر سیدھی ہو جانا = بخت کا مساعد اور یاور ہونا۔ بات کا بنجانا۔

زمانہ کا موافق ہونا۔ اقبالمند ہونا۔

ہوا باندھنا = شیخی و غرور کرنا۔ شعبدہ بازی کرنا۔ جی سے بات بنانا۔ جھوٹی عزت قائم کرنا۔

دم آنا = سانس آنا۔ صبر و قرار آنا۔ جی میں جی آنا۔ طاقت آنا۔ جان آنا۔

زمانہ سے مورچے بندھنا = زمانہ سے لڑائی کے واسطے آمادہ ہونا۔ زمانہ سے دشمنی پیدا کرنا۔ سب کا برا بننا۔

انگاروں پر لوٹنا = رشک و حسد سے جلنا۔ کسی بات پر ناشکر کرنا۔ ناکام ہونا۔ نہایت بیقرار ہونا

بُت ہو جانا = خاموش ہو جانا۔ چپ ہو جانا۔ منہ سے بات نہ نکلنا۔ ششدر رہنا

پیٹ کا ہلکا ہونا = بات نہ پچنا۔ رازدار نہ ہونا۔ بات نہ چھپا سکنا۔

بڑ مارنا = بکواس کرنا۔ بہکی بہکی باتیں بنانا۔ مجذوبوں کی سی باتیں بنانا۔ بیہودہ باتیں بنانا۔

تھوڑا تھوڑا ہونا = خفیف ہونا۔ نادم ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ ذلیل ہونا۔

دیکھ یہ تیرے بوئے ہوئے کانٹے ہیں = یہ ایک ضرب المثل ہے جو ایسے موقع پر بولی جاتی ہے۔ کہ یہ تیری برائی کا پھل ملتا ہے یا تیری بدی کا عوض ملتا ہے۔

کان میں تیل ڈالنا۔ کچھ نہ سننا۔ خاموش ہونا۔ دم بخود ہونا۔

منہ پر چڑھنا = مقابلہ کرنا۔ برابری کرنا۔ منھ در منھ برائی کرنا۔ جڑ نکالنا

جی سے اُترنا = کسی چیز کی قدر و منزلت کم ہونا۔ پہلی سی محبت نہ ہونا۔
نظروں میں حقیر ہونا۔

چراغ گُل ہوجانا = چراغ بجھ جانا۔ شہرت کم ہو جانا۔ ناموری میں فرق آجانا۔

سنبھالا لینا = مرتے دم کسی قدر ہوش میں آنا۔ حالت نزع میں ذرا ہوش کی باتیں کرنا۔

دبانا = دھمکانا۔ ڈرانا۔ گاڑھنا۔ زبردستی کرنا۔

ج

بیعت مانگنا = مرید بنانا۔ چیلا کرنا۔ شاگردی میں لینا۔

نجات پانا = چھوٹ جانا۔ رہا ہونا۔ بے تعلق ہونا۔ گناہوں کی تکلیف
سے سبکدوش ہونا۔ موکش پانا۔

سایہ کی طرح پھرنا = بلا مضرت غیرے پھرنا۔ کسی کے نقصان کا
موجب نہ ہونا۔

مچل جانا = خفا ہونا۔ بے قابو ہونا۔ پھر جانا۔

جان پر کھیلنا = خودکشی کرنا۔ جان کو خطرہ میں ڈالنا۔ جان جوکھوں کا
کام کرنا۔ جاں بازی کرنا۔

آپے میں آنا = ہوش میں آنا۔ آپے میں آنا۔ ہوش و حواس قائم رکھنا۔
اپنی اصلیت پر واقف ہونا۔

اپنی اصلیت پر واقف ہونا۔

ٹانکے ہل جانا = گھبرا جانا۔ ہار جانا۔ عاجز ہونا قلعی کھلنا۔

گریبان میں سر ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ سرنگوں ہونا۔ شرمانا۔

قرآن کا جامہ پہننا = نہایت زاہد و پارسا۔ بڑا متقی پرہیزگار ہونا۔
کسی بات کا یقین دلانے کی پوری تدبیر کرنا۔

اپنا منہ دیکھو = اپنی حیثیت دیکھو۔ اپنے منصب پر خیال کرو (یعنی تم
اس لائق نہیں ہو)

نام کو بنیا ہونا = برائے نام بنیا ہونا۔ کچھ بھی نظر آنا۔ نہایت کم نظر آدمی۔

کیا کلیجہ ہے تماشائی کا = دیکھنے والا بڑا دلیر ہے۔ بڑا ڈھیٹھ ہے۔ بڑا
سخت دل ہے۔

کپڑے پھاڑ کر چمٹنا۔ پنجے جھاڑ کر چمٹنا = سب تعلقات کو چھوڑ کر ایک
کام میں مصروف ہونا۔ نہایت مستعدی کے ساتھ کسی کام کو انجام
دینا۔ کسی کو نہایت برا بھلا کہنا۔ کسی کو متواتر سخت و سست کہنا۔
کسی کے پیچھے پڑنا۔

آنکھوں سے پٹی باندھنا = آنکھوں پر کپڑا باندھنا۔ اندھا بننا۔ غافل
ہونا۔ متحیر ہونا۔ دیدہ دانستہ بیخبر بننا۔

پانی چرانا۔ کسی چیز یا زخم کا پانی پی لینا۔ زخم میں پانی کا اثر کر جانا (حاملہ ہونا۔
پیٹ سے ہونا)

جی ڈھیا جانا۔ غشی کی حالت طاری ہونا۔ جی پریشان ہونا۔ تفکر میں پڑنا۔

دولھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے = جب ایک شخص کی ذات کے ساتھ بڑا کارخانہ متعلق ہو۔ یا ایک شخص سے بہت سے آدمیوں کو فائدہ ہوتا ہو وہاں یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے۔

ذکر چلنا = ذکر ہونا۔ مذکور ہونا۔ ذکر آنا۔

لو لگنا = دھیان جمنا۔ رٹ لگنا۔ محبت پیدا ہونا۔ محو ہو جانا۔

عذاب میں ڈالنا = تکلیف میں ڈالنا۔ مصیبت میں پھنسانا۔

جی سن ہونا = جی بیٹھ جانا۔ ضعف و نقاہت کے باعث دل میں ایک کیفیت پیدا ہونا۔

دماغ عرش پر ہونا = غرور و نخوت کرنا۔ متکبر ہونا۔ خود بیں ہونا۔ گھمنڈ کرنا۔

سانچ کو آنچ نہیں = یہ ایک ضرب المثل ہے یعنی سچے کو کچھ جوکھوں نہیں۔

(ط)

طالع دیکھنا = تقدیر کا حال دریافت کرنا۔ ستاروں کی سعد و نحس پر تقدیر کا حال معلوم کرنا۔

دم دینا = دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ مرنا۔

آئینہ دکھانا = آئینہ داری کرنا۔ حسن و قبح ظاہر کرنا۔ قابلیت جتانا۔ صورت دکھانا۔

غم کا کال پڑنا = غم کا قحط پڑنا۔ غم کا معدوم ہونا۔ غم کا نہ رہنا۔

کام سے جانا = مطلب کا نہ رہنا۔ بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ بیکار ہو جانا۔
موقوف یا برطرف ہونا۔ نامرد ہو جانا۔

ڈھب بننا = مطلب بننا۔ کامیاب ہونا۔ حسبِ مراد کام نکلنا۔ موقع حاصل ہونا

شیشے کی طرح پھولنا = مغرور ہونا۔ اترانا۔ متکبر ہونا۔ گھمنڈ کرنا۔ ابھمان کرنا

آہ کرنا = افسوس کرنا۔ سانس بھرنا۔ ہائے کرنا۔

آس توڑنا = نراس ہو جانا۔ مایوس ہونا۔ ناامید ہونا۔

میٹھی چھری = ظاہر میں دوست باطن میں دشمن۔ کپٹی۔ دغاباز۔ دشمن دوست نما

جان پر بننا = مصیبت میں مبتلا ہونا۔ مرنے کی حالت میں پہنچ جانا۔

گھی کے چراغ جلنا = خوشی منانا۔ فرحت کے نشان ظاہر ہونا۔
فائز المرام ہونا۔

کوڑی کے کام کا نہیں = کسی کام کا نہیں۔ کسی دین کا نہیں۔ ناکارہ۔
بالکل خراب۔

پانی پھر جانا = ستیاناس ہو جانا۔ ضائع ہو جانا۔ خراب ہو جانا۔ غرق ہو جانا۔

سر کی صورت = سر کی سی شکل۔ صورت کا سرکنا۔ دور ہو جانا۔

سر جائے پر بات نہ جائے = جان جاتی رہے مگر وعدہ خلافی نہ ہو۔
جان پر کھیل جاؤ پر قول کو نہ ہارو۔

پاؤں سو جانا = پاؤں کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ سُن ہو جانا۔ ماندہ ہو جانا۔

دونوں ہاتھوں سے تالی بجتی ہے۔ یہ ایک ضرب المثل ہے یعنی محبت یا لڑائی دونوں طرف سے ہوتی ہے۔

دم میں دم ہونا = حیات باقی ہونا ۔ بدن میں جان ہونا ۔ ایامِ حیات ۔

دو دل راضی تو کیا کریگا قاضی = جب فریقین راضی ہوں ۔ تو کوئی زبردست رخنہ انداز نہیں ہوسکتا ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے ۔

رام کہانی = اپنی سرگذشت ۔ آپ بیتی ۔ اپنی بپتا ۔

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا = یہ ایک ضرب المثل ہے اصل چیز کے سامنے نقل کی کچھ قدر نہیں ہوتی ۔ غالب کے سامنے مغلوب کی عزت نہیں ہوتی ۔

کسی کا وضو توڑ ڈالنا = وضو ناپاک کرنا ۔ کسی کی عفت وعصمت میں فرق ڈالنا ۔

دانتوں سے ہاتھ کاٹنا = افسوس کرنا ۔ تاسف کرنا ۔ فارسی میں (پشت دست بدندان گزیدن) کہتے ہیں ۔

دستک دینا = کنڈی کھڑکھڑانا ۔ کسی کو دروازہ پر سے پکارنا ۔

تر دامن ہونا = دامن کا بھیگ جانا ۔ گنہگار ہونا ۔

آنکھیں سفید ہونا = آنکھوں میں جالا پڑنا ۔ نابینا ہونا ۔ بینائی جاتی رہنا ۔ آنکھوں میں پانی اتر آنا ۔

عید ہونا = خوشی ہونا ۔ دل باغ باغ ہونا ۔

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں = فضول خرچ آدمی کے پاس روپیہ جمع نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔

تالو سے زبان نہ لگنا = برابر بولے جانا۔ بکواس کئے جانا۔ خاموش نہ رہنا۔

(۵)

گل کترنا = کاغذ کے پھول کترنا۔ انوکھا کام کرنا۔ چراغ کی بتی کترنا۔

کانوں پر ہاتھ دھرنا = انکار کرنا۔ مکر جانا۔ بے خبری ظاہر کرنا۔

غفلت کے پردہ پڑنا = غافل ہونا۔ مدہوش ہونا۔ بے عقل ہونا۔

آنکھ لڑنا = ٹکٹکی بندھنا۔ اشاروں میں بات چیت ہونا۔ عشق و محبت ہونا۔ تاک جھانک۔

آنکھوں کے تارے ہونا = نہایت عزیز ہونا۔ بہت پیارا ہونا۔

کسی پر مرنا = کسی پر عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ محبت ہونا۔ جان دینا۔

کھٹکا ہونا = آواز ہونا۔ اندیشہ ہونا۔ فکر و تشویش ہونا۔ خدشہ میں ہونا۔

بال برابر لگی نہ رکھنا = ذرا لگی نہ رکھنا۔ صاف صاف بیان کرنا۔ ٹھیک ٹھیک حال کہہ دینا۔

دریا میں رہنا مگرمچھ سے بیر = ایک ضرب المثل ہے۔ افسر یا سرگروہ یا حاکم کے ساتھ بگاڑ رکھنا۔ یا جہاں رہنا وہاں کے رہنے والوں سے دشمنی کرنا۔

چھڑنا = لڑائی ہونا۔ جھگڑا ہونا۔ فساد برپا ہونا۔ شروع ہونا۔

بگڑنا = روٹھ جانا۔ غصّہ ہونا۔ خراب ہونا۔

دونوں جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھنا = دین و دنیا سے قطع تعلق کرنا۔
دین و دنیا کے فائدہ کو کھو بیٹھنا۔ دونوں جہاں سے آزاد ہونا۔

خدا کے بندے ہونا = پرمیشور سے چیت لگانا۔ رام سے لو لگانا۔ اللہ کے غلام بننا۔ خدا کو اپنا خالق سمجھنا۔ اللہ کو اپنا معبود جاننا۔

وفا کے پتلے ہونا = وفادار ہونا۔ باوفا ہونا۔ وفادار بننا۔ وعدہ پر قائم رہنا۔

آنکھوں میں گھر کرنا = آنکھوں میں سمانا۔ موہ لینا۔ دل لے لینا۔ فریفتہ کرنا۔ دھوکا دینا۔ جھٹلانا۔ ضد کرنا۔

خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا = شہرۂ آفاق ہونا۔ کسی ہنر و فن کی وجہ سے شہرت پانا۔ صاحب رسوخ ہونا۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔

نظروں سے گرنا = ذلیل ہونا۔ حقیر ہونا۔ بے اعتبار ہونا۔

تلوے کھجلانا = سفر کرنا۔ صحرا نوردی کرنا۔ بیابان طے کرنا۔

دونوں وقت ملنا۔ دن ڈھلنا۔ آفتاب کا غروب ہونا۔ دن کا انجام اور رات کا آغاز۔ سرِ شام۔

بڑے بول کا سر نیچا = مغرور کو ذلت ضرور ہوتی ہے۔ جو حیثیت سے بڑھ کر دعویٰ کرتا ہے وہ ذلت اٹھاتا ہے۔ سادھو بننا

ہاتھ کھینچ لینا = تارک ہونا۔ ترک کرنا۔ گوشہ گیر ہونا۔ عزلت اختیار کرنا۔

پاؤں پھیلانا = ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اصرار کرنا۔ مچلنا۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔
جی کو رو بیٹھنا = جان کھو دینا۔ جان سے مایوس ہونا۔ جان جوکھوں میں پڑنا۔
اپنے حق میں آپ کانٹے بونا = اپنے واسطے آپ نقصان کی کوشش کرنا۔ اپنے حق میں آپ ایذادہ بننا۔
اللہ ہی اللہ = خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اسکی ذات کے سوا سب فانی ہے۔ کلمۂ تحسین و تعریف۔
میٹھی چھریاں چلنا = ظاہر میں میٹھی اور باطن میں زہریلی باتیں بنانا۔ دشمن دوست نما ہونا۔
خونِ جگر پینا = غصہ و غضب کو ضبط کرنا۔ نہایت سخت محنت اٹھانا۔
برہمن بننا = مجازاً بت پرست بننا۔ اصول مذہب سے واقف ہونا۔
خبر گرم ہونا = تیز خبر ہونا۔ پختہ خبر ہونا۔ شہرت ہو جانا۔
ٹٹی کے اوجھل شکار کرنا = گھات میں بیٹھ کر شکار مارنا۔ چھپکر حملہ کرنا۔
چوری چوری کوئی کام کرنا۔ در پردہ عیب کرنا۔ چھپواں مزے اڑانا۔
کانٹوں میں گھسیٹنا = گنہگار بنانا۔ تکلیف دینا۔ آزار پہنچانا۔ ستانا۔
دو چار ہونا = ملاقات ہونا۔ روبرو ہونا۔ مقابل ہونا۔
سمجھ پر پتھر پڑنا = عقل خبط ہو جانا۔ عقل کا زائل ہونا۔ سمجھ گم ہو جانا۔
بڑے پتھر ہیں = نہایت بھاری۔ بوجھل۔ مجازاً سخت بیوقوف۔

باتوں سے مرجانا = باتوں کے اثر سے دم نکل جانا۔ بات سنکر مرجانا۔
جان فدا کرنا = جان دینا۔ جان قربان کرنا۔ فریفتہ ہونا۔ مرجانا۔
خاک پھانکنا = واہی تباہی پھرنا۔ بیکار وقت گنوانا۔ تضیع اوقات کرنا۔
نہایت جھوٹ بولنا۔

(۹)

گردن کا منکا ڈھل جانا = قریب المرگ ہونا۔ حالت نزع طاری ہونا۔
پاؤں پڑنا = منت وسماجت کرنا۔ تعظیم کرنا۔ قدم لینا۔ سجدہ کرنا۔ معافی چاہنا۔
ڈریا سونپنا = محافظ بنانا۔ چوکیداری کا کام لینا۔
آگ بھڑکانا۔ اغروغہ کرنا۔ غصّہ دلانا۔ باہم عداوت پیدا کرنا۔
میں کے گلے پر چھری = مغرور آدمی ذلت اٹھاتا ہے چونکہ بکری میں میں کیا کرتی ہے اور اس کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے۔ شاید یہ محاورہ اسی سے بنایا گیا ہو۔
زبان نہ ہونا = نہایت کم گو ہونا۔ خاموش رہنا۔
آنکھیں فرش کرنا = دیکھو آنکھ بچھانا کی تشریح۔
دم نہ لینے دینا = سانس نہ لینے دینا۔ ذرا نہ ٹھہرنے دینا۔ پل کے پل آرام نہ لینے دینا۔
ابرو بلانا = خفا ہونا۔ غصّہ ہونا۔ تیوری بدلنا۔ تیوری چڑھانا۔
نیند اڑ جانا = نیند نہ آنا۔ متفکر ہونا۔ بدخواب ہونا۔

سبک ہونا = ہلکا ہونا۔ بوجھ اُتر جانا۔ حقیر ہونا۔ خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا
گراں ہو جانا = بھاری ہو جانا۔ دوبھر ہونا۔ ناخوش معلوم ہونا۔ خفا ہو جانا۔
ناؤ کس نے ڈبوئی خضر نے = رہبر کے باعث خرابی ہونا جس سے بھلائی کی توقع ہو۔ اس سے بھی نقصان پہنچنا۔ یہ ضرب المثل ہے۔

(ڈ)

ڈیڑھ چلّو = تھوڑا سا مقدار۔ قلیل۔ اندک۔
زہد پر نازاں ہونا = اپنی پارسائی پر ناز کرنا۔ اپنی پرہیزگاری پر نازاں ہونا۔
دم ناک میں لانا = نہایت تنگ کرنا۔ عاجز کرنا۔ دبانا۔
زمین کا گز بن جانا = نہایت رہ نورد ہونا۔ از حد مسافت طے کرنا۔ ہمیشہ سفر میں رہنا۔
راہ ناپنا = سفر کرنا۔ باٹ چلنا۔ مسافت طے کرنا۔
خون ہونا = قتل ہونا۔ مارا جانا۔ مطلب فوت ہونا۔
دوش پر لینا = کندھوں پر لینا۔ اونچا اُٹھانا۔ مُردہ کو اُٹھانا۔
زبان کھولنا = بُرا بھلا کہنا۔ طعن و تشنیع کرنا۔ بیباکانہ کلام کرنا۔
منہ میں خاک بھر دینا = ذلیل کرنا۔ احسان مند بنانا۔ منہ بند کر دینا۔
اللہ ہو کہنا۔ کلمۂ ذکر۔ اہل تصوف کی عبادت کا طریق۔
رنگ بدلنا = کیفیت دگرگوں ہونا۔ حالت دگرگوں ہونا۔ حالت بدلنا کچھ کا کچھ ہو جانا۔ نیا طریق اختیار کرنا۔

مُنھ زوری کرنا۔ سرکشی کرنا۔ نا ملائم باتیں کرنا۔ زبردستی کسی کو گالیاں دینا۔

ح

حرف آنا = الزام آنا بدنامی ہونا۔ کلنک کا ٹیکا لگنا۔

آنکھ مار دینا۔ اشارہ کرنا۔ بہکانا۔ منع کرنا۔

کڑوی میٹھی سب ہے گوارا = بُری بھلی سب سہی جاتی ہے۔ رنج وغم سب جھیلا جاتا ہے۔

کان پکڑنا = مات کھانا۔ قایل ہونا کسی کے علم کا اقرار کرنا۔ لوہا ماننا۔

فرشِ راہ ہونا = ذلیل وخوار ہونا۔ نہایت متواضع بننا۔

آئینہ دکھانا = حقیقت ظاہر کرنا۔ قابلیت جتانا۔ درپن دکھانا۔ تمسخراً جوتا دکھانا۔

ط

دریا نہیں کہ آج چڑھا کل اُتر گیا = اکثر دریا تھوڑی سی طغیانی پر آکر اُتر جاتا ہے۔ دریا کی طغیانی تھوڑی دیر میں اُتر جاتی ہے۔

آسمان کی خبر نہیں = آسمان کے قیام کی امید نہیں۔ آسمان کے موجود رہنے کی توقع نہیں۔

گلے کا ہار ہونا = سر ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ کسی چیز کی نہایت خواہش ظاہر کرنا۔ ضد کرنا۔

طلسم باندھنا = عجیب و غریب چیز بنانا۔ انوکھی بات پیدا کرنا۔

ی

کمر کا سا حال ہونا۔ نہایت پتلا دُبلا ہونا۔ نہایت ضعیف و نحیف ہونا۔ نہایت لاغر ہونا۔ معدوم ہونا۔

تنکے کا سہارا = ذرا سا سہارا۔ بہت تھوڑا سا سہارا۔ بہت کم سہارا۔ تھوڑی سی مدد۔

جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں یہی حال رہیگا = جینے جی یہی حال رہیگا۔ ساری عمر اسی اُدھیڑ بن میں پھنسا رہنا ہوگا۔

کچھ نہ سُہانا۔ کسی چیز سے رغبت نہ ہونا۔ دل بُجا رہنا۔ کچھ پسند نہ آنا۔

دل کی لگی بجھانا = بھوکے کو روٹی دینا۔ کسی کی خواہش پوری کرنا۔ دل کی تپش بجھانا۔ جی کی تپت بجھانا۔

رات بھاری ہونا = رات کاٹنا مشکل ہونا۔ دو بھر ہونا۔

زبان نہ سنبھلنا = زبان بند نہ ہونا۔ بک بک کئے جانا۔ چُپ نہ رہنا۔ خاموش نہ رہنا۔

ٹھوکریں کھا کھا کر سنبھلنا = سختی اور مصیبت اُٹھا کر ہوش میں آنا۔ کچھ کھو کر سیکھنا۔

دل پر بننا = مصیبت میں گرفتار ہونا۔ رنج و غم میں مبتلا ہونا۔

چھوٹے منہہ سے بھی نہ پوچھنا = بالکل نہ پوچھنا۔ دنیا سازی بھی نہ کرنا۔ منہہ بھی نہ چھونا۔

زبان بند کر دینا = مات کر دینا۔ قائل کر دینا۔ جواب نہ آنے دینا۔ کسی کو چپ کر دینا۔ کسی کو ہرا دینا۔

کانٹا نکلنا = غم دور ہونا۔ رنج جاتا رہنا۔ مرغوں میں ایک مرض پیدا ہو جاتا ہے جس میں کانٹا نکل آتا ہے۔

ہوا بدلنا = ہوا میں تغیر تبدل ہو جانا۔ حالت پلٹ جانا۔

نگاہیں پھر جانا = بے مروت ہونا۔ بے رُخ ہونا۔ بے پرہیت ہو جانا۔

جو جائیگا سو پاویگا = جو کوشش کریگا وہ مراد حاصل کرے گا۔ جو محنت کریگا وہ اس کا پھل پاویگا۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔

آنکھوں میں دم رُکنا = آنکھوں میں جی آجانا۔ لبوں پر دم آنا۔ جان بلب ہونا۔

(ک)

کانٹوں میں اُلجھنا = مصیبت میں گرفتار ہونا۔ تکلیف میں مبتلا ہونا۔ بے معنی بات پر بحث کرنا۔

ٹھوکر کھانا = در بدر پھرنا۔ خراب خستہ پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔ تکلیف و مصیبت اُٹھانا۔

عنقا ہونا = کمیاب ہونا۔ نایاب ہونا۔

دامن جھاڑ کر چلنا = دنیوی تعلقات سے آزاد ہونا۔ پاک صاف جانا۔

جامہ سے باہر ہونا = آپے میں نہ رہنا مغرور ہونا۔ نہایت غصہ ہونا۔
گرم ہونا۔ نہایت افروختہ ہونا۔ خفا ہونا۔

فلک پر چڑھنا = ناممکن و دشوار کام کرنا۔ صاحب منصب ہونا۔
معزز ہونا۔

آنکھوں میں سمانا = ہر وقت کسی کا خیال رہنا۔ دل میں کھب جانا۔
جی میں پھرنا۔

آپ کو دور کھینچنا = آپ کو علیحدہ رکھنا کسی کی صحبت سے نفرت
کرنا۔ گھمنڈ و غرور کرنا۔ اپنے کو عاقل جاننا۔

سر چڑھنا = گھمنڈ کرنا۔ اترانا۔ سر ہونا۔

کم خرچ بالانشیں = یہ فقرہ کفایت شعاری کے محل پر بولتے ہیں۔
سستی اور عمدہ چیز۔

ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا = بیکار بیٹھنا۔ خالی بیٹھنا۔ بے روزگار ہونا۔

بے پر کی اڑانا = بے اصل بات مشہور کرنا۔ گپ اڑانا۔ بادہوائی کہنا۔

منہ سفید ہو جانا = چہرہ فق ہو جانا۔ چہرہ کا رنگ بدل جانا۔ بدحواس
ہو جانا۔

آستین چڑھانا = مستعد ہونا۔ غصہ و غضب میں ہونا۔ خفگی میں ہونا۔
فارسی (بغضب در آمدن)۔

جلنا = متفکر ہونا ۔ رنجیدہ ہونا ۔ نہایت ناراض ہونا ۔ عداوت رکھنا ۔ رشک کرنا ۔

آگ ہو جانا = نہایت گرم ہو جانا ۔ غضبناک ہونا ۔ خفا ہونا جھلا جانا ۔

خدا کے ہاں سے پھر کر آنا = نہایت مہلک مرض سے نجات پانا ۔ حالت نزع سے بچنا ۔

آمین اللہ = اللہ قبول کرے ۔ مراد بر لاوے (کلمہ دعائیہ) ۔

پہاڑ کٹنا = دشوار کام پورا ہونا ۔ سخت محنت ختم ہونا ۔

بل نکل جانا = درست ہونا ۔ ٹھیک ہو جانا ۔ گھمنڈ نکل جانا ۔ شیخی کرکری ہو جانا ۔ حساب صاف ہو جانا ۔ طبیعتوں میں صفائی ہو جانا ۔

پانوں باہر نکلنا = بدچلنی اختیار کرنا ۔ آوارگی ظاہر ہونا ۔ ابتری اور بداطواری کا ظہور ہونا ۔

فقرہ بازی کرنا = دھوکا دینا ۔ چال بازی کرنا ۔

لاچاری بہت ہے بھاری = مصیبت ادنیٰ بھی بہت ہوتی ہے ۔ بے بسی کا بوجھ پہاڑ سے بھی زیادہ ہوتا ہے ۔ یہ ضرب المثل ہے ۔

کتنے پانی میں ہے = کس حوصلے کا آدمی کا ہے ؟ کس درجہ کا ہے ؟ کس لیاقت کا آدمی ہے ۔

آگ پانی میں لگانا = ناممکن بات کرنا ۔ شعبدہ بازی کرنا ۔ فقرہ اندازی کرنا ۔ لگائی بجھائی کرنا ۔

سبکدوش ہونا = ہلکا ہونا۔ آزاد ہونا۔ کسی کام کو ختم کر لینا۔ بوجھ اُتر جانا
پھاندنا = کودنا۔ چھلانگیں مارنا۔ اولانگنا۔
ہاتھ ملنا = افسوس کرنا۔ تاسف کرنا۔
خورشید کا چاند عید ہونا = رات ہی رات رہنا۔ سورج کا کم دکھائی دینا۔
سورج کا مثل ماہِ عید عرصے میں دکھائی دینا۔
سبز باغ دکھانا = دھوکا دینا۔ فریب آمیز باتیں بنانا۔ انوکھی بات بنانا
سورہ یوسف یاد کرنا = کسی کو اپنی محبت میں پھنسانے کی تدبیر کرنا۔
عمل حب کرنا۔ قابو میں لانے کی کوشش کرنا۔
خاک چاٹ کر کہنا = عاجزی سے کہنا۔ انکساری کے ساتھ کہنا۔
دعوی سے کہنا۔
خاک ہونا = مرجانا۔ تباہ ہو جانا۔ ذلیل ہونا۔ اپنے کو مثل خاک سمجھنا۔
دم چڑھ جانا = سانس چڑھ جانا۔ تھک جانا۔ ہار جانا۔
خدا کے گھر میں بھی دوا نہ ہونا = دوا کا ناممکن ہونا۔ وہ دوا جو کہیں
بھی میسر نہ آسکے۔
آنکھیں چرانا = نظر بچانا۔ اغماض کرنا۔ بے پروائی کرنا۔ توجہ نہ کرنا
حیا کرنا۔ لحاظ کرنا۔
پڑھانا = علم سکھانا۔ تعلیم کرنا۔ سکھانا۔
شگوفہ پھولنا = عجیب و غریب بات کا ظاہر ہونا۔ کسی نئی بات کا ظہور میں آنا

دل نرم ہونا ۔ دل ملائم ہونا ۔ دل میں رحم پیدا ہونا ۔ محبت پیدا ہونا ۔

چلتا ہوا = پُر اثر ۔ کارگر ۔ مؤثر ۔ چالاک ۔ فطرتی ۔ عیار ۔

جادو وہ جو سر پہ چڑھکر بولے = جادو چھپا نہیں رہتا ۔ جادو اپنا اظہار آپ کر دیتا ہے ۔

ل

دم دینا = فریب دینا ۔ دھوکا دینا ۔ مرنا ۔ فوت ہونا ۔ کسی پر جان دینا ۔ فدا ہونا ۔ دل و جان سے عاشق ہونا ۔

جو گرہ ہاتھ سے کھل سکے اسے دانت سے مت کھولو = آسانی سے کام ہو سکے تو مشکل میں نہ پڑو ۔ ہاتھوں سے کھل سکے تو دانتوں سے نہ کھولو ۔

آسمان میں تھگلی لگانا = نہایت دور کی خبر لانا ۔ بعید از قیاس کام کرنا ۔ نہایت دشوار کام کرنا ۔ ناممکن کام کا ارادہ کرنا ۔ آسمان میں پیوند لگانا کٹناپن میں کمال پیدا کرنا ۔ (نہایت ہوشیار اور چالاک عورتوں کی نسبت یہ فقرہ بولتے ہیں)

پھبتی کرنا = طعنہ دینا ۔ حقارت کی نظر سے دیکھنا ۔

ٹھوکریں کھانا = تکلیف اٹھانا ۔ مصیبت جھیلنا ۔ نقصان اٹھانا ۔ بے قدری کرانا ۔

زمین پر اتارنا = حالت نزع میں مبتلا ہونا ۔ موت کے آثار ظاہر ہونا ۔

خاک میں ملا دینا = ستیاناس کرنا ۔ تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ ذلیل و

ورسوا کرنا۔ خراب و خستہ کرنا۔

(م)

دستار سنبھالیئے = پگڑی سنبھالیئے۔ عزت کو نگاہ رکھیئے۔ موقع دیکھیئے۔
تیروں سے تودہ کرنا = کثرت سے تیر مارنا۔ تیروں کی بوچھار کرنا۔
خاک اُڑانا = بے فائدہ کوشش کرنا۔ بہت سعی کرنا۔ بےعزتی کرنا۔ رسوا کرنا۔ طنزاً کوئی بڑا بھاری کام کرنا۔
گرد ہو جانا = دب جانا۔ مات ہو جانا۔ پتہ نہ لگنا۔
تارا ہو جانا = بہت اونچا یا نیچا ہو جانا۔ آسمان سے لگ جانا۔ تحت الثریٰ کو پہنچ جانا۔
آگ لگے = تباہ ہووے۔ برباد ہووے۔ جل جاوے (کلمہ دعائیہ)
دل کی لگی بجھانا = دل کی سوزش مٹانا۔ دل کی آرزو پوری کرنا۔ دل کی مراد برلانا۔ آسا پورن کرنا۔
منہ سے بات نہ آنا۔ لب بند ہونا = خاموش ہو جانا۔ بات نہ کرسکنا۔ رُک جانا۔ قائل ہونا۔ مات ہو جانا۔
ہوا ہو جانا = دکھائی نہ دینا۔ غائب ہو جانا۔ چل دینا۔ رفو چکر ہونا۔ فوراً چلے جانا۔
آنکھوں سے اُتر جانا = نظروں سے گر جانا۔ نظروں میں خفیف ہونا۔

دل سے اُتر جانا۔ حقیر و ذلیل ہونا۔
پلٹا کھانا = حالت بدل جانا۔ حال دگرگوں ہونا۔ انقلاب ہونا۔
دنیا سے جانا = مرجانا۔ فوت ہو جانا۔
کسی چیز کا نہ پھلنا = کسی چیز کا مبارک نہ ہونا۔ کسی چیز کا نتیجہ نہ ہونا۔
نقار خانہ میں طوطی کی صدا کون سنتا ہے = بڑے کارخانوں میں
چھوٹوں کی سماعت نہیں ہوتی۔ ایک آدمی کی رائے بہت سے
آدمیوں کی رائے کے سامنے نہیں چلتی۔
آنسو پونچھنا۔ کچھ تشفی ہونا۔ دوسرے کا حال دیکھ کر تسلی کرنا۔
پسینہ آ جانا = عرق آنا۔ کسی محنت کے باعث مضمحل ہونا۔ شرم و غیرت آنا
پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ نہایت رونا۔ زار زار رونا۔ آٹھ آٹھ آنسو رونا۔
فارسی میں خوش گریستن آتا ہے۔
جوگی کس کے میت = یہ ایک ضرب المثل ہے یعنی آزاد کسی کا دوست
نہیں ہوتا۔ فقیر کسی کی پروا نہیں کرتا۔
دُنیا کی ہوا لگنا = دنیا کے عیش و آرام میں پھنسنا۔ دُنیا کے کاموں میں
مشغول ہونا۔ وجود میں آنا۔ پیدا ہونا۔
کھیت رہنا = بیکار رہنا۔ مرجانا۔ ناکامیاب رہنا۔ ہار جانا۔
گلے کا ہار ہونا = کسی سے اُلجھنا۔ درپے ہونا۔ کسی کے سر پڑنا۔ سر ہونا۔
پیچھا نہ چھوڑنا۔

گھر چڑھ کر لڑنا = گھر پر جا کر لڑنا۔ خواہ مخواہ لڑنا۔

گینڈے کی ڈھال = گینڈا ایک جانور ہوتا ہے جس کی ڈھال نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ مجازاً مضبوط ڈھال۔

مینھ کھلنا = مینھ بند ہونا۔ مینھ نہ برسنا۔ مینھ تھم جانا۔

ہُو حق کرنا = شور و غل کرنا۔ مستانہ آواز لگانا۔ یادِ الٰہی کرنا۔ ایک خاص قسم کی عبادت ہے۔

کلیجہ پھاڑ کر دکھانا = اپنے دل کی کیفیت ظاہر کرنا۔ غم و رنج کا اظہار کرنا۔ دکھڑا رونا۔

آنکھیں دکھا کر مارنا = قہر و غضب کی نگاہ سے مارنا۔ خفگی کے ساتھ مارنا۔ دھمکا کر مارنا۔

خدا کا گھر = مجازاً مسجد۔ مندر۔ معبد۔ عرش۔

خاک نہیں = کچھ نہیں۔ بالکل نہیں۔ ذرا بھی نہیں۔

آنکھیں پتھرا جانا = پتھر جیسی آنکھ ہو جانا۔ آنکھوں کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ آنکھوں کا نور جاتا رہنا۔ چکاچوند ہونا۔ کھلی کی کھلی رہ جانا۔ حسرت میں رہنا۔

آنکھوں میں دل لے جانا۔ آنکھوں کے سامنے سے دل اڑا لے جانا۔ عیاری سے دل لے جانا۔ مکاری سے دل لینا۔ فریب سے کام نکالنا

چراغ مزار کی بتی ٹٹنا = کسی کا برا چاہنا۔ بد دعا کرنا۔ برا چیتنا۔

رسم مذہبی ادا کرنا۔

توبہ کا قفل ہونا = توبہ ٹوٹ جانا۔ عقفت میں خلل آنا۔

آنکھ لڑنا = عاشق ہونا۔ دوستی ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ نبھا کرنا۔

چارپائی سے پیٹھ لگ جانا = نہایت لاغر ہونا۔ مرض کی وجہ سے
چارپائی سے اُٹھنے کی طاقت نہ رہنا۔ سخت بیمار پڑنا۔

آنکھ لگنا = سونا۔ نیند آجانا۔ دوستی ہونا۔ پریت ہونا۔ دل لگی ہونا۔

مٹی خراب کرنا = مُردہ کو حسب دستور دفن نہ کرنا۔ یا نہ جلانا۔ کسی چیز کو
خراب کرنا۔ دق کرنا۔ ستانا۔ ناک میں دم کرنا۔

(ل)

اُچھو ہونا = گلے میں گرہ پڑ جانا۔ گلے میں بندش پڑ جانا۔

تالو سے زبان نہ لگنا = خاموش نہ رہنا۔ بک بک کئے جانا۔ چپ چاپ نہ ہونا۔

دُنیا سے اُٹھنا = مر جانا۔ ہلاک ہونا۔ کال کو پراپت ہونا۔

دل اُٹھنا = کسی چیز سے محبت نہ رہنا۔ کسی شے سے بیزار ہونا۔ ترک محبت۔

جگر تھام کر بیٹھنا = صبر کر کے بیٹھنا۔ استقلال کے ساتھ بیٹھنا۔
کڑی چھاتی کر کے بیٹھنا۔

کھوئے جانا = گم ہو جانا۔ بے عقل ہونا۔ نادان بننا۔ سٹی بھولنا۔

قافیہ تنگ کرنا = دق کرنا۔ حیران و پریشان کرنا۔ عاجز کر دینا۔ چنے
بلوا دینا۔

لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا = کسی کام میں تھوڑا سا شریک ہو کر اپنا نام کرنا۔ کسی جلسہ میں شریک ہونے کے واسطے ویسے ہی فعل اختیار کرنا۔

ہاتھ چھوٹا ہونا۔ اپنے کام سے جاتے رہنا۔ ہاتھ کا زخم کارگر نہ ہونا۔ بے اعتبار ہونا۔

جامے سے نکلنا = نہایت برافروختہ ہونا۔ ضبط نہ کر سکنا۔ بیخود ہو جانا۔ کپڑے پھاڑ ڈالنا۔

اپھر جانا = اپھارہ ہونا۔ ہوا بھر جانا۔ پھول جانا۔ مست ہو جانا۔ متکبر ہونا۔ مغرور ہونا۔

حباب میں دریا ہونا = ناممکن بات کا ہونا۔ شعبدہ نظر آنا۔

ہچکیاں آنا = یاد آنا۔ کسی کو یاد کرنے کی علامت ظاہر ہونا۔

پچا بتانا = ٹھیک بتانا۔ درست بتانا۔ سزا دینا۔ بدلا لینا۔

اعتبار اٹھ جانا = کسی کا اعتبار نہ رہنا۔ بے اعتبار ہونا۔

چار چاند لگنا = بلند مرتبہ ہونا۔ ممتاز ہونا۔ کسی منصب کا حاصل ہونا۔

نام روشن ہونا = نام مشہور ہونا۔ شہرت ہونا۔

روسیاہ ہونا = بدنام ہونا۔ ذلت اٹھانا۔ ذلیل ہونا۔

(ب)

بات آنچل میں باندھ رکھنا = کسی کی نصیحت یا قول کو یاد رکھنا۔ بات کو کان میں ڈال رکھنا۔ کسی کے قول پر عمل کرنا۔

آسمان سے ستارے ٹوٹنا۔ آسمان سے بلا یا مصیبت نازل ہونا۔
علامت حادثہ ظاہر ہونا۔

کالا منھ ہونا = بدنام و رسوا ہونا۔ بے عزتی ہونا۔

دل ٹھنڈا ہونا۔ ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔ نراس ہونا۔

عمر کا پیمانہ بھر دینا = مار ڈالنا۔ قتل کر دینا۔ زندگی سے سبکدوش کر دینا۔

زنجیر کرنا = قید کرنا۔ پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا۔

آنکھوں میں رہنا = نظروں میں بسنا۔ نگاہوں میں رہنا۔ نہایت عزیز ہونا۔

سنبھل سنبھل کر بگڑنا = بن بن کر بگڑنا۔ خوب ناراض ہونا۔ سنور کر بگڑنا۔
دانستہ خفا ہونا۔

سکھ سمپت کا ہر کوئی ساتھی = یہ ایک ضرب المثل ہے یعنی آرام اور دولت کے سب ساتھی ہیں۔

برا اچھا بدنام بُرا۔ بدنام مشہور ہونا۔ بدکار ہونے سے بھی زیادہ برا ہے۔

دُر کہنا = کسی کو جھڑکنا۔ نکال دینا۔ تاڑ دینا۔ حقارت آمیز کلمہ کہنا۔ (شاید دُر کی اصل دور ہووے)

ہنستے ہی گھر بستے ہیں = رفتہ رفتہ غم والم دور ہو کر کام بنجانا۔ مطلب برآری ہونا۔ بآسانی کام روا ہونا۔ خوشی خوشی کام ہو جانا۔

ع

پھبتیوں کا نشانہ بنانا = کسی کی ہنسی اڑانا۔ کسی کو ذلیل کرنا۔ تمسخر کرنا

ایسی بات سے تشبیہ دینا جو مسخر اُٹھ کر بیٹھ جاوے۔

شیر و شکر ہونا = ایک ہو جانا۔ خوب مل جانا۔ یکّا یا دلی دوست ہونا۔ میل جول ہونا۔

پانی کے گھڑے پڑنا۔ شرمندہ ہونا۔ خفیف ہونا۔ سبک ہونا۔

منھ کی کھانا = خفت اُٹھانا۔ رسوا ہونا۔ اپنی بات پر آپ قایل ہونا۔

عرش کے تارے توڑنا = ناممکن کار کرنا۔ نہایت مشکل اور دشوار کام کرنا۔ عیاری کرنا۔ چالاکی کرنا۔ کسی کام میں کمال حاصل کرنا۔

ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا = حواس باختہ ہونا۔ ششدر رہونا۔ حیران ہونا۔ پریشان ہونا۔

(ف)

کلیجہ منھ کو آنا = جی اُتھل پتھل ہونا۔ نہایت جی گھبرانا۔ دم بولانا۔ از بس بیتابی و قلق ہونا۔

منھ میں پانی بھر آنا = کسی چیز کی نہایت خواہش ہونا۔ دل للچانا۔ جی چاہنا۔

کالے کے آگے چراغ نہ جلنا = زبردست کے آگے پیش نہ جانا۔ اعلےٰ کے سامنے ادنیٰ کو فروغ نہ ہونا۔

پیس کر سرمہ بنانا = نہایت باریک کر دینا۔ از حد خراب و خستہ کر دینا۔

آسمان پر دماغ ہونا = گھمنڈ کرنا۔ غرور کرنا۔ خودبیں بننا۔ خود پسند ہونا۔ اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا۔

کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہونا = دل پر صدمہ پہنچنا۔ دل پر چوٹ لگنا۔ نہایت بے چین ہونا۔
آڑے ہاتھوں لینا = دھمکانا۔ ذلیل کرنا۔ عاجز کرنا۔

(ص)

صبر لینا = کسی کی آہ لینا۔ ستانا۔
برسوں = اول برس کی جمع۔ دوم بہ معنی القتل۔ سول بمعنی سے
ہوا بگڑنا = ہوا خراب ہونا۔ اعتبار میں فرق آنا۔
حشر برپا کرنا = قیامت برپا کرنا۔ آو ظلم مچانا۔ فتنہ فساد برپا کرنا۔
آنکھوں پر رکھنا = پیار کرنا۔ تعظیم کرنا۔ متبرک سمجھنا۔ ادب کرنا۔

(ق)

لڑے سپاہی نام تلوار کا = یہ ایک ضرب المثل ہے جو ایسے موقع پہ
بولی جاتی ہے۔ کہ نوکر کام کرے اور آقا کا نام ہووے۔
آسمان اور زمین کے قلابے ملانا = عیاری کرنا۔ چالاکی کرنا۔ مبالغہ
کرنا۔ نہایت درجہ کا جھوٹ بولنا۔ جوڑ توڑ ملانا۔
ہتھیلی پر سر لئے پھرنا = جان دینے کو آمادہ ہونا۔ مرنے کو ہر وقت تیار رہنا۔
بنانا = سنوارنا۔ ایجاد کرنا۔ درست کرنا۔ ہنسی اڑانا۔ پھبتی اڑانا۔ احمق
بنانا۔ ہجو ملیح کرنا۔
پاؤں توڑنا = بار بار پھر آنا۔ سفر کرانا۔ رستہ نپوانا۔
قدم قدم پہ = تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر۔ ذرا ذرا سی دور پر۔

(ر)

اپنا سا منہ لیکر رہجانا ۔ شرمندہ ہونا ۔ ذلیل ہونا ۔ ذلّت کے ساتھ ناکامیاب ہونا ۔

تجھے پرائی کیا پڑی تو اپنی آپ نبیڑ = جو شخص خواہ مخواہ کسی اور کا فکر کرتا ہے اُس کی نسبت یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے ۔

جوہر دکھانا = کمال دکھانا ۔ ہنر ظاہر کرنا ۔ اصلیت ظاہر کرنا عیب ظاہر کرنا ۔

راہ تکنا = انتظار کرنا ۔ کسی کی راہ دیکھنا ۔ منتظر ہونا ۔

بھیڑیا چال = بے سوچے سمجھے کوئی کام کرنا ۔ دیکھا دیکھی کوئی کام کرنا ۔

سوکھ کر کانٹا ہونا = نہایت ضعیف ہونا ۔ بہت دُبلا ہونا ۔

دھوئے جانا = پاک صاف ہوجانا ۔ نادم ہونا ۔

غم غلط کرنا = دل کو بہلانا ۔ غم بھُلانا ۔

شش و پنج میں گذرنا = دُبدا میں رہنا ۔ فکر و اندیشہ میں ہونا ۔ اُدھیڑ بُن میں رہنا ۔

آنکھیں بیٹھ جانا = نابینا ہونا ۔ بے بصر ہونا ۔ آنکھوں میں گڑھے پڑجانا ۔ آنکھوں کی بینائی میں خلل آجانا ۔

چراغ ٹھنڈا کرنا = چراغ بجھانا ۔ چراغ گل کرنا ۔ چراغ بڑھانا ۔

دائی سے پیٹ چھپانا = رازدار سے راز چھپانا ۔ بھیدی سے بھید چھپانا ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے ۔

رُکھائی بتانا = بدمزگی ظاہر کرنا۔ بے مروتی کی باتیں کرنا۔ چتون بدلنا۔

کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا = ایک ضرب المثل ہے یعنی جو پرائی ریس کرتا ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔

سایہ ہو جانا = ساتھ ساتھ رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ نظر بد ہو جانا۔ آسیب ہو جانا۔

(آ)

کان رہنا = سنائی نہ دینا۔ بہرہ ہو جانا۔

آنکھیں نکالنا = اندھا کرنا۔ نابینا کرنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ گھورنا۔ دھمکانا۔ ڈرانا۔ گھڑکنا۔

آفتاب کا مغرب سے نکل آنا = قیامت کے آثار نمودار ہونا۔ ناممکن بات کا ظہور پانا۔

پگڑی اُچھلنا = سبکی کرکری ہونا۔ ذلت و رسوائی ہونا۔ بے عزتی ہونا۔

آپے سے باہر ہونا = بے خود ہو جانا۔ بے ہوش ہو جانا۔ دیوانہ بن جانا۔ نہایت خفا ہونا۔ فارسی محاورہ از خود رفتن کا ترجمہ ہے۔

ایک نگاہ میں کام کرنا = ایک نظر میں کام کرنا۔ بہت جلد کام کرنا۔ جھٹ پٹ کام کرنا۔ مجازاً مار ڈالنا۔

آسمان سر پر اُٹھا لینا = نہایت شور و غل مچانا۔ دھوم مچانا۔ اُودھم مچانا۔

سیدھی سنانا = بے نقط سنانا ۔ بے دھڑک سنانا ۔ گالیاں دینا ۔

ہنوز دلی دور ہے = حصول مطلب میں ابھی دیر ہے ابھی مقام مقصد دور ہے ۔

(چ)

چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا = حوصلہ اور بساط سے کام کرنا ۔ اعتدال سے کام کرنا ۔

خدا کے واسطے = خدا کے لئے ۔ برائے خدا ۔

سنبھالا لینا ۔ مرتے آدمی کا کسی قدر ہوش میں آ جانا ۔ برائے نام ہوش میں آنا ۔

ترچھی نظروں سے دیکھنا = خشم آلود نظر سے دیکھنا ۔ قہر و غضب سے دیکھنا ۔ ناز سے دیکھنا ۔

تدبیر مٹی کرنا = تدبیر نہ بن پڑنا ۔ تدبیر بھول جانا ۔ خاک تدبیر نہ ہونا ۔

آنکھوں میں کانٹا سا کھٹکنا = آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھنا ۔ برا لگنا ۔ خار گزرنا ۔ ناگوار معلوم ہونا ۔ گراں گزرنا ۔

کلیجہ ٹھنڈا ہونا = تسکین پہنچنا ۔ تسلی ہونا ۔ تشفی ہونا ۔ صبر آنا ۔ چین پڑنا ۔ جی خوش ہونا ۔

منہ میں زبان نہ ہونا = بے زبان ہونا ۔ جیب نہ ہونا ۔ خاموش رہنا ۔ کم سخن ہونا ۔

چٹکیاں لینا = دونوں پوروں سے کسی کے جسم کو دبانا ۔ یا بھینچنا ۔ کسی کی

نسبت اشارتاً ایسی باتیں کرنا جو اُسکو ناگوار گزریں۔

شادی مرگ ہونا = کثرت خوشی سے مرجانا۔ از حد خوشی ہونا۔

ایمان کی کہنا = سچ سچ کہنا۔ واقعی بات کہنا۔ بالکل درست بات کہنا۔

تارے گننا = انتظار کرنا۔ بیقرار ہونا۔ پریشان ہونا۔

آن ماننا = شکست کھانا۔ ہار جانا مغلوب ہونا۔ برا ماننا۔ استاد ماننا۔ قائل ہونا۔

عید ہونا = خوش ہونا۔ شادی ہونا۔ دل باغ باغ ہونا۔

دانت کھٹے کرنا = دانتوں کو ترش کرنا۔ کسی کو عاجز کرنا۔ نادم کرنا۔ مجبور کرنا۔ تنگ کرنا۔ ہرا دینا۔

دل بڑھانا = کسی کی تعریف کرنا۔ تحسین و آفرین کرنا۔ شاباش کہنا۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا = نہایت ناامیدی کی حالت میں کچھ امید ہونا۔ مہلک مقام پر کچھ رہائی کی صورت پیدا ہونا۔ یہ ضرب المثل ہے۔

کاجل کا تل = کاجل کا نشان۔ کاجل کا نقطہ۔

کوچے کاٹنے = بے بس کرنا۔ گھائل کرنا۔ زخمی کرنا۔ لنگڑا کرنا۔

ہاتھ پاؤں پھول جانا = بے حواس ہو جانا۔ ہکا بکا ہو جانا۔ حیران و پریشان ہو جانا۔ بدحواس ہونا۔

دل کے پھپھولے پھوڑنا = طعن و تشنیع سے رنج ظاہر کرنا۔ دل کی حسرت نکالنا۔

لوہا ماننا = کسی کی شجاعت یا بہادری کا قائل ہونا۔ کسی کو اپنے سے بڑا قبول کرنا۔

(خ)

خواہشِ مرگ ہونا = موت کی خواہش کرنا۔ موت چاہنا۔

شانہ ہلانا = جگانا۔ بیدار کرنا۔ خبردار کرنا۔ اُٹھانا۔

آب آب ہونا = پسینے پسینے ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا۔ لجانا۔

گرم ہونا = خفا ہونا۔ غصّہ ہونا۔ مغرور ہونا۔ تیز ہونا۔ تتّا ہونا۔

اُدھار کھانا = پرائے بھروسہ پر نظر رکھنا۔ بے اختیاری کام پر نازاں ہونا۔ شیخی کرنا۔

طوطے کی سی آنکھ بدلنا = بے مروت ہونا۔ بے پریت ہونا۔

سیدھا بنانا = درست بنانا۔ سزا دینا۔ سرکشی دور کرنا۔ تنبیہ کرنا۔ دھمکانا۔

بل نکل جانا = درست ہو جانا۔ ٹھیک ہو جانا۔ شیخی کرکری ہونا۔ حساب درست ہونا۔ غرور ڈھینا۔

شیخی کرکری ہونا = سبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ شرمندہ و ذلیل ہونا۔

ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے = بردبار آدمی غصیل پر غالب آ جاتا ہے۔ سکین متکبر پر فتح پاتا ہے۔

لے ڈوبنا = تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ذلیل کرنا۔ غارت کرنا۔ لے مرنا۔ اپنا سا کر لینا۔

خاک چھاننا = بے فائدہ جستجو کرنا۔ واہی تباہی پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا۔

کھٹکا ہونا = فکر و تشویش ہونا۔ خطرہ میں ہونا۔ فکر میں پڑنا۔

آنکھ بدلنا = آنکھ پھیر لینا۔ بے رُخ ہو جانا۔ پہلی سی نظر نہ رہنا۔ بے مروت بن جانا۔ ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔

عنقا ہونا۔ کمیاب ہونا۔ نادر ہونا۔ نایاب ہونا۔

آئینہ خانہ میں جانا = شیش محل میں جانا۔ ایسے مقام میں جانا۔ جہاں اپنا اصلی حال معلوم ہو جائے۔

باہر کی ہوا لگنا = دُنیا کی ہوا لگنا۔ بدصحبت کا اثر ہونا۔ بدچلنی ظاہر ہونا۔

خون بہانا = قتل کرنا۔ جان سے مار ڈالنا۔

جس کا کھانا اُسکا گانا = جس سے کچھ فائدہ حاصل ہو اُسی کا دم بھرنا چاہیے۔

پاؤں پھیلا کر سونا = آرام سے سونا۔ بیفکر سونا۔ نچنت سونا۔ بے کھٹکے سونا۔ مرجانا۔ آسودہ ہونا۔

خطِ غلامی لکھ دینا = غلام بن جانا۔ غلامی منظور کرنا۔ غلام بننے کا نوشتہ لکھ دینا۔

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کر = جو چیز قابو سے نکل جائے اُسکا پیچھا کرنا یا افسوس کرنا بے فائدہ ہے۔ یہ ضرب المثل ہے۔

انگشت بدنداں ہونا = تعجب کرنا۔ حیران ہونا۔ متحیر ہونا۔ دراصل فارسی کا محاورہ ہے۔ انگشت بدنداں گزیدن۔

سر بگریباں ہونا = نادم ہونا۔ قائل ہونا۔ غور کرنا۔ شرمندہ ہونا۔
سرنگوں ہونا۔ فارسی محاورہ "سر بگریباں بودن" کا ترجمہ ہے

(ذ)

آنکھ ملانا = نگاہ ملانا۔ اشارہ و کنایہ کرنا۔ دیدہ بازی کرنا۔
تازہ گل کھلنا = نئی بات کا ظہور میں آنا۔ طرفہ بات کا ظہور پانا۔

(ض)

لاکھ لاکھ احسان = بہت ہی احسان۔ نہایت نہایت احسان۔
آگ لگا کر پانی کو دوڑنا = فساد کر کے پھر اُسکے رفع کرنے کی کوشش کرنا
لڑائی کرا کر صلح کی کوشش کرنا۔

(ظ)

ظرف پیدا کرنا = حوصلہ پیدا کرنا۔ لیاقت پیدا کرنا۔
جُنگ زٹل کری کرنا = دھوکے کی گفتگو کرنا۔ فریب آمیز باتیں کرنا۔

(ملی بھگت)

آج کدھر سے سورج نکلا = کسی دوست کے بعد مدت اتفاقیہ
ملنے پر بولا کرتے ہیں۔ یعنی آپ آج کدھر سے بھول کر آنکلے۔

(غ)

آوے کا آوا بگڑنا = سب کا سب خراب ہونا۔ بالکل خراب ہونا۔ کل
خاندان کا بگڑنا۔

پانی بھرنا = غلامی کرنا۔ خدمتگاری اختیار کرنا۔ جھکنا۔ شرمانا۔ نیچا پڑنا۔ نادم ہونا۔ قائل ہونا۔

دل کے پھپھولے پھوڑنا = طعن و تشنیع سے رنج ظاہر کرنا۔ دل کا غبار ظاہر کرنا۔ غصہ نکالنا۔ حسد نکالنا۔

گھڑی میں گھڑیال بجتی ہے = گھڑی بھر میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔

آنکھوں پر بیٹھانا = نہایت عزیز سمجھنا۔ تعظیم و تکریم کرنا۔

کٹ جانا = جل جانا۔ رنجیدہ ہونا۔ ناخوش ہونا۔ خفیف ہونا۔

نشۂ دولت سے بہکنا = دھن دولت کے غرور میں بہکی بہکی باتیں کرنا۔ بے پروائی کی باتیں کرنا۔

بے حجاب ملنا = کھلم کھلا ملنا۔ بے خوف و خطر ملنا۔ ظاہرا ملنا۔

آنکھ پھرنا = موت کی علامت ظاہر ہونا۔ محبت میں فرق آنا۔

دم روانہ ہونا = دم نکل جانا۔ مرجانا۔ سانس ٹوٹنا۔

(ت)

تالو میں کانٹے پڑنا = نہایت پیاس لگنا۔ تشنگی غالب ہونا۔

پکار دینا = آواز دینا۔ خبر کر دینا۔ اطلاع کر دینا۔

تلوے کھجلانا = سفر کو جی چاہنا۔ صحرا نوردی کی علامت ظاہر ہونا۔

پاؤں پر سر رکھنا = تعظیم کرنا۔ اطاعت کرنا۔ عاجزی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ اور منت کرنا۔

پھوٹ نکلنا = بہ نکلنا۔ رسنا۔ ٹپکنا۔

پانی پی پی کر کوسنا = ہر وقت کوسنا۔ سراپنا۔ سراپ دینا۔

پاؤں پٹختا = تڑپنا۔ نہایت تکلیف اٹھانا (حالت اضطرابی میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہے)

پاؤں کے نیچے کی مٹی کبھی ایسی نہ ہوگی = نہایت ذلیل بہت ہی مسکین عاجز۔ بے چارہ۔

تو چندی = ایک مشہور میلہ کا نام ہے جو اکثر مقامات مثل میرٹھ وغیرہ میں ہوتا ہے

بی راحت = کسی طوائف کا نام معلوم ہوتا ہے یا کوئی فرضی نام ہے

چراغ سے پھول جھڑنا = چراغ سے شرارے ظاہر ہونا۔ مجازاً نیک شگون ہونا (عام لوگ اس کو نیک شگون خیال کرتے ہیں۔)

خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری = یہ ایک ضرب المثل ہے جس کے معنی ظاہر ہیں۔

رسی جل گئی پر بل نہ گیا = یہ ایک ضرب المثل ہے باوجود ذلت و خواری کے غرور نہ چھوڑنا۔ باوجود حقارت کے شرارت کو ترک نہ کرنا۔

زخم ہرا ہونا = زخم کا کھل جانا۔ زخم کا بڑھ جانا۔ زخم کا اصلی حالت پر آجانا۔

نالہ چڑھ جانا = نالہ میں زیادہ پانی ہو جانا۔ نالہ میں پانی بکثرت ہو جانا۔

نتھرا ہوا پانی = ہلکا پانی۔ صاف کیا ہوا پانی۔ سبک پانی۔

وہ پانی یہ ملتان گیا = یعنی اب وہ بات نہیں رہی۔ بلکہ کوسوں دور نکل گئی۔

یہ ایک ضرب المثل ہے اور اس کی نسبت ایک قصّہ مشہور ہے۔

بسم اللہ کا گنبد = امن و امان کی جگہ۔ بےخوفی کا مقام۔

پھوٹ پھوٹ کر رونا = از حد رونا۔ زار زار رونا۔ رو رو کے جانا۔

(ٹ)

ٹال جانا = ارادہ فسخ کرنا۔ بہانہ کرنا۔ ترک کرنا۔ دانستہ کسی کام کے کرنے سے باز رہنا۔

ٹکٹکی لگانا = نہایت غور سے دیکھنا۔ برابر دیکھے جانا۔ گھورے جانا۔

(ج)

کٹہرے سے پھاڑ کر نکل جانا = دیوانہ بننا۔ وحشیانہ طریق اختیار کرنا۔ قطع تعلق کرنا۔ آزاد بننا۔

سفید ہونا۔ سرخرو ہونا۔ باوقعت ہونا۔ عزّت پانا۔

گلے کا ہار ہونا = سر ہونا۔ لپٹ جانا۔ پیچھے پڑنا۔ کسی چیز کی خوب خواہش ظاہر کرنا۔

رنگ جمانا = اپنا اثر پیدا کرنا۔ کسی کے دل میں محبت پیدا کرنا۔ دھاک بٹھانا۔

ٹانگیں پسار کر سونا = آسودہ ہونا۔ آرام سے رہنا۔ بےفکر رہنا۔ چین سے بسر کرنا۔

چاند پہ خاک ڈالنے سے خاک نہیں پڑتی = کسی کا ہنر چھپانے سے چھپا نہیں رہتا۔ کسی کے بُرا کہنے سے شرافت کی بےعزّتی نہیں ہوتی۔

سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہے = یہ ایک مثل ہے یعنی جو شخص قوی دشمن سے ڈرا ہوا ہوتا ہے وہ ادنیٰ دشمن سے بھی ڈر جاتا ہے ۔

سر پٹکنا ۔ کسی کام میں نہایت سعی کرنا ۔ فہمائش کرنا ۔ برائی بھلائی جتانا ۔

(گ)

آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا = یہ ایک ضرب المثل ہے جو ایسے موقع پر بولی جاتی ہے ۔ کسی چیز پر حریص ہونا ۔ تھوڑے کو چھوڑ کر بہت کو دوڑنا

آسمان سے بجلی گرنا = بلائے آسمانی نازل ہونا ۔ مصیبت پڑنا ۔ ناگہانی تکلیف ہونا ۔

بال بال دشمن ہے = ذرہ ذرہ دشمن ہے ۔ سرتاپا دشمن ہے ۔ ادنیٰ ادنیٰ دشمن ہے ۔

بیڑا اٹھانا = کسی مشکل کام کے انجام دینے کو آمادہ ہونا ۔ مستعد ہونا ۔ مصمم ارادہ کرنا ۔

آگ بھڑکانا = غضب آلودہ کرنا ۔ غصہ پر مائل کرنا ۔ کسی کو غصہ پر آمادہ کرنا ۔ غصہ دلانا ۔

خاک اڑانا = کسی کی جستجو میں آوارہ ہونا ۔ خراب ہونا ۔ کسی کی ہجو کرنا ۔

غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑے ہو گئے = بے مقدور جو کام کرتا ہے اس میں ضرور نقصان اٹھاتا ہے یا مصیبت میں اور مصیبت آگھیرتی ہے ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے ۔

گریبان میں منہ ڈالکر دیکھنا = اپنا آپا دیکھنا۔ عیب و صواب معلوم کرنا۔
غور کرنا۔ شرمندہ ہو جانا۔ سرنگوں ہونا۔

اشعار کے متعلق باقیماندہ محاورات وغیرہ بلا ردیف

آپ میں آنا = ہوش میں آنا۔ آپے میں آنا۔ خبردار ہونا۔ (بخود آمدن کا ترجمہ)
آگ لگانا = کسی کی برائی کر کے غصہ دلانا۔ لگائی بجھائی کرنا۔ فساد کرانا۔ محبت میں
نفاق پیدا کرنا۔ برباد کرنا۔ مہنگا لینا۔
آنکھ کا پانی ڈھل جانا = بے حیا بننا۔ بیمروت بننا۔ بے شرمی اختیار کرنا۔
آنکھوں سے کام کرنا = نہایت رغبت سے کام کرنا۔ شوق سے کام
کرنا۔ دل سے کام کرنا۔ جی لگا کر کام کرنا۔
ٹھوکریں کھانا = خراب و ذلیل ہونا۔ پامال ہونا۔ در بدر پھرنا۔ مایوس ہونا۔
جی کو مارنا = خواہش کا ضبط کرنا۔ دل کو روکنا۔ اپنے کو باز رکھنا۔
چکما دینا = فریب دینا۔ نقصان پہنچا دینا۔ دھوکا دینا۔
گور کے مردے اکھیڑنا = گزشتہ باتوں کا ذکر کرنا۔ پرانے جھگڑوں کا
تذکرہ کرنا۔
دل کو لگنا = دل کو چٹیک پیدا ہونا۔ جی کو درد ہونا۔ دل پر صدمہ واقع ہونا۔
کسی پر ہنسنا = کسی کو خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ ہیچ سمجھنا۔
نظر لگنا = چشم بد کا اثر ہونا۔ کسی کی ٹوک سے نقصان پہنچنا۔

خاک ڈالنا = عیب پوشی کرنا۔ کسی کی برائی کو نہ جتانا۔ درگذر کرنا۔ کسی چیز پر مٹی ڈالنا۔

دامن جھاڑ کر نکلنا = دنیا سے بے تعلقی اختیار کرنا۔ آزاد ہونا۔ دنیا کا ما سوا چھوڑ دینا۔

دم دینا = دھوکا دینا۔ چالبازی کرنا۔ فریب دینا۔

دم بھرنا = کسی کی محبت کا اقرار کرنا۔ ہاں کرنا۔ محبت جتانا۔ دنیا سازی کرنا۔

دور کی سوجھنا = عمدہ [illegible] سوجھنا۔ [illegible] بات سوجھنا۔ بلند خیالی پیدا کرنا۔

جھوٹ کا جال = [illegible] جال۔ فریب۔ مکر۔

راہ کھوٹی ہونا۔ رستہ سے رہ جانا۔ راہ غلط کرنا۔ راہ بھول جانا۔ ناامید ہونا۔

چہرہ کا رنگ اُڑنا = چہرہ پر رونق نہ ہونا۔ چہرہ پر نقاہت ظاہر ہونا۔ علامت ضعف پیدا ہونا۔

سمجھ پر پتھر پڑنا = نادانی کا کام کرنا۔ بیہودہ حرکت کرنا۔ کم عقلی کا کام کرنا۔ بے عقل بننا۔

سوکھ کر کانٹا ہو جانا = نہایت لاغر ہو جانا۔ ضعیف ہونا۔ زار و نزار ہونا۔

گدگدی ہونا = خود بخود ہنسنا۔ شوخی کرنا۔ خواہش ہونا۔

گل کترنا = عجیب و غریب بات کا ظاہر کرنا۔ شعبدہ بازی کرنا۔

گوشت سے ناخن جدا کرنا = مشکل کام کرنا۔ تفرقہ ڈالنا۔ یگانوں میں بیگانگی پیدا کرنا۔

لب بند ہو جانا = خاموش ہو جانا ۔ چپ ہو جانا ۔ قائل ہو جانا ۔ ساکت ہو جانا ۔

لکھے موسیٰ پڑھے خدا = ایسی بے معنی تحریر جسکو لکھنے والا ہی پڑھ سکے ۔

راز کی بات پوشیدہ امر ۔

انگا ہیں جیسے دیکھا باون گز کا = یہ ضرب المثل ہے مطلب یہ ہے کہ
جسے دیکھا مغرور پایا ۔ ایک سے ایک بڑھ کر پایا ۔

ناؤ کس نے ڈبوئی خضر نے = ایک ضرب المثل ہے ۔ رہنما سے
گمراہی ظاہر ہونا ۔ واقف سے ناواقفی کا اظہار ہونا ۔

ہاتھ کاٹنا = افسوس کرنا ۔ ندامت کرنا ۔ غصہ و رنج کرنا ۔ پُشت دست بدندان
گزیدن کا ترجمہ ہے ۔

مزاج ہوا پر ہونا = مغرور ہونا ۔ بددماغ ہونا ۔ اپنے کو بڑا خیال کرنا ۔ سرکش ہونا ۔

چراغ گل ہونا = چراغ بجھنا ۔ چراغ ٹھنڈا ہونا ۔ مات کھانا ۔ شہرت مٹ جانا ۔

آنکھوں آنکھوں میں = اشاروں میں ۔ نظروں میں ۔ سینا بینی ۔ چوری چوری ۔

دل لگانا = عاشق ہونا ۔ مائل ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔ گرویدہ ہونا ۔

آنکھ سے آنکھ لڑنا = نظر ملنا ۔ دو چار ہونا ۔ عشوہ بازی کرنا ۔

منہ لگانا = کسی پر التفات کرنا ۔ توجہ کرنا ۔ دھیان دینا ۔ کسی کی بات ماننا ۔

بد لگام = سرکش ۔ بدخو ۔ بےجا گستاخ ۔ منہ پھٹ آدمی ۔

منہ زوریاں = سرکشی کی باتیں ۔ ناملائم کلام ۔ گالیاں ۔

زبان سنبھالنا = زبان درست کرنا ۔ زبان بند کرنا ۔ خاموش ہونا ۔

چونچ بند کرنا۔ بطور مذاق۔

تار کی تمام ہونا = گھمنڈ جاتا رہنا غرور نکل جانا۔ خاتمہ ہونا کچھ باقی نہ رہنا۔

ٹٹی کے اوٹ شکار کرنا = درپردہ عیب کرنا چھپ کر کام کرنا۔ پوشیدہ مزے اُڑانا۔

بدن چُرانا = مارے شرم کے جسم کو سکوڑنا۔ شرم سے بدن چھپانا۔

بول جانا = تمام ہوجانا۔ مات ہو جانا۔ ہار جانا۔ گھبرا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔

دن پھرنا = نصیب پھرنا۔ ساعت نیک آنا۔ خوش ہونا۔ کامیاب ہونا دن ڈھلنا۔

جنگل میں منگل ہونا = جنگل میں آرام و عیش کا سامان مہیا ہونا۔ ویرانہ کا آباد ہونا۔

جی ہے تو جہان ہے = زندگی کے ساتھ جہان کا مزہ ہے۔ دُنیا کا لُطف زندگی ہی کے سبب ہے۔

صاحب ذوق = خوش مزاج۔ عاشق آزاد آدمی۔

قدم کو ہاتھ لگانا = پیروں پڑنا۔ پابوسی کرنا۔ تعظیم و تکریم کرنا منت و سماجت کرنا

منھ کی کھانا = گوشمالی پانا۔ پٹنا۔ سزا پانا۔ خود قائل ہونا۔ کھانا خفت اُٹھانا۔

میاں مٹھو = یہ لفظ اکثر طوطے کی نسبت بولا جاتا ہے۔ مجازاً بھولا آدمی۔ خدا لگتی کہنا = حق حق کہنا۔ ایمان سے کہنا۔

چسکا پڑنا = منہ کو ذائقہ لگنا۔ مزہ پڑ جانا۔ عادت پڑنا۔ لت پڑنا۔

ڈیڑھ چلو پانی = تھوڑا۔ مقدار قلیل۔

راہ پر لانا = ٹھیک رستہ پر لانا۔ اصلاح پر لانا۔ قابو میں لانا۔

پل بندھنا = ڈھیر لگ جانا۔ انبار لگنا۔

پھوس تلے گزران کرنا = جھونپڑی میں رہنا۔ بے سروسامانی کی حالت میں اوقات بسر کرنا۔

ٹھنڈے ٹھنڈے چلنا = ٹھنڈک کے وقت جانا۔ علی الصباح طنزاً خوشی خوشی جانا۔ بے لڑے جھگڑے جانا۔

سنوں = بجائے سے پہلے بولتے تھے۔ اب متروک ہے۔

ترسوں = یعنی ترستا ہوں۔ آرزو مند ہوں۔

خاطر میں رکھنا = خیال میں رکھنا۔ دھیان میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

سر دھننا = سر کو دستہ دستہ مارنا۔ افسوس کرنا۔ جوش و خروش مچانا۔

چراغ ہنسنا = چراغ سے پھول جھڑنا۔ چراغ سے شرارے نکلنا۔ نیک شگون ہونا۔

آگے خدا کا نام = بس خاتمہ تمام ہے۔ آگے کچھ نہیں ہے۔

گلا پڑ جانا = آواز بھاری ہو جانا۔ آواز نہ نکلنا۔

آنکھ لال ہو جانا = رونے یا غصہ یا نشہ یا آشوب کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو جانا۔

آنکھیں سی کھل گئیں = دم آگیا۔ جان سی آگئی۔ طراوت آگئی حقیقت کھل گئی۔
آنکھیں بند ہو جانا = مرجانا۔ جان نکلنا۔ فنا ہونا۔
دل ڈوبنا = دل پر صدمہ واقع ہونا۔ دل گھبرا جانا۔ نڈھال ہو جانا۔
مسیحائی کرنا = مردہ کو زندہ کرنا۔
الٹی چھری سے گلا کاٹنا = تکلیف سے گلا کاٹنا۔ اذیت سے قتل کرنا۔
جگ ہنسائی کرنا = دنیا میں بدنام کرنا۔ جہان میں رسوا کرنا۔
جلی کٹی کرنا۔ رشک و عداوت ظاہر کرنا۔ بیر کی باتیں کرنا۔
جان کھونا = مرجانا۔ جی دینا۔ کسی کے اوپر فدا ہونا۔ قربان ہونا۔
آنکھوں میں پھرنا = ہر گھڑی تصور میں رہنا۔ ذہن میں رہنا۔ خیال میں رہنا۔
بار بار یاد آنا۔ دل میں پھرنا۔ تصور بندھا رہنا۔
ایسی جگہ گئی کہ جی تھم گیا = ایسی خوشی خاک میں گئی۔ ایسا آرام چھوڑ گیا۔
گیا۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔
کلیجا چھن جانا = سخت تکلیف اٹھانا۔ نہایت قلق و بیتابی میں پڑنا۔
جی بھر آنا = درد آمیز باتیں سنکر رحم آنا۔ دل امنڈ آنا۔ رونے کو آمادہ ہونا۔
خس کم جہاں پاک = نالائق آدمی کے مرنے کے وقت بولتے ہیں۔ یہ
ایک ضرب المثل ہے۔

باب چہارم

ہر ایک شعر کی تشریح میں حتی المقدور اہلِ محاورہ کا خیال رکھا گیا ہے

(ردیف الف)

۱ - اس شعر میں لفظ اُس کی ضمیر (معشوق حقیقی) خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے یعنی ہم نے اُس کو بہتیرا ڈھونڈا مگر کہیں بھی پتہ نہ لگا حالانکہ وہ سب جگہ موجود ہے مگر اس طرح ڈھونڈنے سے پتہ ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے ہاں اُس کو اُس وقت پایا جب خود کو معدوم بنا پایا یا فنا فی اللہ کا درجہ حاصل کیا اور واقعی یہی سچ ہے کہ جب تک انسان تعلقات میں مبتلا ہے کیونکر اُسکا پتہ پاسکتا ہے - اس قول کا مصداق ایک فارسی کا شعر کیا عمدہ ہے

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں   ایں خیالست و محالست جنوں

۲ - درازیٔ زلف کی صفت ہے یار کا پاؤں اُس کی لمبی زُلف میں پھنس گیا - دیکھو کیا تعجب کا مقام ہے کہ خود شکاری جال میں گرفتار ہو گیا شکاری تو اوروں کو جال میں پھنسایا کرتا ہے اسی طرح معشوق بھی زلف کی زیبائش (حجب) دکھلا کر عاشقوں کو مبتلا کیا کرتا ہے اور یہاں برعکس معاملہ ہے -

۳- اس شعر میں (معشوق) دوست کو پاس بیٹھا ہوا خیال کیا گیا ہے اسی
بنا پر شاعر کہتا ہے کہ ہمارے پاس سے کیا اُٹھا یا چلا گیا ہم تو مر گئے
کسی پر عاشق ہونا محبت کرنا بھی قیامت ہے لفظ اُٹھنا قیامت کے
ساتھ ایک خوبی پیدا کرتا ہے کیونکہ قیامت کے دن سُنا جاتا ہے کہ کل
روحیں اُٹھینگی اور اُن کو اُن کے اعمال کا نتیجہ ملیگا۔

۴- اُس کی محبت میں اگر سر بھی کٹ جاوے تو مجھے سرفرازی اور خوشی کا
مقام ہے۔ ہاں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دل سے فراموش کر دیوے یا میری طرف
سے بے توجہ ہو جاوے۔

۵- کاش اگر محبت کرنے کی یہی سزا ہو کہ اپنی جان دینی ہوتی ہے تو بہتر ہے
کیونکہ اس صورت میں نہ تو میں آپ کی جدائی کی تکلیف اُٹھاؤں اور نہ
غیروں کو مرنے کی نوبت پہنچے۔ میرا ہجر میں نہ تڑپنا تو ظاہر ہے کہ جب مر گیا
تو تڑپنا کیسا اور غیروں کا نہ مرنا یوں ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ میرا
یہ حال دیکھیں گے تو کیوں تم پر مرنے لگے ضرور عبرت حاصل کرینگے۔
جی جانا تو معنی ہوتا ہے

۶- لفظ اِس ضمیر قبل الذکر ہے اور اُس کا مرجع ہم۔ آہِ آتشیں۔ آتشیں
آہ کی صفت ہے یعنی میری اس آہ کرنے سے تو وہ بیدرد اور بھی خفا اور
بے رحم ہو گیا ہم تو خیال کرتے تھے کہ آہ کا اثر ضرور ہو گا جب یہ بات
ہوئی تو آہ کرنے سے ہمارا دل بیزار ہو گیا اور ہم نے آہ و زاری کرنا قطعی

سمجھ کر چھوڑ دیا۔ آتشیں اور سرد مناسب الفاظ ہیں۔

۷۔ یار کی جدائی یا (ناز) تاے محبت میں میرا تو یہ حال ہے کہ ابھی آنسو پلکوں تک بھی نہ آئے اور (یاروں) عام اشخاص نے میرے رونے کی دھوم مچادی کہ بڑا رونے والا اور تڑپنے والا ہے۔

۸۔ بلبل نے اپنے آرام و آسائش کے واسطے آشیانہ (گھونسلا) بنایا تھا لیکن افسوس ہے کہ گل کی شوخی یا سوزش محبت نے اُس کو چین سے نہ رہنے دیا بلکہ آگ لگادی۔

۹۔ میرے نہ سونے سے میرے دوستوں نے خیال کیا کہ پھر کبھی پر عاشق ہوگیا ہے یا کسی پرانے کا دن آگیا ہے۔ واہ کس خوبی سے عشق بازی کا پتہ لگایا ہے۔

۱۰۔ اے زیبا شکل اپنے عاشق پر خفا نہ ہو اور چشم نمائی نہ کر۔ یہ چشم نمائی کسی نادان پر ظاہر کرنی واجب ہے۔ ہم تجربہ کار اور آپ کے مزاج سے خوگر ہوگئے ہیں ان دھمکیوں سے محبت نہیں چھوڑ سکتے۔ اِس شعر میں خوبی یہ ہے کہ دراصل پتلیوں کا ایک تماشا بھی ہوتا ہے جسے دیکھ کر کم فہم آدمی خوش ہوا کرتے ہیں۔ لڑکوں نے بھی یہ تماشا دیکھا ہوگا۔

۱۱۔ آپ اپنے حسن و جمال کی خوبی آئینہ میں دیکھ کر ہمہ دان بن گئے آخر کار حسن کے غرور سے آپ کی چتون بدل ہی گئی۔

۱۲۔ چونکہ عاشقوں کو معشوقوں کی ہر چیز پیاری اور از حد بھلی معلوم ہوا کرتی ہے

اسی قیاس پر شاعر کہتا ہے کہ مجھے اُس کے پاؤں کا نشان از بس عزیز ہے یہاں تک کہ میں اُس کو اپنا مسجود سمجھتا ہوں اور چونکہ رقیب کی گلی میں اُسکا گذر ہو چکا ہے اور گو مجھے اُس کی گلی میں جانا کیسا ہی ناگوار تھا مگر اب میں تعظیماً اُس کی گلی میں سر کے بل گیا اور مجھ سے یہ نہ ہو سکا کہ اپنے معشوق کے نقش پا پر اپنا پاؤں رکھکر چلوں - خوبی یہ ہے کہ سر کے بل جانا بھی ایک قسم کا سجدہ کرنا ہے -

۱۳- اُس کی جدائی میں آنکھیں مثل پتھر ہوگئیں ششدر رو حیراں رہگئیں مگر آنسو پھر بھی جاری ہیں - واہ رے جدائی تیری قدرت کہ تو نے پتھر میں سے پانی نچوڑا یعنی ایک ناممکن کام کر دکھایا اور واقعی بھی پتھر کو نچوڑنے سے پانی نہیں نکلتا - اور چونکہ آنکھوں کو پہلے مثل پتھر بیان کر چکا ہے اور اُس سے آنسو نکلنا مذکور ہو چکا ہے تو گویا اس شعر میں ایک ناممکن خیال کو ثابت کیا ہے یہ شاعرانہ ڈھنگ ہے -

۱۴- معشوق کا دوسرا دوست رقیب یا عدو کہلاتا ہے کیونکہ عاشق کب چاہتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی اور بھی اُسکا خواہاں ہو -

معشوق نے اِن دنوں رقیب کے موت کا سوگ کیا ہے اور اُس کی تعزیت میں مبتلا ہے - اے موت تو اسوقت کیوں نہیں آجاتی اور مجھے کیوں نہیں لیجاتی کہ اس موقع پر میری بھی عزت رہ جائے اور عزت رہجانا اس طرح پر ثابت کرتا ہے کہ اس وقت اپنا مرنا اور معشوق کا سوگ رکھنا دونوں کے سوگ

کی مشترکہ دلیل ہوگی اور عام اشخاص کیا جانینگے کہ کس کی وفات کا سوگ
دکھاتے آیا رقیب کے یا حضرت کی ۔

۱۵۔ اب کی دفعہ کچھ اس قسم کی (دل لگی) محبت ہوئی ہے کہ جب سے یہ محبت
پیدا ہوئی ہے سونا حرام ہے ۔ نیند کبھی نہیں آتی ۔

۱۶۔ میں اگرچہ روسیاہ گنہگار بدکار ہوں مگر سب کا منظور نظر اور پسندیدہ خاطر ہوں
اور ہر ایک آدمی مجھے کاجل کی طرح آنکھوں سے لگاتا ہے نہایت پیار
کرتا ہے اوّل مصرع میں روسیاہ اور منظور نظر میں جو ایک تشبیہ پایا گیا وہ
ہے دوسرے مصرع میں وہی کاجل اور آنکھوں میں ہے کاجل کا سیاہ
ہونا اور پھر اس کا آنکھوں میں لگایا جانا ثابت کرکے اپنی روسیاہی کو منظور نظر
ہونے کی دلیل بیان کرتا ہے

۱۷۔ اب ہم کسی معشوق کو غور و تامل کی نظر سے نہیں دیکھیں گے اے یار
ہم کو تو تیری خفگی دیکھ کر عقل آگئی ۔

۱۸۔ اے پیارے تیرے بیان میں لبھانے اور فریفتہ کرنے کا اثر ہے کسی کی
آنکھ میں جادو ہوتا ہے ۔ تیری زبان میں جادو ہے ۔

۱۹۔ ایسے چپکے چلے اور عالم تحیری میں وہ دل کو لے گئے کہ بالکل کسی کو خبر تک نہ ہوئی ۔

۲۰۔ اے ظفر شعراء کی محفل میں آپ کے اشعار سنکر ہر ایک اہل سخن کیونکر افسوس
اور تعجب نہ کرے فی الحقیقت آپ کے شعر ایسے ہی نادر ہیں ۔

۲۱۔ جب تیرے بیمار محبت نے اس کی بیماری کا حال پوچھا تو وہ افسوس

کر کے چپ ہو گیا یعنی وہ اپنے مرض کو لا دوا اور لا علاج سمجھ کر کچھ نہ کہہ سکا۔

۲۲۔ جو اشخاص حسن شناس ہیں اور حسن کی خوبی سے واقف ہیں وہ معشوقوں
کے حسن کا طول عالم کو بتلاتے ہیں لیکن یہ اُن کا خیال بیہودہ ہے۔

۲۳۔ جب ہم جیسے پُر گناہ دوزخ میں جاوینگے تو دوزخ کی آگ بھی ہمارا حال
دیکھ کر (پانی پانی) شرمندہ ہو جاویگی۔ خوبی اس شعر میں یہ ہے کہ آگ
کا پانی ہونا اُس کی تاثیر کو معدوم کر دینا ہے یعنی دوزخ کی تاثیر ہم پر کچھ اثر نہ کریگی۔

۲۴۔ اے میر بلبل کے گھونسلے میں گل آتش گل سے آگ لگ گئی۔

۲۵۔ اے قاتل تو نے زخم دل کو ایسا ذلیل کیا ہے کہ وہ بطور تمسخر نمکدان کا
منہ چڑاتا ہے۔

۲۶۔ اے پانی کے بلبلے ایک دم پر کیا مغرور ہوتا ہے یہاں (دنیا سے مراد
ہے) دم بھر میں موت کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ اگر آپ تشریف لائینگے اور کرم فرمائینگے تو اپنی آنکھوں کو بجائے
پا انداز کے بچھا دونگا۔

۲۸۔ ہائے آہ اُنے گریہ وزاری بیحد اثر دیکھ لیا۔ اُس کو رحم آتا تو درکنار
وہ کہتا ہے کہ مجھے تیرے اس رونے پر غصہ آتا ہے بند ہو جا کر۔

۲۹۔ اے بلبلو شکاری ابھی سویا ہے چیخ چیخ کر اُس کو جگاؤ نہیں۔

۳۰۔ یہ میرا قول جو ہمیشہ آپ کو نہایت عزیز معلوم ہوتا تھا اب کیا وجہ ہے
کہ آپ کو ناگوار اور برا معلوم ہوتا ہے۔

۲۱- طفل اشک سے محض اشک (آنسو) مراد ہے۔
اے آنسو ہم تو تجھے اس طرح عزیز رکھیں اور تو افسوس ہمارے بھید کو
یوں ظاہر کر دے آنسو کے نسبت راز کا ظاہر کرنا یوں خیال کیا جاتا ہے
کہ جب آدمی روتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ضرور اس پر کوئی صدمہ واقع
ہوا ہے یا کسی درد میں مبتلا ہے۔
۲۲- اے گریہ کی سوزش تیری آب وتاب (خوبی) کے سامنے شمع بھی جو
آتش فشاں ہے مانتی ہے عاجز ہے جیسی مانتی ہے یعنی تیری سوزش شمع
کی آتش فشانی سے بڑھکر ہے۔
۲۳- افسوس کہ جس قدر سیانے (گنڈہ تعویذ والے) مجھ پر جھاڑ پھونک اور
جنتر منتر کرتے ہیں۔ میری دیوانگی اور زیادہ ہوتی ہے۔ بھڑکنا پھونکنا
مناسب موقع الفاظ ہیں جو شعر کی خوبی کو زیادہ کرتے ہیں۔
۲۴- اے یار کے چہرہ کے تل تیری خبر اچھی طرح لیتا مگر حافظ قرآن
یار کے چہرہ کا محافظ سمجھ کر چھوڑ دیتا ہوں۔
۲۵- تیرا دیوانہ۔ تیرا شیدا جو ذرا بھی جھرجھری لیتا ہے تو انسان کا تو کیا ذکر ہے
حضرت جبرئیل بھی دہل جاتے ہیں۔
۲۶- آہ موصوف آتش بار صفت ہے۔
اگر میری آہ آتش بار کا تینگا بھی پڑ جاوے تو اس کی یہ تاثیر ہو کہ بہشت
کے رہنے والے بہشت کو دوزخ خیال کرنے لگیں۔ اس شعر میں آہ کے

اونی تاثیر کا مبالغہ کیا گیا ہے۔

۳۷۔ اے خدا اگر مجھ کو مٹی ہی میں ملانا تھا تو بہتر بات یہ تھی کہ یار کے پاؤں کا نقش ہی بنایا ہوتا۔

۳۸۔ امید تو سب کچھ تھی مگر حاصل کچھ بھی نہیں ہوا۔ پھول تو آیا مگر پھل نہیں لگا۔ یہ ایک بیوہ کا مقولہ ہے وہ کہتی ہے کہ شادی کے بعد جو کچھ امیدیں دنیا میں ہوتی ہیں وہ سب مجھ کو بھی تھیں مگر افسوس کہ جب پھول آئے تو پھل نہیں لگا۔ پھول آنا مستورات کی اصطلاح میں ایام حیض کو کہتے ہیں اور اکثر حیض کے آنے سے اولاد ہونے کی توقع ہو جاتی ہے مگر وہ کہتی ہے کہ جب یہ موقع ہوا تو بیوہ ہو گئی۔

۳۹۔ اس دنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت ہی مشکل کام ہے بلکہ ناممکن کہنا چاہئے

۴۰۔ میں ہر ایک کی نظر میں گراں اور خار معلوم ہوتی ہوں مگر کیا کروں اپنے اختیار سے مر نہیں سکتی۔ بیوہ کا مقولہ ہے۔

۴۱۔ آپ کے اس بوٹے جیسے (خوشنما) قد پر آفریں ہے۔ آپ عاشقوں کے دلوں پر کیوں خرابیاں برپا کئے ہوئے ہیں۔

۴۲۔ آپ نے دھمکا کر اور چشم نمائی کر کے سامری کے جادو کو جھوٹا کر دیا اور آپ دست موسوی کو دیکھ کر مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے سامنے سحر سامری اور دست موسوی دونوں ہیچ و بیقدر ہیں۔

۴۳۔ اے غیرت محبت ہوتے ہی یہ کیا مرض ہو گیا کہ اب رات بھر نیند

نہیں آتی ۔

۴۴ ۔ آج اس کے موزوں قد کا ہم سے کچھ زیادہ وصف ہو گیا اور اس صلہ میں عالم علوی تک ہماری شہرت ہو گئی ۔

۴۵ ۔ اگر یہی رونا ہے تو ایک دن عزت و آبرو کو کھو بیٹھو نگا ۔ اے چشم تر (رونے والی آنکھ) معاف کر اب تو میں خفیف اور شرمندہ ہونے لگا ہوں ۔

۴۶ ۔ ہمارے دل میں ہزاروں آرزوئیں ہیں مگر ہم دل پر قادر ہیں ظاہر نہیں کرتے ۔

۴۷ ۔ اے عزیزو میں آج رنج و غم ۔ یاس و الم میں کیوں نہ مبتلا ہوں مجھکو اپنے معشوق کا چاہ ذقن یاد آگیا ہے ۔ خوبصورت آدمیوں کے ٹھوڑی پر ایک نقطہ جیسا گہرا جو نشان ہوتا ہے اسکو چاہ ذقن کہتے ہیں ۔ ڈوبنا ۔ چاہ ۔ یوسف ۔ متناسب الفاظ ہیں جو شعر کی خوبی کو بڑھاتے ہیں ۔

۴۸ ۔ اے ذوق رونے کے وقت جگر کو تھام لے اور مستقل طبع ہو جا ۔ ورنہ تو جگر کو کھو بیٹھیگا اور پھر روئیگا اور سخت افسوس کریگا ۔

۴۹ ۔ اے میاں جرأت دل دیکر اور محبت پیدا کر کے اب کیوں ڈرتے بیٹھے ہو ۔ ابھی تو آپ کو بڑی بڑی مصیبتیں اٹھانی اور سخت مشکل کام کرنے ہیں ۔

۵۰ ۔ تعجب کا مقام ہے کہ بلبل کا تو دل جلے اور باغبان مزے اڑائے ۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ کسی کا تو گھر جلے اور کوئی تاپنے لگے ۔

۵۱ ۔ اگر یار مجھے اپنا جمال دکھائے تو میں اس خوشی میں طور پر جا کر گھی کے

چراغ جلاؤں۔ اہل اسلام کسی مراد کے حاصل ہونے پر اکثر ہزاروں مسجدوں وغیرہ متبرک مقاموں پر گھی کے چراغ جلایا کرتے ہیں مگر ایسا طریق زیادہ تر جہلا میں رائج ہے ۔

۵۲ - حضرت خضر کی نسبت عام خیال ہے کہ وہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں اس قیاس پر شاعر کہتا ہے کہ آسمان تو راہ پر آیا ہی نہیں۔ خضر کا دعویٰ جھوٹا ہوا کہ وہ گمراہوں کو راستہ پر لاتے ہیں۔ آسمان کی کج رفتاری مشہور ہے ۔

۵۳ - ہمارے رونے پیٹنے کا اثر اُس کی طبیعت پر بالکل نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے ہمارا رنج ہمارے راحت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ برعکس اس کے اگر ہمارا رنج و الم اُس کے دل پر اثر کرے تو ضرور ہے کہ اُس کو ہم پر رحم آئے اور جب رحم آئے تو بیشک اُسکا رحم کرنا ہمارے راحت کا موجب ہوگا ۔

۵۴ - آپ میرا امتحان اُس وقت تک کر سکتے ہیں جب تک میرا شوق زور آزما نہیں ہوتا۔ شوق کا زور آزما ہوتا اُس کا کامل ہونا یا حد درجہ پر پہنچ جانا مراد ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی کی نسبت کاملیت کا یقین ہو جایا کرتا ہے تو پھر اُسکا امتحان نہیں لیا کرتے ۔

۵۵ - ہم نے تکلیفیں سہتے سہتے اور مصیبتیں اُٹھاتے اُٹھاتے اُس کو جفا کا عادی بنا دیا۔ اب چونکہ وہ ظلم کرنے کا عادی ہو گیا ہے ظاہر

کہ ہم پہ کبھی اور عدو پہ کبھی ضرور ظلم کریگا۔ اب وہ بات نہیں کہ عدو پر رحم
اور ہم پر ستم ہو۔ اس صورت میں اگرچہ ہم رنج و الم میں تو پھنسے مگر عدو کے
رشک سے چھوٹ گئے اور ہم کو افسوس کرنے کا موقع نہیں رہا کہ وہ
عدو پہ مہربانی کرتا ہے اور ہم پر ستم کرتا ہے ۔

۱۵ ۔ قاعدہ ہے کہ جب مرغ اڑتا ہے تو اسکا سایہ زمین پر رہتا ہے اور
مرغ کی حرکت کے ساتھ سایہ کو بھی حرکت ہوتی رہتی ہے۔ گویا سایہ کا
حرکت کرنا ہی اس کی جستجو اور جویائی کی دلیل ہے۔ اسی قیاس پر شاعر
لکھتا ہے کہ اگرچہ میں مسکینت اور ذلت کی حالت میں ہوں مگر اس کی
جستجو باقی ہے اور اس جستجو کو مرغ پریدہ کا سایہ بنکر ثابت کرتا ہے ۔

۱۶ ۔ اے شیخ چونکہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز کسی کو نہیں ملتی اس کا شوق
اس کو زیادہ ہوتا ہے اور میں چونکہ دوزخی اور گنہگار ہوں اور بہشت میں
نہیں جا سکتا اس واسطے جنت کو میرا شوق بڑھیگا۔ اور وہ مجھے پسند
کریگا اور اسی طرح چونکہ اے شیخ تو بڑا پرہیز و پارسا ہے اور دوزخ کے
قابل نہیں ہے۔ اس واسطے دوزخ کو تو پسند آئیگا اور اس کو تیری خواہش
ہوگی نتیجہ یہ ہے کہ تو دوزخ میں اور میں بہشت میں جاؤنگا ۔

۱۷ ۔ حضرت مسیح کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا ہے۔ اس کے خلاف آپ کی
جنبش لب نے تو ہم کو مار ہی ڈالا۔ اسی کرامات اور اعجاز پر آپ کو مسیحا
کہتے ہیں۔ جنبش لب سے (انکار) مراد ہے ۔

۱۵۹ - آپ کی جدائی میں اگر رونے رونے یہ حالت ہو کہ آنکھوں میں آنسو نہ رہیں اور رونا بند ہو جاوے تو پھر بھی تحمل نہیں ہو سکتا۔ پھر آہوں کی نوبت ہے شاعر آہ کو ہوا سے تشبیہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جب پانی خشک ہو جاتا ہے تو ہوا پیدا ہو جاتی ہے - اس طرح پر کہ جب پانی خشک ہو جاتا ہے تو بصورت بخارات متبدل ہو جاتا ہے اور وہ بخارات ہوا میں ملجاتے ہیں اور اس واسطے وہ مثل ہوا کے شمار ہوتے ہیں -

۱۶۰ - ہم ایسے ظالم کے بس میں آ گئے کہ اب زندگی کی بھی مشکل پڑ گئی -

۱۶۱ - جو شخص کہ خدا پرست ہیں اور جنکا دھیان اُسکی طرف رہتا ہے اُن پہ آفت اثر نہیں کر سکتی - دیکھو قبلہ نما میں جو طایر ہوتا ہے اُس کو کوئی بھی تکلیف نہیں دے سکتا قبلہ نما ایک آلہ ہوتا ہے اور اُس میں ایک پرند کی تصویر ہوتی ہے جسکا رُخ ہمیشہ قبلہ کی طرف رہتا ہے -

۱۶۲ - اُس معشوق کی خفگی نے ہم کو بیقرار و متفکر کر دیا - اور افسوس ہے کہ کل ہمارے دل کو اس وجہ سے درد ہوا - دوسرے مصرعہ میں صنعت مشتقوطہ ہے -

۱۶۳ - اُس شوخ نے کل باتوں ہی باتوں میں مجھے سو بار مغموم بنا دیا اور سو بار ذلیل و خوار بنایا -

۱۶۴ - میرا خط میرے دل کی سوزش (جلن) کی کیفیت سے بالکل پُر ہے اور چونکہ وہ قاصد کے ہاتھ میں دیا گیا ہے تو اس کی سوزش کی کثرت سے

تو قاصد کا ہاتھ حضرت موسیٰ کے ید بیضا کا نمونہ بن گیا ہے۔ حضرت موسیٰ
کی ہتھیلی میں مثل بیضہ ایک قدرتی روشنی پیدا ہو جاتی تھی جو معجزہ خیال
کیا جاتا تھا۔

۶۵۔ اس کے ناز و کرشمہ اور ہنسنے نے ایک جہان کو مار ڈالا اور میرے
رونے نے ایک جہان کو ڈبو دیا چونکہ دونوں کا کام خرابی و بربادی ہے
پس شاعر کہتا ہے کہ دونوں کے کام برابر ہوئے۔

۶۶۔ شعرا چشم کو بیمار باندھتے ہیں۔
میں اسکی چشم پر مرتا ہوں مگر یہ فکر ہے کہ اپنے مرنے کا ذکر بیمار کے سامنے
کیونکر کروں اور واقعی بھی بیمار کے سامنے مرنے کا ذکر کرنا اس کو اور زیادہ
بیمار بنانا ہے۔

۶۷۔ ہستی نیستی کی ضد ہے جب نیستی نہ ہو تو ہستی کہہ سکتے ہیں۔
نیستی میں نہ تو مرنے کا ڈر ہے اور نہ فنا ہونے کا خوف ہے زمانہ جسکو
نیستی کہتا ہے سچ پوچھو تو عین ہستی ہے۔

۶۸۔ راقم شعر کہتا ہے کہ آپکا حسن اور میرا عشق دنیا میں بےمثل تھا یعنی مجھ
جیسا تو کوئی عاشق نہ تھا اور آپ جیسا کوئی حسین نہ تھا بلحاظ حسن اور
عشق کے دونوں یکتا تھے۔ اب چونکہ اس یکتا ہونے میں دونوں شامل
ہیں اور یکتائی کا لفظ دونوں پر عاید ہوتا ہے تو اس صورت میں تو میرا
عدیل ہوا اور میں تیرا ہمسایہ ہوا۔ واہ رے شاعری کس ڈھنگ سے

مساوات کا درجہ حاصل کیا ہے۔

۶۹ - رونے سے جب کچھ تسکین نہ ہوئی بلکہ اور جوش پیدا ہوا اور
ہچکیاں تک نوبت پہنچی کہ ہچکیاں آنے لگیں تو گویا یہ میرا رونا وارثہ ناثر
ہوا جب میرا اشک وارثہ ناثر ثابت ہو گیا تو ہچکیاں آنے سے میں
یہ سمجھا کہ وہ (معشوق) مجھ کو بھول گیا حالانکہ ہچکیاں آنا یاد کرنے کی
علامت ہے کیونکہ اگر وہ مجھے نہ بھولتا تو رونے کی نوبت کیوں پہنچتی۔

۷۰ - شاعر کہتا ہے کہ اگر یاس (ناامیدی) کے ساتھ امید نہ لگی ہوتی ہو
تو ناامیدی ہی ہم کو ہمیشہ کے آرام و چین کے واسطے مثل بہشت کے
ہے یاس کے مقابلہ میں امید ہی تو ساری خرابی پیدا کرتی ہے اور جب فکر
نہ ہو تو بیشک بہشت ہے۔

۷۱ - آفریں   واہ   شاباشی   خنجر   چھرا
دشمن   رقیب (مجازاً)   قاتل   مراد معشوق

اس سبب سے کہ ہمارے قاتل نے ہم کو رقیب کے خنجر سے قتل کیا ہے
ہم اس قتل کی داد نہ دے سکے ورنہ قتل کے وقت آفریں کے بغیر کبھی نہ رہتے
مگر اس ناراضگی کے باعث خاموش ہو رہے اور آفریں نہ دی۔
غرض شاعر معشوق کے ہاتھ سے قتل ہونا ہماری زندگی ہے مگر یہ
رشک قیامت ہے کہ خنجر رقیب کا ہو۔

۷۲ - ہماری ہستی سے خداوند تعالیٰ کی ذات کا ثبوت ملتا ہے چونکہ بغیر موجد
کے کوئی شے ایجاد نہیں ہو سکتی اس واسطے ضروری ہوا کہ ہمارا بھی کوئی
موجد ہے۔

۴۳ ۔ معشوق نے ہم کو بھول کر دیکھ لیا ہے یعنی غلطی سے ہم پر متوجہ ہوا ہے اور ہم اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں کہ او ہو ہو ہماری یہ شان اور یہ قیمت

۴۴ ۔ اللہ اللہ رے کلمۂ تعجب و حیرت ۔

راقم حیرت اور تعجب سے کہتا ہے کہ جب میں اُس معشوق کی ادا کا خیال کرتا ہوں جو دشمن ایمان ہے تو اُس کی ادا کی تاثیر سے میرا ایمان ڈگمگا جاتا ہے اور چونکہ لغزش ایمان کے موقع پر خوف ضرور ہونا چاہیے اس واسطے میرے دل میں بھی خدا کے خوف کا اثر پیدا ہو جاتا ہے ۔

۴۵ ۔ اُن کے دیکھنے سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے اور چہرہ پر ذرا رونق آجاتی ہے تو وہ خیال کرتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے ۔ حالانکہ یہ بات نہیں رونق تو صرف اُن کے دیکھنے سے ہے ورنہ مرض عشق تو لاعلاج ہے ۔ رونق کیسی ہے

۴۶ ۔ حضرت عیسیٰ بیماروں کے علاج و معالجہ کرنے اور شفا دینے حتیٰ کہ مردوں کو زندہ کرنے والے مشہور ہیں ۔ متکلم اپنے مرض کو لاعلاج سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ خواہ حضرت عیسیٰ ہی کیوں نہ ہوں میرے دکھ کا علاج کریں تو معلوم ہو ۔

۴۷ ۔ واہ کیا متضاد بات کو ثابت کیا ہے ۔ کہتا ہے کہ ہماری غفلت ہی دراصل ہوشیاری ہے کیونکہ یوں تو حالت بیداری و ہوشیاری میں یار کا دیدار نصیب نہ ہوا اور حالت خواب میں جبکہ غفلت کا عالم ہوتا ہے ہم نے اپنے یار کو دیکھ لیا ۔

۴۸ ۔ اہل تدبیر جو چالوں پہ مہندی لگاتے ہیں یہ اُنکی ناکامیابی اور درماندگی

کی دلیل ہے کیونکہ جس وقت انسان کے پاؤں میں مہندی لگی ہوتی ہے
اُس وقت بھی چلنے سے مجبور ہوتا ہے اور جب آبلے پاؤں میں ہوتے
ہیں تب بھی چل پھر نہیں سکتا۔ جب دونوں حالتوں میں یکساں نتیجہ ہے
تو دامانندگی ظاہر ہے۔

۷۹ — آنسوؤں کو موتی سے تشبیہ دیا کرتے ہیں مگر جھوٹے موتی بیقدر ہوتے
ہیں اور کوڑیوں کے مول بکا کرتے ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ میرے بے تاثیر آنسوؤں سے کہہ دو۔ آنکھوں سے
نہ ٹپکیں اگر ٹپکیں گے تو جھوٹے موتیوں کی طرح بیقدر ہو جاوینگے یعنی آنسو
بے تاثیر ہونے کی وجہ سے اور موتی جھوٹے ہونے کی وجہ سے دونوں بیقدری
میں برابر ہیں۔

۸۰ — ترک (معشوق سے مراد ہے) اسے یار اب تو بھی کسی کو قتل نہ کریگا۔ یہ
کیا مرا تیری تیغ جو اکڑ دی اور مغرور نکل گیا۔ ترک عموماً خوبصورت ہوتے ہیں۔

۸۱ — ہم نے اُس پری چہرہ کی نسبت حور کا لفظ تشبیہاً کیا زیبا استعمال کیا۔
سچ بات تو یہ ہے کہ ہم کو بھی کیا ہی موقع کی بات سوجھی ہے۔

۸۲ — یار کی جدائی میں میرے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اور میرے بدن میں جو
خون تھا وہ آنسو ہو کر بہہ گیا۔

۸۳ — وہ پورنماشی کے چاند جیسی شکل والا ہمارے پاس آگیا۔ اے جنونیا
اب وہ مصیبت کے دن گئے اور خوشی کا زمانہ آگیا۔

۸۴ — آنکھیں باہم نظربازی کرتی ہیں مجھے خوف ہے کہ انکی اس لڑائی میں
کہیں بیچارہ دل نہ مارا جاوے اور مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاوے۔

درحقیقت بھی آنکھیں ہی حسن و جمال کو دیکھ کر دل کو مصیبت میں پھنساتی ہیں۔ ورنہ دل تو بذات خود دیکھ ہی نہیں سکتا۔

۸۵ ۔ اس آپ کی دیر رسی نے تو ہمکو قتل ہی کر ڈالا جب مر ہی گئے تو پھر کس کام سے رہے۔

۸۶ ۔ اس بت نے ہم کو ناز و نخرہ کے خنجر اور ادا کی تلوار سے اس طرح قتل کیا کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

۸۷ ۔ بھلا کوئی تمھاری طرح بھی غصہ کرتا ہے اور خفا ہوتا ہے اور صاف دلوں سے اس طرح کدورت رکھتا ہے۔

۸۸ ۔ لفظ اپنی بجائے ہمارے آیا ہے :-

اُسے یعنی ہمارے بے تاثیر آنسو ناحق دنیا میں شرمندہ کرتے ہیں۔ اور ذلیل۔

۸۹ ۔ حرف مشدد کا قاعدہ ہے کہ اپنے حرف ماقبل اور مابعد دونوں سے مل کر پڑھا جاتا ہے۔ یہ ایک مشکل بلکہ ناممکن بات ہے کہ بندۂ خدا بندۂ دُنیا بھی ہو یا بندۂ دُنیا بندۂ خدا بھی ہو۔ کیونکہ بقول مولانا روم

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں ۔۔۔ ایں خیالست و محالست و جنوں

خلاف اس کے شاعر کہتا ہے کہ باوجود دلائل بالا ہمارے پیغمبر صاحب میں حرف مشدد کا سا خواص ہے کہ وہ خدا اور مخلوق دونوں سے شاغل اور واصل ہیں۔

ردیف (ب)

۹۰ ۔ ابھی شیخ صاحب کو گناہ کرنے کی آرزو باقی ہے اس مطلب کے واسطے جو انھوں نے ڈاڑھی کو سیاہ کیا ہے تو ضرور منہ بھی کالا کرینگے۔ منہ کالا

کرنا ذو معنی ہے اس کی تشریح محاورات میں دیکھو۔

۹۱ - جب آپس میں میل ملاپ تھا تو سخت سخت بڑی بھلی سب سہتے تھے۔ اے میرے جب دلوں میں فرق آگیا اور اتفاق میں نفاق پیدا ہو گیا تو پھر دینے کی کیا ضرورت ہے۔

۹۲ - ہم ہمیشہ آنکھ کی بلائیں آنکھوں سے لیا کرتے ہیں لیکن بلا لینا ہاتھوں کا کام ہے تو گویا ہم ہاتھوں کا کام آنکھوں سے لیتے ہیں۔

۹۳ - ہماری آس کی کیونکر بنے سارے کام تو الٹے ہیں۔ ہاں ہم اور بات اور یار کے سیدھے ہونے سے سب کچھ سیدھا ہو جاتا ہے یعنی ان ہر سہ الفاظ کے مقلوب کرنے سے پورا نام مہتاب رائے بنجاتا ہے۔

۹۴ - جس طرف سے وہ گزرتے ہیں اُن کے گزرگاہ پر ہزاروں دل کے بیچنے والے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اس خیال سے کہ شاید ہمارے دل کو بھی خرید لیں گویا ایک گزری (میلا لگا ہوا ہے)۔

۹۵ - آواز کا قاعدہ ہے کہ ہوا کے تموج اور مدافعت کی وجہ سے اُس کا اثر سمت مخالف میں ہوا کرتا ہے چنانچہ گنبدوں میں آواز دینے سے اکثر ایسا ہوا کرتا ہے طلبا جو آواز کے بیان میں پڑھ چکے ہونگے۔ اس آسمان کے تلے کوئی کسی کو برا بھلا نہ کہے۔ گنبد کی آواز کا سا حال ہے جیسا کوئی کہیگا ویسا سنیگا۔

۹۶ - آتش رخ سے معشوق مراد ہے اور آتش سے آبلہ پڑجانا ظاہر ہے۔ آتش رخوں کے دیکھنے سے میرا دل باز نہ آیا باوجودیکہ یہ دل بارہا صدمہ اٹھا چکا ہے۔ آنکھ اور آبلہ میں ایک خاص تناسب ہے۔

۹۷ - جسکو ایک زمانہ بجا کہے اُس کو تم بھی بجا سمجھو جو بات کہ زبان زد خلائق ہوتی ہے - ضرور اُس کا کچھ نہ کچھ وجود بھی ہوتا ہے -

۹۸ - رقیب کی محفل میں غصہ کے مارے میں ایسا آگ بگولہ ہوگیا کہ دیوانہ پن چھا گیا اور اس حالت میں فرش گل کو میں انگاروں کا فرش سمجھا -

۹۹ - میں اپنی دیتی کی نسبت (یگانگی) غیر سے نہیں کروں گی میں نے آپ سے سو دفعہ انکار کر دیا - آپ کیوں کہتے ہیں -

۱۰۰ - آپ کی سخت جانی اور سنگدلی کا کیا کہنا ہے انسان تو کیا پتھر کا پتہ بھی پانی پانی ہوگیا -

۱۰۱ - اگر شکل آئینہ کے انسان کی تقدیر بن جائے تو زمانہ بھی موافق ہے دوست بھی اپنا ہے دشمن بھی سیدھا ہے -

۱۰۲ - آپ کی بے پروائی ہماری وحشت کا باعث ہوگئی اور آپ کی جدائی ہم سے پاگلوں کے سے کام کرانے لگی -

۱۰۳ - اُس یار کی محفل میں میرے رونے نے یہ عزت حاصل کی کہ جتنے دشمن تھے وہ سب میری یہ حالت دیکھ کر جل گئے -

۱۰۴ - مدت کے بعد اُنھوں نے اپنے وعدہ خلافی کا اقرار کیا ہے اور اُن کے دہن کا قفل ٹوٹا ہو کر کھل گیا - خوبی اس شعر میں یہ ہے کہ تالا جب ٹوٹا پڑا جاتا ہے تو خود بخود بلا تالی کھل جایا کرتا ہے -

۱۰۵ - دم کا کچھ اعتبار نہیں آیا آیا نہ آیا نہ آیا جہان کے قیام و ثبات کا حال بے ثباتی بلبلہ کی مثال ہے -

۱۰۶ - ہم آپ کے ایسی آمد و رفت سے جس میں ایک زمانہ سے جدا وقت پیدا

ہو بانہ آئے ۔

۱۰۷ ۔ جو اشخاص کہ دل برداشتہ ہیں اُن کی تسلی کہیں بھی نہیں ہو سکتی ۔ اگر وہ بزم میں کبھی آئینگے تو بیگانہ وار آئینگے اور چلے جائینگے ۔

۱۰۸ ۔ فرقت میں بدن کا یہ حال ہے کہ بالوں کی جگہ نیش نکلتے ہیں ۔ اَے گل رو سچ تو یوں ہے کہ یہ تیری بدی کا عوض مل رہا ہے ۔

۱۰۹ ۔ یار کا حسن روز افزوں زیادہ ہوتے ہوتے اس درجہ کو پہنچ گیا کہ چاند بھی اسکے سامنے ماند اور خفیف ہونے لگا ۔

۱۱۰ ۔ زمانہ میں جتنے کم ظرف (کمینے) ہیں وہ سب بے مروت ہیں ۔ دیکھو آنسو آنکھوں سے جدا ہو کر پھر کبھی بھی نہیں ملتا ۔ آنسو کو اُس کی اصلی حیثیت کے لحاظ سے کم ظرف بیان کیا ہے ۔

۱۱۱ ۔ بلبل کے نالہ و زاری پر کچھ بھی توجہ نہیں کی ۔ کیا ان پھولوں نے کانوں میں تیل ڈال لیا ہے یعنی بہرے بن گئے ہیں ۔

۱۱۲ ۔ اَے ناصح تیری باتوں سے میرا کلیجہ تو زخمی ہو گیا ۔ یہ تیر ملامت کہاں تک لگائے جائیگا ۔

۱۱۳ ۔ بیشتر اشخاص ہنر والوں سے برسر عداوت ہو کر مقابلہ اور برابری تو کرنے لگتے ہیں مگر پھر انکی وہ قدر و منزلت نہیں رہتی ۔

۱۱۴ ۔ آپ کے حسن کا شہرہ دنیا میں ہو گیا ہے اور تو کیا (کنعاں) حضرت یوسف بھی آپ کے سامنے اپنی شہرت قائم نہ رکھ سکینگے ۔

۱۱۵ ۔ اُس کی عادت خود سرشت میں بیوفائی ہے ۔ مگر مجھ میں بیوفائی نہیں ہے اس واسطے میری اور اُس کی باہم محبت نہیں اور چونکہ رقیب میں با

بیوفائی موجود ہے اِس واسطے وہ ہم مزاجی کے سبب اُس کا دوست بنگیا کیونکہ دونوں میں بیوفائی کا مادّہ موجود ہے۔

۱۱۶ ــ بزم عدو رقیب کی محفل یا مجلس پردہ رُخسار چہرہ کی روک مجازاً نقاب ـ ہم اپنے یار کو رقیب کی محفل میں اس رشک کی وجہ سے کہ وہ کیوں رقیب کی محفل میں جلوہ افروز ہے نہیں دیکھ سکتے اور یہ بات ظاہر ہے کہ کسی شے کے نہ دیکھنے کے واسطے کوئی روک یا پردہ ضرور حائل ہونا چاہیئے۔ اب متکلم کہتا ہے کہ رقیب کا رشک ہمارے واسطے پردۂ رخسار بنگیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اُس کو نہیں دیکھ سکتے ــ

۱۱۷ ــ میرے دل میں جو اُس کی جدائی کی وجہ سے تپش ہے یہ مرنے کے بعد بھی نہیں بجھنے کی بلکہ اس نشان تپش محبت کے واسطے میری قبر پہ چنار کا درخت اُگا ہوا ہوگا ـ

۱۱۸ ــ میری عمر میری زندگی آئینہ کی طرح گزری ہے (آئینہ کی آب مشہور ہے جسکو آئینہ کا پانی کہتے ہیں) اگر مجھ کو پانی ملا تو دانہ نہ ملا یعنی ہمیشہ بے سروسامان ہی رہا۔ دوم مصرعہ میں اول مصرعہ کا ثبوت ہے ــ

۱۱۹ ــ ہوش رُبا باتیں، وہ باتیں جنکے سننے سے آدمی کے ہوش و حواس جاتے رہیں ـ رازداں ـ بھیدی ـ واقف کار ـ پوشیدہ حال جاننے والا ـ

مطلب ـ جس کسی سے تو کچھ میری نسبت کہتا ہے اور میرا حال بیان کرتا ہے تو قاعدے کے موافق وہ میرا رازداں ہونا چاہیئے مگر چونکہ تیری باتوں کی یہ تاثیر ہے کہ جو کوئی سنتا ہے اُس کے ہوش اُڑ جاتے ہیں ــ اس لئے وہ میرا رازداں نہیں ہو سکتا ـ کیونکہ رازسے واقف ہونے کو ـ

نوبت نہ آنے سے پہلے ہی وہ بیہوش ہو جاتا ہے۔

۱۲۰ - میں اپنی ناتوانی کا نہایت ہی ممنون ہوں کہ جس کی وجہ سے میں اس کی گلی سے نقش پا کی طرح نہیں اٹھ سکتا۔

۱۲۱ - تیری محبت کے مریض نے ذرا یونہی سنبھالا لیا ہے اگر وہ اس سنبھالا لینے سے بچ جاوے تو بہتر بات ہے۔

۱۲۲ - جس بیمار کا علاج موت ہے اس کو اگر حضرت عیسیٰ اچھا بھی کرینگے تو کچھ بہتر بات نہیں کرینگے کیونکہ اس کا علاج ہی موت ہے نہ کہ شفا۔

۱۲۳ - اس دنیا میں اہل کمال پر ضرور آفت نازل ہوتی رہتی ہے۔ دیکھئے قطرہ جب گوہر بننے پر آتا ہے تو ٹوٹ جانے کا خوف دامنگیر ہو جاتا ہے

۱۲۴ - بدبخت (اہل دنیا) مرنے کے بعد بھی مجھے (دبائینگے) تکلیف دینگے اہل درماں کا موت سے بھی علاج نہیں ہو سکتا۔ دیا نازو منتی ہے۔

۱۲۵ - معشوقوں کو ہم نے سب کچھ کہا اور اعلیٰ ترین درجہ پر پہنچایا مگر خدا کا شکر ہے کہ خدا نہ کہا ممکن تھا کہ خدا بھی کہہ دیتے۔

۱۲۶ - بتوں کی محبت میں ہم کو خداوند تعالیٰ کا جمال دکھلائی دیا اور عشق ظاہری سے عشق باطنی حاصل ہو گیا۔ اس کی تائید میں ایک فارسی شعر ؎

متاب از عشق رو گرچہ مجازیست   کہ آں بہر حقیقت کارسازیست

مولانا جامی علیہ الرحمۃ کا ہے۔

۱۲۷ - آہ کو تیر ہوائی سے کیسا عمدہ تشبیہ دی گئی ہے۔

آہ سے یار عاشق کو اپنی آہ پہ بھروسا نہیں ہو سکتا بھلا کہیں تیر ہوائی سے کبھی نشانہ لگتا ہے۔

۱۲۸۔ بیقراری کی ہوا سے دماغ پر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں زندگانی کا چراغ گل ہو جاوے (مر جانے سے مراد ہے)۔

تشریح الفاظ و اصطلاحات

۱۲۹۔ بیضۂ قمری، قمری کا انڈا۔ قمری ایک جانور کا نام ہے جو درخت شمشاد پر عاشق ہوتی ہے۔ شمشاد ایک درخت ہوتا ہے جس کی لکڑی نہایت خوشنما ہوتی ہے۔ غیرت شمشاد مراد از معشوق۔ بیضۂ فولاد بترکیب اضافی فولاد کا انڈا جو اکثر مکانات میں آرائش و زیبائش کے واسطے آویزاں کر دیا کرتے ہیں۔

مطلب۔ چونکہ قمری درخت شمشاد پر فطرتاً عاشق ہے تو ظاہر ہے کہ قدرتاً اس کا بیضہ بھی اسی صفت سے موصوف ہوگا۔ پس اگر وہ غیرت شمشاد (معشوق) باغ میں جاوے تو اس کے اشتیاق اور محبت کے جذبے کا یہاں تک جوش ہو کہ بیضۂ فولاد جس سے غلبۂ محبت کا اظہار ناممکن ہے مثل بیضۂ قمری بن جاوے اور اس میں محبت کا مادہ پیدا ہو جاوے۔

۱۳۰۔ چونکہ مجھ کو خوشامد کرنے کا مزہ پڑ گیا ہے اس واسطے کچھ نہ کچھ گناہ کر بیٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں گناہ کروں گا تو ضرور وہ مجھ پر خفا ہوں گے اور عذر تقصیر کے واسطے میں ان کے (پاؤں پڑوں گا) خوشامد کروں گا۔

ردیف (ج)

۱۳۱۔ طلبا اشعار کو بطریق ذیل موقع امتحان پر تحریر کیا کریں تو مناسب ہے۔ فندق ولایت میں ایک سرخ رنگ کا میوہ ہوتا ہے جو از حد مہندی لگے ناخن سے

ہو دوسرے شمعِ طور بترکیب اضافی طور کے شمع مجازاً وہ نور جو حضرت موسیٰ کو طور پر نظر آیا تھا۔ ید بیضا وہ روشنی جو حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں بطور معجزہ کے تھی
بیعت مانگنا۔ مرید کرنا۔ شاگرد بنانا۔ چیلہ کرنا۔ حلقۂ اطاعت میں لانا۔

مطلب۔ متکلم اپنے (معشوق) دوست پیارے سے کہتا ہے کہ تیری ہر ایک انگلی فندقی کے سبب سے شمعِ طور بنگئی ہے۔ اگر تو حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ہوتا تو اُن کے ید بیضا سے بھی بڑھ کر ہوتا اور اس اپنے معجزہ فندقی (شمع طور) کی وجہ سے اُن سے بھی بیعت مانگتا اور اُنھیں اپنا مرید بنا لیتا۔

۱۳۲۔ ہم نے مر کر غم سے نجات پائی۔ ہمارا بیکار ہونا (مرنا) بیفائدہ نہ گیا۔

۱۳۳۔ میں نے اس دنیا میں مثل سایہ کے یعنی (بلا تکلیف غیرے) زندگی بسر کی ہے یہی وجہ ہے کہ میرا پاؤں گھاس تک پہنچنے تک سے شرمندہ نہیں ہے۔

۱۳۴۔ ادا کرنا اس شعر میں ذو معنی لفظ آیا ہے یا تو یوں کہو کہ ناز و ادا کرنا یا ترت کرنا مراد ہے۔ یا نماز ادا کرنا۔

مطلب۔ جس وقت وہ مسجد میں آکر ادا کرتے ہیں تو اُن کی ادا یعنی حسن و خوبی کو دیکھ کر ہر ایک نمازی فریفتہ ہو جاتا ہے اور نماز کو قضا کر دیتا ہے۔

۱۳۵۔ ہم جس کی رفتار کے مارے ہوئے ہیں وہی ہر وقت ہمارے دل میں بستے رہتے ہیں خوبی یہ ہے کہ جب آدمی کسی کی طرف سے تکلیف یافتہ ہوتا ہے تو وہ اُس کو یاد نہیں کیا کرتا اور یہاں بر عکس معاملہ ہے۔

۱۳۶۔ میرا دوست تیغ بکف (مستعد قتل) غیر کی طرف جاتا ہے اے کشتۂ ستم (اپنی طرف اشارہ ہے) تیری غیرت کہاں گئی تو ہی کیوں نہیں قتل ہو جاتا اور اُس کو غیر تک کیوں جانے دیتا ہے۔

۱۳۷۔ نجات (موکش) کے فکر میں جان نکلی جاتی ہے۔ ایسی بہشت بھاڑ میں اور
ایسا آرام خاک میں پڑے۔

۱۳۸۔ ہم اسد کو اُس کی گلی سے سمجھا بجھو کر بمشکل لائے تھے مگر وہ کب مانتا ہے۔
وہاں سے چلا آیا تو راستہ میں آکر مچل گیا (یعنی بے قابو ہو گیا)

۱۳۹۔ جانباز۔ جان پر کھیلنے والا۔ جان دینے والا۔ عاشقِ صادق۔ مومن
حضرت مومن خاں صاحب دہلوی کا تخلص ہے۔
غیر بیگانہ۔ مراد رقیب۔ دوست کا دوسرا دوست۔
خطاب۔ وہ وصفی نام جو بادشاہوں یا حاکموں کی طرف سے عطا ہو۔
جان پر کھیلنا۔ جان بازی کرنا۔ جان دینا۔ قربان ہونا۔ جان جوکھوں
میں پڑنا۔
نام ہونا۔ شہرت ہونا۔ مشہور ہونا۔ نام پیدا کرنا۔
اے مومن اُس نے رقیب کو جانباز خطاب عطا کیا ہے۔ حیف ہے
کہ ہم جان جوکھوں میں بھی پڑے مگر شہرت اوروں کی ہوئی اور ہم پھر بھی
محروم ہی رہے۔

۱۴۰۔ متکلم کہتا ہے کہ میں تو ہمیشہ اُس کی یاد میں بیہوش اور فراق میں مدہوش
رہتا ہوں اگر کاش وہ خوش قسمت سے کبھی میرے پاس آنکلا اور اُسکے
آجانے کی وجہ سے میں ہوش میں آگیا تو شوخی تقاضا کرے گی اور آفت تازہ
پیدا ہوگی کہ اُس نے اپنے چہرہ کی رونق کے واسطے شراب پی لی اور
بیہوش ہو گیا۔ پس یہ حالت بھی میری محرومی کا باعث ہوگی۔

۱۴۱۔ جنابِ شیخ کہ قمار خانہ (جوا کھیلنے کا مکان) سے [illegible]

کھیلتے ہیں وہ بھلا کعبتین (پانسہ) کو چھوڑ کر کعبہ کو کیوں جانے لگے کعبہ اور کعبتین میں صنعت اشتقاق ہے اور اس شعر میں یہی خوبی ہے۔

۱۴۲۔ جب میرے دل کے زخم کو دیکھا تو جراح کے ہوش اُڑ گئے اور اُس نے اپنا سر جو میرے دل کے زخم کے معائنہ کے واسطے میرے گریبان کی جانب جھکایا تھا وہ بدستور شرم کے مارے وہیں رہا اور اُٹھ نہ سکا۔

۱۴۳۔ میں اُس رہزن ایمان (معشوق) کا قول خواہ وہ کیسا ہی عابد و پارسا بنکر کیوں نہ آئے جھوٹ ہی سمجھونگا

۱۴۴۔ اہل اسلام میں قاعدہ ہے کہ مُردہ کو دفن کیا کرتے ہیں اس قیاس پر شاعر یہ نتیجہ پیدا کرتا ہے کہ ہم مر تو گئے مگر جو رکشی اب بھی موجود ہے اور وہ اس کو یوں ثابت کرتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی تجھ کو دباتے ہیں دبانا اس شعر میں ذو معنی لفظ ہے۔

۱۴۵۔ جو شخص اس دُنیا میں تیری شکل و صورت کو نہ دیکھیں (یعنی تیری صورت کو دیکھ کر صنعت الہٰی کو غور نہ کریں۔ وہ برائے نام بینا ہیں ورنہ واقعی مادر زاد اندھے ہیں۔

۱۴۶۔ تیری رعنائی کا جلوہ دیکھ سکا۔ تماشائی کا عجب حوصلہ اور جگر ہے۔

۱۴۷۔ اُس نے جو ہمارے خط کا جواب نہ لکھا تو اس سے ہم کو یہ معلوم ہوا۔ کہ آج سے اُس نے ہم سے دوستانہ چھوڑ دیا اور ہمارے ملنے سے انکار کر دیا۔

۱۴۸۔ اب تو جنون تیرے مجنون کے بے طرح پیچھے پڑا ہے۔ بھلا اُس کے ہاتھ سے کوئی کیونکر بچ سکتا ہے وہ تو سارے تعلقات کو چھوڑ کر اسی کا ہو

میں مصروف ہوا ہے۔

۱۴۹۔ اے صبا اگر تو باغ میں جاوے تو بیچاری بلبل سے یہ کہہ دیجیو کہ دیکھنا بہار سے غنیمت نہ کر نا خزاں کا دن سامنے موجود ہے۔

۱۵۰۔ افسوس ہم گنہگاروں کا نصیبہ کیسا بُرا ہے کہ جس وقت ہماری آنکھوں پہ پٹی بندھ چکی تب وہ ہمارے قتل کے واسطے تشریف لائے یعنی حاجت مند تھا پیں کبھی ہم کو دیدار نصیب نہ ہوا مثل زمانہ سابق اب بھی یہ قاعدہ جاری ہے کہ جب کسی مجرم کو پھانسی دیتے ہیں تو اُس کی آنکھوں پہ پٹی باندھ دیا کرتے ہیں۔

۱۵۱۔ ہمارا زخم جگر کس کے کن انکھیوں کا زخم کھائے ہوئے ہے جو آنسو کے روکنے سے اُس میں پانی بھر جاتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ زخم میں پانی بھر جانا بہت مضر ہوتا ہے۔

۱۵۲۔ جب ہم نے اُس سے یہ کہا کہ میرا دل گرا جاتا ہے تو وہ سنکر فرمانے لگے کہ تیرا دل ہے یا کہ دیوار ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ڈھیا جانا دیوار کے واسطے آتا ہے اُسی کے سوال سے اُس کو قائل کیا ہے۔

۱۵۳۔ اے تشنہ کم حیران و پریشان تو پھرتے ہوا بھی کہہ دیجئے کہ کسی سے محبت (عشق) نہیں ہے۔ یہ تمہاری تیجیری تو تمہارے عشقبازی کا پتہ دیتی ہے اس شعر میں چاہ جھانکنا تشنہ تناسب الفاظ ہیں جو شعر کی خوبی کو دوبالا کرتے ہیں۔ تشنہ تخلص نام الطاف حسین وطن فرید آباد۔

۱۵۴۔ شعراء چشم کو عین سے اور قد کو الف سے اور زلف کو لام سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ جسکو عین، الف، لام میں تمیز کرنے کی لیاقت

نہیں ہے وہ اُن کے مشبہ بہ کو کیا سمجھیں گے کہ وہ کیسے ہیں اور کیا فائدہ دیتے ہیں۔

۱۵۵۔ جب تک بدن میں روح ہے تب تک انسان چلتا پھرتا ہے اور اپنا کاروبار کرتا ہے دوسرا مصرع بطور ضرب المثل کے ہے کہ جیسے دولہا کے ساتھ ساری برات کا مدار ہوتا ہے ایسے ہی روح پر جسم کا انحصار ہے۔

۱۵۶۔ پروانے جل چکے گئے اور شمعیں نادم و شرمندہ ہو گئیں۔ میرا اور تیرا تذکرہ محفل میں آیا تھا مگر نا تمام رہا۔ پروانے کے واسطے جل جانا اور شمع کے واسطے پانی پانی ہونا ایک لازمی بات ہے جو اس شعر میں آنے سے اُسکی خوبی کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۵۷۔ متکلم مخاطب سے کہتا ہے کہ وہ اشخاص بڑے جگرے کے ہیں اور بہت ہی دلیر ہیں جو تجھ کو صنم کہہ کر یاد کرتے یا پکارتے ہیں۔ حالانکہ (صنم کا یاد کرنا) درست نہیں ہے۔ اے یار ہم تو تجھ کو خدا کہتے بھی ڈرتے ہیں باوجودیکہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمانوں کو خدا کا یاد کرنا منع نہیں ہے بلکہ عین فرض ہے اس شعر میں شاعر نے ایک پیرایہ میں اپنے معشوق کو خدا سے بھی اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا ہے مبالغہ غلو ہے جو منجر بکفر ہے واہ رے شاعری۔

۱۵۸۔ شراب پینا اور عشقبازی ایک ناجائز فعل ہے اور ان سے بچنا اچھا ہے بلکہ داخل ثواب ہے۔ اب متکلم کہتا ہے کہ میں شاہد (معشوق) کی جدائی اور شراب کی یاد میں جلتا ہوں۔ ثواب کی امید پر تو میں نے یہ دونوں فعل ترک کئے تھے اور اب تکلیف پا رہا ہوں تو گویا ثواب کے شوق نے مجھے عذاب میں ڈال رکھا ہے۔

۱۵۹ - جنکو ایک دلربا (محبوب حقیقی) سے محبت پیدا ہوگئی ہے انکو دنیوی تعلقات سے کچھ غرض نہیں ہے بلکہ یہ تعلقات انکی نظر میں چھوٹے ہیں -

۱۶۰ - جو انسان کہ طالب دنیا نہیں ہے اسکا رتبہ فرشتہ سے بھی بڑھ کر ہے -

۱۶۱ - جب صبا تیری کاکل مشکین کی خوشبو مجھ تک لائی تو اس خوشی کے سبب میرا دماغ آسمان پر پہنچ گیا -

۱۶۲ - اس شعر میں حضرت خلیل کے قصہ کی طرف تلمیح ہے - انکا باپ آذر بت پرست تھا اور حضرت خلیل (ابراہیم) خدا پرست تھے - مسلمانوں میں روایت ہے کہ ان کو آگ میں ڈالدیا تھا - مگر قدرت خدا سے انکے واسطے وہی نار گلزار کی شکل میں نمودار ہوئی - آپ کہتے ہیں چونکہ حضرت ابراہیم (خلیل) کو ایک واقعی اور سچ بات کا شوق تھا اس واسطے وہ بچ گئے نتیجہ یہ ہے کہ سچ بولنے میں ہرگز جوکھوں نہیں -

۱۶۳ - شراب نوشی کے بعد خمار ضرور ہوتا ہے جو ایک تکلیف دہ حالت ہے اسی طرح شاعر کہتا ہے کہ جتنے مزے اس دنیا کے ہیں وہ مثل شراب (کہ جسکا انجام خراب ہے) جب حد کے درجہ کو پہنچ جاتے ہیں تو بے مزہ اور مضر ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ دنیوی عیش و آرام پر نازاں نہ ہونا چاہیے اسکا انجام اچھا نہیں -

ردیف (و)

۱۶۴ - اس کے رخ روشن کا شوق جو ہمارے دل میں ہے وہ ہرگز چھپ نہیں سکتا - بھلا پردہ کتان میں چاند کب چھپ سکتا ہے - بلکہ چاند تو الٹا اپنی شعاعوں سے اس کو پھاڑ دیتا ہے اور اپنا جلوہ دکھاتا ہے -

۱۶۵- اگر ہماری جان جاتی رہے تو بھی ہمارا کچھ نقصان نہیں کیونکہ قیامت
کے دن ہم اپنے قاتل (معشوق) کو خونبہا میں لے لینگے۔

۱۶۶- اس شعر میں اپنا بمعنی میرا ہے جب نجومی نے میرا حال زار دیکھا اور
میرے زائچہ سے معلوم کر لیا کہ یہ شخص کسی محبوبہ پر فریفتہ ہے تو وہ خود بھی
اُس کا عاشق بن گیا اور جب وہ اُس میرے محبوب کا عاشق بنگیا تو بشتابہ
میرا رقیب ہو گیا اور اب اُس کے واسطے میرا ناسازگار طالع دیکھنا سازگار
ہوا (کیونکہ اُس کی ایک ایسے معشوق سے دل لگی ہو گئی)۔

۱۶۷- اے آہ اب تو بھی چپ چاپ نہ رہ کیونکہ ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ جس پر
ہم جان فدا کرتے ہیں وہی تو ہم کو دھوکا دیتے ہیں۔

۱۶۸- ہر ایک شے کی ایک حد ہوتی ہے۔ فرض کرو کہ دشمنی بھی ایک حد تک
ہے کہ جس سے زیادہ ناممکن ہے یعنی آگے اُس کا درجہ صفر ہے۔ وفا
دشمن وفا نہ کرنے والا۔ وفا سے متنفر مراد معشوق۔ شاعر صاحب کہتے
ہیں کہ جسقدر دشمنی تھی وہ تو معشوق مجھ پر خرچ کر چکا اور اب دشمنی کا نام و
نشان تک باقی نہیں رہا۔ جب دشمنی ختم ہو گئی تو اُس کی ضد دوستی باقی رہی
اب کہتے ہیں کہ اے رقیب دشمنی تو پہلے ہی صرف ہو چکی دوستی باقی
ہے سو تجھ کو تو دوستی کرنی آتی ہے۔

۱۶۹- مجھ میں تو دم تک باقی نہیں ہے اور آپ مجھ کو آئینہ دکھلاتے ہیں اور
تس پر یہ خوبی کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم تجھ جیسے بدگمان نہیں ہیں۔

۱۷۰- غم و خوشی متضاد شے ہیں متکلم کہتا ہے کہ میں نے اس قدر غم کھایا ہے
کہ غم کا کال پڑ گیا اور غم بالکل باقی نہیں رہا ظاہر ہے کہ جب غم نہ رہا

تو خوشی ضرور باقی رہی اور چونکہ اب غم باقی نہ رہا تو دوست نے دوست کے مرنے کے موقع پر خوشی کو کام میں لائینگے اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ میرے غم کھانے سے یہ نوبت پہنچی ہے کہ دوست بجائے غم دوستوں کے مرنے سے خوش ہونے لگے۔

۱۷۱۔ اگر مجھے موقع ملے تو اسکی تلوار کی دھار پر اپنے دل کو رکھ دوں تاکہ یہ میری (قربانی) (دل کا تلوار پر رکھنا) پل صراط پر میرے واسطے مرکب (سواری) بنجائے اہل اسلام میں روایت ہے کہ دنیا میں جو قربانی کیجاتی ہے وہ قیامت کے روز پل صراط کو عبور کرنے کیواسطے اہل قربانی کو مرکب کا فائدہ دیگی۔

۱۷۲۔ جسقدر وہ بہانہ ساز ہم کو دم دلاسا دیتا ہے اسی قدر ہم خوشی کے مارے پھولے جاتے ہیں۔

۱۷۳۔ لوگوں کے لگانے بجھانے سے ضرور دل میں رنجش پیدا ہوجایا کرتی ہے لیکن جب ملاقات ہوتی ہے اور دو شخص باہم مقابل ہوتے ہیں تو بالضرور اس وقت دونوں میں محبت پیدا ہوجاتی ہے۔

۱۷۴۔ جن لوگوں کو بے ہنری کے سوا کچھ نہیں آتا۔ تقدیر اُن کو عقلمندوں سے سوا زر و مال دیتی ہے۔

۱۷۵۔ شاید اُن کو میرا مرنا منظور ہے کیونکہ وہ مجھ کو بیوفا کہتے ہیں چونکہ میں تو نہ بیوفا ہوں اس الزام کی بدنامی اپنے اوپر کب گوارا کرونگا۔ جان دیدونگا۔

۱۷۶۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو دل لگانے کا امتحان ہوجاوے کہ دل لگی میں کیا مزہ حاصل ہوتا ہے تو ذرا گھر میں آگ لگا دیکھو (مشتے نمونہ از

خرد وارستے) معلوم ہو جاویگا۔

۱۷۷۔ ایک پل بھر کی دیدہ بازی بھی غضب تھی کہ جس نے ساری عمر کی نیند
کھو دی اب اُس کے فراق میں عمر بھر جاگا کرینگے۔

۱۷۸۔ اُس نے جب حالت زار دیکھ کر افسوس کیا تو آخر کی ساری امیدیں
قطع ہو گئیں اور وہ سمجھ گیا کہ اب یہ میرا مرض لاعلاج ہے۔

۱۷۹۔ مال دنیا ہو اور یار کی گلی کا باغیچہ ہو اِن دونوں باتوں کے حاصل
ہونے پر بھی اگر ہم جنّت کی خواہش کریں تو ہم کو دوزخ نصیب ہو۔

۱۸۰۔ غنچہ کی طرح سے اس دنیا میں دل گرفتہ رہنا ہی بہتر ہے۔ گل نے اس
دنیا میں ہنسکر کیا مزہ پایا کچھ مزہ نہ پایا کیونکہ جہاں گل بنا لوگوں کے
دست ستم سے توڑا گیا۔

۱۸۱۔ آپ کو دل دیکر ہماری جان پر عجب آفت برپا ہوئی ہے اور آپ کی
شیریں کلامی اور خوش گوئی ہمارے واسطے نہایت ہی سخت پڑی ہے۔

۱۸۲۔ تیری سخاوت نے روپیہ کی بے قدری کی ہے کہ اُس کو صف اوقات
چٹکیوں میں اُڑاتے ہیں۔

۱۸۳۔ دنیا میں انسان کی کبھی بھی حاجت برآری نہیں ہوئی ہمیشہ تنگی ہی
رہی حسرت کبھی بھی نہیں نکلی۔

۱۸۴۔ ہم تو قیامت کے توقع پر جیتے تھے کہ اُس روز تو کامیاب ہونگے
مگر خود قیامت ہی وقت کی محتاج نکلی۔

۱۸۵۔ میرا آشفتہ دل اُس کی زلف کے ذکر سے نہایت ہی اُلجھتا ہے سچ بات
ہے جو خود پریشان ہے اُس سے پریشان کی کہانی کب سُنی جاتی ہے۔

پریشان ۔ اُلجھنا ۔ زُلف اس شعر میں متناسب الفاظ ہیں ۔

۱۸۶۔ جب وہ میرے دل کو بُرا ز رنج و مصیبت دیکھتا ہے تو اُس کو نہایت ہی خوشی ہوتی ہے ۔

۱۸۷۔ حضرت سوز کو اپنے کلام پر بڑا دعویٰ ہے مگر غور کیجئے تو بالکل ہی ہیچ و پوچ ہے ۔

۱۸۸۔ مجھے روتا دیکھ کر میرے یار جانی کا مزاج بدل گیا اُس کا مزاج کیا بدلا ۔ میری آرزو کی کھیتی کا ستیاناس ہوگیا ۔ یعنی میری آرزو خاک میں مل گئی ۔

۱۸۹۔ حضرت داغ سے رسم التفات میں کمی نہ ہو سر کٹ جائے تو ٹکڑا کٹ جائے مگر بات میں فرق نہ آئے ۔

۱۹۰۔ دوست اپنے دوست کے آرام میں کبھی خلل انداز نہیں ہوتا ۔ دیکھ لو جب پانوں سو جاتے ہیں تو ہاتھ آنکھو نہیں جگاتے ۔ واہ کیا عمدہ مثال ہے ۔

۱۹۱۔ اگر آپ کو دلبری منظور ہے تو میری طرف محبت کی نگاہ سے دیکھئے ۔ یہ بات مشہور ہے کہ محبّت دونوں طرف سے ہوتی ہے ۔

۱۹۲۔ ہمارے اس دیدۂ مشتاق کو اس دُنیا میں صرف تو ہی پسند ہے ۔ جب تک حیات باقی ہے تیری ہی محبّت کا اقرار کئے جائینگے ۔

۱۹۳۔ دو دل راضی تو کیا کریگا قاضی ایک ضرب المثل مشہور ہے ۔ شاعر نے اسی مضمون کو شعر میں ادا کیا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ جب باہم رضامندی ہو تو قاضی (مراد حاکم) کیا کر سکتا ہے اُنکا مچلکہ اپنی کچہری میں رکھ چھوڑے محض بیکار ہے ۔

۱۹۴۔ اگر اس بت بیدرد سے کبھی اپنا دکھ درد کہا جاتا ہے تو بجائے تشفی و تسکین دینے کے یہ کہتا ہے کہ جائیے یہ اپنی سرگذشت اور کہیں بیان کیجئے۔

۱۹۵۔ داغ دل۔ دل کی کدورت۔ دل کا رنج۔
گیسو لمبے بال جو چہرہ کے دونوں طرف چھٹکے ہوئے ہوں۔
کالا۔ مجازاً سانپ سے مراد ہے کیونکہ یہ اکثر کالا ہی ہوتا ہے۔
اگر وہ اپنا گیسو دکھلائے تو ہمارے دل کی کدورت کیوں نہ رفع ہو جائے (یعنی ضرور رفع ہو جاوے) یہ مشہور بات ہے کہ کالے سانپ کے آگے چراغ نہیں جل سکتا ہے اس صورت میں گیسو کو سانپ سے داغ کو چراغ سے تشبیہ دی گئی ہے جو واقعی ایک موزوں تشبیہ ہے۔

۱۹۶۔ آپ کی مہندی لگی ہوئی انگلیوں کا خیال میرے دل سے دور ہونا ایک ناممکن بات ہو گئی۔

۱۹۷۔ فارسی میں ایک محاورہ ہے پشت دست بدنداں گزیدن جسکے معنی ہیں افسوس کرنا تاسف کرنا شاعر نے اسی محاورہ کو اردو میں ایک خوبی کے ساتھ باندھا ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب سے وہ بیوفا دامن چھڑا کر (ناخوش ہو کر) چلا گیا ہے میں بے اختیار افسوس اور حیرت میں مبتلا ہوں۔

۱۹۸۔ دیکھو ایسا نہ کرو میرے پاس سے نہ جاؤ۔ اگر آپ چلے جائینگے تو پھر میری صورت کو نہ دیکھیں گے میں زندہ نہ رہونگا۔ خوبی اس شعر میں یہ ہے کہ لفظ سر کی صورت کو دو معنوں استعمال کیا ہے۔ اوّل

یعنی سر کی شکل اور دوم معنی صورت کا علیحدہ ہونا اس صنعت کو صنعت
مرکب بالمشابہت کہتے ہیں۔

۱۹۹ - موت کے ظلم کے ہاتھ سے فقر۔ دین۔ فضل۔ ہنر۔ لطف۔ کرم۔ علم
و عمل سب (بے سروپا) بے قدر اور خراب ہو گئے۔

اس شعر میں سے تاریخ وفات شاہ عبدالعزیز صاحب محدث
دہلوی کی نکلتی ہے اس خوبی کے ساتھ کہ مندرجہ ذیل الفاظ کو بے سروپا
کیا جاوے یعنی اول اور آخر کا حرف ساقط کیا جاوے اور باقی حروف کے
عدد بحساب ابجد جمع کئے جاویں تو ۱۲۳۹ ہجری برآمد ہوتے ہیں۔

فقر۔ دین۔ فضل۔ ہنر۔ لطف۔ کرم۔ علم۔ عمل + ق + ی +
ض + ن + ط + ر + ل + م = ۱۰۰ + ۱۰ + ۸۰۰ + ۵۰ + ۹ +
۲۰۰ + ۳۰ + ۴۰ = ۱۲۳۹ھ

۲۰۰ - جو اشخاص کہ صاف دل ہیں اور جن کے دل میں کینہ نہیں ہے اُن سے
کسی کے دل کو رنج نہیں پہنچا کرتا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ دیکھو تو بلور کا جھاڑ کسی
نے بھی کسی کے دامن سے اُلجھا ہوا نہیں سنا ہوگا۔

۲۰۱ - اشک ندامت نے مجھے میرے گناہوں سے پاک کر دیا۔ اور جب
گریہ وزاری سے میرا دامن تر ہوا تو میں پاک دامن بھی ہو گیا اور واقعی
بھی۔ دھل کر کپڑا پاک ہو جایا کرتا ہے۔ تر دامن ذو معنی ہے یعنی گنہگار
اور بھیگا ہوا دامن اور اس قسم کے صنعت کو محتمل الضدین کہتے ہیں۔

۲۰۲ - اُس نے اپنی چشم سیاہ کبھی بھی نہ دکھلائی اور اس انتظار میں میری
آنکھیں سفید ہو گئیں یعنی میں اندھا بھی ہو گیا۔ سیاہ کے مقابلہ میں سرخ

وسفید کا ہونا شعر کی خوبی پر دلالت کرتا ہے اور اس کو صنعت مراعاۃ النظیر کہتے ہیں۔

۳۰۳- اے صبا کچھ تو ہی اپنے سر پہ خاک اڑا کر نہیں گئی۔ یہ شبنم بھی اس جہاں سے رو تی گئی ہے۔ اے یار اگر تیرے دل کو جدائی کے دن کی مصیبت سہارنے کی طاقت نہیں ہے تو تو اس عشقبازی سے درگزر کرلے۔

۳۰۴- دل کو سنبھالنا۔ دل کو قابو میں رکھنا۔ دل کو اپنے بس میں رکھنا۔ خبردار ہو جانا۔

ناوک فگن۔ تیر ڈالنے والا۔ تیر پھینکنے والا۔ تیر انداز۔

رقیب۔ دوست کا دوسرا دوست۔ ایک یار کا دوسرا خواستگار۔

منہ کا سخن۔ کلام۔ بات۔

نالہ۔ رونا۔ زاری کرنا۔ آہ کرنا۔

شعراء نالہ کو تیر سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔

شعر کی شرح۔ اب آپ اپنے دل کو سنبھالئے کیونکہ میں ناوک افگن ہوا چاہتا ہوں۔ اور اب میرا نالہ رقیب کے منہ کے بات کے ہم پایہ ہو گیا ہے۔

شعر کا مطلب۔ وہ کہتا ہے کہ میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ اب آپ اپنے دل کو قابو میں کر لیجئے کیونکہ میں آپ پر تیر پھینکنا چاہتا ہوں۔ اور اب میرے نالہ کو رقیب کے کلام جیسی تاثیر ہو گئی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ عاشق کے خیال میں رقیب کی بات کو معشوق کے دل پر پورا اثر ہوا کرتا ہے اس واسطے وہ بیان کرتا ہے کہ میرے نالہ کو بھی رقیب کا سخن سمجھئے اب میرا نالہ بھی بے تاثیر نہیں رہ سکتا ضرور آپ کے دل میں اثر

کرے گا۔

۲۰۵ – اپنے یار کو نزع کے وقت دیکھا اسے ذوق خوشی تو ہوئی مگر مرتے دم ہوئی جسکو خوشی نہیں کہہ سکتے ۔

۲۰۶ – ہمارے پاس روپیہ پیسہ کچھ نہیں ہے تمثیلاً ثابت کرتا ہے کہ بھلا چیل کے گھونسلے میں گوشت کہاں ہوتا ہے ۔

۲۰۷ – افسوس صد افسوس کہ خوبرویوں سے دل لگی کرکے اب حیرت سے ہر ایک کا منہ دیوانہ وار تکتے پھرتے ہیں ۔

۲۰۸ – اے دل تو ہمیشہ اپنی گویائی اور طراری کی شیخیاں مارا کرتا تھا مگر اُن کی تلوار کے نیچے کچھ بھی نہ کہا گیا ۔ دیکھا جب امتحان کا وقت آیا تو زبان بند ہو گئی ۔

۲۰۹ – اے آتش یہاں دوست ہی جان کا لاگو ہو گیا ہے ۔ پھر غیر کی کیا شکایت کیجائے گویا یہ بات ہوئی کہ نوشدارو نے زہر کا اثر ظاہر کیا ۔

۲۱۰ – لفظ دیکھو دو دفعہ تاکید کے واسطے ہے ۔
دیکھو بہت اتراؤ نہیں ۔ جاؤ خیر سے چلے جاؤ اپنا کام کرو ۔

ردیف ہای ہوز

۲۱۱ – افسوس ظالم صیاد نے کیا انوکھا کام کیا ہے کہ بلبل کو چمن سے دور لیگیا اور آشیں کے پر کتر ڈالے ۔

۲۱۲ – یا الٰہی (تیری شان) ہم ایسے بُرے ہو گئے کہ اب وہ ہمارے نام سے بھی انکار کرتا ہے ۔ بیزار ہوتا ہے ۔ [illegible] کانوں پر ہاتھ

رکھنا مناسب لفظ ہیں اور نماز کے وقت ایسا کرتے ہیں۔

۲۱۳ - مجنوں لیلی کا جمال دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور جب اُس کے محمل کا پردہ اُٹھ گیا تو غفلت اور بیہوشی کے پردے پڑ گئے اور تاب دیدار نہ لا سکا۔

۲۱۴ - یہ وہ درد ہے جس درد کا علاج ناممکن ہے ایسی جگہ سیتا بنی ہوئی ہے جہاں اپنا گزر ہی نہیں ہو سکتا۔

۲۱۵ - یہ ظاہر ہے کہ خواہ کیسی ہی مصیبت کیوں نہ پڑے دشمن سے اپنا راز کوئی نہیں ظاہر کیا کرتا مگر یہاں برعکس معاملہ ہے اور محبت کرنے کی یہ خرابیاں ہیں کہ (رقیب) دشمن سے اپنا حال کہنا پڑا ہے۔

۲۱۶ - غفلت اور مستی کی حالت میں راحت اور رنج میں تمیز نہیں ہوا کرتی۔ اس بنا پر آپ کہتے ہیں کہ ہماری اس گرفتاری کے وقت ہماری مستی خوب کام آئی جسکے سبب سے ہمکو یہ زندان خانہ راحت کدہ معلوم ہونے لگا۔

۲۱۷ - وائے ہماری قسمت (ہائے نصیب) جو ہم جیسے بدنصیبوں کے نہایت عزیز اور پیارے تھے وہ غیر (رقیب) کی کامیابی کے باعث ہو گئے۔

۲۱۸ - قاعدہ ہے کہ انسان رنج و غم اُٹھاتے اُٹھاتے اور ہجر کی تکلیف سہتے سہتے مر جایا کرتا ہے مگر برخلاف اس قیاس کے جو آپ پر عاشق ہے اُس کو موت ہی نہیں آتی اور یہی وجہ ہے کہ ہم شب ہجر میں بجائے موت کے زندگی کا خیال رکھتے ہیں۔

۲۱۹ - جو اشخاص کہ سعادت مند اور نیک بخت ہیں وہ غیروں کے کاروبار میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔ تمثیلاً کہتا ہے کہ دیکھو ہما کو اپنی عزت یا مرتبہ کا

بالکل خیال نہیں ہے اور اسی واسطے غیروں کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔

۲۲۰ - جو پاکدامن ہیں اُن کو بد اندیش اور موذی سے کچھ خطرہ نہیں ہو سکتا (دیکھو نگاہ کو مژگاں کے خار (نوک) سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے ۔

۲۲۱ - بحساب ابجد لفظ (حسد) کی عدد (۷۲) بتفصیل ذیل ہوتے ہیں ۔
۸ + ۶۰ + ۴ = ۷۲ اہل اسلام میں ۷۲ فرقے مشہور ہیں ۔ اب شاعر صاحب کہتے ہیں کہ یہ مذہبی ۷۲ فرقے جو تم دیکھتے ہو حسد سے بنے ہیں مگر اپنا تو یہ مذہب ہے کہ ان سب سے الگ اور صلح کل ہیں ۔

۲۲۲ - تیرے کان کے قریب جو یہ خوشبودار زلف ہے یہ کسی کی بھی طرفداری نہیں کریگی بلکہ ہر ایک کا دل پھنسانے میں یکساں طور برتے گی ۔

۲۲۳ - اس عشق میں ہمارے دل کی خبر تو ہو چکی (کھلا) دنیا میں رہ کر مگر مجھ سے کیونکہ بیر (دشمنی) نبھ سکتی ہے ۔

۲۲۴ - ہم نے فرض کیا کہ آپ تغافل نہ کرینگے مگر آپ کے آنے تک انتظار کس سے دیکھا جاتا ہے جب تک آپ آئینگے ہمارا تو دم ہی نکل جاویگا ۔

۲۲۵ - قفل ابجد کی تشریح دیکھو ۔ میرے ایک مہربان نے اس شعر کے معنی اس طرح پر بیان کئے ہیں میری خاطر وابستہ کی کشادگی رسم سخن (شاعری) میں ہے یعنی میری طبیعت شاعری کو پسند کرتی ہے ۔
اس واسطے مکتب خانہ مجھے قفل ابجد معلوم ہوتا تھا ۔

۲۲۶ - اے عتاب کے وقت تیرے رخسار کی سرخی کیا عمدہ اور زیبا معلوم ہوتی ہے سچ تو یوں ہے کہ تو جتنا بگڑتا ہے اُتنا ہی سنور جاتا ہے (بگڑنا دو معنی لذت بخش ہے) ۔

۲۲۷ - ہم کیا کہیں جو کچھ ہونا تھا ہو چکا جان تو کھو چکے خیر جان تو گئی مگر
یوں کہئے کہ اب تو ایک دم سے دونوں جہان سے مایوس ہو گئے -

۲۲۸ - ہم تو وفادار آدمیوں کے فرمانبردار ہیں اگر آپ خدا کے بندے
ہیں تو اس کو سچ جانئے

۲۲۹ - آپ کی آنکھیں خمار آلودہ معلوم ہوتی ہیں آپ انگڑائیاں لیتے ہیں
قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رقیب (غیر) کے گھر میں رہے ہیں
پس کیوں دھوکا دیتے ہو اور دلفریب باتیں بناتے ہو -

۲۳۰ - قفس سے چمن تک فریاد کا شور مچا ہوا ہے اندنوں صیاد کی خوب
شہرت اڑی ہوئی ہے -

۲۳۱ - ہم آپ سے محبت کرتے ہی سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گئے
اس چاہت کی بنا شروع ہی سے غضب معلوم ہوتی ہے -

۲۳۲ - تلوے کھجانا سفر کی علامت ہے
صحرانوردی کے اشتیاق میں ہمارے پاؤں کے تلوے ہمیشہ
کھجلاتے رہے اور ہمارے پیروں کی زنجیر زندان میں بھی صحرانوردی
کے واسطے روتی ہی رہی -

۲۳۳ - زلف کو شام سے اور اس کے چہرہ کو دن سے تشبیہ دیکر کہتا ہے
کہ اس کے خوبصورت چہرہ پر ہوا کے جھونکے سے زلفوں کے بال کیا
ہلتے ہیں گویا دونوں وقت (صبح و شام سے مراد ہے) ملتے ہیں سے
دل بیمار تو بھی ذرا اٹھ بیٹھ اور ہوش میں آ کہ اس وقت میں بیمار کا پڑا
رہنا بہتر نہیں ہوتا -

۲۳۴-۲۳۵ - ہم یہ کہا کرتے تھے کہ جو اپنا دل اوروں کو دیتے ہیں وہ نادان ہیں اور ہمارا یہ خیال تھا کہ ایسا کون ہے جو ہم سے دل کو چھین لیوے - لو اب تو یہ حال ہے کہ ہمارا سر ایک شخص (مراد معشوق) کے پاؤں تلے پڑا ہوا ہے - سچ کہا ہے کہ جو بڑھ کر بات کہتا ہے وہ ضرور شرمندہ ہوتا ہے اور مغرور آدمی ذلت اٹھاتا ہے -

۲۳۶ - اگر فقرا دنیا داروں سے بغرور پیش آئیں تو عجب نہیں ہے بلکہ زیبا ہے کیونکہ جو شخص گوشہ گزیں اور تارک الدنیا ہوگا ضرور غرور کریگا -

۲۳۷ - یار جو ان دنوں بہت اتراتا اور گھمنڈ کرتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس کو ہماری بربادی منظور نظر ہے -

۲۳۸ - اے حضرت دل آپ جو اس کے مژگاں سے ہمیشہ چھیڑ کئے جاتے ہیں یہ بات اچھی نہیں آپ اپنے حق میں خود کانٹے بوتے ہیں (یا یوں کہو کہ آپ خود نقصان اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں) مژگاں اور کانٹے میں ایک گونہ تناسب ہے -

۲۳۹ - اگر وہ اپنا وعدہ پورا کرتے اور تشریف لاتے تو ہم اس خوشی میں اپنی جان نثار کر دیتے - مرنا تو دونوں طرح تقدیر میں تھا - ہجر میں یا وصال میں اگر وہ آتے تو کیا ہوتا جب بھی مر ہی جاتے -

۲۴۰ - اہل مذاہب کا قول ہے کہ خدا سب میں ہے اور کوئی شے اس کے جلوے سے خالی نہیں ہے اسی قول کو خیال کرکے کہا گیا ہے کہ اے مومن اگر خدا ہر شے میں اور سب جگہ موجود ہوتا تو ہم بتوں کو سجدہ کرنے سے کیا فرض ہوتے کیونکہ ان میں بھی تو خدا ہے -

۲۴۱- کعبہ کی ہوس میں شیخ صاحب کیوں بُت خانہ کو چھوڑتے ہیں جناب
یہاں تو کوئی صورت (بت سے مراد ہے) بھی ہے وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔
۲۴۲- آپ کے لطف آمیز کلام میں بھی ایک قسم کی چھیڑ چھاڑ پائی جاتی ہے
اور آپ کی شیریں بیانی میں بھی جو فروشی اور گندم نمائی مفہوم ہوتی ہے۔
۲۴۳- ضعف مضاف قوی مضاف الیہ یا بطور دیگر ہمدم موصوف قوی
بیا ہے معروف صفت ظاہر ہے کہ کھانے سے ہی قوت بڑھا کرتی
ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ایک تو حضرتِ ضعف پہلے ہی سے میرے رفیق
تھے۔ اب جو ان کو خونِ جگر کی خوراک ملی تو وہ اور زیادہ ہمدم بنگئے۔
۲۴۴- چارہ گر۔ علاج کرنے والا معالج جرّاح مجازاً
دامن زخم۔ زخم کی فراخی اور اسکی وسعت جگر مضاف الیہ ہے۔
دامن مریم۔ مراد از عصمت و عفت۔
(مریم پاکدامنی اور عفت و عصمت میں مشہور ہیں)۔
جرّاح میرے زخم کو مہیب اور مہلک سمجھ کر اپنا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔
معالجہ کرنا تو در کنار رہا۔ میرا زخم کیا ہے گویا حضرت مریم کا دامن
ہے جسکو پاکی کی وجہ سے کوئی بھی نہیں چھو سکتا تھا۔
۲۴۵- وہ صنم اپنی صورت کی خوبی پر نازاں ہو کر اپنی پرستش آپ
کرنے لگا۔ دراصل تھا تو وہ صنم مگر اب اس پرستش کیوجہ سے
(برہمن) بُت پرست بنگیا۔
۲۴۶- بُتِ شعراء کی اصطلاح میں معشوق سے مراد ہے اور چونکہ معشوق

مثل جنت (موزونئی لکے) دانستہ محبت بجاتے ہیں اور عاشق لیتے ہوئے
چاہتے ہیں اس واسطے اس نام سے موسوم ہوئے۔
قہر، جبر، کبر، خدا تعالیٰ کی ذات کو شایان اور اُسی سے متعلق ہیں
اور یہی باتیں بتوں میں بھی پائی جاتی ہیں تو بضرورت صفت مشترک —
بت بھی خدا ہوئے مگر ہاں وہ مثل خدا کے متصف نہیں ہیں۔

۲۴۷ - آپ کی تشریف آوری کی خبر اُڑی ہوئی ہے مگر افسوس کہ آج
گھر میں بوریا بھی نہیں ہے اس سے متکلم کی نہایت مفلسی ثابت ہوتی
ہے یعنی عمدہ ترین شے ہمارے گھر میں بوریا تھا جو آپ کے واسطے
زیب فرش کیا جاتا سو آج وہ بھی نہیں ہے۔

۲۴۸ - یار کی آنکھوں کی پلکیں کیسی دل لینے کی فکر میں ہیں اور یہ کسطرح
چوری چوری اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔

۲۴۹ - جنگل کے کانٹے قدم قدم پر پاؤں میں چبھتے ہیں۔ اے جنوں تو نے
تو ہم کو خوب خدا ایسا ہی پھنسایا۔

۲۵۰ - اب تیرا وحشی (عاشق) اس قدر ضعیف و نحیف و لاغر ہو گیا ہے
کہ اس کا چاک گریبان مثل زنجیر اُس کے پاؤں میں آ گیا ہے۔

۲۵۱ - آج قاتل سے ملاقات ہونے والی ہے دو چار آدمی (دو کے چار یعنی
ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے)۔

۲۵۲ - ہر سنگ میں تیرے نور کا ظہور موجود ہے میں موسیٰ نہیں ہوں جو کوہ
طور پر جا کر تیرا جلوہ دیکھوں (جہاں دیکھتا ہوں وہاں تو ہی تو ہے)

۲۵۳ - اس شعر میں حضرت ابراہیم کے قصہ کی طرف تلمیح ہے۔

سکتے ہیں کہ جس جگہ اب کعبہ بنا ہوا ہے وہاں پر پہلے بت خانہ تھا جہاں
پر بیشمار بت تھے اور سابق میں انکی ہی پرستش ہوتی تھی ۔
کعبہ کے ہر ایک پتھر میں بطور مخفی بتوں کا جلوہ موجود ہے اور چونکہ
اہل اسلام میں بت پرستی ناجائز ہے ۔ اس واسطے کہتے ہیں کہ بانی اسلام
بھی کیا دین کے غارت کنندہ ہی تھے جو اصل راز کو نہ سمجھے ۔

۲۵۴ ۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں اس سے انکا یہ مطلب نہیں ہے
کہ ہم جفا سے دق ہو کر وفا کو ترک کر دیں ۔ ہماری آزمائش نہیں کرتے بلکہ
وہ ہم سے ایک چھیڑ کرتے ہیں ۔

۲۵۵ ۔ ہم اپنے دل کی کشش سے بتوں کو اپنی طرف کھینچتے رہینگے (مراد
مائل کرتے رہینگے) مگر یہ بڑے بھاری ہیں مشکل ہی سے کھنچینگے (مائل
ہوں گے)

۲۵۶ ۔ جو آپ کے ہاتھوں سے جانبر ہوئے وہ باتوں سے مر گئے گویا جو تیر
کہ آپ کی چٹکی میں تھا وہ لب پر سخن ہو گیا یعنی قتل کرتے ہیں آپ نے
ہاتھوں اور زبان دونوں سے یکساں کام لیا ۔

۲۵۷ ۔ جو میرا غمخوار ہے اس کی پرسش (میرا حال دریافت کرنا) نہایت ہی
جان خراش اور تکلیف دہ ہے اور جب ان کی پرسش باعث تکلیف
ہوتی تو وہ گو میرے مہربان ہیں ان کو مہربان نہیں کہہ سکتے ۔

۲۵۸ ۔ اگر اس دلبر کے گیسو کو چراغ دیکھ لیوے تو یقین ہے کہ چراغ بجھ
جاوے ۔ یہ بات سچ ہے بھلا کالے کے آگے چراغ کیونکر روشن رہ سکتا ہے ۔

۲۵۹ ۔ ہم اپنی ناوانی پر افسوس کرتے ہیں کہ ہمکو شروع کی حالت میں یہ بات

ثابت ہوئی کہ جو کچھ ہم نے عذاب و ثواب کی نسبت سنا یا دُنیا کے واقعات کی بابت دیکھا وہ مثل خواب اور قصہ کہانی کے تھا افسوس کی یہ وجہ ہے کہ اگر پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا تو خوب مزے اُڑاتے۔

۲۶۰ - آئینہ - شیشا - درپن - مجازاً دل سے مراد ہے -

میرا آئینہ (آئینہ دل) جو خراب اور زنگ آلود ہو رہا ہے اُسکے زنگ وہ دلبر اپنی بدگمانی سے زنگ نہیں سمجھتا بلکہ طوطی کا عکس جو مثل زنگار کے برنگ سبز ہے خیال کرتا ہے) اُس کی بدگمانی تو اصلیت کے خلاف سمجھنے ہی سے ظاہر ہوتی ہے لیکن طوطی کا عکس اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ زنگ (زنگار) اور طوطی کے رنگ میں بھی ایک گونہ مناسبت ہوتی ہے طوطی اور آئینہ متناسب الفاظ ہیں اور طوطی آئینہ کو دیکھ کر چہکا کرتی ہے -

۲۶۱ - ستم - ظلم جفا - جور - ستانا - مہربان - مہربانی کرنے والا دوست - عنایت فرما - عزیز - دوست - پیارا - مترا - نامہربان - جو مہربان کے خلاف ہو - دشمن - تکلیف دہ - ستمگر - ظالم - معشوق - جفا کار

شعر کی نثر = ہم تو ستم کو عزیز سمجھتے ہیں اور معشوق ہم کو عزیز سمجھتا ہے اگر ہم پر مہربان نہیں ہے تو نامہربان بھی نہیں ہے -

مطلب = ہم تو اپنے یار کے جور و ستم کو اچھا جانتے ہیں اور چونکہ وہ ہم کو عزیز رکھتا ہے اس لئے ہم پر ظلم و ستم نہیں کرنا چاہتا - اس صورت میں گو کہ وہ ہمارے برخلاف اور نامہربان ہے کہ ہمارے حسب دلخواہ کام یعنی ہم پر ظلم نہیں کرتا - مگر چونکہ دراصل ظلم کرنا اچھا نہیں ہوتا اس لئے ثابت ہوا کہ وہ مہربان نہیں ہے تو نامہربان بھی نہیں ہے -

۲۶۲ - خطِ رخسار - سبزۂ خط - رشک - غیرت - حسد - جلاپا -
خار - کانٹا - آئینہ - شیشا - درپن - جوہر - آئینہ کے اصلی نشان
لفظ - سے اس شعر میں ذو معنی آیا ہے اوّل مصرع میں حرفِ خار اور دوم
میں حرفِ تشبیہ -

مطلب

اس شعر میں خطِ رخسار کی تشبیہ جوہرِ آئینہ سے پیدا کر کے کہتا ہے کہ آئینہ نے جب دیکھا کہ
میرے جوہر ایسے خوشنما نہیں ہیں جیسے خطِ رخسار ہیں تو اسکو رشک پیدا ہوا اور وہ اپنے
جوہر کو اپنے دل میں خار سمجھا - خار اور خط اور جوہر میں تشبیہ ناقص یا ناتمام ہے -

۲۶۳ - جو اشخاص ایسے صاحبِ اقبال تھے کہ جنکے باغ میں انسان تو کیا ہوا
بھی بلا اجازت نہیں جا سکتی تھی - اب اُنکا یہ حال ہے کہ جنگلوں اور
بنوں میں خراب خستہ واہی تباہی پھرتے ہیں -

۲۶۴ - سہلِ ممتنع کی تعریف شرح الفاظ میں دیکھو -
میرا نازک کلام سہلِ ممتنع ہے برسوں پڑھے تب بھی میرا سبق یاد نہ ہو

۲۶۵ - پُوے کے تلے گزران کرنا نہایت مصیبت سے دن کاٹنا عسرت کے
ساتھ اوقات بسر کرنا - ڈاڑھی کو گھاس کے پُولے سے خاصی تشبیہ
تام ہے - شیخ کی اس لمبی لمبی ڈاڑھی سے ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ
بیچارہ کیسی مصیبت سے دن کاٹتا ہے -

ردیف (واؤ)

۲۶۶ - آخری وقت ہے اور موت قریب ہے اب تسبیح پھیرنے اور سمرن
کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری گردن کا منکا آپ ہی ڈھلکا جاتا ہے

یعنی دم نکالنے والا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ کرنا ہے موت سے پہلے کر لے مرنے کے بعد کیا ہو سکتا ہے بجز پشیمانی۔

۲۶۷۔ وہ ہماری فروتنی اور عاجزی کی وجہ سے ہی۔ اتنا مغرور ہو گیا ہے اور ہم نے ہی پاؤں پڑ پڑ کر اس کو اس قدر بے توجہ کر دیا ہے۔ سر چڑھنا اور پاؤں پڑنا صنعت متضاد ہے۔

۲۶۸۔ تشریف لائیے اور کلبۂ احزاں کو منور فرمائیے آپ نے مجھے میرے گھر کا چوکیدار کیوں سونپا ہوا ہے کہ ہر وقت انتظاری میں گذرتا ہے

۲۶۹۔ اے رقیبو وہ تو مجھ پر خود ہی غصہ ہو رہا ہے تم اس کو اور کیوں خفا کرتے ہو۔

۲۷۰۔ وہ سوال کرتا ہے کہ میری اس چتون پر کون جاں نثار کرتا ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میں آپ کی چتون پر مرتا ہوں۔ اس کلام کو سنکر بجائے تحسین کے وہ کہتا ہے کہ میں کے گردن پہ چھری۔ یعنی جو میں کہے اس کو قتل کرنا چاہیئے۔

۲۷۱۔ سرمہ کھانے سے آدمی کا گلا بیٹھ جایا کرتا ہے۔ وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ تیرا کیا حال ہے اور میں اس کی سرمہ لگی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر ایسا چپ ہوا ہوں کہ گویا میرے منہ میں زبان ہی نہیں ہے۔ سرمہ کھانے سے تو ضرور انسان کا گلا بیٹھ جاتا ہے۔ مگر یہاں حضرت سرمہ دیکھ کر ہی بے زبان ہو گئے۔

۲۷۲۔ وہ ہمارا مطلوب جہاں اپنے قدم رکھتا ہے۔ ہم تعظیماً اپنی آنکھیں اسکے قدموں کے تلے مثل فرش کے بچھا دیتے ہیں۔

۲۷۳ - میں ایسا ناکامیاب اور بدنصیب ہوں کہ اگر موت بھی چاہوں تو آب تیغ میں آب حیواں کا اثر ہو جاوے - یہ ایک اعلیٰ درجہ کا مبالغہ ہے اور لفظ آب جو تیغ اور حیوان کے ساتھ ہے ایک خاص خوبی پیدا کرتا ہے -

۲۷۴ - زندہ رہے تو ہجر کی آفت اور دُنیا کی مصیبت میں گرفتار رہے اور مر گئے تو خوف محشر میں مبتلا ہوئے - ہم تو سمجھتے تھے کہ گور میں جا کر ہی تن آسانی ہوگی سو وہ مطلب بھی پورا نہ ہوا -

۲۷۵ - اُدھر وہ خفا ہوئے اِدھر ہم نے تلوار سے گلا کاٹ ڈالا اشارہ سے بات کا پانا اگر کوئی چاہے تو ہم سے سیکھ لیوے -

۲۷۶ - یہ ایک مشکل اور مشہور شعر ہے اس کا مطلب جو ذیل میں درج ہے ذرا غور سے مطالعہ کرو -

تشریح الفاظ و اصطلاحات

عدو - دشمن - رقیب ، کاسۂ عمر بھرنا - عمر پوری ہونا - عمر تمام ہونا - مر جانا ، حلقہ - آغوش - بغل - پہلو ، وہ ضمیر ہے جو غائب کے واسطے آتی ہے -

مطلب - شاعر کہتا ہے کہ جب تک رقیب کی عمر کا پیمانہ نہیں بھرتا یعنی وہ زندہ ہے تب تک ہماری بغل بھی خالی ہے - کیونکہ جب وہ مریگا ہمارا دوست بھی ہماری بغل میں آئیگا - اور بغل پُر ہو جاویگی - لیکن اُس کا مرنا کیا ہے اُس کی عمر کا پیمانہ پُر ہونا اس سے معلوم ہوا

کہ دونوں کا ایک ہی حال ہے یعنی ایک کے بھر جانے پر دوسرے کا بھر جانا منحصر ہے اور ایک کے خالی رہنے پر دوسرے کا خالی رہنا موقوف۔ گویا کاسۂ عمر عدو کیا ہے حلقۂ آغوش ہے۔

۲۷۷۔ وہ تو اپنی عادت سے باز نہیں آتے پھر ہم اپنی وضع کیوں ترک کریں ما ان بن کر اُن سے کیا پوچھیں کہ آپ ہم سے کیوں خفا ہیں۔

۲۷۸۔ حضرت خضر کا بھولے بھٹکوں کو راستہ بتلانا مشہور ہے خطِ ذقن کا دل کو گرداب (چاہِ ذقن) بھنور کی طرف کھینچ لیجانا اس بات کی دلیل ہے کہ بجائے راستہ بتلانے کے خضر نے الٹا ناؤ کو ڈبو دیا۔[لہ]

۲۷۹۔ اے ذاتِ باری آپ کی اس تقسیم کے قربان جائیے کیا عمدہ انصاف پر مبنی ہے اس کو تو جامِ عشرت عطا فرمایا اور ہم کو داغِ تمنا عنایت کیا۔

۲۸۰۔ وہ ہم جیسے غریبوں کے گھر میں تشریف لائیں۔ اس کو خدا کی قدرت سمجھنا چاہیئے ورنہ ہماری قسمت اس لائق کہاں ہیں متحیر ہو کر کبھی تو ہم اپنے گھر کو دیکھتے ہیں اور کبھی اُن کو دیکھتے ہیں۔

ردیف (ز)

۲۸۱۔ شراب پانی کی متبدل حالت ہے

اے زاہد میں شراب نوشی سے کیوں کافر ہوا۔ ذرا سے پانی میں ایمان بہہ نہیں سکتا۔ (ایمان ایسی چیز نہیں ہے جو کھانے پینے سے خراب ہو جاوے)۔

[لہ] خطِ ذقن اور خضر میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں کے معنی سبزہ کے ہیں۔

۴۸۲ - دُنیا کی لذّات میں ملوّث ہونا دوزخ کی علامت ہے اور ترکِ دُنیا اور دُنیا کے کاموں سے پشیمان ہونا جنّت کا نشان ہے -

اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ اے زاہد اپنے زہد و تقوٰی پر نازاں نہ ہو جنّت اُن کے واسطے ہے جو دنیا سے شرمندہ ہو کر مرتے ہیں فخر کرنے والوں کے واسطے نہیں -

۴۸۳ - اے پھول کی خوشبو تو مجھے کیوں تنگ کرتی ہے - تیرے باعث مجھے زلفِ مشکین اپنی یاد دلا جاتی ہے - اور اُس کا سماں میری نظر میں سما جاتا ہے -

۴۸۴ - لیلیٰ کا عجب ڈھنگ کا غرور ہے کہ اپنے خیمہ تک سے باہر نہیں آئی حالانکہ بیچارہ قیس (مجنوں) وحشت کے جنگل میں یہاں تک پھرتا رہا - کہ زمین کا گز بن گیا -

۴۸۵ - ہم کو اُس کی جُدائی میں زندگی بسر کرنا ہی مثل موت کے تھا موت کیا آئی ہمارے واسطے تو حضرت مسیحا آ گئے - کیونکہ ہجر کی زندگی سے چھڑا دیا اور ہجر میں موت آنا ہی زندگی ہے -

۴۸۶ - حسین آدمی (معشوق) دل آزاری کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ بھی شاید اپنے آپ کو حسین خیال کرتا ہے - جو دل آزاری کو فخر کا باعث سمجھتا ہے -

۴۸۷ - دوست کے چہرہ کے قریب زلف کا ہونا نہایت زیبا اور مناسب ہے - بیشک خزانہ پر سانپ کا نگہبان ہونا لازمی بات ہے -
اس شعر میں چہرہ سے مراد خزانہ اور زلف سے مراد سانپ ہے

اوّل تشبیہ ناقص اور دوم تشبیہ تام ہے۔

۲۸۸۔ توکّل عمدہ شئے ہے توکل سے بہتر کوئی روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں اگر مل گیا تو روزی ہے ورنہ روزہ ہے۔

۲۸۹۔ زبان آسیا دیکھو تشریح الالفاظ میں میرے مکرم حکیم عنایت اللہ صاحب فرید آبادی نے اس شعر کو بطور ذیل حل کیا ہے۔ اس شعر کے مصنف نے بڑا عالی مضمون پیدا کیا ہے اور یہ ایک نئی تشبیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دہن جسمیں زبان ہوتی ہے اور وہ متعلق ہے سر سے اور یہاں سر پہلے ہی غائب ہے۔ پس کہتا ہے کہ سینہ میں جو پیکان ہے اُس سے زبان پیدا کروں۔ اس شعر میں آسیا کو سینہ سے اور اُس میں جو کیلا ہوتا ہے اُس کو پیکاں سے تشبیہ تام ہے۔

۲۹۰۔ اس دُنیا میں زندگی انسان کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھتی ہے۔ دیکھو جب انسان مرجاتا ہے تو اُسکی کتنی عزت ہوتی ہے کہ آدمی اُسکو کندھوں پر اُٹھاتے ہیں۔

۲۹۱۔ زُلف موصوف اور پُر پیچ اُس کی صفت ہے۔

حلقہ در گوش اول بمعنی غلام و فرمانبردار۔ دوم بمعنی بالے جو کانوں میں پہنا کرتے ہیں ایک قسم کا زیور ہوتا ہے اس صنعت کو (صنعت ایہام کہتے ہیں) آپکی پُر پیچ زُلف سے ہمپر یہ راز ظاہر ہوا ہے کہ آپ حلقہ در گوشوں کو بالے بتلاتے ہیں اور بالے بتلانا ایک محاورہ ہے حلقہ در گوش ذو معنی ہے۔

۲۹۲۔ حاسد لوگ اپنی بد و ضعی کے سبب ہم کو کیا بُرا بھلا کہینگے ہم نے تو عاجزی اور مسکینی سے اُن کو نادم اور شرمندہ کر دیا ہے اس شعر میں کھولنا اور بند کرنا صنعت متضاد ہے۔

۲۹۳ - ہیں اُس زاہد کے جو خود گمراہ ہے - کیونکہ شریک ہوں (ہم مشرب ہونے سے مراد ہے) وہ تو کلمہ اللہ ہو کہتا ہے اور میں کلمہ انا الحق اللہ ہوں پڑھتا ہوں -

۲۹۴ - زندہ دلی کا نام زندگی ہے مُردہ دل جئے تو کیا خاک جئے -

۲۹۵ - زمانہ کا انقلاب کیا کیا خرابیاں دکھاتا ہے اور زمانہ کیسی کیسی شعبدہ بازی کرتا ہے -

۲۹۶ - حضرت غالب کہتے ہیں کہ اگر ہماری زندگی ایسی ہی عسرت اور ذلت کے ساتھ گذری تو ہم کیا یاد کرینگے کہ خدا بھی رکھتے تھے - مطلب یہ ہے کہ خدا کے ہوتے ہوئے تو آرام و عیش سے گزرنی چاہئے کیونکہ اُسکی بارگاہ میں کس بات کی کمی ہے -

ردیف (ح)

۲۹۷ - حسرت و یاس کے سبب سے ہماری تمام آرزوئیں خاک میں ملگئیں اب ہماری یہ آرزو ہے کہ ہمارے دل میں کوئی آرزو نہ رہے -

۲۹۸ - عقیق ایک قیمتی پتھر ہوتا ہے اور وہ یمن کا مشہور ہے اور اُس پر نام کندہ کرا کے انگشتری میں نگینہ کی جگہ استعمال میں لاتے ہیں -
اس شعر میں حرف آنا دو معنی آیا ہے - اوّل بمعنی حرف لکھا جانا یا حرف کھدنا - دوم بمعنی بدنام و رسوا ہونا -
مطلب - عقیق کا دل یمن میں اس وجہ سے خون ہو رہا ہے کہ دیکھئے مجھ پر کس کس کے نام سے حرف آئے -

۲۹۹- ہلال جب آپکا غلام اور فرمانبردار ہو تو پھر اُس کا خال (تل) ستاروں پر کیوں نہ چشمک زنی اور طعنہ زنی کرے۔

۳۰۰- آپ کی آنکھ سے نرگس کی آنکھ بھی شرمندہ ہے اور آپ کے کانوں کے سامنے پھول مات ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

۳۰۱- اس شعر میں یہ فرض کر لو کہ معشوق اپنے بالوں کو مہندی لگے ہوئے ہاتھوں سے دھو رہا ہے۔

حنائی دست - مہندی لگے ہوئے ہاتھ - موتی مجازاً پانی کے قطرے - سیاہ بادل - سر کے بال مجازاً اندھیری رات - سورج چہرہ سے مراد ہے۔

مطلب - اُسکے مہندی لگے ہوئے ہاتھوں نے جو بالوں کو دھویا اور بالوں سے بوندیں ٹپکیں تو گویا سیاہ بادل سے موتی برسنے لگے اور جب اُس نے بالوں کو صاف کر کے چہرہ نکالا تو گویا اندھیری رات میں یکایک سورج نکل آیا۔

۳۰۲- سچ بات تو یہ ہے کہ خودی کا عجب تماشہ ہے دیکھو اس نے منصور کو پھانسی پر چڑھا دیا کہتے ہیں کہ منصور انا الحق کہا کرتے تھے (یعنی میں خدا ہوں) لوگوں نے یہ کلمہ خلاف شرع سمجھ کر اُن کو دار پر چڑھا دیا اور اصل راز کو نہ سمجھے۔

۳۰۳- حضرت ناصح تشریف لائیں اور میرے دیدہ و دل کو فرش راہ بنائیں لیکن کوئی مجھے یہ تو سمجھا دو کہ وہ آکر مجھے کیا سمجھائینگے۔

۳۰۴- میری عزت و آبرو کو جو بٹہ لگا ہے۔ یہ میرے رونے والی آنکھوں

کے سبب پیاسے ہیں۔ کیونکہ نہ یہ آنکھیں ہوتیں نہ راز فاش ہوتا۔

۳۵ - ان کے حسن و خوبی کو دیکھ کر ایسا متحیر ہوا ہوں کہ وہ مجھے آئینہ دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا اپنی شکل تو دیکھو۔

۳۶ - اگر ہم آپ کے حسن گندمی پر شیفتہ و فریفتہ اور خانہ برباد ہو جاویں تو بجا ہے - ہم آدم کی اولاد ہیں بغیر آدم کی تقلید کیوں نہ کریں۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدم نے شیطان کے بہکانے سے خلاف حکم خدا دانہ گندم کھا لیا تھا۔ اس واسطے بہشت سے نکالے گئے۔

۳۷ - حضرت آدم بہشت میں رہتے تھے - اس بنا پر شاعر کہتا ہے کہ خدا سلامت ہے ہم کو ضرور باپ کا ورثہ دیگا اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر آدم کی اولاد ہیں تو ضرور بہشت میں جائیں گے۔

۳۸ - جب انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خیال یا دھیان نہ ہو تو اس وقت نفس شوم غالب ہو جاتا ہے۔ مثلاً بیان کرتے ہیں کہ دیکھو لو اجاڑ گھر کا اُلّو وارث ہو جاتا ہے۔

۳۹ - اپنے آرام و آسایش پر افسوس آتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ ہم نے کیوں محبت پیدا کی - ان بتوں کے چاہنے پر متفکر ہیں۔

ردیف (ط)

۱ - کہتے ہیں کہ حضرت نوح کی عمر ساڑھے ۹ سو برس کی تھی - اب شاعر بیان کرتا ہے کہ میرے رونے کی مدت بھی حضرت نوح کی عمر کی مساوی ہے - یہ دریا نہیں ہے کہ آج چڑھا اور کل اتر گیا۔

۱۱۳۱ - طاس ایک مشہور برتن ہوتا ہے - طاس قلیاں وہ طاس کہ جس میں
موسم گرما میں پانی بھر کر اس میں حقہ رکھ دیتے ہیں تاکہ ٹھنڈا رہے
ابر فسردہ اسفنج کو کہتے ہیں -
طلبا نے اس کو شفاخانوں میں ضرور دیکھا ہوگا - ابر بہمن وہ ابر
جو ماہ بہمن میں نمایاں ہو - بہمن ایک شمسی مہینے کا نام ہے جو ہندی مہینوں
میں پھاگن سے ملتا ہے -
مطلب - ابر بہمن کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یار نے ابر
مُردہ کو طاس قلیان میں رکھا ہے - اب تیری کچھ وقعت اور عزت
نہیں رہی اب تو اس شرم و غیرت سے پانی میں ڈوب مر - توضیح
ہاں اگر تو بھی ابر مُردہ بن سکے اور رو رو کر اپنے پانی کو خشک کر دے
تو یہ عزت تجھے بھی حاصل ہو جاوے - کیونکہ اب تو تُو ابر زندہ ہے
۱۲۳۱ - گریہ موصوف طوفان نما صفت مرکب - دم آتشیں - دوسری
صفت ہے - طوفان کا زمین کو برباد کر دینا تو ظاہر ہے اور چونکہ آہ
آتشیں ہے تو اُسکا کام جلانا ہوا - اور چونکہ آہ کے ابخرے ہوا کے
ذریعہ اوپر کو صعود کرتے ہیں اس واسطے وہ آسمان کو بھی جلائینگے - خلاصہ
یہ ہے کہ :-
میرا رونا طوفان برپا کرنے والا ہے اور چونکہ اس کے ساتھ
دم آتشیں بھی لگا ہوا ہے - اس واسطے اب زمین کے ساتھ آسمان
کی بھی خیر [illegible] -
۱۳۳۱ - یہ پیرو نہ معلوم کس طرح روح کو بسمل کر دیتے ہیں نہ تو ان کے

پاس تیر ہے نہ کمان ہے۔

۳۱۴۔ طفل اشک باضافت مجازی محض (اشک آنسو)۔

یہ آنسو جو ہمارے سر ہو رہے ہیں ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے

کہ یہ جان یار ہیں ہم کو ضرور رسوا کرینگے۔

۳۱۵۔ اے عزیزو بطور ذیل شعر لکھنے کی عادت پیدا کرو۔

طلسم۔ جادو۔ منتر۔ حیرت انگیز بات۔ طرفہ تر بہت ہی عجیب و غریب مردمان۔ دراصل اے مردمان حرف ندا محذوف ہے یعنی اَے لوگو۔

حاصل بحر و کان سونا اور جواہرات جو دریا اور کان میں پیدا ہوتے ہیں۔ شعراء آنسوؤں کو موتی سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور چونکہ موتی ایک قیمتی شے ہے جو مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اُن کا پیدا کرنا بیشک ایک طلسم اور تعجب خیز بات ہے۔ اس لئے متکلم کہتا ہے کہ میرے آنسوؤں نے عجب طلسم باندھا ہے کہ جو شے دریا اور کانوں سے حاصل ہوتی تھی وہ پیدا کر دی۔ چونکہ پانی پہاڑ سے دریا میں آتا ہے اس واسطے موتی کی پیدائش میں کانیں بھی دریا کے معاون ہوئیں۔

ردیف (ی)

۳۱۶۔ شعرا معشوق کی کمر کو نیست معدوم باندھتے ہیں۔ دراصل کمر ہوتی تو ہے مگر اُس کو ایسا سمجھتے ہیں جیسے تحریر میں نقطہ۔

مطلب = میں ایسا ناتواں اور ضعیف ہوگیا ہوں کہ ہوں
تو سہی مگر کسی کو نظر نہیں آتا گویا میرا حال بھی تیری کمر کا سا ہو گیا ہے۔

۳۱۷ - اے دل تو اُس کی پلکوں کے اشارہ پہ بھروسا نہ کر۔ اسے نادان
تنکے کے سہارے کا کیا اعتبار ہے۔

۳۱۸ - یہ جو کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ (معشوق) آتا تو ہم یہ کہتے۔ اس طرح
کہتے جھوٹے ہیں وہ آتا تو بھلا اس طرح ان سے بولا جاتا۔ ہرگز
نہیں سب کہنے سننے کی باتیں ہیں اگر وہ آتا تو کچھ بھی نہیں کہا جاتا۔
بلکہ سب سٹی بھول جاتے۔

۳۱۹ - جب تک زندہ ہیں یہی صحرا نوردی اور اسی طرح گریبان چاک رہیگا

۳۲۰ - بھلا میں یہ کس طرح کہوں کہ مجھے کوئی چیز پسند نہیں آتی۔ کوئی چیز
تو ضرور پسند آتی ہوگی جس کے سبب سے اور کوئی چیز پسند نہیں آتی۔

۳۲۱ - یہ گرم آنسو پہلے آپ تو ٹھنڈے ہو لیں اور کے دل کو کیا خاک
تسلی دینگے

۳۲۲ - اے یارو کسی طرح تو میرا حال اُس پہ ظاہر کر دو۔ اور کچھ نہ ہو سکے
تو اُسکے دروازہ پر میری تصویر ہی لگا دو۔ کہ آتے جاتے تو نظر پڑے۔

۳۲۳ - یہ بات اچھی نہیں ہے کہ کانٹے (تکلیف) سے تو بچنا اور
پھول (آرام و عیش کی طرف مائل ہونا۔ اگر صلح کل منظور ہے تو سب
کو یکساں نظر سے دیکھنا چاہئے۔

۳۲۴ - یار کی آنکھیں ایسی نازک ہیں کہ انکو سرمہ بھی ایسا بھاری معلوم
ہوتا ہے جیسے بیمار آدمی کو رات کاٹنی بھاری معلوم ہوتی ہے۔

۲۳۲۵- ہم کو یقین ہے کہ یہ دل مصیبتیں اُٹھا کر سنبھل جائے۔ ہم نے تو
اب اس کو اپنے رستہ پر ڈال دیا ہے۔

۲۳۲۶- یہاں کثرتِ غم سے دل پر مصیبت برپا ہے۔ وہاں یہی مزاج
چلا جاتا ہے۔ کبھی برائے نام بھی نہ پوچھا کہ آپ کی طبیعت کس طرح ہے۔

۲۳۲۷- یا خدا تو ان نصیحت کرنے والوں کی زبان بند کر دے یا مجھ کو ایسا
صبر عطا کر کہ بیٹھا ہوا سُنا کروں۔ اور کچھ نہ کہوں۔ یہاں تو جان پہ
آ بنی ہے وہاں غیر مطلب کی باتیں بنائے جاتے ہیں۔

۲۳۲۸- یہ دُنیا ہرگز وطن کے قابل نہیں ہے اس چمن کی ہوا بگڑی ہوئی ہے۔

۲۳۲۹- ایسا نہ ہو کہ آپ کی توجہ جاتی رہے اور ہم آپ کی نظر میں ذلیل ہو جائیں۔

۲۳۳۰- یہ سچ بات ہے جو جاگے گا سو پاوے گا۔ یعنی جو محنت کرے گا وہ فائدہ
اُٹھاوے گا۔ دیدۂ بیدار کا بخت بیدار مددگار ہوتا ہے۔

۲۳۳۱- رات کو نزع کی حالت میں کس کی انتظار میں رہی جو میرا دم ساری
رات آنکھوں میں رُکا رہا۔

۲۳۳۲- اگر میری دعا قبول ہوئی تو کیا خاک ہوئی سچ پوچھو تو میری تاثیر نے
میری دعا کا رُتبہ گھٹا دیا۔

ردیف (ک)

۲۳۳۳- اگر آپ کو مصیبت میں پھنسنا منظور نہ ہو تو اس بھکوڑے لڑکے کو نہ ستایا
سمجھئے گا۔

۲۳۳۴- کل تو ہمارے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور آج قاصد کو قتل کر دیا

یہ ظالم بھی ہر روز ایک انوکھا کام کرتا ہے ۔

۳۳۴۔ مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہوتے ایک دن قبر تک جا ہی پہنچے اور
تکالیف اٹھاتے اٹھاتے آخر ہم نے اپنے واسطے ایک ٹھکانہ پیدا
کر ہی لیا ۔

۳۳۵۔ عنقا ایک فرضی جانور ہے جسکا وجود تو مانتے ہیں لیکن کسی نے دیکھا
نہیں ہے ۔ افسوس ہمارے گم شدہ دل کا حال کیونکر معلوم ہووے
جو کبوتر ہمارا خط لیکر گیا وہی عنقا (مفقود الخبر یا معدوم) ہو گیا ۔

۳۳۶۔ اس کم و بیش فکر کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا ۔ ہم کس لائق ہیں جو کوئی
کام ہم سے ہو سکے ۔

۳۳۷۔ اس چمن (دنیا) میں آکر کوئی کیا لیجاویگا ۔ دیکھو ابھی پھول میرے
دیکھتے دیکھتے دنیا سے بے تعلق ہو کر چلا گیا ہے ۔

۳۳۸۔ اے یار ایسا موقع کبھی نہیں ہوا کہ تیرے کوچہ سے صبا آئی ہو اور
میں حباب کی طرح جامہ سے باہر نہ ہوا ہوں ۔ یعنی ہوا کیا آتی ہے بیحد
خوش و خرم کر جاتی ہے حباب کا جامہ سے باہر ہونا ظاہر ہے ۔

۳۳۹۔ ان شان سرو قدوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو سرکش نہو ۔ سچ ہے لنکا میں
جسے دیکھا باون گز کا پایا ۔

۳۴۰۔ گو پتلی سیاہ ہوتی ہے مگر اس کی جگہ آنکھوں میں ہے ۔ اب کہتے ہیں
کہ اے ذوق اگرچہ ہم پتلی کی طرح روسیاہ ہیں تو کیا مضائقہ ہے آنکھوں
میں تو ہیں اگر کوئی پسند خاطر ہونا چاہے تو یہ ہنر ہم سیکھ جاوے ۔

۳۴۱۔ اگر ہم نے آنسوؤں کو روکا تو آہ آسمان پر جا پہنچی ۔ میرا عشق بھی

کم خرچ اور بالانشین ہے۔ کم خرچ و بالانشین یہ ایک ضرب المثل
ہے اس کے معنی شرح میں دیکھو۔
۳۴۳۔ اس دنیا میں کوئی تو بہشت کا خواہاں ہے اور کوئی حوض کوثر کا خواہاں
ہے غرض یہ ہے کہ ان مستوں میں بھی گپ ہمیشہ اڑا کرتی ہے۔
۳۴۴۔ قیامت کے روز مجھ جیسے عاجز کا کب ارمان نکلیگا۔ خدا تعالیٰ
بھی (نیکوں) کا ہی خواہاں ہوگا۔
۳۴۵۔ کس سورج جیسی شکل (معشوق) نے اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا دیا۔
کہ جسکو دیکھ کر چاند کا منہ آسمان پر فق ہو گیا۔
۳۴۶۔ اگر ہم اپنے دل کی جلن کا حال بیان کرتے ہیں تو وہ مسکرا دیتے یا وہ
خفا ہو جاتے ہیں۔
۳۴۷۔ کعبہ مسلمانوں کے ایک متبرک مقام کا نام ہے اور چونکہ وہ مقام
پرستش خدا کی جگہ ہے اس کو خانۂ خدا بھی کہتے ہیں۔
خدا کے ہاں سے پھرنا ذو معنی فقرہ ہے۔
اوّل خدا کے گھر کعبہ سے واپس آنا۔ دوم مرض ہونا کہ یا حالت
نزع سے بچنا۔
مطلب = ہم کعبہ میں بتوں کی جدائی سے جاں بلب تھے۔ یا رو
اب تو ہم حالت نزع سے بچکر آئے ہیں۔
۳۴۸۔ اس دشمن جان نے جب مجھ کو کوسا تو جو دوست تھے وہ بھی آمین اللہ
(خدا قبول کرے) کہنے لگے۔ دوستوں کا آمین اللہ کہنا دو طرح سے
ہے اول یہ کہ دوست بھی اس کے کہنے پر فریفتہ ہو گئے اور آ ملی ہیں

کہنے لگے۔ دوسری یہ بات ہے کہ جب اُنھوں نے مجھے اُس کے ہجر میں
بہت بدحال و غمگین پایا۔ تو وہ آمین اللہ کہنے لگے کہ اسکا مرجانا ہی
بہتر ہے۔

۳۴۹۔ ہم کیا بیان کریں کہ ہم نے اس غم و الم کی رات کو کس طرح کاٹا کچھ
نہ پوچھئے کہ یہ مصیبت کس طرح دفع کی۔

۳۵۰۔ اے شمس راج بھاری یہ بات سچ کہی گئی ہے کہ لاچاری پہاڑ سے بھی
بھاری ہوتی ہے۔ گو انسان کو پہاڑ کا اُٹھانا نہایت مشکل بلکہ ناممکن
ہے مگر لاچاری اُس سے بھی زیادہ دشوار ہے۔

۳۵۱۔ وہ کس قدر جو صلہ رکھتے ہیں دیکھئے بیشک وہ نہیں آئینگے آپ بلا دیکھئے۔

۳۵۲۔ زمانہ کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ ہمیشہ متغیر رہتی ہے۔ وہ کہتا ہے
کہ میرا دل بھی زمانہ کی طرح رنگ بدلتا رہتا ہے کبھی اُس کو طرب ہے
اور کبھی غم ہے۔ غرضیکہ ایک حالت میں نہیں رہتا۔

۳۵۳۔ مصرعِ اول میں لفظ چوں زلف مصرع ثانی کے متعلق ہے۔
جب کہ مثل زلف ہم کو اُس نے سراپا شکستوں سے بنایا ہے۔
تو پھر کون ہماری درستی کی تدبیر کر سکتا ہے اور زلف کے شکن در شکن
ہونے سے اُس کی شکستگی ظاہر ہے یعنی جسطرح زلف بالکل شکن در شکن ہے
اسی طرح ہم کو بھی بالتمام شکستوں سے پیدا کیا ہے۔

۳۵۴۔ یہ بات ہم کہتیں کہ ضمیر پردہ دری کرے جادو تو وہ شے ہے جو آپ
اپنا حال بتلانے لگے

۳۵۵۔ اے نسیم تم کس فکر میں بیٹھے ہو ذرا باتیں تو کرو۔ آپ کا دل کہاں ہے

ذرا او دیکھو تو سہی تبسم تخلص ہے

٣٥٧- اگر ہم سے کوئی دل مانگتا تھا تو ہم جواب دیتے تھے کہ ذرا دل لینے کے قابل تو ہو- اب ہمارا یہ حال ہو گیا ہے کہ اس کے عشق میں آنسوؤں سے منہ دھوتے ہیں-

٣٥٨- اس نے اپنی زلف دکھلا کر کہا کہ اس کے سامنے حضرت موسیٰ کی کیا حقیقت ہے اور اپنے ہاتھوں کو دکھلا کر (جو مہندی لگے ہوئے تھے) یہ کہنے لگے کہ ان کے سامنے ید بیضا کی کیا اصل ہے-

٣٥٩- اے واعظ شرابیوں سے کبھی شراب کی برائی نہ ہو گی- بھلا جسکو ہم منہ لگا چکے ہیں اس کی کس طرح برائی کریں- اس شعر میں منہ لگانا دو معنی ہے- اوّل شراب پینا- دوم قابل اعتبار سمجھنا- یا اچھا جاننا-

٣٦٠- مرتے ہی سب حقیقت ظاہر ہو گئی- یہ جان ہی بلا تھی اچھا ہوا- کہ نکل گئی اور واقعی بھی یہ بات ہے کہ انسان زندگی میں ہزاروں مصیبتوں اور تکالیف میں مبتلا رہتا ہے اور مرتے ہی سارے جھگڑوں سے چھوٹ جاتا ہے-

٣٦١- یہ لوگ شرارت سے باز آنے والے نہیں ہیں یہ تو لگائی بجھائی کرنیوالے ہیں

٣٦٢- متکلم بیان کرتا ہے کہ رقیب نے جب میری برائیاں ان کے سامنے بیان کرنی شروع کیں اور میری طرف سے اُنکو جلتے دئے تو انھوں نے خفا ہو کر مجھ کو قتل کر ڈالا-

دیکھو تعجب کی بات ہے کہ مجرم تو رقیب تھا تھا ناحق قتل مجھے کیا-

۳۳/۱۳ ـ سوجھ کرنا ـ بھاگنا ـ چلے جانا ـ ابرام ـ ہٹ کرنا ـ اصرار کرنا ـ الزام
تہمت لگانا ـ عیب لگانا ـ مطلب
یہ شعر مشکل شعروں میں سے ہے ـ متکلم کہتا ہے کہ میں جو آپ سے
ٹھہر جانے کے واسطے ہٹ کر رہا ہوں اور آپ کو جانے نہیں دیتا
ہوں اس لئے آپ میری ضد سے جانا چاہتے ہیں اور مجھے ہی الزام
دیتے ہیں کہ یہ میرا جانا تیرے ابرام کے سبب سے ہے اچھا جب
میں تمہیں ٹھہراؤں گا تو کیا تم نہیں جاؤ گے ـ اس الزام کا نتیجہ آپ کو
بھی الزام ہی حاصل ہوگا ـ
۳۳/۱۴ ـ اگر مجھ کو ہاتھ ملنے (افسوس کرنے) کی تعلیم دینی منظور نہ تھی تو
وہ محفل میں آکر کیوں غیروں کے عطر مانگ گیا ـ اس کا عطر ملنا میرے
افسوس کرنے کی ایک عمدہ دلیل ہے ـ
۳۳/۱۵ ـ اگر میں نے مے پینا ترک کر دیا تو مجھ کو اس فعل سے غرور و پندار
ہو گیا ـ چونکہ غرور اور پندار گناہ کی علامت ہے اس واسطے کہتا
ہے کہ میں توبہ کر کے اور بھی گنہگار ہو گیا ـ
۳۳/۱۶ ـ عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے متکلم کہتا ہے کہ میں آپ کی شب فراق
میں اس قدر عرصے سے دیدار کا مشتاق ہوں کہ گویا میرے واسطے سورج
ایسا ہو گیا ہے جیسے عید کا چاند جو کہ برس روز بعد دکھائی دیتا ہے ـ
۳۳/۱۷ ـ اگر کبھی اس کے دامن سے اپنا دامن چھو جاتا ہے تو وہ ہم پر
سر محفل غصہ ہوتا ہے یا لڑنے کو آمادہ ہو جاتا ہے ـ
۳۳/۱۸ ـ اگر ان کے سامنے لیلیٰ اور مجنوں کا قصہ بیان کیا جاتا ہے تو کہتے

ہیں کہ بس چُھپ رہیئے اِن بُرانے قصوں کو جانے دیجئے۔

۴۶۹۔ یار کی گلی بھی ایک عمدہ باغ ہے اُس کی ضرور سیر کرنی چاہئے۔ آتے آتش یہاں ہر روز نئی نئی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ آتش تخلص ہے۔

۴۷۰۔ یہ آسمان عجیب فریب اور دھوکہ دہی کی باتیں کرتا ہے مستقل مزاج کو اس کے فریب میں نہ آنا چاہیئے۔

۴۷۱۔ ہم یہ بات دعویٰ سے کہتے ہیں کہ گو خاک بھی کیوں نہ ہو جاویں پر کلیسا کو مسجد نہ بنائیں گے۔

۴۷۲۔ لفظ وفات میں وفا کا لفظ شامل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہم دنیا میں کس سے نبھائیں کہ سوائے وفات کے اور کہیں وفا کا لفظ نہیں نظر آتا یعنی وفات کے بعد وفا کا حال معلوم ہوا کرتا ہے۔

۴۷۳۔ میرے قتل سے آپ کے کوچے میں جو خون بہہ رہا ہے۔ اے قاتل میرے خون کا یہی عوض ہے۔ چونکہ عاشق لوگ اپنے نثار ہو جانے کو فخر جانتے ہیں اس واسطے خون بہانا ہی ان کے نزدیک خونبہا ہے۔

۴۷۴۔ شیخ صاحب شراب کی برائیاں کر رہے تھے۔ رندوں کو آتے ہوئے دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ اس میں بہکیا ذو معنی لفظ ہے۔

۴۷۵۔ معشوق کی گلی میں پہنچ کر مجھ کو اپنا سر گراں معلوم ہونے لگا۔ وہ تکیہ تو میرے بوجھ اُٹھ لینے کی تھی۔ وہاں اور دم چڑھ گیا۔ قاعدہ ہے کہ سر کے کٹنے سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ یہاں برعکس معاملہ ہے۔ اُترنا۔ چڑھنا متضاد الفاظ ہیں۔

۴۷۶۔ گو ہم کعبہ بھی ہو آئے مگر بتوں کا عشق وہاں بھی نہ چھوٹا معلوم ہوتا ہے

کہ اس درد کی دوا خدا کے گھر (کعبہ) میں بھی نہیں ہے۔

۳۷۷ ۔ میری قبر سے آپ کس لیئے آنکھیں چرا کر جاتے ہیں؟ آپ سے پری! میری قبر کی خاک شر شرِ تسخیر تو نہیں ہے جس سے آپ ڈرتے ہیں اور گھبراتے ہیں۔

۳۷۸ ۔ میرے رونے پیٹنے سے اس بت (پتھر) کا دل کیونکر نرم ہو؟ کیونکہ پتھر میں پانی ہرگز اثر نہیں کیا کرتا ہے۔

۳۷۹ ۔ اس شعر میں معشوق کی اعلیٰ درجہ کی خوبصورتی کا بیان ہے۔ آپ آئینہ میں اپنی شکل کو دیکھ کر کیوں بیتاب ہو گئے۔ آپ تو کہتے تھے کہ ہم دیکھنے کی تاب لاسکینگے۔ جب آپ کا یہ حال ہے تو اوروں کا کیا ٹھکانا ہے؟

۳۸۰ ۔ عمل ۔ کام ۔ کار ۔ بغض ۔ کینہ ۔ عداوت ۔ دشمنی ۔ محبت ۔ پیار پریت ۔ چلتا ہوا تعویذ ۔ کارآمد تعویذ ۔ مفید مطلب تعویذ ۔ جنتر نقش موہیوں ۔ اثر تھا ایک ہنگامہ مجاز آر ہے۔

مطلب ۔ تو عداوت اور محبت کرنے کرانے کی کیا ترکیب پوچھتا ہے ۔ ورزش کو بڑا جنتر سمجھ ۔ یعنی ورزش سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔

۳۸۱ ۔ یہ ایک معما ہے جو اس طرح حل ہوتا ہے ۔ رات کو فارسی میں شب اور عربی میں لیل کہتے ہیں (ملول میں) یہ الفاظ جو خطوط وحدانی میں لکھے ہیں اس میں سے شب یعنی لیل کو نکالدیں تو مومن رہجاتا ہے۔ گویا اس شعر سے بطور معمہ بالا مومن نام نکل آتا ہے۔

مطلب ۔ اب ملاقات میں کچھ مزہ نہیں رہا ہے کیونکہ رنجیدہ

نہ ہوں کہ رات تو کچھ رہی ہی نہیں۔

۳۸۲۔ شعرا چشم معشوق کو وحشی باندھتے ہیں اور واقعی بھی وحشی ہے
کیونکہ کسی طرف مائل نہیں ہوتی۔

مطلب جس چشم سے وحشت ظاہر ہو۔ یا وحشت بیان کرے
اس کو سخنگو کہنا چاہیئے۔ یہ بات سچ ہے کہ جادو وہی ہے جو سر پہ
چڑھ کر بولے یعنی اپنا اثر ظاہر کرے۔

۳۸۳۔ کس کو تیری چالبازی معلوم نہیں ہے۔ وہ کونسا آدمی ہے کہ
جسکو تونے دھوکا نہیں دیا۔

۳۸۴۔ تونے جو مجھ کو قتل کرکے انکار کر دیا ہے اے بے مروت تیری
بات بالکل جھوٹی ہے آ دیکھ لے۔

۳۸۵ تلوار خون آلود موجود ہے اب بتلا تو جھوٹا ہے یا تیری تلوار جھوٹی ہے

۳۸۶۔ میں اس کے رنج و غم میں ہمیشہ موت کا خواہاں رہتا تھا اب میں
قضا کا ممنون ہو کر کیسا شرمندہ ہو رہا ہوں۔ وہ مسیحا ہو کر میرے مُردے
سے ڈرتے ہیں۔ اول اس خیال سے کہ میرا مردہ ایک ہولناک ہے
دوسرے اس واسطے کہ جیا تو پھر وہی چھیڑ چھاڑ ہوگی۔ میں قضا سے
یوں بھی پشیمان ہوں کہ زندگی میں تو ملنے کی امید بھی تھی اور مرنے میں
یہ نقص ہوا کہ وہ آتے ہوئے ڈرتے ہیں۔

۳۸۷۔ میرے دل میں رات دن کس کے ہنسنے کا خیال رہتا ہے جو میرے
دل میں ہر وقت گدگدی ہوتی رہتی ہے۔

ردیف دال (د)

۲۸۸ - اسے پری ہم بالکل موت کو غم و اندوہ کی رات میں یہ فریب دیتے ہیں کہ آپ ہماری لاش پر آئینگے تاکہ آپ کے آنے کی خبر سنکر وہ بھی جلد آوے اور ہماری روح قبض کرلے اور ہم کو فراق سے نجات ملے -

۲۸۹ - بوڑھے آدمی کو چاہیئے کہ وہ اپنی لحد (مراد موت) کو اس طرح خیال رکھے جیسے بیچارہ تھکا ہوا مسافر سرائے کی طرف دم بدم دیکھا کرتا ہے - نتیجہ یہ ہے کہ کہن سال آدمی کو دنیا کے کاروبار اور لذات میں ملوث نہیں ہونا چاہیئے - بلکہ ہر وقت موت کو یاد رکھنا چاہیئے -

۲۹۰ - اہل حرفہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ صدائیں مقرر ہیں اور وہ جب گلی کوچہ میں پھرتے ہیں تو ان صداؤں سے اپنے مطلب کا اظہار کرتے ہیں مثلاً گوٹے کناری والے کہتے ہیں - کناری گوٹہ ذرا آوازہ کھینچ کر اور بڑھئی کہتا ہے لکڑی کا کام اسی طرح شاعروں کے واسطے شاعر کا کام سمجھ لو -

مطلب = اے میر آپ اپنے دیوان کو ہاتھ میں لیکر ہر گلی اور کوچہ میں کہتے پھریئے کہ لوگو ضرورت ہو تو شعر کہلا لو شعر سن لو - شاعر کا کام لے لو -

۲۹۱ - بیشک وہ لامکاں ہے اور واقعی لامکاں کے واسطے یہ ضروری

نہیں ہے کہ وہ زمین و آسمان میں نہ ہو بلکہ مکان ہونے میں تعین پیدا ہو جاتا ہے اور لامکاں کہتے ہیں تعمیم۔ چونکہ اُسکا ہر جگہ ہونا امر مسلّم ہے۔ اس واسطے لامکاں کہا گیا۔

۳۹۲ - اگر دل لینا ہے تو محبت کی نگاہ سے لیجئے خفگی کی نظر سے نہ دیکھئے جو گڑ دینے سے مر سکے تو اُس کو زہر دینے سے کیا فائدہ۔

۳۹۳ - ہماری آہ رسا دور دور کی خبر لائی ہے۔ اجی یہ تو دشوار اور ناممکن کام کرنے والی ہے۔

۳۹۴ - اے عقیق جیسے لب والے تیرے لب پر جو پسینے کی بوند پڑی ہوئی ہے یہ ایسی خوشنما ہے کہ اپنی خوبی کی وجہ سے سہیل یمن پر طعنہ زنی کرتی ہے۔

۳۹۵ - میں یہاں تک لاغر اور کمزور ہو گیا ہوں کہ اپنے سایہ سے ڈر کر بھاگا کرتا ہوں مبالغہ اس کا نام ہے۔ سایہ بذاتہ کوئی جسم نہیں جس سے خوف ہو اور سایہ بھی اپنا پھر اُس سے خوف کھانا۔ واقعی نہایت ضعف کی علامت ہے۔

۳۹۶ - تیرے فراق نے ہم کو مردہ بنا دیا اور یہ نوبت ہوئی ہے کہ لوگ ہم کو زمین پر اتارنے لگے (مردہ کو زمین پر اتار لیا کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ چارپائی پر دم نکل جاوے) یہ اہل ہنود کا دستور ہے۔ یہ دن آپ کے انتظار نے ہم کو دکھلائے ہیں۔

۳۹۷ - آنسوؤں نے میرا نام زمین پر لکھا اور مٹا دیا۔ آنسوؤں کا تو گویا یہ ایک کھیل ہوا مگر ہم کو تو خاک میں ملا دیا (نیست و نابود کر دیا)۔

ردیف (م)

۳۹۸- میر صاحب ذرا پگڑی سنبھال لیجیئے یعنی اپنی عزّت کا خیال رکھئے
یہ دہلی ہے اور بستی نہیں ہے - یہاں ذرا سی دیر میں خبر لے لیجاتی ہے
(عزّت بگڑ جاتی ہے) -
۳۹۹- میں نے جو دو حرفی مے کا استعمال کیا تو اس کی جدائی اور فرطِ اشتیاق
کی وجہ سے میرے گلے سے نہ اتری یاروں نے سمجھا کہ یہ بڑا پارسا
ہے کہ جسکے گلے سے شراب نہیں اُترتی -
۴۰۰- میرے مزار کو تیر لگا کر تو وہ کر دیا ہے اور وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ
ہم نے تو آمد ورفت ہوا کے واسطے سوراخ کر دئے ہیں (کیا خوب)
۴۰۱- اے دل وایمان کو لیک کرنے والے تجھے شاباش ہے اور اے
میرے نام سے انکار کرنے والے تجھے مرحبا ہے -
۴۰۲- پروانہ شمع کا عاشق مشہور ہے اور اس کا یہ حال ہے کہ شمع پہ
جل کر جان کھو دیتا ہے - اب کہتے ہیں کہ تیرے عاشق نے جو
تیری فرقت میں مبتلا تھا جب یہ دیکھا کہ پروانہ کا عشق یہاں تک
بڑھا ہوا ہے کہ اس نے اپنی جان تک دیدی تو اس کو پروانہ کی جانبازی
دیکھ کر رشک آیا اور وہ بھی مر گیا - تو اس صورت میں تیرے عاشق کا
خون تیری شمع شبستان کی گردن پہ ہوا کیونکہ نہ شمع روشن ہوتی نہ پروانہ
جلتا اور نہ عاشق کو رشک ہوتا نہ وہ اپنی جان کھوتا -
۴۰۳- مجنوں (قیس) لیلیٰ کا عاشق مشہور ہے - اکثر جگہ لیلیٰ مجنوں کا سانگ

بھی بنایا جاتا ہے۔ بعض طلباء کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔
مجنوں بگولہ کی طرح جنگل میں سرگردان پھرتا تھا لیکن جب میں نے خاک اڑائی صحرا نوردی کی یا یوں کہو کہ پیشۂ عاشقی اختیار کیا تو وہ بھی مات ہوگیا۔

۴۰۴۔ یہ بہتر بات ہے کہ خدا موذیوں کو آنکھیں نہ دے ورنہ وہ ضرور لوگوں کو تکلیف پہنچائینگے۔ یہ خدا کی عین حکمت سمجھنا چاہیے کہ اس نے بچھو کو نابینا پیدا کیا۔

۴۰۵۔ بلند ہونے کی حرص یعنی شان و شوکت کے لالچ سے ہمارا رتبہ کم ہوگیا اب تمثیلاً بیان کرتے ہیں کہ آفتاب اتنا بلند ہوا کہ تارا معلوم ہونے لگا اور واقعی بھی آفتاب اپنے اصلی جرم کی نسبت بوجہ بُعد بلندی بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے یعنی میری طرح اس کو بھی حرص رفعت نے تارا بنا دیا ہے۔ طلباء جغرافیہ میں آفتاب کی دوری اور وسعت پڑھ چکے ہیں۔

۴۰۶۔ مطلب صاف ہے۔ جو لوگ تقدیر کے قائل ہیں اُنکے واسطے مفید ہے۔

۴۰۷۔ جیتے جی دلدار کی محبت ہم سے نہیں چھٹتی تھی اور اس محبت کی وجہ سے ہزارہا قسم کی مصیبتیں سہتے تھے اب مر گئے تو اُس سے چھٹنا یعنی اُس کی محبت بھی جاتی رہی اور چونکہ مرنے کی وجہ سے روز روز کی تکلیف اور صدمے اٹھاتا جاتا رہا۔ اس لئے یہ مرنا ہمارے واسطے گویا منزل جی جانے کے ہوا۔

۴۰۸۔ اے ناصح کیا خوب آپ مجھے یار کے گھر جانے کو منع کرتے ہیں۔ آپکے

اس سمجھانے پر بھی برا مانیں معاف کیجیے۔
اس سمجھانے پر بھی گر بیں بیغاف کیجیے — چونکہ مشتاق
۴۰۹ - میکدہ کی طرف سے ابر اٹھتا ہے ضرور میری تسکین کریگا چونکہ مشتاق
کے واسطے تھے اور میکدہ از بس باعث تسکین ہیں اس واسطے ابر بھی
میکدہ کی طرف سے اٹھتا ہے ضرور باعث تسکین ہوگا۔ ایسا شعر ب
بھی منہ یار معلوم ہوتی ہے —
۴۱۰ - میں تو مر گیا اب مجھ میں کیا باقی رہا ہے جو تو پاس آن آن کر دیکھتا ہے
ایسے وہمی وہم کی دارو تو لقمان کے پاس بھی نہیں ہے —
۴۱۱ - کہتے ہیں کہ حضرت مسیح (قُم باذن اللہ) کہہ کر مردہ کو زندہ کیا کرتے
تھے - اب متکلم کہتا ہے کہ جب اس کالب جاں بخش جسکی تاثیر حضرت
مسیح کے قُم جیسی ہے ہل گیا یعنی وہ خاموش ہوگیا تو میں اس کی اس
حالت کو دیکھ کر مر گیا تو گویا اب لفظ قُم کی تاثیر بجائے مردہ کو زندہ کرنیکے
یہ عکس ہوئی کہ زندہ کو مردہ کر دیا - بطور تعجب کہتے ہیں کہ یا الٰہی قُم مسیح
میں کیا زہر مل گیا جو اس کی تاثیر بدل گئی —
۴۱۲ - اہل اسلام میں دستور ہے کہ نسبت ہونے کے بعد بیٹی والوں کی طرف سے
کچھ مصری اور رومال وغیرہ چیزیں بطور تحفہ بیٹے والوں کے گھر جایا
کرتے ہیں - اس شعر میں اسی مضمون کو ادا کیا ہے کہ جب نسبت پختہ
ہوگئی اور مشاطہ مصری کے کوزے لیکر آئی تو سب اشخاص (دشمنوں
سے مراد ہے) خاموش اور حیران رہ گئے اور کسی سے بولا بھی نہ گیا
شبات اور نہ بات میں صنعت (تجنیس خطی) ہے
۴۱۳ - میں اس گل (معشوق) سے کہنے کے واسطے صبا کو ہزاروں ہی پیغام

دیتا اگر جیب کہ میرے کہتے کہتے صبا چلدی -

۴۱۴ - نشہ کا قاعدہ ہے کہ وہ اوّل چڑھ جاتا ہے پھر اُتر جایا کرتا ہے اور اُسکا آنکھوں میں زیادہ اثر معلوم ہوا کرتا ہے - اسی قیاس پر متکلم بیان کرتا ہے کہ ہم بھی مثل نشہ کے اوّل تو آپ کی آنکھوں میں سما گئے اور پھر نشہ ہی کی طرح آنکھوں سے اُتر بھی گئے یعنی ذلیل بھی ہو گئے -

۴۱۵ - تدبیر کو پلٹا ہوا دیکھ کر بیٹھے نہیں - تدبیر کی تو کیا اصل ہے یہاں تقدیر کو پلٹتے دیر نہیں لگتی -

۴۱۶ - مجھ کو عشق نے دنیا سے کھو دیا اور حضرت آدم گندم کھانے کے سبب بہشت سے نکالے گئے - حضرت آدم کو گندم کا دانہ اور مجھ کو عشق کا دانہ (عشق) مفید نہ ہوا - خوب مساوات ثابت کی ہے -

۴۱۷ - مجھ میں اور اُس میں محبت تو ضرور ہے لیکن ایسی ہے جیسے پھول اور خوشبو میں ہوتی ہے - یہ ظاہر ہے کہ گو بو پھول کے ساتھ ہوتی ہے لیکن اُس سے علیحدہ علیحدہ رہتی ہے اسی قیاس پر متکلم کہتا ہے کہ گو وہ میری آغوش میں رہا لیکن رہا گریزاں -

۴۱۸ - میں ایسا رونے والا ہوں کہ میرے نالوں سے بڑے بڑے خوش آواز جانور خاموش ہیں اور مات کھائے ہوئے ہیں اور اس بات کو اس تمثیل سے یوں ثابت کرتا ہے کہ واقعی نقار خانے میں بیچاری طوطی کی آواز کون سنتا ہے -

۴۱۹ - شکر ہے کہ رونے سے اس کو کچھ اثر ہوا اور محبت ہوئی غنیمت ہے کہ اس خیال سے میری بھی کچھ تسلی ہو گئی -

۴۲۰ - چھالوں کو کانٹوں سے ایک خاص مناسبت ہے اور اکثر کانٹوں سے
چھالے پھوٹ جایا کرتے ہیں - اب متکلم کہتا ہے کہ جب ہمارے چھالے
مدت کے بعد کانٹوں سے ملے تو محبت کے باعث نہایت ہی زار زار
روئے - چھالوں کا کانٹوں سے پھوٹ پھوٹ کر اُن میں سے پانی نکلنا
رونے کا ایک عمدہ ثبوت ہے -

۴۲۱ - جن پر عاشق ہوئے اور جن پر جان دی اُنکا یہ حال ہے کہ ہمارے
مرنے پر زار زار روئے بھی نہیں - یہاں معلوم ہوا کہ اب اُن میں مروت و محبت
بالکل نہیں رہی، جاتی رہی -

۴۲۲ - یار کی محفل میں بھلا غیروں کو کب دخل ہو سکتا ہے؟ غیر کا تو کیا ذکر
ہے ہوا کبھی جسکی کہیں روک ٹوک نہیں جب اس کی محفل میں آئی تو میں
عرق عرق ہو گیا -

۴۲۳ - مسافر سے کوئی محبت نہیں کرتا - یہ مثل سچ ہے کہ جوگی مسافر کسی کے
دوست نہیں ہوتے -

۴۲۴ - جب سے میں دُنیا کی باتوں میں مبتلا ہوا ہوں (چکّر) خرابیوں میں پھنسا
ہوا ہوں اور میرا حال ہوا کی چکّی کے مانند ہو گیا ہے جو کہ ہر وقت
چلتی ہی رہتی ہے -

۴۲۵ - جب آدمی مر جاتا ہے تو اُسکے عزیز و اقارب کیسے ہی چلّا چلّا کر کیوں
نہ روئیں مُردہ کچھ نہیں سُن سکتا - یا الٰہی دَم میں کتنا فاصلہ ہو گیا کہ اسقدر
زور شور سے رونے چلّانے کی آواز نہیں جا سکتی اس میں لفظ دَم
ذو معنی ہے اول یہ دم بھر میں آن کی آن میں یا دوم یہ کہ دم کے نکل جانے کے

باعث کتنا فاصلہ ہو گیا۔

۴۲۶۔ اس شعر میں دانہ۔ خاک۔ سبزہ۔ کھیت۔ متناسب الفاظ ہیں۔
اُن کے تل سے ہم دانے کی مانند خاک میں مل گئے اور جب اُن کے
چہرے پر خط نکل آیا تو ہم بالکل ہی تباہ ہو گئے۔ متکلم کے طرز بیان سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ معشوق کی صفائی چہرہ پر عاشق ہے اور خال کا نکلنا
گو باعث خوبی ہے مگر اس کو بھی گراں معلوم ہوتا ہے جس حالت میں
کہ چہرہ پر خط نکل آیا تو ضرور ہی اس کو سخت ناگوار معلوم ہوتا ہوگا۔

۴۲۷۔ شاعر شراب کو پھول بھی باندھتے ہیں اور یہ اس کی لطافت اور
سبکی کی وجہ سے ہے یہاں زبان سے پھول کا لفظ نکالا تھا کہ گنہگار
ہو گیا۔ اور قاضی یہ سمجھ کر کہ یہ شراب کا ذکر کرتا ہے میرے پیچھے پڑ گیا

۴۲۸۔ موذی کو زندگی میں آرام ہوتا ہے نہ مرنے کے بعد۔ مثلاً کہتے ہیں
کہ دیکھ لو گینڈا جو موذی جانور ہے اس کی ہڈی کی ڈھال تلوار کے
صدمے سہتی رہتی ہے۔

۴۲۹۔ عمر کا اندازہ چشم زدن کے برابر ہے۔ یہ جزا باتیں تھوڑی سی
دیر یاد خدا کر لیں تو بہتر ہے۔ جزا بات نشیں سے دنیا دار لوگ مراد ہیں

۴۳۰۔ اس شعر میں ایک مجلس کا سماں باندھا گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ اس میں حضرت متکلم کا محبوب بھی بیٹھا ہوا ہے اور بھی بہت سے
آدمی ہوں گے۔ شدہ شدہ انکا بھی ذکر آ گیا۔ محبوب کو یہ تاب کہاں کہ ان کا
ذکر سنے فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اب یہ اس خفت کو اس پیرایہ میں
دور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عاشقوں کی بدنامی کا اعزاز بھی کس

درجہ پر پہنچا ہوا ہے کہ وہ میری بدنامی کے الفاظ نہ سن سکے فوراً اٹھ
کھڑے ہوئے اور یہ تعظیم کی علامت ہے ۔

۴۳۱ ۔ میرے رونے پر تو آپ بہت خفا ہوئے مگر اپنی خفگی اور غصہ کا خیال
نہیں کرتے ۔

۴۳۲ ۔ اس شعر میں مگس کے باغ میں جانے سے پروانہ کا خون ہونا ثابت کیا
ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جب مکھی باغ میں جائیگی تو ضرور پھول کو چوسے گی
اور اس طرح پھر عرق چوس چوس کر ایک جگہ جمع کریگی اس سے شہد اور
موم پیدا ہوگا ۔ اور جبکہ موم بنا تو شمع بنکر جلا ۔ اور چونکہ پروانہ شمع
کا عاشق ہے اور اپنے آپ کو شمع پر جلا دیتا ہے تو اس صورت میں پروانہ
کا خون ہونا ظاہر ہے مگس سے مکس شہد مراد ہے ۔

۴۳۳ ۔ اے صنم حسن میں تو چاند اور سورج سے تو کم ہے نہیں اس سے
بڑھ کر کیا تعریف کیجاوے آگے خدا کا نام ہے ۔ اسمیں مبالغہ غلو ہے ۔

۴۳۴ ۔ سکندر کو آئینہ کا موجد بتاتے اور کہتے ہیں کہ آئینہ سکندر کیوقت
میں بنایا گیا ہے اس شعر میں لیلی و مجنوں متناسب الفاظ ہیں جب کہ
معشوق نے اپنے چہرہ کو آئینہ میں دیکھا تو خود حیران ہوگیا ۔ اے سکندر
اب میں تجھے برا بھلا کیوں نہ کہوں کہ تو آئینہ بناتا نہ وہ اس میں اپنے
چہرہ کو دیکھتا نہ دیوانہ بنتا ۔

۴۳۵ ۔ مسجد میں اس نے جمال کی جھلک دکھلا کر یا خفا ہو کر ہم کو بیہوش کر دیا
کافر (معشوق) کی شوخی دیکھو کہ خدا کے گھر (مسجد) میں ایسا کام کیا ۔

۴۳۶ ۔ ایسا کون ہے ؟ جو میری جانب سے عدو کی آگ میں بیٹھے اور اسکو

سمجھاوے - یہ بات سچ ہے کہ پرائے درد میں کوئی شریک نہیں ہوا کرتا۔
۴۲۷ - میں نے سو دفعہ آپ سے کہا کہ میں آپ سے وعدہ کر چکا ہوں پر اعتبار
کرنے کی خوبی ہے کہ آپ تقاضا کرتے ہیں۔
۴۲۸ - خون جگر پینا اور مصائب میں گرفتار رہنا ہی ہمارے نزدیک دنیا کے
مزے ہیں مگر افسوس کہ اب جگر میں خون بھی نہیں رہا۔
۴۲۹ - متکلم کہتا ہے کہ تیرا ملنا اگر آسان نہیں تو مشکل ہے - مگر مشکل تو یہ
ہے کہ مشکل بھی نہیں - یعنی ظاہر ہے کہ جو چیز آسان نہ ہو وہ
دشوار ہوگی اور دشوار چیز کے حصول کا امکان ہوتا ہے برخلاف امر
ممتنع کے کہ اسکا امکان نہیں ہوتا اور یہ تین امر ہیں - آسان، دشوار،
ناممکن - آسان تو آسان ہے - دشوار مشکل سے حاصل ہوتا ہے - ممتنع
بالکل ممکن الحصول نہیں ہوتا - پس حضرت غالب کہتے ہیں کہ اگر تیرا ملنا
آسان نہیں ہے تو دشوار ہے یعنی ممکن الحصول ہے مگر دشوار تو یہ ہے
کہ وہ دشوار بھی نہیں ہے - جب دشوار بھی نہیں تو ناممکن ہے - پس معلوم ہوا
کہ تیرا ملنا ناممکن ہے -
۴۳۰ - کوہ طور یا سینا عرب میں ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے اور اہل اسلام
کا خیال ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اس پر اپنے نور کا
جلوہ دکھایا تھا کہتے ہیں کہ خدا کی تجلی سے کوہ مذکور جل کر سرمہ بن گیا۔
شاعر اسی مضمون کو اس شعر میں ادا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یا حضرت
موسیٰ! نہیں معلوم آپ نے طور پر کیا کرشمہ دیکھا کہ آپ کی آنکھیں چکا چوند
ہوگئیں - اور آپ متحیر رہ گئے -

۴۴۱- انصاف سے کہئے اک جھلا دنیا میں کوئی مجھ سا بھی ستم سہے کہ میرے پانوں کے نیچے زمین ہے اور آسمان سر پر ہے۔ گو یہ بات واقع میں درست ہے مگر اس پیرایہ میں بیان کیا ہے جو انسانی طاقت سے بعید ہے کیونکہ زمین جیسی جسیم کا پیر کے تلے ہونا اور آسمان جیسے عظیم چیز کا سر پہ اٹھانا آسان بات نہیں ہے۔

۴۴۲- محفل = مجلس بیٹھا ۔ گل رعنا = پھول جیسے چہرہ والے نہایت خوبصورت ۔ مجازاً معشوق ۔ عیار = چالاک ۔ مکار ۔ دھوکے باز ۔ ہزار آنکھوں میں دل لیجانا = عیاری سے دل لیجانا ۔ ہزار آنکھوں کے سامنے سے دل لیجانا ۔ فریب سے دل لیجانا ۔ شعر کا مطلب صاف ہے طلباء خود بیان کریں ۔

۴۴۳- میں انسان ہوں تیرا کلام بھی انسانوں کا سا ہے ۔ حاسدوں کی نہ پوچھو ۔ وہ تو خدا کے کلام پر اعتراض کرتے ہیں ۔ پھر بیچارہ انسان کی کیا حقیقت ہے ۔

۴۴۴- جہلا میں یہ دستور ہے کہ وہ اپنی مطلب برآری کے واسطے منت مان لیا کرتے ہیں کہ اگر ہمارا کام ہو جائیگا تو فلاں پیر صاحب کے مزار پہ چراغ (چراغی) جلائینگے ۔ اس شعر میں اس مضمون کو اس پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ انھوں نے یہ منت مان لی تھی کہ جسوقت یہ شخص (عاشق) مریگا تو مزار پہ چراغ جلائینگے ۔ چنانچہ وہ اب اپنی غرض سے چراغ مزار کے واسطے بتیاں بٹتے ہیں کہ وہ شخص تو مر گیا اور مطلب بھی پورا ہو گیا ۔ اب مزار پہ چراغ جلانا لازم آیا اگر یہ بات نہ ہوتی

تو وہ کیوں بیتیاں بٹتے۔

۴۴۵۔ شادی مرگ مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ جیسے غایت درجہ کا رنج موت کا باعث ہوتا ہے ویسے ہی نہایت درجہ کی خوشی بھی منجر بہ ہلاکت ہوتی ہے۔ عاشق کے واسطے وصال سے بڑھ کر کوئی اور خوشی نہیں ہو سکتی اور اس خوش خبری کو سُنکر اُس کا مر جانا داخلِ تعجب نہیں ہے۔ رقیب ہمیشہ اپنے مخالف رقیب کا مرجانا چاہا کرتا ہے۔ اب آپ کہتے ہیں کہ میں وصال کی خوشخبری سنکر مر گیا۔ اور مجھے اس خوشخبری سے کچھ فائدہ نہ پہنچا۔ ہاں رقیب کا مطلب تو یوں بھی نکل آیا کیونکہ اُس کو میرا مرنا ہی مقصود تھا

۴۴۶۔ محفل میں شراب نوشی کا دور شروع ہو گیا۔ اسے ساقی پیالہ لے آ تو پر ٹوٹ گیا۔

۴۴۷۔ آنکھ لگنا اور دل آنا کے متعلق شرح میں دیکھو شعر کا مطلب آسان ہے۔

۴۴۸۔ آپ کی جدائی کی تپش سے یہ مرض پیدا ہو گیا ہے کہ ہماری پیٹھ چارپائی سے لگ گئی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ اس قدر لاغر ہو گئے ہیں کہ چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے۔

۴۴۹۔ میں یہ جانتا تھا کہ محبت سے دل کو آرام ہوگا۔ یہ کم بخت کیسی محبت ہوئی کہ دل کو اور رنج ہو گیا۔

۴۵۰۔ میں وہ بدنام شخص ہوں کہ مجھ کو خاک بھی دیکھ کر کہتی ہے کہ اپنے انسان کو بنا کر مجھے کیوں ذلیل کیا۔

۴۵۱۔ شعرا کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی تاریخ یا قصیدہ کہا کرتے ہیں تو اکثر ایسے

ایسے پیرایہ میں ذکر کیا کرتے ہیں کہ یہ بات غیب سے ظاہر ہوئی یا سروش غیبی نے یہ آواز دی وغیرہ۔ اسی طرح شاعر کہتا ہے کہ مجھے تاریخ کہنے کی فکر تھی کہ اتنے میں گلشن سے بلبل نے آواز دی کہ اسکی تاریخ تو باب گلستان مسرت ہے یعنی باب گلستان مسرت سے بطور ذیل سنہ ۱۲۶۶ھ برآمد ہوتے ہیں۔

ب ا ب گ ل س ت ا ن م س ر ت

۲ ۱ ۲ ۲۰ ۳۰ ۶۰ ۴۰۰ ۱ ۵۰ ۴۰ ۶۰ ۲۰۰ ۴۰۰

۱۲۶۶ھ ہے۔

۲۵۲ - میں جانتا تھا کہ وہ مجھ کو نہایت عزیز رکھیگا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس نے تو مجھے آنسوؤں کی طرح آنکھوں سے گرا دیا یعنی بے قدر کر دیا۔

۲۵۳ - شفق ایک سرخی ہوتی ہے جو بوقت شام آسمان کے کناروں پر نظر آیا کرتی ہے اسی بنا پر شاعر کہتا ہے کہ شفق کا پھولنا مینہ کے تھمنے کی علامت ہے۔ اگر وہ مجھ پر لال یعنی خفا ہوتے تو یقیناً میرا رونا بھی کم ہو جاتا۔ اس شعر میں اس کے لال ہونے کو شفق سے اور مینہ کو رونے سے تشبیہ دی ہے۔ اس صنعت کو ارسال المثل کہتے ہیں۔

۲۵۴ - حضرت خلیل کے والد کا نام آزر ہے اور وہ آزر بت تراش مشہور ہیں۔ اہل اسلام میں روایت ہے کہ وہ نہایت خوبصورت بت بنا کر پوجا کرتے تھے۔ متکلم کہتا ہے کہ میں وہ شخص ہوں کہ بت بنانے کے فن میں آزر کو بت تراشی سکھا سکتا ہوں وہ بت (معشوق) مجھ سے مسخر کرتا ہے۔ یہ خدا کی قدرت اور جائے تعجب ہے۔

ردیف (ن)

۴۵۵ - نقدِ جاں = مراد معشوق ہے۔ ذمّہ = خونبہا۔ خون کا بدلا۔ فرہاد ایک مشہور سنگتراش کا نام ہے جو شیریں پر عاشق تھا۔ اور اُسی کے عشق میں مر گیا۔

مطلب۔ اس شعر میں فرہاد کے قصّہ کی طرف تلمیح ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی عورت نے اُس کو دھوکا دیا تھا کہ شیریں تو مر گئی۔ چونکہ وہ عاشق صادق تھا۔ یہ خبر سنتے ہی وہ بھی مر گیا۔ جب شیریں نے فرہاد کے مرنے کی خبر سنی تو اُس نے بھی جان دیدی۔ ایسا ظاہر ہے کہ بیان بالا کے بموجب فرہاد کا خون شیریں کے سر پر ہونا چاہیے تھا۔ مگر چونکہ وہ خود بھی مر گئی اس حالت میں کسی کا خون کسی پر نہیں ہونا چاہیے لیکن متکلم کہتا ہے کہ شیریں اس کے خون کا عوض کب ہو سکتی ہے۔ وہ تو اس کی معشوقہ (نقدِ جاں) تھی۔ اس حالت میں فرہاد کا خون فرہاد ہی کی گردن پر رہا۔

۴۵۶ - نہ تو انتظار میں آنکھوں میں نیند آئی۔ نہ فراق میں نالے کرنے سے زبان ہی بند ہوئی۔

۴۵۷ - ہم یار کے ہجر میں ایسے مضمحل ہو گئے کہ گویا مر ہی گئے مگر دل اس دنیا ہی میں رہا۔ اس شعر میں صنعتِ متضاد ہے۔

۴۵۸ - آپ نے بلبلِ شیدا کا نالہ تو خوب ہنس ہنس کر سنا۔ اب ذرا ضبط ہو جائیے میرا صبر آیا یعنی میرا نالہ ایسا نہیں جو آپ کو اس طرح سننے

دے اور بیتاب نہ کر دے ۔

۴۵۹ ۔ قاعدہ ہے کہ جو کنواں بہت گہرا ہوتا ہے اگر جھک کر اس کے گہرے پانی کو دیکھتے ہیں تو وہ تارا سا نظر آتا ہے گویا پانی کی گہرائی نے اس کو تارا بنا دیا ہے ۔ اب کہتے ہیں کہ عاجزی اور فروتنی کی وجہ سے ہمارا نام اس طرح بلند ہو گیا ہے جیسے پانی گہرائی کی وجہ سے تارا سا معلوم ہوا کرتا ہے ۔ پانی زمین پر ہوتا ہے اور تارا آسمان پر گویا فروتنی نے آسمان پر پہنچا دیا ہے ۔

۴۶۰ ۔ میرے رات کے رونے پیٹنے نے وہ رونق پیدا کی کہ بلبل کو جو کہ نہایت بولنے والا اور چہچہانے والا جانور ہے مات کر دیا ۔

قطعہ
۴۶۱ و ۴۶۲ ۔ ناتوانی جیسے طرح پہنچی ہے اور لاغری عنقا کی طرح شہرت پکڑ گئی ہے ۔ قاعدہ ہے کہ بیمار پرسی کو مریض کے پاس جایا کرتے ہیں ۔ اب شاعر کہتا ہے کہ اب میں اچھا ہو گیا تو بھلا آپ کیوں آنے لگے اس صورت میں امید عیادت اور بھی قطع ہو گئی ۔ میں اچھا کیا ہوا آپ کے نہ آنے کی وجہ سے اور بھی بیمار ہو گیا ۔

۴۶۳ ۔ انسان آئینہ میں اپنی صورت و شکل حسن و جمال کو دیکھا کرتا ہے اور یہ حسن و جمال ہی اس کے غرور کا باعث ہوا کرتا ہے ۔ اب متکلم کہتا ہے کہ جب آپ آئینہ دیکھتے تھے اور جوں جوں اپنی خوبصورتی پر واقف ہوتے تھے تو مجھ سے گریز کرتے تھے ۔ اب چونکہ آپ نے آئینہ دیکھنا چھوڑ دیا ہے ۔ ظاہر ہے کہ حسن کا حال بھی کم معلوم ہوگا ۔ غرور بھی نہ ہوگا ۔ اس صورت میں ہم پر توجہ ہوگی ۔ شعر کیا ہے اقلیدس کی شکل ہے ۔

۴۲۴ - قاعدہ ہے کہ قسم دو طرح کھائی جاتی ہے - یقین دلانے کے واسطے
کسی عزیز کی قسم اور اسکی خلاف حالت میں کسی غیر کی قسم - متکلم کہتا
ہے کہ اسکی قسم بھی حکمت سے خالی نہیں - اگر غیر سے قسمیں کھاتے ہیں
تو وہ بھی میرے ہی سر کی قسم کھاتے ہیں -

۴۲۵ - بوالہوس (رقیب) کا گلا ناخن سے چھل کر خون جھلکنے لگا - تو وہ بھی
اپنے آپ کو (معشوق) کے جاں نثاروں اور ان کے کشتوں میں
شامل کرنے لگا -

۴۲۶ - انھوں نے جو میرے قتل کے واسطے تیغ اٹھایا تو ان کی نازک کلائی
سے سنبھل نہ سکا - اور ان کی کلائی کو صدمہ پہنچا - تیغ میں سے تو زخم کھا لیا
مگر ان کی کلائی ہاتھ کا اعتبار جاتا رہا -

۴۲۷ - آج کل شاید رقیب کو انھوں نے کچھ تسلی و ڈھارس دیدی ہے جو
مست ہوا جاتا ہے اور جامہ سے باہر نکلا پڑتا ہے اور پھولا نہیں سماتا -

۴۲۸ - تل ایک قسم کا تخم ہوتا ہے جس سے روغن نکالتے ہیں اور چہرہ پر
جو چھوٹا سا سیاہ نقطہ ہوتا ہے اس کو بھی تل ہی کہتے ہیں - ہیں تو دونوں
تل ہی لیکن ایک دوسرے کے بجائے کام نہیں دے سکتا - اب
شاعر کہتا ہے کہ جب تک اصلی جوہر نہ ہو صرف نام سے کام نہیں
نکل سکتا - دیکھو چہرہ کے تل سے کبھی روغن نہیں نکلتا -

۴۲۹ - حباب - مرکب حب اور آب سے ہے - حب کے معنی گنبد - اور آب
بمعنی پانی - پانی پر جو گنبد نما شکل بنجاتی ہے اس کو حباب یا بلبلا کہتے
ہیں - لڑکوں نے یہ شعر پڑھتے وقت اسکا تماشا ضرور دیکھا ہوگا -

اس میں شاعر اپنی چشم پر آب کو حباب سے تشبیہ دیکر کہتا ہے کہ جس شخص نے
حباب میں دریا کو دیکھا ہو وہ میری چشم پر آب میں دیکھ لے

۴۷۰ - عموماً مشہور ہے کہ جب ہچکیاں آیا کرتی ہیں تو کہا کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی یاد
کرتا ہے۔ نزع کی حالت میں بھی ہچکیاں آیا کرتی ہیں جو موت کی علامت ہے
نزع کا وقت عجب مصیبت کا وقت ہے ہم نے اسمیں بھی اپنے دل کو خوش
کر ہی لیا اور اسوقت کی ہچکی آنے سے ہم نے یہ خیال کیا کہ آپنے ہمیں یاد کیا ہے (کیا خوب ہے)

۴۷۱ - اسے رندو! یہ رنگین شراب نہیں ہے بلکہ شراب فروش نے اپنی
چالاکی سے ایک انوکھی بات پیدا کی ہے -

۴۷۲ - شعرا چشم کو بیمار باندھتے ہیں۔ نزاکت کی وجہ سے یار کی آنکھوں
میں سرمہ ایسا گراں معلوم ہوتا ہے - جیسے بیمار آدمی کو رات کاٹنی بھاری
معلوم ہوا کرتی ہے -

۴۷۳ - جس وقت اچھا یا عجیب و غریب کام کسی سے سرزد ہوتا ہے تو اسکے
باعث اسکے فاعل کی توصیف کیا کرتے ہیں - شاعر کہتا ہے کہ ایسا نہ ہو
کہیں انکے دست و بازو کو نظر لگ جائے کیونکہ یہ لوگ جب میرے
زخم جگر کو جو کاری لگا ہے دیکھینگے تو ضرور تعریف کرینگے اور جب
تعریف کرینگے تو بازو کو نظر لگ جانے کا باعث ہوگا - پس یہ لوگ میرے
زخم کو نہ دیکھیں تو بہتر ہے -

۴۷۴ - انسان کے واسطے دم کا جاری رہنا ہی باعث حیات ہے اور جب
یہ بند ہو جاوے تو سمجھو کہ قضا ہی آگئی - اس شعر میں صنعت ایہام ہے

۴۷۵ - عمر کا فرق (سر) عین ہے اور اس کا سر نقطہ ہے جب نقطہ دور کیا

تو غم رہ گیا جسکے معنی بچا کچا ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے فرق مبارک
کا صدقہ توڑ کر آپ کو غم کے لئے دیتے ہیں۔ بچا بنانا ایک محاورہ ہے۔

۴۷۶ - آپ نے شکیبا اس نے ہم کو غم کی بسمل کر کے چھوڑ دیا۔ تو غم کی بات نہیں
غم تو اس بات کا ہے کہ اس کے ہاتھ کا اعتبار جاتا رہا اور زخم کاری
نہ لگا سکا۔

۴۷۷ - نعل، ہلالی شکل جو گھوڑے کے سم پر لگاتے ہیں چار چاند لگنا محاورہ
ہے جو ایسے مقام و محل پر بولا جاتا ہے جس وقت کسی کے حسن کی ترقی کا
ذکر کرنا ہوتا ہے۔ یا کسی زیور یا لباس یا جو کچھ متعلق آرایش ہے اسکے
باعث رونق حسن ہونے کی حالت میں کہتے ہیں کہ اور چار چاند لگ گئے
مقصود یہ ہے کہ جب نعل جو شکل میں نو ہوتے ہیں تیرے توسن کے سم میں
لگے تو اسکے سبب سے ماہ فلک کی روشنی میں یہ ترقی ہوئی کہ اس کو گویا
اور چار چاند لگ گئے۔ اور چونکہ نعل چار ہوتے ہیں اس واسطے
یہ محاورہ نہایت لطف دیتا ہے۔ نعل لوہے کے ہوتے ہیں۔

۴۷۸ - اس شعر کا مطلب میرے مہربان حکیم عنایت اللہ صاحب بدایونی نے
یوں تحریر فرمایا ہے۔
نحوست، ایسے طالع کے اثر کو کہتے ہیں جسکا نتیجہ ناقص اور ضرر رساں
ہو۔ سعادت۔ نحوست کی ضد ہے۔

سودا، دیوانگی، نام مرض جسمیں عقل زائل ہو جاتی ہے اور مراد
اس سے عشق ہے کہ اس میں بھی آدمی کی عقل ماری جاتی ہے۔ اور نیز
سودا ایک خلط ہے اخلاط چارگانہ میں سے کہ رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے

اُسی کے سبب جنون وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں گلیم (کملی) اکثر
اسکا رنگ بھی سیاہ ہوتا ہے، تیرہ بختی (سیاہ بختی) بدنصیبی سے مراد ہے۔
الفاظ 'سودا' تیرہ بختی اور زلف میں تناسب ہے ظلّ (سایہ
ہر شئے) ہما (نام جانور سفید رنگ) اس کے سایہ کو مبارک جانتے
ہیں یہاں تک مشہور ہے کہ اگر اس کا سایہ کسی کے سر پہ پڑ جائے تو
وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ زلفوں کے عشق میں نحوست بھی سعادت ہو گئی
اپنی زلفوں کا عشق ایسا مبارک ہے کہ نحوست جاتی رہی اس لئے
تیرہ بختی کی کملی جو سر پہ تھی اور بدنصیبی سے مراد ہے اس کو ظلّ ہما سمجھے
کہ وہ مبارک ہوتا ہے اور تیرہ بختی کو کملی اور اُسی کو ظلّ ہما سمجھنا باعتبار
سیاہی کے ظاہر ہے۔

۴۷۵ - یار کی تصویر کھینچنے کے لئے درحالیکہ وہ رقیب کی بغل میں ہو، مصوّر
کے پاس مور کے پاؤں کا قلم ہونا چاہئے - مور کے پاؤں کی خصوصیت
دو وجہوں سے ہے اوّل یہ کہ معشوق بانکا سجیلا ہے اُس کی تصویر
کے لئے سامان بھی ایسے ہی ہونے چاہئیں، یا یہ کہ مور کو طنّاز بانکے
ہیں اور معشوق بھی گویا بت طنّاز ہے، دوم یہ کہ مور کا پاؤں بھدّا
اور بدشکل ہوتا ہے رقیب کے ساتھ اُن کی تصویر بھی بُرے سامان
سے کھنچے تو اچھا ہے۔

۴۷۶ - شعر کا مطلب صاف ہے صرف بتلانے کی یہ بات ہے کہ حال کے
محاورے کے موافق ڈبار کے کیا سے دیکھئے لکڑیاں ان کی جگہ کھولیں

بولیاں کی جگہ بولیں استعمال کرتے ہیں۔

۴۸۱۔ قد کے جھکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاک مرجع آدم ہے۔

۴۸۲۔ ایران میں اگر کسی شخص پر نہایت درجہ کا ظلم ہوتا تھا تو وہ تمام لباس
کاغذی زیب تن کر کے فریادی ہوا کرتا تھا اس سے یہ سمجھا جاتا تھا
کہ اس شخص پر بڑا بھاری ظلم ہوا ہے۔ یہیں غالب نے فرمایا ہے کہ
ہر پیکر تصویر نے جو کاغذی لباس پہنا ہے نقاش کی شوخی تحریر کی فریاد۔

۴۸۳۔ شعر کا مطلب صاف ہے۔ الفاظ و محاورہ کی تشریح دیکھ لو۔

۴۸۴۔ اے آہ تو نے سینہ سے نکل کر کیا فائدہ اٹھایا؟ اثر کے واسطے
واہی تباہی پھرتی ہے۔

۴۸۵۔ گلا بیٹھ جانا۔ گلا پڑ جانا ایک ہی بات ہے۔ شعر کا مطلب صاف ہے
۴۸۶۔ روتے روتے میری آنکھیں کیونکر سرخ نہ ہو جائیں؟ اے ناصح
مجھے تو اس کے روئے رنگیں کا خیال رہتا ہے۔

ردیف (س)

۴۸۷۔ قاتل نے مجھے قتل کر کے اور میرا سر سولی پر لٹکا کر یہ بات کہی کہ
دیکھ لو آج نخل دار میں پھل لگا ہے۔

۴۸۸۔ اس شعر میں۔ پالا۔ سرما۔ آگ جلنا متناسب لفظ ہیں۔ قاعدہ ہے
کہ درخت سردی اور پالے سے سوکھ جایا کرتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں
کہ فلاں درخت کو پالا مار گیا۔
اے آسمان ہو قافلوں سے ہمارا ساتھ نڈرال کیونکہ اگر تو ایسا کریگا

تو میں کبھی آگ کے بغیر سرمازدہ درخت کی طرح جلجاؤنگا۔

۴۸۹۔ بدبختی میں کوئی کسی کی مدد نہیں کرتا اور ساتھ بھی نہیں دیتا۔ دیکھ لو اندھیرے میں سایہ بھی جو آدمی کا رفیق نظرتی ہے ساتھ چھوڑ دیتا ہے

۴۹۰۔ متکلم کہتا ہے جب میں نے اس کتاب کی تالیف کی بابت سنہ عیسوی کی تلاش کی تو عقل نے کہا کہ (نسخہ بے نظیر) میں سے تاریخ نکلتی ہے یعنی ۱۸۸۷ء۔ ترکیب یہ ہے

ن س خ ہ ب ے ن ظ ی ر

۵۰ ۶۰ ۶۰۰ ۵ ۲ ۱۰ ۵۰ ۹۰۰ ۱۰ ۲۰۰

۴۹۱۔ یہ شخص تجھ کو بالکل ذلیل اور مفلس کردیگا۔ میری یہ بات یاد رکھنا۔

۴۹۲۔ جو نگاہوں میں حقیر و ذلیل تھے وہی ایسا وبال لگے۔ جدائی کی رات میں ستارے بھی باعث حادثات ہو جاتے ہیں۔

۴۹۳۔ مصحف اور کلام اللہ سے ایک ہی مراد ہے اور شعر میں مصحف عارض سے ترکیب استعارہ (مصحف) عارض چہرہ مراد ہے۔

مطلب۔ خط کے نکلنے سے اس کا چہرہ بدنما معلوم ہوتا ہے کافر نے مصحف یا کلام اللہ (چہرہ) کی کیسی صورت بگاڑ لی ہے۔

۴۹۴۔ سیکڑوں آہیں کرتا ہوں مگر ممکن نہیں کہ آواز نکلے اگر تیر سے آواز ظاہر ہو تو یہ تیر انداز کا نقص ہے۔ شعرا آہ کو تیر سے تشبیہ دیا کرتے ہیں جیسا اس شعر میں مذکور ہے۔
نتیجہ اس شعر کا یہ ہے کہ میں صدمہ سہتا ہوں مگر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔

۴۹۵۔ سنگ مقناطیس ایک سیاہ رنگ کا پتھر ہوتا ہے جو اپنی کشش سے

لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیا کرتا ہے - میری قبر کے اوپر جو لوح بنائی جائے وہ سنگ مقناطیس کی ہونی چاہئے - کیونکہ میرے یار کا گھوڑا لوہے کی نعل رکھتا ہے -

مطلب یہ ہے کہ اگر میری قبر کی لوح مقناطیس کی ہوگی تو گھوڑے کو کھینچ لیگی -

۴۹۶ - ناصح کا یہی کام ہے کہ عاشق کو معشوق کی محبت ترک کرنے کی ہمیشہ ہدایت کیا کرتا ہے اور نصیحتاً سمجھایا کرتا ہے کہ اس ستمگر جفا پیشہ ظالم ایمان دشمن سے کسی طرح کی امید نہیں رکھنی چاہئے اور معشوق کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتے بڑے بیوفا ہوتے ہیں تو عاشق کہتا ہے کہ ناصح نے جو مجھ سے یہ کہا کہ جانے دے اس کی محبت میں کچھ نہیں رکھا تو اپنی جان بھی کھو دیگا تو بھی کچھ اثر اس پر نہ ہوگا! ور جان سی عزیز شے جا کر پھر نہیں آنے کی - تو چونکہ جان معشوق کو بھی کہتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھ کر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ معشوق جا کر پھر نہ آئے پس اس خیال سے غم کے مارے مر چلا -

۴۹۷ - اس شعر میں سبزۂ خط کو زمرد سے اور زلف (کاکل مشکیں) کو افعی سے تشبیہ دی ہے - متکلم کہتا ہے کہ تمہارا سبزۂ خط نکل آیا تب بھی زلفوں کی کچھ رونق کم نہیں ہوئی - اور سبزۂ خط کے نکلنے نے کچھ وقعت کم نہیں کی اور ان کے آگے عہدہ برآ نہ ہو سکا تو گویا یہ زمرد افعی کی کچھ برابری نہیں کر سکا اور درحقیقت زمرد کو سانپ کے کاٹے پر لگانے سے اثر ہوا کرتا ہے - یہاں برعکس معاملہ ہے یعنی تشبیہ

کی بات ہے۔

۴۹۸۔ سارا غضب تو سُرمے کا ہے مگر یار کی نگاہ کی شہرت ہے کسی نے
سچ کہا ہے۔ باڑ کاٹتی ہے مگر تلوار کا نام ہوتا ہے۔

۴۹۹۔ کمینہ آدمی بدنامی سے خوش ہوتا ہے جیسے نقش نگیں سیاہی سے
خوشنما معلوم ہوتا ہے نگینہ پر سیاہی لگانے سے کالا تو معلوم ہوتا ہے
لیکن نام بھی روشن ہو جاتا ہے۔

۵۰۰۔ تیری بے مروتی سے دل ایسا مایوس ہو گیا یعنی (ٹھنڈا) کہ میرے
بدن سے جو پسینہ نکلا وہ بھی ٹھنڈا ہی نکلا۔

۵۰۱۔ افسوس آپ ظلم کرتے کرتے تھک گئے اور آپ نے کوئی ظلم کا
موقع باقی نہیں چھوڑا اور اب اگر آپ کسی پر ظلم کرنا چاہتے ہیں۔
تو سخت حیران ہوتے ہیں پس ثابت ہوا کہ جو کوئی تم سے وفا کرتا ہے وہ
دراصل تم پر ظلم کرتا ہے۔ کیونکہ تم وفا کی عوض میں طرز ستم تلاش
کرتے ہیں حیران ہوتے ہو۔

۵۰۲۔ اے ساقی تو مجھے چمن میں چھوڑ کر کدھر جاتا ہے۔ اے ظالم تو تو مجھے
قتل کئے جاتا ہے۔

۵۰۳۔ نگاہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے سب کو دیکھتے ہیں مگر نگاہ کو نہیں
دیکھ سکتے گویا نگاہ آنکھوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ اسی طرح کہتا
ہے کہ معشوق کا حال بھی مثل نگاہ کے ہے کہ ہر دم آنکھوں میں تو رہتا
ہے مگر مثل نگاہ نظر نہیں آتا۔

۵۰۴۔ شعر آسان ہے اس کا مطلب طلبا خود بیان کریں۔

۵۰۵ - کوئی فقیر یہ بات سچ کہتا تھا کہ آرام اور دولت کے وقت ہر کوئی ساتھی بنجاتا ہے -

۵۰۶ - پہلے زمانہ کے لوگوں کا یہ مقولہ سچ ہے - بدنام سے بدا اچھا ہے -

۵۰۷ - ہم سیرت پسند ہیں صورت پرست نہیں - رنگ خواہ سرخ ہو یا سفید سیرت اچھی ہونی چاہیئے -

۵۰۸ - یہ بات سچ ہے کہ آبرو موتی کی سی آب ہے تم نے جو مجھ سے کہا پرے ہٹ" میری تو عزت اسی میں خراب ہوگئی -

۵۰۹ - مطلب صاف ہے شعر کے متعلق باتیں فہرست تشریح میں دیکھ لو -

ردیف (ع)

۵۱۰ - اس زمانہ کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر کسی عزیز کی کسی بات میں عیب دیکھتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اس کو سمجھائیں اور اُسکا وہ عیب چھڑائیں اور اُلٹا اُس کو ذلیل کرتے ہیں اور ٹھٹھا اڑاتے ہیں -

۵۱۱ - اے گلرو تیرے عرق آلودہ دہن کو دیکھ کر غنچہ نہایت شرمندہ اور نادم ہو گیا اور اُس کو معلوم ہو گیا کہ جو خوبی تیرے دہن میں ہے وہ مجھ میں نہیں ہے -

۵۱۲ - آج خدا ہی نے عزت بچائی ورنہ بڑی خفت اُٹھائی تھی -

۵۱۳ - ہم نے نادر عمدہ مضمون کی جستجو میں بڑا ہی کمال پیدا کیا ہے خوب ہوا کہ آج ہماری طبع عالی کا امتحان تو ہو گیا -

۵۱۴ - عدو (رقیب) دوست کا خط لیکر آیا ہے اب اُس سے خط کو لیکر

کیا کریں جو کچھ مدعا اس میں لکھا ہوگا ہم پہلے ہی سمجھ گئے بھلا جب اُنھوں نے ہمارا خط رقیب کو دیدیا تو اُس کا مضمون بھی ہمارے مقصد مطلب کیوں ہونے لگا۔

۵۱۵ - عنقا ایک پرندہ مشہور ہے جسکے وجود کو تو مانتے ہیں مگر اُس کو کسی نے دیکھا نہیں۔ اب متکلم کہتا ہے کہ میں بھی عنقا کی طرح خلقت سے گوشہ گیر ہوا ہوں۔ گویا جہاں میں میرا عدم اور وجود برابر ہے یا بطرزِ دیگر میرا وجود مثلِ عدم ہے۔

۵۱۶ - اسے ناصح بھلا عشق کا درد کیونکر لا علاج نہ ہووے۔ تیر مژگاں کے زخم کا اثر (نشان) تو ہوتا ہی نہیں پھر اُس کی دوا کیونکر ہو اور تیر مژگاں کا زخم عشق کا نتیجہ ہے۔

۵۱۷ - چونکہ ہم معشوق کو بدمزاج اور چڑچڑا بتایا کرتے تھے اس لئے وہ (معشوق) ہمارے اس خیال کو دور کرنے کے لئے عطر مل مل کر یہ کہ رہا تھا کہ تم مجھے بدمزاج کیوں بتاتے ہو ہمیں اگر ایسا ہوتا تو تمہارے عطر کیوں ملتا۔ اسی اثنا میں رقیب آنکلا تو اُس کو دور ہی سے دیکھ کر ہاتھ مل کر (افسوس کرکے) رہ گیا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اپنی محبت رقیب پر ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔

۵۱۸ - رقیب کے گھر میں شیریں کی تصویر رکھی ہوئی ہے (بدگمان) یعنی معشوق پر یہ بات کیونکر ظاہر کروں تاکہ وہ رقیب کے ساتھ التفات کرنا چھوڑ دے۔ اس خیال سے کہ وہ شیریں کو مجھ سے بہتر جانتا ہے جو اُس کی تصویر اپنے گھر میں رکھ چھوڑی ہے۔

بدگمان اس واسطے کہا کہ شاید یہ نہ سمجھ جاوے کہ شیریں کو مجھ سے زیادہ حسین سمجھ کر اس کی تصویر دکھاتا ہے۔ یہ عبارت متکلم کی نسبت ہے۔

۵۱۹۔ حسن خدا داد عقل کے خیال میں نہیں آسکتا یعنی حسن مطیع عقل نہیں ہوسکتا۔ جب وہ جلوہ (معشوق) آیا تو عقل جاتی رہی اور حیران ہوگئے۔

ردیف (ق)

۵۲۰۔ جو طلباء کہ علم طبعیات پڑھ چکے ہیں وہ ضرور جانتے ہونگے۔ کہ بعض اشیاء پر بجلی کا اثر انکے جلا دینے کا باعث ہوتا ہے انکی وجہ کیا ہے۔

آ اے خدا تو اپنی وحدانیت اپنی یکتائی ہمارے دلوں میں پیدا کردے۔ اور اس ہماری ضلالت کو (جسکی وجہ سے ہم تجھ کو چھوڑے ہوئے ہیں اور ہم نے متعدد معبود بنا رکھے ہیں) ہمارے دلوں سے بالکل دور کردے۔

۵۲۱۔ فغاں اور فریاد کا تو کیا ذکر ہے دم لینا بھی دل کے ٹکڑے کئے دیتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو درد اندرونی کا کیا حال بیان کیا جاوے اس کے ذکر کرنے سے تو کلیجا نکلا جاتا ہے یعنی دل بہت ہی گھبراتا ہے۔

۵۲۲۔ چشمۂ کوثر کی نسبت اہل اسلام میں روایت ہے کہ اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید اور خوش ذائقہ دار ہوگا۔

اگر اُس شیریں لب (معشوق) کا تذکرہ فردوس میں کیا جاوے تو
چشمۂ کوثر کے دل میں بھی اُس کی خواہش پیدا ہو جاوے اور جی للچا
جاوے۔

۵۲۳- یہ ایک مثل مشہور ہے کہ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ یہ مضمون پہلے کسی شعر میں بھی آچکا ہے اس شعر کا مصنف مضمون گزشتہ کے خلاف ثابت کرتا ہے وہ کہتا ہے آپکے حُسن کی روشنی و رونق کے سامنے زُلف کا کچھ زور نہیں چل سکتا ہے زُلف اُس کے حُسن کو ماند نہیں کر سکتی بلکہ یہ کہنا لازم آتا ہے کہ یہ چراغ ایسا ہے جو کالے کے سامنے جلتا ہے۔ کالے سے مُراد کالا سانپ اور مجازاً زلف ہے اور فروغ حُسن سے مُراد چراغ ہے اگر اس مثل کا کہ (کالے کے سامنے چراغ نہیں جلتا) کسی صاحب نے تجربہ کیا ہو تو تحریر فرما کر مجھے مشکور فرماویں۔

۵۲۴- فندق ایک ولایتی میوہ ہے جسکا رنگ سُرخ ہوتا ہے اور جو بیر کے برابر ہوتا ہے۔ شعر میں فندق پا سے پاؤں کی مہندی لگی ہوئی پوروں کی سُرخی مراد ہے۔

گل اورنگ ایک سُرخ رنگ کا گھنڈی دار پھول ہوتا ہے۔

سرو مجازاً معشوق کا قد۔

چونکہ سرو کی جڑ میں گل اورنگ کا پیدا ہونا تعجبات سے نہیں بلکہ ناممکنات سے ہے۔ شاعر اس مطلب کو یوں ادا کرتا ہے۔

کہ فندق پا یہ کہنے لگی کہ اگر کسی نے سرو کی جڑ میں گل اورنگ نہ دیکھا ہو تو اُس معشوق کو اُس وقت دیکھ لے جبکہ اُس کے پاؤں

مہندی لگی ہوئی ہو۔ اِس صورت میں معشوق کا قد جو مثل سرو کے ہے
اُس کے پانوں کے پوروں میں جو مہندی لگی ہوئی ہے وہ ایسی معلوم ہوگی
کہ گویا سرو کی جڑ میں گل اور نگ پھولا ہوا ہے یا لگا ہوا ہے۔

۵۲۵۔ سرمہ آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ آسمان نے بار مصائب
سے مجھ کو یہاں تک دبایا کہ مثل سرمہ کر دیا۔ اب چاہیئے تھا کہ اُس
(معشوق) کی نظروں میں قدر و منزلت حاصل کرتا مگر یہ موقع پھر بھی
نصیب نہ ہوا۔

۵۲۶۔ اے فرشتو تم اُس کی گلی سے مجھے کیوں جنت میں لئے جاتے ہو بھلا
آسمان کے رہنے والوں کا انسان پر کیا دعویٰ ہے؟ کیونکہ انسان تو
زمین کے باشندے ہیں۔

۵۲۷۔ اے دل فقیری میں بھی ہمارا دماغ آسمان پر ہے۔ ہمارا حال عام
فقرا کا سا نہیں ہے بلکہ ہم مانگنے کو بھی نکلینگے تو ماہ کامل کا کاسہ لیکر
گدائی کرینگے۔ کاسہ کو ماہ کامل سے تشبیہہ تام ہے۔

۵۲۸۔ مطلب صاف ہے محاورہ کے معنی دیکھ لو۔

۵۲۹۔ دوست کی جُدائی میں اِس تقدیر نے ہمیں بہت سی تکلیفیں دی
ہیں۔ اب ہم اس تقدیر کی خوب خبر لینگے۔

۵۳۰۔ گندم کی شکل قدرتاً ایسی واقع ہوئی ہے کہ اُسکے سینہ میں شگاف
معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ کسی خاص وجہ سے ہے۔ فرض کرو کہ بہشت
کی جُدائی سے گندم کا سینہ اب تک چاک ہے۔ یا الہٰی کوئی غریب
بھی اپنے وطن سے جدا نہ ہو۔ شعر میں مصرعہ ثانی دعائیہ ہے۔

۵۳۱- یار کی جدائی میں جو مصیبت اور بیتابی ہم پر گزری ہے وہ بیان نہیں ہوسکتی۔ ایسا کبھی موقع نہیں ہوا۔ کہ فریاد کرتے وقت میرا کلیجہ منہ کو نہ آیا ہو۔

ردیف (ص)

۵۳۲- اے نادان زاہد میخواروں کا صبر نہ لے تجھے معلوم نہیں ہے؟ کہ گنہگاروں کا بخشنے والا بھی کوئی ہے۔

۵۳۳- قاعدہ ہے کہ ذات سے صفت کا رتبہ نہیں بڑھ سکتا ہے بلکہ صفت ذات کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہاں اس کے برعکس حال ہے یعنی صفت کا رتبہ ذات سے بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ دعا وفادار کے واسطے ہونی چاہیئے۔ اور یہاں وفا کے واسطے دعا کرتا ہے۔

۵۳۴- سوں بمعنی سے پہلے مستعمل تھا اب متروک ہے۔
اے صبا اگر تو جا نکلے تو اس معشوق سے یہ بات کہیو! کہ پرسوں تو میرے پہلو میں سے قول و قرار کر گیا ہے۔ برسوں ہوگئے اب تک نہیں آیا۔

۵۳۵- اِن دنوں صرف گل و بلبل ہی میں بگاڑ نہیں ہے بلکہ تمام چمن میں ابتری پھیلی ہوئی ہے۔

۵۳۶- پاک دلوں کی صحبت سے تیرہ دل (بدطینت) ناخوش رہتے ہیں تمثیلاً دیکھ لو کہ پانی سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے۔

۵۳۷- کہتے ہیں کہ قیامت کے دن صور پھونکا جاویگا۔ اور اُس کی ہولناک

آواز سے تمام روحیں کھڑی ہو جاوینگی اور حشر برپا ہوگا۔

ضمناً شعر سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ اس شخص کا دوست رات کو اس کے پاس رہا ہوگا اور اب صبح کو اٹھکر جانیوالا ہے صبح کے وقت یعنی جب معشوق چلنے لگا تو قمری کی آواز میرے لئے آواز صور تھی اور جب وہ معشوق چلا گیا تو میرے واسطے حشر برپا ہوگیا۔

۵۳۸ - زمانہ میں کوئی بھی ایک دل نہیں ہے۔ دیکھ لو دل کے دو حرف ہیں وہ بھی کتابت میں جُدا جُدا ہیں۔

۵۳۹ - صاحب ذوق پابند نہیں رہ سکتے۔ یہ مثل جھوٹ نہیں ہے کہ جان ہے تو جہان ہے۔

ردیف (ق)

۵۴۰ - میری قبر میں سوراخ ضرور رکھنا کیونکہ میں اُس کے انتظار میں مرگیا ہوں۔ غرض کہ بعد مرنے کے بھی نشان انتظار ظاہر ہونا ہے۔

۵۴۱ - قمری ایک مٹھی بھر خاک ہے اور بلبل مثل قفس ہے یعنی دونوں تو حقیر و ذلیل ہیں اور چونکہ جگر سوختہ کی نشانی صرف نالہ ہی ہے اور ان دونوں میں نالہ کا پتہ بھی نہیں تو معلوم ہوا کہ انکا جگر سوختہ نہیں ہے اور دونوں جو شمشاد و گل کے عاشق ہیں۔ بالکل غلط ہے عاشق ہم ہیں کہ ہم میں عاشقی کی نشانی اور جگر سوختہ کی علامت (نالہ) موجود ہے اس میں فرض کرلینا پڑتا ہے کہ جگر سوختہ کا نشان نالہ ہی ہے۔

۵۴۲ - اُس کی پلکیں قتل کرتی ہیں اور شہرت آنکھوں کی ہے۔ دیکھو

سپاہی لڑتا ہے اور نام تلوار کا ہوتا ہے۔
دوسرا مصرعہ تمثیلاً ہے۔

۵۴۳۔ اے ناصح کیوں گز بھر کی ہانکتا ہے اور جھوٹی باتیں بناتا ہے اگر تجھ سے ہو سکے تو معشوق سے ملنے کی ترکیب بتلا دے۔

۵۴۴۔ عاشقی اُس شخص کو زیبا ہے جو اپنے سر کا کٹ جانا کچھ نہ سمجھے اور اُس کی پروا نہ کرے۔

۵۴۵۔ خُدا کی قدرت ہے کہ معشوق کی محفل میں جو خود بگڑے ہوئے ہیں وہ ہم کو چڑاتے ہیں۔ اس میں بگڑنا اور بنانا متضاد الفاظ ہیں جو خوبی شعر کا باعث ہیں۔

۵۴۶۔ دُنیا اور دُنیا کی زندگی سے ہم کو رہائی ناممکن معلوم ہوتی تھی اور ہر وقت موت کا ڈر لگا رہتا تھا آج موت کو دھوکا دیکر ہم بےفکر ہو گئے۔

۵۴۷۔ سیپی بھلا نیرنگی قدرت کی کیونکر قائل نہ ہو؟ اس کے مُنہ کا پانی اس کے واسطے رزق مقدر بنگیا۔

۵۴۸۔ میری بدگمانی کا کیا ٹھکانا ہے؟ جس نے قاصدوں کو تھکا دیا اور چلنے سے عاجز کر دیا۔ وجہ یہ ہے کہ میں نے اِن کو دوست کا خط تو دیا مگر بدگمانی کی وجہ سے پتہ نہ بتایا۔ پتہ نہ بتلانے سے قاصدوں کا تھک جانا ظاہر ہے۔

۵۴۹۔ اگر میں زندگی کے پھندے سے بچکر قبر میں چلا جاؤں تو ایسی ہٹ کروں کہ قیامت کو بھی نہ اُٹھوں۔

۵۵۰۔ جب سے میں نے توبہ کی ہے میں ایسا محتاط ہو گیا ہوں کہ قدم

قدم پر اور ذرا ذرا سے کام میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کام بھی منتج بگناہ ہو۔ اسی وجہ سے میرا ایمان کانپتا تھا مگر چونکہ ایمان کا کانپنا گنہگاری کی علامت ہے تو گویا میں توبہ کرنے سے گنہگار ہو گیا

۵۵۱۔ قلق چونکہ اسیرِ محبت تھا وہ اور کیا کرتا۔ قفس کے ساتھ رہا جیسے کہ قفس میں ق۔ ق اور س کے بیچ میں ہے۔

۵۵۲۔ اے قلق تیرا قصہ سُنکر تو دل اور بھی رنجیدہ ہو گیا ہے کو وہ شخص ہنسا سکتا ہے جو بہت ہی شعبدہ باز ہو۔

۵۵۳۔ کہتے ہیں کہ منصور انا الحق کہتا تھا اور جس وقت وہ سولی پر چڑھایا گیا اس کے ہر ایک قطرۂ خون سے جو زمین پر گرتا تھا انا الحق لکھا جاتا تھا شاعر کہتا ہے کہ شیشے میں سے اے ساقی قلقل کی آواز نہیں نکلتی بلکہ حق حق کی آواز ہے تعجب ہے کہ صُراحی کو منصور کی گردن کہاں سے مل گئی۔

۵۵۴۔ اے ذوق! تقدیر سے بس نہیں چلتا۔ ورنہ میں سب ہنروں اور فنوں میں پورا ہوں وہ کون سا ہنر ہے جسے میں نہیں جانتا؟
مطلب یہ ہے کہ شومیٔ تقدیر میرے ہنروں کو ظاہر نہیں ہونے دیتی۔

ردیف (ر)

۵۵۵۔ قاعدہ ہے کہ قاتل سے خون کا دعویٰ ہوا کرتا ہے۔ قیامت کے دن جب میں نے اپنے قاتل (معشوق) کو قاتل دلجو کہکر پکارا تو میرا اس کہنے سے اُس پر جو قتل کا دعویٰ عائد ہوتا تھا جاتا رہا۔ کیونکہ

میں نے اُس کو صرف قاتل ہی نہیں بلکہ قاتلِ دلجو کہا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ گو وہ قاتل ہے مگر دلجو بھی ہے اور دلجو ہونے کے سبب اُس نے اپنے کو اس جرم سے بچا لیا اور اس حالت میں میرا سوال ہی میرے خون کا عوض ہو گیا۔

۵۵۶۔ اے آئینہ رو یوسف نے تیری تصویر کو دیکھا تو وہ تیری خوبصورتی معلوم کر کے شرمندہ ہو گیا۔ حضرت یوسف حسن و جمال میں مشہور ہیں

۵۵۷۔ اے زاہد تو بیچارے رندوں کو کیوں چھیڑتا ہے تجھے اوروں سے کیا کام ہے پہلے اپنا کام تو پورا کر لے۔

۵۵۸۔ غصّے وہ رقیبوں پر ہوئے مگر ڈر ہم گئے۔ کوئی تو زخمی ہوئے ہم مر ہی گئے۔ مرہم اس شعر میں ذو معنی لفظ ہے۔ اوّل مرہم بمعنی مرہمِ زخم۔ دوّم بمعنی ہم مر گئے۔

۵۵۹۔ ہمارا دوست اب رفتہ رفتہ ہم کو چالاکیاں دکھلانے لگا ہے ہم تو اُس کو دوست سمجھتے تھے لیکن وہ تو بغل کا گھونسا نکلا اور ہیچ کھانے لگا۔

۵۶۰۔ ہمارے نصیبہ میں رشک لکھا تھا کیونکہ اُس رشکِ پری (معشوق) نے خط تو رقیب کو لکھا تھا اور بھول کر ہمارے پاس بھیج دیا۔ رشک کی یہ وجہ ہے کہ ہم کو یہ کب گوارا ہے کہ وہ ہم کو خط نہ لکھے اور غیر کو لکھے۔ خط اور نوخط متناسب لفظ ہیں۔

۵۶۱۔ تریاکی منسوب بہ تریاک یا تریاق۔ ایک معجون ہوتی ہے جس کا جزوِ اعظم زہر مہرہ ہے اور وہ شراب کے نشہ کو چھڑانے کے واسطے استعمال میں آتی ہے۔

متکلم کہتا ہے کہ ہم کو مرنے کے بعد بھی دُنیا کی ہوس ایسی رہی
جیسے شرابی شراب سے توبہ کرکے تریاکی بنجاتا ہے۔ تریاکی بذات
خود بھی کچھ نشہ دار معجون ہوتی ہے۔

۵۶۲ - انکا انتظار کرتے کرتے اس قدر عرصہ گذر گیا کہ اب آنکھوں کو اور
انتظار کرنے کی طاقت نہیں رہی۔

۵۶۳ - یہ نئی پود (زمانہ حال کی اولاد) کب تک گرفتار تکالیف رہیگی اور تم
یہ بھیڑیا چال کب تک نہ چھوڑو گے۔

۵۶۴ - اگرچہ تیرا عاشق تیری جدائی میں سوکھ کر ایسا ضعیف و لاغر ہو گیا
کہ مثل کانٹے کے ہو گیا مگر تو بھی رقیبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا رہا۔
کانٹا آنکھ میں کھٹکا کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ گویا تیرا عاشق کیسا ہی کمزور
کیوں نہ ہو گیا ہو مگر رقیبوں کی تکلیف دہی سے باز نہ آیا۔

۵۶۵ - روتے روتے ہم بجائے اسکے کہ عشق کو چھوڑ دیتے اور بیخوف ہو گئے
اور ہم اتنے دھوئے گئے کہ بالکل پاک ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ دھونے
سے چیز پاک ہو جاتی ہے اسی طرح آدمی نادم ہونے سے بھی پاک
ہو جاتا ہے۔

دھوئے جانا ذو معنی لفظ ہے۔

۵۶۶ - یہ مقولہ بیوہ کا ہے اگر رونا چاہوں تو رو بھی نہیں سکتی اور اگر ہنس
کھیل کر غم کو بھولنا چاہوں تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

۵۶۷ - قاعدہ ہے کہ چاند دیکھنے کے بعد عید ہوا کرتی ہے یعنی چاند کا
دکھلائی دینا دلیل عید ہو۔ اب وہ کہتی ہے کہ میں ایسی بدقسمت ہوں

کہ چاند تو دکھائی دیا مگر عید پھر بھی نہیں ہوئی۔
مطلب یہ ہے کہ شادی بیاہ تو سب کچھ ہوا مگر اسکا جو لطف
ہے وہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔

۵۶۸۔ ہماری اوقات رنج و غم میں بسر ہوتی ہے اب تو یہ حال ہے کہ فکر
میں عمر بسر ہوتی ہے۔

۵۶۹۔ اس شعر میں بیٹھنا اور اُٹھنا دو متضاد لفظ ہیں۔ رونے کی کثرت
سے جو میری آنکھیں اندھی ہوئی جاتی ہیں کیا وہ میرا دوست میرے
پاس سے علیحدہ ہوا چاہتا ہے۔

۵۷۰۔ ہم دل جلوں کو آسماں نے قبر میں خوب آرام پہنچایا۔ ہماری قبر کا
چراغ تک گل کر دیا۔ پہلا مصرع طنزاً ہے۔

۵۷۱۔ رقیب آپکا رازدار کیوں نہ ہو ضرور رہونا چاہئے۔ یہ مثل درست
ہے کہ دائی سے پیٹ نہیں چھپ سکتا۔

۵۷۲۔ اُس کی بیمروتی سے کیوں بیقرار ہوتے ہو۔ اُسے آپ کی پرواہ
نہیں ہے بیقراری سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

۵۷۳۔ اے رقیب تو میری طرح اُس کی کوچہ گردی اختیار نہ کر جو شخص
اوروں کی ریس کرتا ہے وہ اپنے مطلب سے بھی محروم رہتا ہے۔

۵۷۴۔ آسمان کی گردش نے مجھ کو بُرا دن دکھایا۔ مجھ کو تو اُس کی جدائی
کا بھوت چمٹ گیا۔

۵۷۵۔ یار کا غیر (رقیب) سے آنکھیں لڑانا میرے رشک کا باعث
ہوتا تھا۔ بہتر ہوا اب اُن کو آئینہ منظور نظر ہو گیا ہے۔

۵۷۶ - یہ محبّت کا جوہر ہے کہ ہم ہر وقت سینہ سپر رہے اور مصیبت سے نہ گھبرائے اور ہم نے یار کی تیغ عداوت سے کبھی مات نہ کھائی -

۵۷۷ - اَے زندان تو رخصت ہو میرا جنون زنجیر در کھٹکھٹاتا ہے اور لے خار دشت تجھے مژدہ ہو کہ میرا تلوا کھجلاتا ہے -

۵۷۸ - یہ ایک مشکل شعر ہے - مطلب یہ عمر کی رفتار جوں جوں کہ وہ منزلیں طے کرتی ہے اگرچہ اضطراب لاحقہ کو وقتاً فوقتاً کم ہی کرتی رہتی ہے یعنی عمر کی مقدار کو جسقدر کہ وہ وقت اضطراب ہے کچھ نہ کچھ ضرور گھٹاتی ہے لیکن اس سال میں کہ ہمیں اضطراب لاحق ہے اور ہم اسکا جلدی سے پاپ کٹ جانا چاہتے ہیں - تقدیر سے برق بھی آفتاب بنگئی ہے - یعنی برق جو ایک نہایت سریع السیر اور طرفۃ العین میں ادھر سے اُدھر گزر جانے والی چیز ہے - وہ بھی آفتاب جیسی بطی السیر کے قالب میں آگئی ہے - جو سال بھر میں صرف بارہ ۱۲ برج طے کرتا ہے اسکا حاصل اظہار اضطراب اور زمان اضطراب بدیر کٹتا ہے اور یہی شکایت شاعر کی ہے -

ردیف (ش)

۵۷۹ - کلیسا میں سنکھ کا شور اور کعبہ میں اذان کی آواز - اگر اسی طرح رہی تو میں ضرور بہرا ہو جاؤنگا -

۵۸۰ - تیری محفل میں رات کو شمع کی طرح مجھے جیسا ذلیل کیا ہے میرا ہی دل جانتا ہے -

۵۸۱۔ اُس معشوق کی جُدائی کی رات میں یہ ستارے جو آسمان پر چمک رہے ہیں مجھے دھمکا دھمکا کر کیسا ڈراتے ہیں۔

۵۸۲۔ اہلِ اسلام میں روایت ہے کہ جب تک آفتاب مشرق سے نکلتا ہے انسان اپنے گناہوں سے توبہ کر سکتا ہے اور توبہ اُس وقت تک مستجاب و مقبول ہو سکتی ہے۔ شب (رات کو) اے ساقی ہم نے توبہ کا ارادہ کیا تو آفتاب صبح کو بجائے مشرق کے مغرب سے نکل آیا یعنی توبہ کرنے کا وقت گزر گیا۔

۵۸۳۔ میری غیرت شرکت پسند نہیں ہے خوشی تو درکنار وہ غم میں بھی غیر کی شراکت نہیں چاہتی۔

شبِ فرقت جو باعثِ غم ہے اُس کی نسبت کہتا ہے وہ میری ہو کے رہے یا غیر کی یعنی میں فرقت میں بھی جو تکلیف دہ امر ہے شراکت نہیں چاہتا۔

۵۸۴۔ میخانہ میں کسی کی شیخی نہیں چلتی۔ یہاں اچھوں کی پگڑی اُچھلتی ہے یہ تو خرابات مغاں ہے۔

۵۸۵۔ شیخ (زاہد) کو خُدا کی یاد میں کبھی بیخود نہ دیکھا۔ جو لوگ عارفِ خُدا ہیں وہ بیشک اس کی یاد میں بیخود اور محو ہو جاتے ہیں بلکہ فنا فی اللہ کا درجہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ زاہد کی کیسی خودی ہے کہ وہ کبھی بیخود نہیں ہوتا۔

۵۸۶۔ میرا دل مجھے رات کو دھوکہ دے کر یار کی گلی میں لیجاتا ہے۔ میں تو اپنے کو بڑا چالباز سمجھتا تھا۔ وہ مجھ سے بھی بڑھ کر چالباز نکلا۔

۵۸۷۔ صوفی۔ اہلِ تصوف۔ صنم۔ بُت۔ پتھر کی مورت۔ بتکدہ۔ بتخانہ۔

مندر - خانقاہ - عبادت خانہ - مقبرہ -

تیری شوخی نے ایک نگاہ میں کام تمام کر دیا۔ اور ایسا انقلاب ڈالا -
کہ صوفی جو کہ خانقاہ میں رہتا تھا بتخانہ میں چلا گیا اور صنم جو بتخانہ میں تھا
وہ خانقاہ میں - یعنی تیری شوخی نے صنم اور صوفی دونوں کو بیخود بنا دیا

۵۸۸ - یہ دنیا کے لوگ روز روزہ زندگی پر شور و فساد کرتے ہیں عجب آدمی
ہیں کہ ذراسی بات پر اودھم مچا دیتے ہیں -

۵۸۹ - اگر میں اُن کے جور و جفا کی شکایت کرتا ہوں تو وہ مجھے اُلٹا دھمکا دیتے ہیں

۵۹۰ - اسے میر ابھی سے چھالے ہو جانے کی شکایت کرتے ہو۔ اے عزیز ابھی
دِلّی دور ہے - یعنی ابھی مطلب حاصل ہونے میں دیر ہے -

۵۹۱ - اے شہیدانِ محبت آپ وفا کے طرز و آئین کو خوب سمجھے - قاتل کی گلی
میں جو ہمارے قتل کا خون نہ نکلا آپ اُسی کو خوں بہا سمجھ گئے -

۵۹۲ - اس شعر میں معشوق کی نہایت اعلیٰ درجہ کی نزاکت ثابت کی ہے کہتا ہے
کہ آج جو اُس نازک بدن کے پاؤں دُکھتے ہیں - رات کو خواب میں کسی کے
پاس گیا ہوگا -

۵۹۳ - سائل کہتا ہے افسوس اُس رشکِ مسیحا (معشوق) نے شام سے
تو مجھے مُردہ رکھا اور جب صبح ہونے کو آئی تو مجھے زندہ کیا -
مطلب یہ ہے کہ شبِ عشرت مُردگی کی حالت میں گزری -

۵۹۴ - متکلم کہتا ہے کہ میرا حسرت آمیز شوق درد سے بالکل پُر تھا - یہاں تک
کہ لذّتِ درد کا دسترخوان بن گیا -
چونکہ لذّت اور دسترخوان لب اور دنداں سے مناسبت ہیں اس لئے

کہتا ہے کہ ہماری بہت ہی کم مطلب برآری ہوئی بطور دیگر۔
چونکہ اشتیاق اور جذبۂ شوق کے سبب میں ایک مدت سے چاہتا
تھا کہ لذت درد مجھے حاصل ہووے۔ سو وہ میری خواہش کسی قدر
پوری ہوئی اور بقدر لب بدنداں یاروں کا (میرا) کام حاصل ہوگیا۔
قاعدہ ہے کہ جب انسان حسرت زدہ ہوتا ہے۔ تو دانتوں سے لب
کاٹا کرتا ہے۔

۵۹۵۔ شمع کی طرح کون رو سکتا ہے۔ ہاں جسکے دل میں کچھ تڑپ ہووے
وہی اس حالت کو سمجھ سکتا ہے۔

۵۹۶۔ اس کی شوخی اس اعلیٰ درجہ کی ہے کہ ہمیں اسکا تصور تک نہ آنے
دیا۔ اگرچہ وہ ہماری نظروں میں تھا مگر واقعی نظروں سے دور رہا۔

۵۹۷۔ اے شیفتہ جو سینہ کے اندر آگ سی لگی ہوئی ہے کیا اسی کا نام محبت ہے۔

ردیف (ت)

۵۹۸۔ میدان محشر کی وسعت کا کیا ٹھکانا ہے۔ کون قیاس کر سکتا ہے حضرؐ
کہتے ہیں کہ ہم محشر کے میدان کی وسعت دیکھ کر (جو تھوڑی سی ہے)
تنگدل ہیں۔ اے جنوں ہم تو اپنی حیثیت اور لیاقت کے موافق کام کیا
کرتے ہیں۔

۵۹۹۔ اے داغ تیرے ہم تیرے کہنے سے عشق چھوڑ دینگے تو برائے خدا
خدا کو کیوں ضامن دیتا ہے۔

۴۰۰ - اے شیخ (زاہد) ہماری گنہگاری کو کیا خیال کرتا ہے۔ اگر میں اپنا دامن نچوڑ دوں تو وہ ایسا پاک ہو کہ اُس سے فرشتے بھی وضو کرنے لگیں۔

۴۰۱ - اے صنم تیرا چہرہ وہ خوبصورت و خوشنما ہے کہ جسکے رشک سے پھول پژمردہ ہوا جاتا ہے۔

۴۰۲ - اصلی حُسن کو تکلف کی ضرورت نہیں ہے دیکھو پھول کے لباس میں بیل بوٹا نہیں ہوتا وہ بغیر بیل بوٹے ہی کے خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

۴۰۳ - موذیوں کے واسطے انکی تیرہ بختی ہی نزول بلا کا باعث ہے تمثیلاً کہا جاتا ہے کہ دیکھو چھال میں سے شہد اندھیری رات میں نکالا جاتا ہے (زنبور مجازاً شہد کی مکھی مراد ہے)۔

۴۰۴ - جب میں نے اُن کے ہجر کے صدمے سہتے سہتے تنگ ہو کر کہا کہ مر جاؤں تو بہتر ہے۔ وہ بدگمان سمجھا کہ اسکو حور کا اشتیاق ہے اور یہ مر کر حور کو چاہتا ہے۔

اہل اسلام میں روایت ہے کہ مومنوں کو انکی نیکی کے صلہ میں شاید ستّر حور ملینگی (واہ کیا خوب ترغیب ہے)۔

۴۰۵ - اے شوخ یہ کیا بیمروتی ہے کہ تجھ کو رحم نہیں آتا میں تو تیرے دیکھنے کو بادیدۂ گریاں کھڑا ترستا ہوں

۴۰۶ - تیرا بیمار جب سنبھالا لیکر جاں بر نہ ہوا تو حضرت عیسیٰ اپنی چھو چھو سے مایوس ہو کر خاموش ہو گئے۔

۴۰۷ - اگر ہم آپ کے وعدہ پر زندہ رہے تو آپ یہ سمجھئے کہ ہم نے آپکے

وعدے کو جھوٹا سمجھا کیونکہ اگر ہم کو اعتبار ہوتا تو فرطِ خوشی سے زندہ نہ رہ سکتے۔ بلکہ شادی مرگ ہو جاتا۔

۴۰۸۔ وہ اس اعلیٰ درجے کے حسین ہیں کہ اپنے حسن کے نظارہ کے متحمل نہ ہو سکینگے۔ پھر میں اُن کو آئینہ کیونکر دیکھنے دوں۔ پس اگر وہ آئینہ دیکھیں گے تو ضرور اپنے حُسن کو دیکھ کر حیران ہونگے اور اس حیرانی سے وہ اور تصویر بن جائینگے۔

۴۰۹۔ (حربا) گرگٹ کو آفتاب پرست یا عاشق آفتاب کہتے ہیں اور وہ آفتاب کو دیکھ کر رنگ بدلا کرتا ہے گویا وہ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے شاعر کہتا ہے کہ تو وہ آفتاب ہے کہ اگر باغ میں چہرہ سے نقاب اُٹھا دے تو چہرۂ گل میں مثل حربا کے تلوّن پیدا ہو جاوے۔

۴۱۰۔ عاشق دل گرفتہ کو خفگی کی نظر سے نہ دیکھئے۔ آپ کیسے تیرانداز ہیں۔ تیراندازی کرنے سے پہلے تیر تو سیدھا کر لیجئے۔

اس شعر میں ترچھی نظر مشبّہ اور تیر مشبّہ بہ ہے۔

۴۱۱۔ اُن کا تغافل اتنا بڑھا کہ خاکساروں کو بھول گئے اور ہماری کدورت اس درجہ کو پہنچی کہ ساری تدبیریں فراموش کر دیں۔

۴۱۲۔ اے نادان تسبیح کے دانوں کو دیکھ لے جو دانا ہے گردش میں گرفتار ہے دانا ذومعنی ہے یعنی اوّل بمعنی دانۂ تسبیح دوم بمعنی عقلمند۔

۴۱۳۔ تواضع کرنا جھکنا کمال کی دلیل ہے۔ دیکھ لو جب دُوج کا چاند جھکتا ہے تو آخر کو بدر ہو جاتا ہے۔

۴۱۴۔ زمانے میں آپ جیسا کوئی جادو بیان نہیں ہے اور تو کیا آپ کے

سامنے حضرت عیسیٰ بھی بالکل چپ چاپ و حیران ہو جاتے ہیں۔
۶۱۵۔ پھل کی کثرت شاخ کو توڑ دیا کرتی ہے۔ دنیا میں اولاد کی کثرت
اور نگاہداشت بھی غضب ہے
۶۱۶۔ اُس نے (رقیب) عدو کے واسطے تیر ہاتھ میں لیا ہے اس رشک سے
کہ وہ رقیب کو قتل کرتا ہے۔ ہم کو کیوں نہیں مار ڈالتا۔ میرے دل میں
کیا کیا رنجشیں پیدا ہو گئیں۔
۶۱۷۔ اگر تیرے مریض عشق کو اپنے جینے کی تمنا ہو جاوے تو اس خوشی میں
حضرت عیسیٰ کو آسمان پر ہنستے ہنستے شادی مرگ ہو جاوے۔
۶۱۸۔ تو ہماری جان ہے اور جو کچھ ہے جان ہی سے ہے مگر ہم تو سچ کہینگے
ایمان ہے تو سب کچھ ہے۔
۶۱۹۔ جدائی کی رات میں انتظار کرتے ہیں کہ کب دن نکلے اور وہ آئیں۔ ہم
آپ سے پوچھتے ہیں کہ اگر دن ہی نہیں نکلا تو کیا کرو گے۔
۶۲۰۔ اس وجہ سے کہ پھر کبھی انتظار میں عمر بھر نیند نہ آئے۔ آپ جو میرے
خواب میں آئے تو آنے کا وعدہ کر گئے۔
مطلب یہ ہے کہ میں اس مبارک خواب کو دیکھ کر جاگ اٹھا اور آپکے
آنے کا سماں میری نظروں میں سما گیا اور نیند رفو چکر ہو گئی۔
۶۲۱۔ اے جنوں تیری بدولت ہم نے بھی اس قدر صحرا نوردی کی ہے کہ
کہ عشق بازی میں مجنوں نے بھی ہم کو استاد مان لیا۔
۶۲۲۔ اگر آپ ہمت کرتے اور یہاں تک تشریف لاتے تو آپ کے پاؤں
کی مہندی نہ گھس جاتی یعنے آپ کا کچھ ہرج نہ ہوتا۔

۴۲۳۔ اے رحم کے بانی دیا سے پرمیشور میری یہ بپتا تیرے سوا کون سنتا ہے
یہ بیوہ کا مقولہ ہے۔
۴۲۴۔ اے قاصد تو میرے سرہانے آکر ناکام واپس جاتا ہو۔ اچھا ہوا کہ جو
میں ہوش میں آگیا۔
۴۲۵۔ اُس نے جو ہمارے قتل کے واسطے تلوار چلائی تو وہ کارگر نہ ہوئی
مگر ہم آپ سے گر پڑے اور یہ بات ہم نے قاتل کے دل بڑھانے
کے واسطے کی۔ اگر کوئی قاتل کا دل بڑھانا چاہے تو ہم سے سیکھ لے۔
۴۲۶۔ روتے وقت ہماری تسلی کے واسطے آپ کی پلکوں کا اشارہ ہی
کافی ہے۔ مشہور ہے کہ ڈوبتے کو تنکے ہی کا سہارا کافی ہے۔
۴۲۷۔ اے سنگدل ہم تو تجھ کو دل کا آرام سمجھتے تھے مگر ہمارا خیال غلط تھا
ہماری ایسی سمجھ پر پتھر پڑیں افسوس ہم کیا سمجھ گئے۔ اپنی بجائے ہماری آیا۔
۴۲۸۔ تیرہ بختوں نے یار کا حسن اور دو بالا کر دیا۔ یار کا رخسار جو پہلے مثل
گل تھا کاجل کے تل سے (سیاہی کا ایک نقطہ جو خوبصورتی کے واسطے
لگایا کرتے ہیں) گل لالہ بن گیا۔
۴۲۹۔ اے قلم قدرت یار کے جسم کی تصویر میں کمر ہی نہیں یا دکھلائی ہی
نہیں دیتی۔ خدا تعالیٰ کے سوا اس بھید کو کوئی نہیں جان سکتا۔ یہ
وہی مثل ہے کہ موسیٰ لکھے اور خدا پڑھے۔
۴۳۰۔ جب قاصد صبا آپ کی تشریف آوری کی خبر دیتا ہے تو مارے خوشی
کے تو ہمارے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔
۴۳۱۔ تم نے جیسا ہم کو تنگ کیا ہے۔ خدا کرے تم بھی کسی آفت میں پھنسو

اور ہم مزے اُڑائیں۔ہم تمھیں روتا دیکھیں تب ہمارے دل کے ارمان نکلیں۔

ردیف (ش)

۶۳۲۔ نہ تو رقیب ہی ثابت قدم ہے اور نہ وہ معشوق ہی راست باز ہے۔ دوسرے مصرع میں جو محاورہ استعمال کیا ہے۔اس کے یہ معنی ہیں کہ دونوں بیوفا ہیں۔

۶۳۳۔ نہ تو ہم پر شکوہ کا جُرم ثابت ہوتا ہے نہ ظاہرا کسی قسم کا رشک معلوم ہوتا ہے جو باعث گناہ ہو وہ ہم پر ناحق خفا ہیں اور ہم اپنی ان پشیمانیوں پر خود حیران ہیں۔

۶۳۴۔ چونکہ شراب شیشے میں رہتی ہے اِس سے ظاہر ہے کہ جب معشوق شراب پیئے گا تو ضرور عاشق اور خلق اللہ اُس کو اس نشیلی حالت میں دیکھ کر قتل ہوگی یا مستئ نشہ میں وہ خود قتل کرے گا۔پس دونوں صورتوں میں گویا خون گردنِ مینا پر ثابت ہوا اور چونکہ اُس مستئ شراب میں اس کی رفتار بھی مستانہ ہو گی جو اور بھی باعث اضطراب عشاق ہے۔پس اس خیال سے موجِ مے بھی معشوق کی رفتار کو دیکھکر مضطر ہو رہی ہے۔

ردیف (خ)

۶۳۵۔ آپ مجھے اتنا نہ ستائیں کہ میں موت کی خواہش کروں کیونکہ اس وقت

تو صرف مجھے آپ کی ہی خواہش ہے۔ پھر اُس وقت میرے دل میں
آپ کے سوا اور بھی خواہش پیدا ہو جاویگی۔

۴۳۶۔ عاشق معشوق کی یاد میں سب کچھ بھول جایا کرتے ہیں حتّٰی کہ اُن کو اپنے معبود کی طرف سے بھی فراموشی ہو جاتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے یار دوست مجھے نزع کے وقت خدا کی یاد دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ بھلے آدمی اب تو خدا کو یاد کر لے۔ ہزار شکر ہے اس دم وہ بدگمان (معشوق) موجود نہ تھا ورنہ اُس کو ضرور شبہ گزرتا کہ میرے سوا اور کو بھی یاد کرتا ہے۔ واہ رے عشق مجازی اپنے خالق حقیقی کو بھی بھلا دیا۔

۴۳۷۔ تقدیر کی خوبی نے مجھے خوب برباد کیا اور میری شہرت مجھے جابجا لئے پھرتی ہے۔ ایک قسم کی ہجو ملیح ہے۔

۴۳۸۔ معشوق کے دانتوں کی آب و تاب سے موتی پانی پانی یعنی شرمندہ ہے۔ میری مژگاں کی طرح رشتۂ سلک بھی (موتیوں کی لڑی کا دھاگا) تر ہو گیا۔ اِس شعر میں آب آب ہونے سے تر ہونا مراد ہے۔

۴۳۹۔ آپ کو خسخانے مبارک ہوں۔ آپ ہم پر کیوں خفا ہوتے ہیں۔ ہمارے واسطے گور کا تہ خانہ موجود ہے ہم تو وہیں آرام کرینگے۔

۴۴۰۔ حضرتِ دل اِس بات پر آمادہ ہیں کہ اپنی جان کو بیچ کر آج کسی یوسف (معشوق) کو خرید لیں۔

۴۴۱۔ جب میں اُس معشوق کو خط بھیجنے لگا تو کبوتر فوراً بیمروت ہو گیا یعنی خط لیجانے سے انکار کیا پہلے کبوتر نامہ بری کیا کرتے تھے

اور اب بھی کہیں کہیں اس کا رواج ہے -

۴۴۲ - جب سے ہمارے اس سید سے قد میں خم آیا ہم سنبھل گئے - اور ہم ایسے ٹھیک بن گئے کہ اب ہماری سب شرارتیں جاتی رہیں - واقعی بڑھاپے میں جوانی کی ساری شوخیاں جاتی رہتی ہیں -

۴۴۳ - اللہ رے اس کافر کی بدگمانی کہ ہم تو اسکے عشق میں مر گئے اور وہ جانتا ہے کہ ہم خواب نوشیں میں پڑے ہیں یا بناوٹ سے سوتے ہیں اور اس لئے ہمارا شانہ پکڑ کر ہلاتا ہے کہ ہم جاگ اٹھیں بھلا اس بدگمانی کا کیا علاج ہو سکتا ہے -

۴۴۴ - ذلیل و خوار ہو کر بھی زاہد کا غرور رندوں کے ساتھ چلا ہی جاتا ہے شیخی تو کرکری ہو گئی مگر شیخت ہنوز باقی ہے -

۴۴۵ - میرے تحمل اور استقلال کے سامنے دشمن کا غصہ نہیں رہ سکتا مثل مشہور ہے کہ گرم لوہے کو ٹھنڈا لوہا کاٹ دیا کرتا ہے - اس شعر میں آہنِ سرد سے تحمل اور آہن گرم سے خشم مراد ہے جو واقعی ایک عمدہ تشبیہہ ہے -

۴۴۶ - خدا ان آنکھوں کو غارت کرے یہ دل کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبیں یعنی نہ آنکھ دیکھتی نہ محبت پیدا ہوتی اور جب محبت ہی پیدا نہ ہوتی تو دل بھی نہ پھنستا اور جب دل گرفتار محبت نہ ہوتا تو ہم جملہ تکالیف سے آزاد رہتے -

۴۴۷ - معشوق کے خطِ سبزہ - چہرہ کے بالوں نے حسن کو ماند کر دیا - حضرت خضر کا کام رہبری کرنیکا ہے مگر یہاں برعکس معاملہ ہے یعنی

یہاں پر حضرت سے نے ہی ناؤ کو ڈبو دیا۔ خوبی یہ ہے کہ خضر کے معنی
بھی سبز کے ہیں اور خط کو بھی سبزہ کہتے ہیں۔

۶۴۸۔ دُنیا میں پیدا ہو کر ہم نے خاکساری اور مسکینی کے خوب مزے
اُڑائے۔ یہاں ہم مصیبت اُٹھانے آئے تھے سو اُٹھا چلے۔

۶۴۹۔ اَے گُل ناز کبدنی کا دعویٰ کرنا اچھا نہیں ہے کیونکہ کانٹے کا
کھٹکا بھی تو ساتھ لگا ہوا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو یہ دعویٰ زیبا نہیں ہے

۶۵۰۔ اس شعر میں کبوتر۔ عنقا۔ گلشن متناسب الفاظ ہیں۔
اگر میں اپنا خط کبوتر کو دیتا ہوں تو وہ بیوفا اور بے مروت بنتا
بنتا ہے یعنی میرے خط کو میرے دوست کے پاس لیجانا نہیں چاہتا
یارو کیا اس دُنیا سے مروت جاتی ہی رہی۔

۶۵۱۔ خدا کسی پر مصیبت نازل نہ کرے۔ کالے گورے۔ کوئی بھی دوست
نہیں ہوتا اور خدا ہی زمانۂ بد سے محفوظ رکھے اُس وقت سب حیلہ و
بہانہ کرنے لگ جاتے ہیں۔

۶۵۲۔ ظاہر ہے کہ غیر کا گلا کاٹنا ایک آسان کام ہے اور اپنا گلا کاٹنا
ایک نہایت مشکل کام ہے۔
مطلب۔ جبکہ میں اُن سے بسمل نہ ہو سکا تو اپنا گلا آپ کاٹکر
مر گیا۔ اُن کو جو کام آسان تھا وہ اُن سے نہ ہو سکا اور جو کام کرنا مجھے
مشکل تھا وہ میں کر گزرا۔

۶۵۳۔ یہ آنسو میری آنکھوں میں دم بھر بھی نہیں ٹھہرتا جب سے اُس کو
عشق بازی کا مزہ پڑا ہے۔ آنکھوں میں آنسو کا نہ ٹھہرنا برابر رونے

جانا مراد ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب سے عشق پیدا ہوا ہے رونا برابر جاری ہے۔

۴۵۴۔ متکلم کہتا ہے کہ ہماری دعا کا اثر برعکس ہوتا ہے یعنی اگر ہم اپنے واسطے بھلا چاہتے ہیں تو ہمارے حق میں برا ہوتا ہے۔ اس سے بہتر تھا کہ ہم اپنے بدخواہ ہوتے اور اُس صورت میں ہم کو اپنے بدخواہ ہونے کا برعکس نتیجہ ملتا اور ہمارے حق میں بہتری ہوتی۔

۴۵۵۔ ہم تو نواب کی جان کو دعا دیتے ہیں اور جسکا نان و نمک کھاتے ہیں اُسی کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔

۴۵۶۔ خفتگانِ خاک = مُردے۔ قبروں میں رہنے والے۔ فراغت = آرام۔ فرصت = فارغ البالی، پاؤں پھیلا کر سونا = آرام سے سونا۔ بیفکر سونا۔

مجھ کو مُردوں کے آرام پر افسوس آتا ہے۔ کیسے چین سے آرام کے ساتھ سوتے ہیں۔

۴۵۷۔ انسان میں دم کا دمامہ ہے اگر دم نہ ہو تو انسان ایک مٹی کا ڈھیر ہے۔ دم اور آدم۔ دمامہ میں صنعت متزائد ہے۔

۴۵۸۔ خموشی مخفف خاموشی کا ہے۔ چپ رہنا۔ سُن ہو جانا۔ چراغ مُردہ بجھا ہوا چراغ۔ نہاں پوشیدہ، گور غریباں۔ غریب الوطنوں اور لاوارثوں کا مدفن۔

شاعر بیان کرتا ہے کہ میری خموشی کے باعث میری لاکھوں آرزوئیں اور مرادیں پوشیدہ ہیں۔ اور اُن کا خون ہو رہا ہے۔

جنکو کوئی نہیں جانتا - اور جب میری یہ حالت ہے تو گویا میں گورِ غریباں کا چراغ مُردہ ہوں -

گورِ غریباں کی تخصیص چراغ کے ساتھ مخصوص بہ لحاظ مقام ہے - جو لفظ مُردہ سے تناسب ہے -

۶۵۹ - اے غیرت خطِ غلامی تو لکھدیا ہے اب کیا گلہ باقی ہے اور اب کس بات کی کسر رہی - مگر اُنکی چھیڑ چھاڑ بھی چلی ہی جاتی ہے - اور میرے چھیڑنے کے واسطے اس خطِ غلامی کو وہ غیروں (رقیبوں) سے پڑھواتے ہیں جو میرے واسطے ہتک اور رنج کا موجب ہے -

۶۶۰ - اس شعر میں مردہ سے سکندر مراد ہے اور اس کو موجدِ آئینہ کہتے ہیں - کہ سکندر کے وقت میں آئینہ کا آغاز ہوا ہے -

بات یہ ہے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ کر معشوق اپنی آرائش و زیبائش کیا کرتے ہیں اور معشوق میں جسقدر حُسن و خوبی زیادہ ہوگی اُسی قدر عاشق کے اضطراب کا باعث ہوگا - اگر سکندر کے ساتھ ہی اُس کے کفن میں آئینہ کو بھی رکھدیتے تو نہ آئینہ ہوتا نہ معشوق سج دھج بناتے اور جب وہ سج دھج نہ بناتے تو عشاق بھی اُن پر چنداں فریفتہ نہ ہوتے اور جان نہ کھوتے اور اُن کا خون سکندر کی گردن پر نہ ہوتا -

۶۶۱ - اے نصیر اُسکی زلف پیچاں کو یاد کر کر کے رہ یا کر، سانپ تو نکل گیا ہے اب لکیر کو پیٹا کر - نتیجہ یہ ہے کہ اب موقع نکل گیا افسوس کرنا بے فائدہ ہے -

۶۶۲ - خدا تو تیرے پاس ہے اور تو جنگلوں اور بنوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ یہ وہی مثل ہے کہ لڑکا بغل میں موجود ہے اور شہر میں تلاش کے واسطے منادی پٹ رہی ہے

ردیف (ذ)

۶۶۳ - ذرّہ خاک میں ملا رہتا ہے جس سے اسکی خاکساری ظاہر ہے اور سورج کی چمک سے وہ بھی چمکنے لگتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جہان میں خاکساری کا کیا اعلےٰ رتبہ ہے کہ جسکی وجہ سے ذرّہ بھی خورشید سے آنکھیں ملاتا ہے۔

۶۶۴ - میں نے اُن سے روز قیامت کا ذکر کیا کہ اُس روز تو ضرور انصاف ہوگا۔ خیر اب آپ ہم سے نہ ملیں تو وہ کہنے لگے کہ اگر وہاں بھی ہماری رائے پر انفصال رہا تو کیا کروگے۔

۶۶۵ - غیر کے رونے پیٹنے کا حال بیان کرنے میں آپ کو یہ نیرنگیاں سُجھائیں آپ کے کلام سے بوئے فساد آتی ہے۔

۶۶۶ - آج ذوق کوئی نئی بات ہونے والی ہے۔ کیونکہ دُنیا میں اور ہی قسم کی ہوا چلنے لگی ہے

ردیف (ض)

۶۶۷ - ضعیفی اور لاغری نے انکی جُدائی میں میرے دل کو تڑپنے سے باز رکھا اصل بات تو یہ تھی اور نام شکیبائی کا ہوگیا۔

۶۶۸۔ ضعف کے لاکھوں احسان ہیں کہ جسکے سبب سے میں افسوس
بھی نہیں کرسکتا اور اس قدر ضعیف ہوگیا ہوں کہ ہاتھ ملنا جو ضعف
کی علامت ہے وہ بھی مجھ سے نہیں ہوسکتا ۔

۶۶۹۔ ضعف کے مارے طوق گردن چیونٹی کے پانوں سے پتلا ہو گیا ہے
جب ہمارا یہ حال ہے تو تیرے کوچے سے کہاں جاسکتے ہیں ۔

۶۷۰۔ میری ضد سے آپ کو رقیب کا خیال آگیا ۔ ورنہ آپ اُس کو کیوں
یاد کرتے ۔
چونکہ خیال آنے کی وجہ میری ضد ہے ۔ اس واسطے میں ہی
ملزم ہوا ۔ آپ کو الزام دینا بیفائدہ ہے ۔

۶۷۱۔ اَے نصیر گرم آنسوؤں کے روکنے سے میرا دل تو جل گیا ۔ ان
آنکھوں کا عجب حال ہے کہ پہلے تو آگ لگا دیتے ہیں پھر پانی کو
دوڑتے ہیں ۔

ردیف (ظ)

۶۷۲۔ میری گنہگاری کی تاریکی یہاں تک چھائی کہ قیامت کا دن رات
معلوم ہونے اور آفتاب جو ایک نیزہ پر تھا وہ دُمدار تارا معلوم
ہونے لگا ۔ مسلمانوں میں روایت ہے کہ قیامت کے دن آفتاب
اتنا نیچا ہوگا کہ اُسکا فاصلہ زمین سے صرف نیزے سوا نیزے
رہجائیگا اور تپش سے تمام مخلوقات بھُکنے لگے گی ۔

۶۷۳۔ اَے ظفر جس شخص کو عیش میں خدا کی یاد اور طیش میں

اُس کا خوف نہ ہو خواہ وہ کیسا ہی عقیل و فہیم ہو ہم تو اُس کو آدمی بھی نہیں کہہ سکتے۔

۶۷۴۔ اگر انسان شہرۂ آفاق ہونا چاہے تو اُس کو (ظرف) حوصلہ پیدا کرنا چاہئے۔ دیکھو چینی نے جو (ظرف ہے) فغفور کا دُنیا میں نام کر دیا۔

۶۷۵۔ اَے عدو سے ملنے والے تجھے میرے دل سے بظاہر بگاڑ معلوم ہوتا ہے۔ اَے لڑاکا مجھے تیرے فریب و دھوکے کی باتیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں۔

ردیف (غ)

۶۷۶۔ اپنا عیب کیا کیا بیان کریں۔ یہاں تو سب کے سب عیبوں میں مبتلا ہیں۔

۶۷۷۔ میرے دیدۂ تر سے شبنم کا مقابلہ کرنا غلط ہے۔ اگر شبنم میرا رونا دیکھے تو نادم و شرمندہ ہو جاوے۔

۶۷۸۔ غم کی گھٹا گرجتی آتی ہے اور اس دنیا میں گھڑی بھر میں کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

۶۷۹۔ بیوہ کا مقولہ ہے کہ میں نے غیروں سے سارے رشتے توڑ دیئے اور میں نے دل کا سارا غبار ظاہر کر دیا۔

۶۸۰۔ اگر آپ نے ہم کو ذلیل کر دیا تو خیر کچھ غم کی بات نہیں ہے۔ ہم کو اہل انصاف نے پھر باوقر بنا دیا۔

۶۸۱۔ رقیب مجھ کو دیکھتے ہی جل بھُن گئے اور شرمندہ ہو گئے۔ میرا

دم کیا ہے گویا تلوار کی دھار ہے کیونکہ کاٹنے کی تاثیر دونوں میں
موجود ہے -

۴۸۲ - اسے نا فہمو! اے روپیہ والو! دولت کے نشہ سے کیوں اتنا
مست ہوتے ہو دیکھ لینا ایک دن یہ سر کی کھوپڑی سائل کے ہاتھ
میں بھیک کے پیالے کا کام دیگی -

۴۸۳ - یہ اپنا ہی خیال ہے کہ وہ غیروں کے پاس نہیں ہے - ورنہ وہ میرا
یار سب جگہ جلوہ نما ہے -

۴۸۴ - غیر - مجازاً رقیب - دشمن - شب عاشق - عاشق کی فرقت کی رات -
بیحجاب ملنا - بے پردگی کے ساتھ ملنا - سحر ہونا - دن نکلنا - تڑکا ہونا -
مطلب - قاعدہ ہے کہ معشوق ہمیشہ عاشق کے لئے فرقت کی رات
جاگا کرتا ہے اور چونکہ شاعر معشوق کے چہرے کو آفتاب سے تشبیہ دیا
کرتے ہیں اس لئے متکلم کہتا ہے کہ آپ رقیب سے جو بیحجاب نقاب
اُٹھا کر چہرہ کھول کر ملتے ہیں دیکھنا کبھی ایسا نہ ہو جائے کہ میری شب
فرقت سحر ہو جائے اور تمھاری خواہش کے خلاف میں شب فراق
سے چھوٹ جاؤں -

۴۸۵ - قاعدہ ہے کہ جب کسی کی زیارت کیواسطے جاتے ہیں تو پاک و
صاف ہو کر جایا کرتے ہیں اس توجیہ پر شاعر کہتا ہے کہ آپ کے تیروں
کو آپ پیکاں کی ضرورت نہ تھی - مگر چونکہ انکو میرے دل کی زیارت
کرنی تھی میرے دل میں لگنا تھا اس واسطے با وضو ہو کر آئے ہیں -

۴۸۶ - حسن کے غرور سے عشق کا غرور زیادہ ہے - دیکھ لو اسکی تو ذرا آنکھ ہی

پھری کھتی اور ادھر دم نکل گیا۔

۴۸۷۔ اے اسد موت کے سوا دنیا کے غم و الم کا کچھ علاج نہیں ہے شمع صبح تک ہر رنگ میں جلتی رہتی ہے اور آخر اپنے کو فنا کر دیتی ہے

ردیف (پ)

۴۸۸۔ تلوے کھجلانا سفر کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اب متکلم کہتا ہے کہ آج میرے تلوے کھجلاتے ہیں۔ شاید میرا دیوانہ پن پھر مجھے جنگل کی سیر کرائیگا۔

۴۸۹۔ اے ساقی کوئی پھول کا جام پلا دے۔ مارے خشکی کے میرے تالو میں کانٹے پڑنے لگے ہیں (نہایت تشنگی کی حالت میں ایسا ہوتا ہے)

۴۹۰۔ شاعر نے کیا عمدہ توجیہہ پیدا کی ہے کہ زمین ہزاروں بلکہ لاکھوں کا خون پی گئی ہے۔ مہندی جو یہ سرخ رنگ دیتی ہے کیا مفت ہے وہی خون تو ہے جو زمین نے پی لیا ہے۔ اور اب حنا کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

۴۹۱۔ یہ آسمان خدا کے حکم سے گردش کرتا ہے یہاں علم جر ثقیل کام نہیں دے سکتا۔

۴۹۲۔ اگر کوئی مردانگی کی تعلیم پانا چاہتا ہے تو مجھ سے اسکو حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ جب یہ خون سکے ارا دے (کانٹے کو آنا ہے تو پہلے آواز لگا دیتا ہے۔

۴۹۳۔ اے قاصد تو اس معشوق کا خط پہلی ہی دفعہ لایا ہے میں اس

خوشی میں پہلے اس خط کو سر پر رکھ لوں یا تیرے پاؤں میں سر رکھ دوں۔

۶۹۴۔ ایسی کونسی آنکھ رونے والی زار زار روتی ہے جسکے سبب ہر در و دیوار سے پانی بہ نکلا ہے۔

۶۹۵۔ اے میری سخت جانی اگر قاتل کی تلوار میری گردن پر ٹوٹ گئی تو وہ تجھے ہر وقت کوسا کریگی۔

۶۹۶۔ ایسی ذلیل اور مسکین مٹی بھی نہ ہوگی۔ ہم کیا کہیں اور کس سے کہیں کہ ہم نے کس طرح پر اپنی عمر کو پورا کیا ہے۔

۶۹۷۔ کلیجہ میں جو عشق کا زخم لگا تھا وہ اچھا نہ ہوا۔ اور میں اس قلق میں سوکھ کر لاغر ہوگیا۔ اس شعر میں پھانس اور کانٹا مناسب لفاظ ہیں۔

۶۹۸۔ اے قلق جدائی کی رات میں مبارک شگون ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے گھر میں وصل کی خوشی ہونے والی ہے۔

۶۹۹۔ اے ساقی شراب کھلم کھلا کیوں نہ پئیں ہم کو کس کا ڈر ہے جب خدا ہی کی چوری نہیں (جو عالم الغیب ہے) تو پھر بندہ کی کیا چوری ہے۔

۷۰۰۔ اب پھر بہار کا موسم آگیا ہے۔ خانگی تعلقات کو چھوڑ کر اور مجنوں بنکر صحرا سے جنوں کی طرف چلد بنا چاہیئے۔

۷۰۱۔ جو عیب کہ ذاتی اور فطرتی ہوتا ہے وہ کبھی دور نہیں ہوا کرتا۔ دیکھ لو رسی کو چاہے جتنا جلائیں مگر اس کا بل نہیں جاتا۔ رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔ مشہور ہے۔

۷۰۲۔ پھر کسی معشوق کے کان کے سبزہ پر نظر جا پڑی ہے اور اپنے جگر کا زخم پھر اصلی حالت پر آگیا ہے۔ سبزہ۔ ہرا مناسب الفاظ ہیں جو شعر کی

خوبی کو ظاہر کرتے ہیں۔

۷۰۳۔ قبروں پر بطور تبرک پھول چڑھایا کرتے ہیں۔ اب متکلم کہتا ہے کہ جنکو ہم نے ساری عمر پھول سونگھائے تھے اور امید تھی کہ وہ بھی ہمارے ساتھ مسلوک ہونگے اُن سے یہ بھی نہ ہوا کہ ہماری قبر پر دو پھول تو لاکر چڑھادیں۔

۷۰۴۔ واہ رے نزاکت۔ یار کا پہنچا کیسا نازک ہے کہ اگر اُس پر پھول کا عکس بھی پڑجاوے تو اس عکسی صدمے سے ہزار بل کھا جاوے۔

۷۰۵۔ اے حکیم صاحب آپ ہمیں بجُھا ہوا (ہلکا پانی) کیوں دیتے ہیں۔ ہم کو یہ کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ یہاں تو حضرتِ من زندگی ہی سے دل بجھا ہوا (بیزار) ہے۔ پانی کے صاف کرنے کی ترکیب میں طلباء پڑھ چکے ہونگے کہ بجھانے اور جوش دینے سے پانی لطیف اور ہلکا ہوجایا کرتا ہے۔

۷۰۶۔ اہل اسلام کے اعتقاد میں ہر ایک انسان کے کندھوں پر دو فرشتے خدا تعالیٰ نے تعین فرمائے ہیں جو ہر وقت اُس کے افعال نیک و بد کو تحریر کرتے رہتے ہیں اور اُن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں اور سُنتے ہیں کہ اُن کی تحریر پر قیامت کے روز انسان کو جزا و سزا دیجاویگی۔ اب کہا جاتا ہے کہ ہم کو فرشتوں کی تحریر پر ناحق مجرم ٹھہرایا جاتا ہے۔ کجا انسان اور کجا فرشتے۔ غیریت ظاہر ہے۔ ہاں اگر موقع تحریر پر بطور شہادت کوئی انسان بھی ہوتا تو مضائقہ نہ تھا۔ اعتراض تو خاصہ ہے۔

۷۰۷۔ حسین پر جسکی نظر پڑجاتی ہے وہ ہی دیکھ کر دیوانہ بنجاتا ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ حسن ہی کی وجہ سے انسان' بلائے جانِ انسان' ہو رہا ہے
اگر انسان میں حسن نہ ہوتا تو وہ اوروں کے تعشق اور بلا کا باعث نہ ہوتا۔

۸۔ ۷ ۔ اب ذوق اب پنجاب میں بھی وہ رونق اور گرم بازاری نہیں رہی۔
وہ بات اب کوسوں دور ہو گئی۔ وہ پانی ملتان گیا۔ یہ ایک ضرب المثل ہے۔

۹۔ ۷ ۔ لکھے پڑھے آدمی مال و منصب کی ہوس میں جا بجا بھٹکتے پھرتے ہیں
اور بیچارے نادان آرام و چین اڑاتے ہیں۔

۱۰۔ ۷ ۔ واہ کیا عمدہ توجیہ پیدا کی ہے اور کیسا نفیس مضمون عام خیالات کے
خلاف اختراع کیا ہے۔ اُن جیسے ایسا نظر دیکھنے سے صبر و قرار جاتا
رہتا ہے جب اُن کی نظر بازی سے صبر و قرار نہیں رہتا تو اُن کا
نہ دیکھنا ہی بہتر ہوا۔ اور اس نہ دیکھنے کو باعث التفات کہنا بجا ہوا۔

۱۱۔ ۷ ۔ میں ناصح کا مطلب جان گیا اُسے یار کا حال دریافت کرنا منظور ہے

۱۲۔ ۷ ۔ علم طبعی (سائنس) کا ایک مسئلہ ہے کہ آفتاب کے نکلتے ہی شبنم معدوم
ہو جاتی ہے اسی اصول پر شاعر کہتا ہے کہ آفتاب کی روشنی سے شبنم
کو فنا ہو جانے کی تعلیم ہوتی ہے۔ میں بھی اسی طرح تمہاری اک نظر
عنایت کے ہونے کا منتظر ہوں یعنی میری زندگی کا مدار صرف آپ کی
نظر عنایت تک ہے۔

ردیف (ط)

۱۳۔ ۷ ۔ اگر اُن سے کہا جاتا ہے تو بہانہ کر جاتے ہیں اور مطلب کی بات کو
اپنے منہ سے نہیں نکلنے دیتے۔

۱۷۴۔ اَے یار میر جگر سوختہ کی ذرا جلدی سے خبر لے لے۔
جو شخص کہ نزع کی حالت میں ہو اُس کی زندگی کا کیا بھروسا ہے۔
۱۷۵۔ اُن کا نقاب میں منہ چھپائے رکھنا اور اندر ہی اندر عشاق پر حملے کرنا۔
اِس مثل کو یاد دلاتا ہے کہ وہ ٹٹی کے اوٹ میں شکار کرتے ہیں۔
۱۷۶۔ بلا کا یہ حال ہے کہ گلیوں میں واہی تباہی اور ذلیل و خوار پھرتی ہے
اور فتنہ حیران و پریشان ہے کہ میرے بعد وہ کہاں جا دیگا۔
مطلب یہ ہے کہ بلا و فتنہ میرے ہی واسطے ہیں انکا خواہاں
نہ کوئی ہے نہ ہو گا۔

ردیف (ج)

۱۷۷۔ اَے بادِ بہاری مجھے نہ چھیڑ ورنہ میں پھول کی خوشبو کی طرح اپنے کپڑوں
کو پھاڑ کر گھر سے باہر چلا جاؤنگا۔
۱۷۸۔ اَے جنوں اگر تو نے میرے پیرہن کو ہاتھ لگایا تو یاد رکھیو تیرا پیچھا
نہ چھوڑوں گا۔
۱۷۹۔ کوئی قابو میں لانے کے واسطے چھلّے دیدیتا تھا اور کوئی محبت پیدا کرنے
کے واسطے مہندی لاتا تھا۔ چھلّے کے واسطے پھنسانا اور مہندی کے
واسطے رنگ جمانا۔ شعر کی خوبی اور شاعر کے حسن بیان کو ظاہر کرتا ہے۔
۱۸۰۔ چشم بد دور۔ اَے میر صاحب آپ کی چشم تر تو طوفان کو بھی چشم نمائی
کرتی ہے۔
۱۸۱۔ محبت کر کے اُس معشوق بےمروت کو دل تو دے چکے اَے رنگین اب

یہ خوف ہے کہ کہیں ایمان بھی غارت نہ ہو جائے۔

۲۲۷۔ جب عشق نہ تھا تو رات کو یوں چپکے چپکے روتے بھی نہ تھے بلکہ بے فکر اور آرام سے عمر بسر کرتے تھے۔

۲۲۳۔ حضرت یوسف کے بھائیوں نے جو اُن سے سلوک کیا وہ ایک دردانگیز اور عبرت خیز معاملہ ہے لیکن خدا تعالےٰ نے اُن کو پھر اصلی حالت پر پہنچا دیا۔

یوسف زلیخا میں جہاں اُن کے بھائیوں نے اُن کو کنوئیں میں ڈالنے کا قصد کیا ہے حضرت یوسف کا حال کیسے دردانگیز شعروں میں بیان کیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے دو تین شعر یاد آ گئے ہیں۔

اشعار

کجائی اے پدر آخر کجائی ز حالِ من چنیں غافل چرائی

بیا بنگر کنیزک زادگاں را زراہِ عقل و دیں اُفتادگاں را

بیا بنگر مرا تا در چہ حالم بدستِ ایں حسوداں پائمالم

شعر کا مطلب۔ چاند کے اوپر خاک ڈالنے سے چاند کی رونق اور روشنی میں فرق نہیں آ سکتا۔ یعنی کسی کے بُرا بھلا کہنے سے اچھے آدمیوں کی عزت میں بٹہ نہیں لگ سکتا یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ کیا وہ معلوم۔ اب ذرا وہ آئینہ میں اپنا منہ تو دیکھیں کیسی بدطینتی ظاہر ہوتی ہے۔

۲۲۴۔ شعراء زُلف کو سُنبل سے تشبیہہ دیا کرتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ میں چمن میں جا کر سُنبل کو کیا دیکھوں میں تو اُسکی

اُس کی زُلف کا مارا ہوا ہوں۔ مجھ پر تو یہ مثل صادق آتی ہے کہ سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرا کرتا ہے۔

۷۲۵۔ افسوس ظالم صیاد نے یہ کیا غضب کیا کہ بیچاری بلبل کے پر کتر ڈالے اور پھر اُس کو اس حالت میں گلزار سے دور چھوڑ دیا۔

۷۲۶۔ میرا رشک اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ میں غیر کے سامنے تیرے گھر کا نام لینا نہیں چاہتا۔ اب نام تو لیتا نہیں تیرے گھر کی نسبت ہر ایک سے دریافت کرتا ہوں کہ میں کدھر کو جاؤں (کیا خوب)

۷۲۷۔ لفظ قفس میں ف کے درمیان حائل ہونے سے ق اور س میں ایک فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح ہم میں اور چمن میں بھی بُعد (دوری فاصلہ) ہے اور ہم قفس میں ایسے گرفتار ہو گئے جیسے لفظ قفس میں (ف) ق اور س کے درمیان پھنسی ہوئی ہے۔

۷۲۸۔ اے داغ مجھے وہ کسی طرح بھی چین نہیں لینے دیتے۔ اگر میں کہتا ہوں کہ لو مرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ کیا جینا چاہتے ہو۔ جینا اس خیال سے کہا کہ کیا دردِ فراق سے بچنا منظور ہے کیونکہ درد فراق عشاق کے نزدیک موت سے زیادہ سخت ہے۔

۷۲۹۔ طلبا رسائنس میں یہ بات پڑھ چکے ہوں گے کہ جب دن کم ہوتا ہے تو راتیں بڑی ہونے لگتی ہیں اور اس کے برعکس جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں تو دن بڑھنے لگتا ہے۔ شعر میں زُلف سے رات اور چہرہ سے دن مراد ہے۔

جب معشوق کی زُلف کی گرہ کھل گئی تو بالوں میں چہرہ چھپنے لگا

اور جیسا صاف شستہ نظر آتا تھا۔ اب زُلف کے بالوں کے حائل
ہونے کی وجہ سے وہ بات نہ رہی۔ اب اس مطلب کو یوں ادا کیا ہے
کہ جب رات بڑھ گئی تو اُسکے عوض اُسی قدر دن کم ہوگیا۔

۳۰۷۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ سودائی ہے اور اُس کے دروازہ سے
نہیں ٹلتا تو مجبوراً چارہ گر زندان میں لے گئے کہ شاید وہاں جاکر اس کا جنون
دور ہو جاوے میں نے بہتیری کوشش کی مگر انھوں نے بالکل نہ مانا۔

۳۱۷۔ اس شعر میں معشوق کے روے خنداں کو بجلی سے اور اپنے رونے
کو ابر باراں سے تشبیہہ دیکر بیان کرتا ہے کہ یہ ظاہر بات ہے کہ جب
مینہہ برسا کرتا ہے تو بجلی بھی ضرور چمکا کرتی ہے۔ جب یہ بات ٹھہری
تو رونے میں اُس کے روے خنداں کا ضرور تصور ہونا چاہیئے۔

۳۲۷۔ اُس رشکِ گل نے چمن کو یہاں تک ذلیل کیا ہے کہ بلبل پریشان
و سرگرداں ہے اور کلیاں دم بند ہیں۔

۳۳۷۔ اُس معشوق کی آنکھ مثل بادام اور مُنہ پستہ اور زنخداں گویا سیب ہیں۔
تعجب کا مقام ہے کہ معشوق کے ایک قد میں کس قدر مختلف
پھل لگے ہیں۔

ردیف (گ)

۳۴۷۔ چاند پندرہ روز تک بڑھتے بڑھتے بدر ہو جاتا ہے اور پندرہ
روز میں گھٹتے گھٹتے ہلال ہو جاتا ہے اور ٹھیک اُس کی متوسط
حالت ہے جب کہ نصف حصہ روشن معلوم ہوتا ہے حالت بدر کے

بعد ایک ہفتہ میں چاند آدھا رہ جاتا ہے اور پھر دوسرے ہفتہ
میں بصورت ہلال نمایاں ہوتا ہے ۔ اس قیاس پر شاعر نے مضمون
باندھا ہے وہ کہتا ہے کہ انسان کو صبر کرنا چاہیئے اور مثل ماہ ایکہفتہ
کے آدھی کو چھوڑ کر ساری کو نہ دوڑنا چاہیئے ورنہ مثل چاند کے آدھی
بھی کھو بیٹھے گا جیسے چاند اصلی نصف حالت کو بھی کھو کر ہلال بنجاتا ہے ۔
۷۳۵ ۔ اس شعر میں زُلف کے مقابل بال بال دُشمن ہونا ایک لطف
پیدا کرتا ہے ۔
مطلب ۔ حضرتِ دل زُلف کے کوچہ میں اکیلے چلے گئے
ہیں ۔ خدا خیر کرے وہاں تو سب ہی دشمن ہیں ۔
۷۳۶ ۔ گل اپنے کو معشوق کے زخم رسیدوں میں خیال کرتا ہے
یہ تو وہی بات ہوئی کہ لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا چاہتا ہے ۔
۷۳۷ ۔ آپ جو غیروں کو پان کی بیڑی کھلاتے ہیں اور ہم کو محروم رکھتے
ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے قتل کرنے کا ارادہ
رکھتے ہیں ۔ بیڑی = پان متناسب لفظ ہیں ۔
۷۳۸ ۔ اگر میں آہ نہ کرتا تو وہ مجھ پر خفا بھی نہ ہوتے ۔ یہ اسی آہ کی خفگی
ورنجش پیدا کی ہوئی ہے ۔
۷۳۹ ۔ اگر چاند تیرے مقابل ہو یا تیرا سامنا کرے تو وہ ضرور نظروں
میں ذلیل ہو جاویگا ۔ یعنی تیرے حُسن و خوبی کے سامنے اُس کو
تاب مقابلہ نہیں ۔
تجھ کو تو چار ابروئے اور خوبصورت بنا دیا ہے ۔

۷۴۰ - اِس آسمان کے ظلم و ستم کم نہیں ہوتے - دُنیا میں ظالم کی عمر بھی کتنی دراز ہوتی ہے - اگرچہ جملہ امور کا فاعل خُدا ہے - مگر شعرا ر آفات و بلیّات کا نزول آسمان کی طرف سے خیال کرتے ہیں اور اسی کو فاعل ٹھہراتے ہیں -

۷۴۱ - اہلِ اسلام میں آفتاب کے غروب ہونے پر روزہ کھولا جاتا ہے - اور ظاہر ہے کہ جس قدر دن بڑا ہوگا روزہ دار پر اُس کا زیادہ اثر پڑے گا -

بغیر حکم خدا انسان اپنی کوشش سے اپنی تکالیف اور گردشِ ایام کو کم نہیں کرسکتا بلکہ اور زیادہ مصائب میں پھنسنا ممکن ہے چنانچہ ہندی میں کہا ہے -

ہان - لابھ - جیون - مرن - جس - اپجس - پربھو ہاتھ

یعنی نقصان فائدہ مرنا جینا بھلائی - بُرائی پرمیشور کے اختیار میں ہے اس شعر میں تمثیلاً کہا ہے کہ جب غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑھ گئے -

۷۴۲ - کہتے ہیں کہ بہشت میں گندم کا درخت تھا - حضرت آدم شیطان کے ورغلانے سے اُس کے ذائقہ کے مشتاق ہوگئے اور آخر کو کھالیا جس کے پاداش میں خود مع ورخت بہشت سے نکالے گئے - اب شاعر کہتا ہے کہ جب گیہوں کا یہ حال ہے کہ وہ بہشت یعنی اپنے اصلی وطن کے فراق میں سینہ چاک ہے تو بھلا حضرت آدم کو وطن مالوفہ سے محبت کیوں نہ ہوگی ضرور ہوگی -

اس شعر میں صنعت حسن التعلیل ہے

۴۴۳ - سیاہی اور سُرمہ میں ایک گونہ مشابہت ہے اور سُرمہ آنکھوں میں لگایا جاتا ہے -

مطلب یہ ہے کہ میں اگرچہ سیاہ بخت ہوں مگر مجھ کو سُرمہ بینائی سمجھنا چاہیئے اور یہی وجہ ہے کہ جو کوئی مجھے دیکھتا ہے آنکھوں سے لگاتا ہے (محبت کرتا ہے)-

۴۴۴ - ذرا غور و تامل کر کے دیکھئے کہ آپ نے ہماری اس وفاداری کے عوض کیا کچھ کیا ہے - مدّعا یہ ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ وفا کے بدلے جفا سے کام لیا ہے -

۴۴۵ - کہتے ہیں کہ آغاز آفرینش کے وقت روحیں آسمان پر جمع تھیں اور اب مرنے کے بعد (برزخ) ایک خاص مقام پر اکٹھی ہوتی جاتی ہیں - اہل تناسخ اس کو نہیں مانتے -

مطلب - میرا نالہ آسمان سے بھی گزر گیا اور وہیں رہ گیا چونکہ وہ رُوح کا ساتھی تھا اس واسطے رُوح کے ساتھ ہی رہ گیا اور اپنے اصلی وطن سے واپس نہ آیا (نالہ وغیرہ کُل جسم روح کے متعلقات میں داخل ہیں)-

۴۴۶ - مجھ بدنصیب کا گزر اُس معشوق تک بھلا کیونکر ہو سکتا ہے وہاں تو رقیب کی آنکھ پاسبانی کر رہی ہے -

۴۴۷ - گرم گرم آہوں سے سینہ جلا جاتا تھا اور شمع کی طرح گھُلا جاتا تھا مگر اُس کا خیال دل سے دُور نہ ہوتا تھا - اِس میں متکلم نے

اپنی یاس و فراق کیحالت کو بیان کیا ہے ۔

۷۴۸ ۔ گلگیر نے شمع کا سر کاٹ کر رات پروانہ کے ساتھ بُرا سلوک کیا۔

۷۴۹ ۔ شاعر کہتا ہے کہ جو کچھ عمدہ مضمون تھے وہ تو ہم نے سب کچھ لکھ ڈالے ۔ اب اِس فن میں جس کا جی چاہے بے فائدہ کوشش کرے ۔

نوٹ

شعر نمبر ۳۵۶ لکھنے سے رہ گیا ہے اور اس وجہ سے شعروں کی مجموعی تعداد ۷۵۰ کے بجائے ۷۴۹ رہ گئی ہے ۔ کاش اگر اس سبب سے تشریح اشعار میں کچھ فرق معلوم ہووے تو اہل بصیرت اس کمی کو پیش نظر رکھ کر قریب کے زیریں اور بالا اشعار کی تشریح پر نظر ڈالیں ۔

(مولف)

باب پنجم

ضرب الامثال اور فقرات بمثال

۱- نرا آبنوس کا کندا ہے ÷ بالکل کالا سیاہ فام ہے۔ (کالا بھجنگ)

۲- آپے سے باہر نہ ہوجیے ÷ خفا نہ ہوجیے - بدحواس نہ ہوجیے۔

۳- ایسی نوکری کو آگ لگاؤ ÷ ایسی نوکری ہرگز نہ کرو۔ لعنت بھیجو۔

۴- وہ تو نرا جونپور کا قاضی ہے ÷ یہ فقرا احمق کی نسبت بولتے ہیں۔
اور اسکی نسبت ایک داستان مشہور ہے۔

۵- یہ کام چاندی کی جوتی سے ہوسکتا ہے = یہ کام رشوت دینے سے
بن سکتا ہے۔

۶- سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا = نرمی اور سادہ لوحی کام نہیں آتی۔

۷- یارو شہر خموشاں کدھر ہے = شہر خموشاں قبرستان سے مراد ہے
معنی ظاہر ہیں۔

۸- وہ ہنوز طفل مکتب ہے = طفل مکتب نوآموز کو کہتے ہیں مطلب
یہ ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔

۹- وہ ایسے کہاں کے فرشتہ خاں ہیں۔ فرشتہ خاں مجازاً دلیر

زبردست -

۱۰ - کیا آپ نے فلک سیر کھائی ہے = اصطلاح میں خلاف بھنگ کو کہتے ہیں۔

۱۱ - اِن کے نقشوں میں نہ آجانا = اِن کے فریب میں نہ آجانا -

۱۲ - ایسی باتیں سُنکر کلیجہ منہ کو آتا ہے = ایسی باتوں سے جی گھبراتا ہے - دِل مضطرب ہوتا ہے -

۱۳ - جبتک آپ کولھو کے بیل نہ بنینگے (کولھو کا بیل - نہایت محنتی - آپ کی ترقی تعلیم کا حال معلوم) جفاکش کل فقرہ کا مطلب ظاہر ہے۔

۱۴ - ناحق نظروں سے نہ گرایئے = بے وجہ ذلیل نہ کیجئے -

۱۵ - آپ بھی اُن سے لوہا مان گئے = آپ بھی اُن سے قائل (مات) ہو گئے

۱۶ - پاؤں سوسو من کے ہو گئے - پاؤں بالکل تھک گئے - چلنے سے بیکار ہو گئے -

۱۷ - اب تو حشمت کی جھڑی لگ رہی ہے = اب تو ہر قسم کا جاہ و جلال حاصل ہے (حشمت کی جھڑی) کثرت دولت سے مراد ہے -

۱۸ - بائیں ہاتھ کا کام - نہایت حقیر کام - آسان کام - ادنیٰ کام -

۱۹ - کیوں باہم چھُری کٹاری ہوتے ہو = چھُری کٹاری ہونا - جھگڑا کرنا باہم لڑائی کرنا -

۲۰ - خوابِ خرگوش = غفلت سُستی - بے پروائی -

۲۱ - ہینگ لگے نہ پھٹکری = مُفت - بے مشقت کام بنجاوے -

۲۲ - دِل باغ باغ ہونا = دِل خوش ہونا مگن ہونا -

۲۳ - آلۂ تکلم = (زبان) جیب -

۲۴- ڈنکے کی چوٹ = ظاہرا بے دھڑک - کھلم کھلا۔
۲۵- بالائے طاق رکھنا = کسی چیز کا چھوڑ دینا - فراموش کرنا۔
۲۶- انکی باتوں سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں = ان کی باتوں سے خوف معلوم ہوتا ہے ۔
۲۷- وہ تو قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں = قریب المرگ ہیں - مجازاً عمر رسیدہ آدمی -
۲۸- اُن کے مقام میں اپنا کوچ بول جائیگا = اُن کے ٹھہرنے میں اپنا تو پول نکل جائیگا - کوچ و مقام متناسب لفظ ہیں -
۲۹- بے پر کی اُڑانا = بے تکی - جھوٹی - غیر معتبر خبر مشہور کرنا -
۳۰- آپ کا کوشش کیا کہتا ہے = کوشش (قوت ایمان)۔
۳۱- عقل سے معذور = بے عقل - دیوانہ -
۳۲- قاضی جی کیوں دُبلے شہر کا اندیشہ = خواہ مخواہ دخل دینے والے اور بلا تعلق بات بنانے والے کی نسبت بولتے ہیں -
۳۳- گھر کی پھٹکی باسی ساگ = نادار شیخی باز کی نسبت بولتے ہیں -
۳۴- بال بال گج موتی پروئے ہیں = گج موتی - نایاب موتی - وہ موتی جو ہاتھی کے مستک سے نکلتا ہے - نہایت بناؤ سنگار کرنا -
۳۵- مکھیاں بھنک رہی ہیں = ناقص اور گندی چیز کی نسبت بولتے ہیں -
۳۶- کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے = دوسرے کے نقصان میں خوش ہونے والے شخص کی نسبت بولتے ہیں --
۳۷- مُنہ میں پانی بھر آنا = خواہش یا لالچ پیدا ہونا -

۳۸ - جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی = دانستہ برا کام نہیں کیا جاتا۔

۳۹ - شیخی کرکری ہو جانا = عزت پر دھبا لگنا۔ مشیخت میں فرق آنا۔

۴۰ - ایک تو کریلا۔ دوسرے نیم چڑھا۔ اوّل تو خود برے دوسرے صحبت بھی بری ملی مراد بہت بد آدمی۔

۴۱ - کیوں بت بنے بیٹھے ہو = چپ چاپ کیوں بیٹھے ہو۔

۴۲ - پانی پانی ہونا = شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔

۴۳ - سانچ کو آنچ نہیں = سچ بولنے میں ہرگز نقصان نہیں ہے۔

۴۴ - تواضع سمرقندی نہ فرمائیے = ظاہرداری نہ کیجئے۔

۴۵ - یہ اُس کے پاسنگ بھی نہیں ہیں = یہ اُن کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہیچ ہیں۔

۴۶ - تو ڈال ڈال تو میں پات پات = ایک سے بڑھکر دوسرا عیار ہوا اُس وقت یہ فقرہ بولتے ہیں۔

۴۷ - تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو = ہر کام میں تامل کرنا لازم ہے۔ ہر کام کے نیک و بد نتیجہ پر غور کرنا مناسب ہے۔

۴۸ - آپ کاج مہا کاج = اپنا کام اپنے ہی کرنے سے اچھا ہوتا ہے۔

۴۹ - آدمی ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے۔ آدمی کچھ کھو کر نقصان اُٹھا کر تجربہ کار ہوتا ہے۔

۵۰ - دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھے = دیکھئے کیا ظہور میں آتا ہے۔

۵۱ - اونچی دوکان پھیکا پکوان = جیسا نام ہو ویسا کام نہ ہو اُس وقت یہ ضرب المثل بولتے ہیں۔

۵۲ - باسی بچے نہ کُتا کھائے = جو کمایا سو کھایا۔ پیچھے کو نہ چھوڑنا۔
یہ ضرب المثل ہے۔
۵۳ - بنی کے سب یار ہیں جب آدمی کا نصیبہ یاور ہوتا ہے تو سب دوست بناتے ہیں۔
۵۴ - بونچا سب سے اونچا = کمینہ اپنے کو بہت بڑا جانتا ہے۔
۵۵ - اَب تو ہکلے کا سا بل نکل گیا = اب تو بالکل شرارت نکل گئی شوخی جاتی رہی۔
۵۶ - تھوتا چنا باجے گھنا = کمینہ بہت نمائش کیا کرتا ہے۔ کمزور منہ زور ہوتا ہے۔
۵۷ - جُگ ٹوٹا نرد ماری گئی = ناتفاقی شکست کا باعث ہوتی ہے۔
۵۸ - جو گرجتا ہے وہ برستا نہیں = شیخی باز سے کچھ ہو نہیں سکتا۔
۵۹ - سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے = بلا نقصان مطلب حاصل ہونا۔
۶۰ - سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں = فریب ہمیشہ نہیں چلتا۔ دھوکے سے ہمیشہ کام نہیں نکلتا۔ ضرب المثل ہے۔
۶۱ - شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ گناہ کا سامان ہر جگہ موجود ہے۔
۶۲ - ذرا عقل کے ناخن لو ڈالو = ذرا عقل کو درست کر کے باتیں کرو۔ سوچ سمجھ کر کہو۔
۶۳ - اندنوں قمر در عقرب ہے۔ ان دنوں ستارہ نحوست میں ہے۔ بد بد اقبالی کے آثار نظر آتے ہیں۔
۶۴ - کیوں کانس پر تیرتے ہو۔ کانس پر تیرنا۔ اُلجھاؤ کی باتیں بنانا۔ فضول باتیں بنانا۔
۶۵ - گنوار گوں کا یار = گنوار خود غرض ہوتا ہے۔

۶۶ - لابھ نہیں بن ہر کے = پرمیشور کی یاد بغیر سب باتیں غیر مفید اور فضول ہیں۔

۶۷ - لینا ایک نہ دینا دو - مفت کسی علت میں پھنس جانا کسی سے تعلق نہ رکھنا

۶۸ - مرتا کیا نہ کرتا = جب جان پر آبنتی ہے تو سب کچھ کرنا پڑتا ہے -

۶۹ - مول سے بیاج پیارا ہے = سود خوروں کو سود بڑا عزیز ہوتا ہے۔ بیٹے سے پوتا عزیز ہوتا ہے۔

۷۰ - ناؤ میں خاک اڑانا = ناممکن بات کرنا فضول کام کرنا۔

۷۱ - کماؤ آئے ڈرتا نکھٹو آئے لڑتا = جو کسی لایق نہیں ہوتے وہی بڑے بدمعاش جھگڑالو ہوتے ہیں - لائق اور نالایق کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ ضرب المثل ہے -

۷۲ - ناؤ خشکی پر نہیں چلتی = بغیر داد و دہش ناموری نہیں ہوتی۔

۷۳ - اس سے کون لگا کھا سکتا ہے = اس کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔

۷۴ - روزی کے لالے پڑ جانا = لالے پڑنا مشکل پڑنا - دستیاب نہ ہونا۔

۷۵ - خمیازہ کھینچنا = شرمندہ ہونا پشیماں ہونا - رنج اٹھانا - ذلیل ہونا۔

۷۶ - ستیاناسی زمانہ - ناقص زمانہ - خراب زمانہ - بہت برا زمانہ -

۷۷ - لاکھوں کے سر پر پانی پھر گیا = پانی پھرنا - برباد ہونا - تباہ ہونا - ضایع ہونا -

۷۸ - اپنے منہ سے آپ میاں مٹھو بنتے ہو = اپنی آپ تعریف کرتے ہو شیخی مارتے ہو -

۷۹ - ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں = بیکار خالی بیٹھے ہیں -

۸۰ - کالی کوسوں = بہت دور -
۸۱ - سر کی سُدھ نہ پاؤں کی بُدھ = خرابی اور پریشانی کی حالت -
۸۲ - مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہے = لاغر کو تھوڑی تکلیف بہت ہے۔ اور مفلس کو تھوڑا سا نقصان بہت ہے -
۸۳ - وہی دن کاٹے دنیا پر جے مانگے کسی مصیبت زدہ سے مدد چاہنا -
۸۴ - آگ کہنے سے منہ نہیں جلتا = بری چیز کا اثر صرف کہنے ہی سے نہیں ہوتا -
۸۵ - آیا تجھے تو ہر کوئی پوچھے = خودی کو چھوڑ کر پیشور کو یاد کرنا چاہیے -
۸۶ - ایک پنتھ دو کاج = اس کے بجائے فارسی میں یک کرشمہ دو کار بولا جاتا ہے یعنی ظاہر ہیں -
۸۷ - آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ - اصل کے خلاف تعریف کرنا
۸۸ - چراغ تلے اندھیرا = اوروں کو فائدہ پہنچانا آپ محروم رہنا -
۸۹ - دم سے آدم ہے = آدمی کی زندگی دم پر منحصر ہے -
۹۰ - سیوا کرے تو میوا پاوے - خدمت کا نیک نتیجہ ضرور ملتا ہے -
۹۱ - سر منڈاتے ہی اولے پڑے = کسی کام کے شروع کرتے ہی مصیبت میں پھنس جانا -
۹۲ - ہنس مکھ = خندہ پیشانی - یہ کسی موصوف کی صفت واقع ہوتی ہے -
۹۳ - مان نہ مان میں تیرا مہمان - خواہ مخواہ کسی کے سر ہونا -
۹۴ - گنگا گئے منڈائے سدھ = یہ مثل ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں سے آدمی بے نقصان اٹھائے نہ آئے -

۹۵ - داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے = ایک شخص خیرات کرے اور دوسرا دیکھ کر جلے - ایسے موقع پر بولتے ہیں -

۹۶ - پھول پڑنا = چراغ سے شعلے گرنا جسکو علامت خوشی سمجھتے ہیں -

۹۷ - پیٹ کا ہلکا ہونا = بات کا نہ پچنا - رازدار نہ ہونا - پیٹ میں گرانی نہ رہنا -

۹۸ - وہ تو شاخ زعفران ہے - شاخ زعفران - انوکھا - مغرور - کمیاب -

۹۹ - شتر غمزہ نہ فرمائیے = بیجا ناز نہ کیجئے - بیجا محبت نہ فرمائیے -

۱۰۰ - میٹھی چھری - فریبی - دشمن دوست نما - دغاباز -

۱۰۱ - کان کھول دینا = خبردار کر دینا - ہوشیار کر دینا - جتا دینا -

۱۰۲ - پھول سونگھ کر رہنا = کچھ نہ کھانا - بالکل نہ کھانا -

۱۰۳ - پیٹ پانی ہوتا = گھبرا جانا - ڈرنا - بدہضمی ہونا - سٹ پٹا جانا -

۱۰۴ - کان کاٹنا = سبقت لیجانا - نہایت چالاکی دکھانا -

۱۰۵ - کانوں پر ہاتھ دھرنا = انکار کرنا - مکرنا - بالکل نہ سننا -

۱۰۶ - کان ہونا = نصیحت ہونا - اطلاع ہونا - خیال ہونا - تجربہ ہونا -

۱۰۷ - کان نہ کرنا = توجہ نہ کرنا - نہ سننا - عزت نہ کرنا -

۱۰۸ - لاٹھی مارے سے پانی جدا نہیں ہوتا = کسی کے بہکائے سکھائے سے دو قریبی رشتہ داروں یا دوستوں میں تفرقہ نہیں پڑتا -

۱۰۹ - نرا مٹی کا مادھو ہے = بالکل بے وقوف ہے - احمق ہے -

۱۱۰ - منگلا مکھی = ارباب نشاط - بھانڈ - ڈوم - طوائف -

۱۱۱ - لینے کے دینے پڑنا = آفت میں پڑنا - مشکل میں پڑنا - خرابی میں گرفتار ہونا -

۱۱۲ - اُتار چڑھاؤ کی باتیں چھوڑ دو = مکر و فریب کی باتیں چھوڑ دو -
۱۱۳ - دل لگانا دل لگی نہیں ہے = محبت کرنا آسان کام نہیں ہے
عشق بازی سہل نہیں ہے -
۱۱۴ - آن کے آنے پر نہ جانا بڑے خودغرض ہیں = اس فقرہ میں
آنا جانا متناسب لفظ ہیں - مطلب صاف ہے -
۱۱۵ - یہ کیا گُل کھِلا کہ چمن میں کوئی گُل نہ کھِلا = یہ کیا غضب ہوا کہ
چمن میں کوئی پھول نہیں کھِلا - گُل کھلنا ذومعنی ہے -
۱۱۶ - غالباً مومن کا کلام ذوق شوق سے دیکھتے ہونگے = مومن کا
کلام ضرور طیب خاطر سے دیکھتے ہونگے - ذوق شوق متناسب لفظ ہیں
۱۱۷ - انکی خوبی کلام میں کسی کو کلام نہیں = اول کلام بمعنی سخن - دوم
کلام مجازاً بمعنی اعتراض - مطلب ظاہر ہے -
۱۱۸ - پہلے وہ سودا کے دیوانے تھے اب میر پر مرتے ہیں - سودا -
دیوانہ - میر - مرتے - متناسب الفاظ ہیں مطلب ظاہر ہے -
۱۱۹ - اگر مینھ نہ برستا تو کھیتوں پر پانی پھر گیا ہوتا - اگر مینھ نہ برستا تو
تمام کھیت تباہ ہو جاتے -
۱۲۰ - تمھارا پاس نہ ہوتا تو یہ کام اُن سے کیا دور تھا - اگر تمھارا
لحاظ نہ ہوتا تو وہ کبھی نہ چوکتے -
۱۲۱ - تمھارے کہنے سے باہر نہ تھے تو کیوں جامہ سے باہر ہو گئے =
جامہ سے باہر ہونا - خفا ہونا - غصے ہونا - مطلب صاف ہے -
۱۲۲ - وہ بھڑک اُٹھے تھے مگر لوگوں کے چھینٹوں سے ٹھنڈے ہو گئے =

وہ خفا تو ہو گئے تھے مگر آدمیوں کے سمجھانے سے مان گئے۔ یا دھیمے پڑ گئے۔

۱۲۳۔ ایسے صدمے اٹھائے کہ جی بیٹھ گیا۔ ایسی مصیبت سہی کہ دل مایوس ہو گیا۔

۱۲۴۔ خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا۔ طوطی بولنا۔ نام ہونا۔ شہرت ہونا۔

۱۲۵۔ اگر قلم کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ قلم کر دئے جائینگے = اگر قلم کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ کاٹ دئے جائینگے۔

۱۲۶۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات = ہونہار بچے کے پہلے ہی آثار معلوم ہو جاتے ہیں۔

۱۲۷۔ دو چار دن سے سردی گرمی دکھلانے لگی۔ دو چار دن سے زیادہ سردی پڑنے لگی ہے۔

۱۲۸۔ چالیس سیری باتیں کہا کرو = درست اور ٹھیک بات کیا کرو۔

۱۲۹۔ وہ تو چکنا گھڑا ہے = وہ بڑا ہی بے حیا ہے۔

۱۳۰۔ چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات = اقبال و عیش کے دن چند ہی روز رہتے ہیں پھر مفلسی کے دن آجاتے ہیں۔

۱۳۱۔ چھوٹا منہ بڑی بات = بڑھ کر بات کہنا اپنے حوصلے سے زیادہ شیخی مارنا۔

۱۳۲۔ ڈھب پر چڑھنا = قابو میں آنا بس میں آنا۔

۱۳۳۔ رفو چکر ہونا = دور ہونا۔ چلے جانا۔ علیحدہ ہونا۔

۱۳۴۔ ڈینگ مارنا = شیخی مارنا۔ خود سرائی کرنا۔

۱۳۵۔ ہم چشموں سے کنارہ کرنا ڈوبنا ہے ہمجولیوں سے میل ملاپ

نہ رکھنا خراب کرتا ہے۔ چشموں۔ کنارہ۔ ڈبونا۔ متناسب لفظ ہیں۔

۱۳۶۔ آموں کی مٹھاس سے دانت کھٹے ہوگئے = شیریں آم چوستے چوستے جی بھر گیا۔

۱۳۷۔ جیتے جی چار کے کندھوں پر سوار ہیں = جیتے جی مُردے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ مردہ چار کے کندھے پر جاتا ہے۔ نہایت کاہل ہیں۔

۱۳۸۔ پرسوں پرسوں[۱] چلتے پرسوں اچھا نہ تھا = پرسوں کے روز پرسوں چلتے پر شگون اچھا نہ تھا۔

۱۳۹۔ چھلّے کا گُل۔ چھلّے پہننے سے جو اُنگلی میں نشان ہو جاتا ہے۔

۱۴۰۔ پانی میں روغن ڈالنا = شگون دیکھنا۔ فال دیکھنا۔ سون بچارنا۔

۱۴۱۔ اٹھکھیلیاں کرنا = چال بازی کرنا۔ تمسخر کرنا۔ ناز کرنا۔

۱۴۲۔ باچھیں کھل جانا = خوش ہونا۔ مگن ہونا۔

۱۴۳۔ حساب جَو جَو بخشش سَو سَو = معاملہ میں کوڑی کوڑی کا حساب چاہیئے۔

۱۴۴۔ نو نقد نہ تیرہ اُدھار = تھوڑا نقد بہت اُدھار سے بہتر ہے۔

۱۴۵۔ بِسوے بِسوے جیت ہے = ضرور ہی جیت ہے۔ غالباً جیت ہے۔

۱۴۶۔ چاند کو گہن لگنا = حسن میں زوال آنا خوبصورتی میں فرق آنا۔

۱۴۷۔ وہ بگلا بھگت ہے = وہ مکّار ہے۔ پاکھنڈی ہے۔

۱۴۸۔ آنکھوں میں لہو اُترنا = نہایت خفا و غصہ ہونا۔

۱۴۹۔ آندھی کے آم سستی چیز فروخت ہونے کے وقت کہا کرتے ہیں۔

---

[۱] فرید آباد کے قریب پہاڑ میں بجانب غرب ایک میلہ ہوتا ہے اُس کو پرسون کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ وہاں پر مہاراج پاراشر رشی نے تپ کیا تھا۔ (مولف)

۱۵۰ - آدمی پانی کا بلبلا ہے = آدمی کی ہستی ناپائدار ہے -
۱۵۱ - آجکل روزگار عنقا ہے = آجکل روزگار ملنا نہایت مشکل ہے -
۱۵۲ - جیتے جی جہنم میں = نہایت مصیبت میں ہونا - بڑی بھاری بپتا بھوگنا -
۱۵۳ - جان ہے تو جہان ہے = زندگی ہی سے دنیا اچھی معلوم ہوتی ہے -
۱۵۴ - وہ عقل سے بے بہرہ ہے = وہ بے عقل ہے - جاہل ہے -
۱۵۵ - آئینہ خانہ میں ہو آؤ = ذرا اپنی اصلیت کو دیکھو اپنے عیبوں پر غور کرو -
۱۵۶ - پکڑو مت جانے دو = یہ فقرہ ذو معنی ہے - اول پکڑو - مت جانے دو -
دوسرے مت پکڑو جانے دو -
۱۵۷ - ہم کس گنتی میں ہیں = ہم کس لائق ہیں - ہیچ ہیں - بے وقعت ہیں -
۱۵۸ - وہ آقا کی ناک کا کیڑا ہے = وہ آقا کا پسند خاطر ہے - دل چلا ملازم ہے -
۱۵۹ - نیا نوکر شیر مارتا ہے = نیا نوکر خوب بہادری دکھایا کرتا ہے -
۱۶۰ - آسمانی گولا پڑنا = مصیبت نازل ہونا - بجلی و برف پڑنا -
۱۶۱ - ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے = ہم جنس کو ہم جنس پہچانتا ہے -
۱۶۲ - دانت پیسنا = غصہ ہونا - جھنجھلانا -
۱۶۳ - کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی = بے اصل بات کو کچھ قیام نہیں
ہوتا - فریب ہمیشہ نہیں چل سکتا -
۱۶۴ - غریب کی جورو سب کی بھابی = غریب پر سب کا بس چلتا ہے -
ہر ایک کو غریب کے برا بھلا کہنے کی جرأت ہوتی ہے -
۱۶۵ - آج مرے کل دوسرا دن = مرے پر زمانہ یوں ہی گزر جاتا ہے -
۱۶۶ - آپ مرے جگ پرلو = آپ مرے گویا سارا جہان مرا - اپنی موت ہی

قیامت ہے۔

۱۶۷۔ سینگ کٹا کے بچھڑوں میں ملنا = بڑے عمر کے آدمی کا بچوں میں شریک ہونا۔ فریب دینا۔

۱۶۸۔ بوئے پیڑ ببول کے آم کہاں سے کھائے = بدی کر کے نیکی کی اُمید نہیں رکھنی چاہیئے۔ بُرائی کا پھل نیک نہیں ملتا۔ بدکام کا انجام بھی بد ہوتا ہے۔

۱۶۹۔ عش عش کرنا = تعجب کرنا۔ آفریں کرنا۔ سراہنا۔

۱۷۰۔ ہم خرما وہم ثواب = اِس کے بجائے ہندی میں "ایک پنتھ دو کاج" بولتے ہیں۔ مطلب ظاہر ہے۔

۱۷۱۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے = کنگن کے آگے آرسی کی ضرورت نہیں۔ ظاہری بات کا جتانا چنداں ضرور نہیں۔

۱۷۲۔ کیوں روغن قاز ملتے ہو؟ کیوں چکنی چپڑی باتیں بناتے ہو۔ کیوں خوشامد کرتے ہو۔

۱۷۳۔ غم غلط کرنا۔ غم بھلانا۔ تسکین دینا۔

۱۷۴۔ آٹھوں گانٹھ کمیت ہے = تجربہ کار۔ چالاک۔ اور چالباز آدمی کی نسبت یہ فقرہ بولتے ہیں۔

۱۷۵۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ کثرت گریہ وزاری کے جتانے کے موقع پر یہ فقرہ بولتے ہیں۔

۱۷۶۔ ڈھارس دینا۔ تسلی دینا۔ دلاسا دینا۔

۱۷۷۔ نہیں معلوم پھر کس راجہ کا راج ہے = ہمیشہ حالت زمانہ یکساں

نہیں رہتی۔

۱۷۸۔ مت کے متوالے۔ مذہبی جھگڑوں میں پھنسنے والے اشخاص لکیر کے فقیر۔

۱۷۹۔ انکا چاہِ زنخداں کنوئیں جھکائیگا۔ ان کی محبت آپ کو خراب کریگی چاہ و کنوئیں متناسب لفظ ہیں۔

۱۸۰۔ بیڑا اٹھانا۔ کسی کام کے پورا کرنے کا وعدہ کرنا۔

۱۸۱۔ وہاں انکی دال نہیں گلتی۔ دال گلنا۔ گذر ہونا۔ دخل ہونا۔ قابو پانا۔

۱۸۲۔ منہ پر ہوائیاں اڑنا = چہرہ فق ہونا۔ رنج و ملال اور خوف و ہراس کی علامت ظاہر ہونا۔

۱۸۳۔ کیا تم نے کھڑے پیر کا روزہ رکھا ہے۔ جب کوئی آدمی عرصے تک کھڑا رہے تو مستورات طنزاً یہ فقرہ بولا کرتی ہیں۔

۱۸۴۔ گھر سے کھوئیں تو آنکھیں ہوئیں = کچھ کھو کر ہی آدمی تجربہ کار ہوتا ہے۔

۱۸۵۔ سب ایک آٹے کے برتن ہیں = سب کی ایک ہی اصل ہے۔ سب ہم خیال ہیں۔

۱۸۶۔ جا کارن مونڈ منڈایا سوہی دکھ آگے آیا = جس مصیبت سے بھاگتے تھے وہی سامنے آئی۔

۱۸۷۔ آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہے = انسان سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ انسان کچی بات کہہ دیتا ہے۔

۱۸۸۔ آپ اپنے حق میں کانٹے بوتے ہیں = کانٹے بونا۔ ضرر پہنچانا نقصان کرنا معنی ظاہر ہیں۔

۱۸۹- آئیے آئیے آج کدھر سے چاند نکلا = جب مدت کے بعد کسی دوست یا پیارے سے ملاقات ہوتی ہے اُس وقت یہ فقرہ بولتے ہیں۔

۱۹۰- آدمی پیٹ کا ہلکا اچھا نہیں = جو آدمی رازدار نہ ہو وہ اچھا نہیں۔

۱۹۱- اندھوں میں کانا سردار = جاہلوں میں کچھ جاننے والا بھی اچھا سمجھا جاتا ہے۔

۱۹۲- اونٹ مرا کپڑے کے سر = نقصان کا بوجھ اصل سرمایہ پر پڑتا ہے۔

۱۱۳- انکی ترکی بھی تمام ہوگئی = اِن کی شہرت بھی جاتی رہی یا ختم ہوگئی

۱۹۴- اکبر کے وقت میں مسلمان گھی کھچڑی تھے - گھی کھچڑی ہونا - کامل اتفاق ہونا - پورا میل ملاپ ہونا - اس فقرہ میں شاہنشاہ اکبر کی تعریف ہے۔

۱۹۵- اب انگریزوں کے وقت میں شیر و شکر سمجھئے = شیر و شکر اعلیٰ درجہ کا اتفاق - گورنمنٹ انگلشیہ کی توصیف ہے۔

۱۹۶- اس میں ایک متنازعہ فیہ سوال پیدا ہوتا ہے = اس میں ایک جھگڑے طلب بحث پائی جاتی ہے۔

۱۹۷- غیر منتج اور خلاف واقعہ بحث نہ کیجئے = بے فائدہ اصل مطلب کے خلاف بحث نہ کیجئے۔

۱۹۸- گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں = وقت کی ضرور قدر کرنا چاہیئے۔

۱۹۹- ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہیں = دو مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں

۲۰۰- آپ تو ننانوے کے پھیر میں پڑ گئے = آپ تو طمع میں پھنس گئے - کنجوس بن گئے۔

۲۰۱- ہاتھی کے کھوج میں سب کا کھوج = اعلیٰ کے پیچھے ادنیٰ کا گزارہ بھی ہو سکتا ہے۔

۲۰۲- کیوں ڈانواں ڈول پھرتے ہو = ڈانواں ڈول- حیران- پریشان ہکا بکا- بے قیام-

۲۰۳- بکائی بھتی کھیر پر ہو گیا دلیا = منشا کے خلاف کام ہونا-

۲۰۴- میں کے گلے پر چھری = خودی میں آدمی مارا جاتا ہے-

۲۰۵- آپ تقریر میں تکرار نہ کیا کیجئے = آپ ایک بات کو بار بار نہ کہا کیجئے-

۲۰۶- بھُس میں ٹیپی دے جمالو دور کھڑی = یہ فقرہ فتنہ انگیز آدمی کی نسبت بولا جاتا ہے-

۲۰۷- دم کا دمامہ ہے = آدمی کی زندگی سانس کی آمدورفت پر منحصر ہے-

۲۰۸- ڈرا سو مرا = معنی ظاہر ہیں-

۲۰۹- پتھر میں جونک نہیں لگتی = سنگدل آدمی پر نصیحت اثر نہیں کر سکتی-

۲۱۰- آپ نے یہ خبر سارے میں پھونک دی = آپ نے یہ خبر سارے میں مشہور کر دی-

۲۱۱- پھول آئے ہیں تو پھل بھی آوے ہی گا = ایام حیض کے بعد عورتیں بن اولاد والی عورت کی تسلی کے واسطے کہا کرتی ہیں-

۲۱۲- رُت بسنت جاڑے کا اَنت = موسم بسنت کے بعد اکثر جاڑا جاتا رہتا ہے-

۲۱۳- بازار کی گالی کسکی جو بھر کر دیکھے اُسکی- جو کسی الزام یا طعن کا جواب دیگا وہ اُسی پر پڑیگا-

۲۱۴- حاتم کی گور پر لات مارنا = سخاوت کا دعویٰ کرنا۔ اعلیٰ درجہ کا سخی بننا۔

۲۱۵- خدمت سے عظمت ہے = خدمت ہی سے عزت ملتی ہے

۲۱۶- خوشامد میں آمد ہے = خوشامد سے مطلب نکل آتا ہے۔

۲۱۷- خلقت مُردہ پسند ہے - آدمی کی بُرائی بھلائی اور قدر مرنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

۲۱۸- دانہ دانہ پر مہر ہے = ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اُسکے مقدر میں ہے۔

۲۱۹- ایسے پر تین حرف = تین حروف مراد لعن (لعنت)

۲۲۰- نوکری میں سرکاڑی پیر پہیہ کرنا پڑتا ہے = نوکری کرنا بڑا مشکل کام ہے۔

۲۲۱- آپ تو بڑے آندھی ہیں = آپ بڑے تیز و طرّار ہیں۔

۲۲۲- کمّل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا = فقیری کمّل اوڑھنے پر منحصر نہیں ہے۔

۲۲۳- آنکھوں اوٹ دل میں کھوٹ = علیحدہ ہونے سے ضرور آدمی کے دل میں فرق آجاتا ہے۔ آنکھوں دیکھے کی محبت ہے۔

۲۲۴- گُل چھرّے اُڑانا = چین اُڑانا۔ مزے اُڑانا۔

۲۲۵- کن انکھیوں سے دیکھنا۔ اشاروں سے دیکھنا پوشیدہ طور پر دیکھنا۔

۲۲۶- چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے = ایک سے دوسرے کو فیض پہنچتا ہے۔

۲۲۷- بھائی کیسے یوسف کے بھائی ہیں؟ = یوسف کے بھائی

مراد نہایت دشمن - کینہ ور -

۲۲۸ - نیب نہ میٹھا ہوئے سینچ گڑ گھی سے = بد اصل کو نصیحت ہرگز اثر نہیں کرتی -

۲۲۹ - کھانا بنانا آگ میں باغ لگانا ہے = کھانا پکانا بہت مشکل کام ہے -

۲۳۰ - تیلی کا بیل = نہایت محنتی آدمی جفاکش آدمی -

۲۳۱ - ایسے ادب پر پھٹکی پڑے = ایسے ادب پر لعنت (پھٹکار) پڑے -

۲۳۲ - جھوٹے پر آسمان ٹوٹ پڑے = جھوٹ بولنے والا غارت ہو - اس پر آفت آئے -

۲۳۳ - ذرا مطالب کو ذہن میں ترتیب دے لیجئے پھر کہئے = ذرا مطلب سوچ لیجئے اور پھر کہئے -

۲۳۴ - آپ تو واقعات کی مخالفت کرتے ہیں = مطلب ظاہر ہے -

۲۳۵ - ایک رنگ ہزار ڈھنگ = ایک خوبصورتی ہزار زیبائشوں کے برابر ہے

۲۳۶ - اب کیوں سر دھنتے ہو = اب کیوں رنج کرتے ہو - بے قرار ہوتے ہو -

۲۳۷ - یہ خرمستیاں پیٹ بھرے کی ہیں = خرمستی - اترانا گھمنڈ کرنا - معنی صاف ہیں -

۲۳۸ - کیوں بغلیں جھانکتے ہو = کیوں حواس باختہ ہوتے ہو - شرمندہ ہوتے ہو -

۲۳۹ - چراغ عقل کو گل نہ کرو = عقل سے کام لو - بے عقل نہ بنو -

۲۴۰ - دیکھنا اس میں بصیرت کا فقدان بصارت کا نقصان ہے =

اس میں دانش اور بینش دونوں کا نقصان ہے ۔

۲۴۱ - اس کے چھل بل تو دیکھو = اس کے ناز و کرشمے رٹیپ ٹاپ تو دیکھو۔

۲۴۲ - آفتاب اس کی تابش حسن سے پگھلا جاتا ہے - اس کے حسن سے آفتاب بھی غیرت کھاتا ہے ۔

۲۴۳ - آٹا میں پڑے تو پرماتما کی سوجھے = خدا بھی پیٹ بھرے پر یاد آتا ہے روزی سے فراغت ہو تو عبادت بھی ہوتی ہے ۔

۲۴۴ - رسیا کو بصیبت ہوا ہے = شوقین کو کوئی مشکل نہیں روک سکتی ۔

۲۴۵ - ان دنوں آپ کے سر پر سنیچر سوار ہے = ان دنوں آپ مصیبت میں گرفتار ہیں ۔

۲۴۶ - آپ ہی میاں مانگتے باہر کھڑے درویش = شیخی باز کی نسبت یہ فقرہ استعمال کیا جاتا ہے ۔

۲۴۷ - لکیر پر فقیر ہیں = پرانی رسموں کو مانتے ہیں - اپنی عقل کو کام میں نہیں لاتے ۔

۲۴۸ - جیسے کنتھا گھر رہے ویسے گئے بدیس = نکمے آدمی کا گھر رہنا اور باہر جانا برابر ہے ۔

۲۴۹ - رانڈ کا سانڈ مشہور ہے = بیوہ کا بچہ اکثر بدچلن اور خود سر ہوتا ہے ۔

۲۵۰ - نرا بودم بے دال ہے = بودم بے دال (بوم) مراد احمق ۔

۲۵۱ - اب لاگ گئے جانے آلٹے بانس بریلی = جب کسی چیز کی کساد بازاری ہو اس وقت یہ فقرہ بولتے ہیں بریلی میں بانس بہت ہوتے ہیں

۲۵۲۔ ہاں لابھ جیون مرن جس اپجس پربھو ہاتھ۔ نقصان۔ نفع۔ زندگی۔ موت۔ بھلائی برائی پرمیشور کے اختیار میں ہے۔

۲۵۳۔ خاک ڈالے سے چاند نہیں چھپتا = حاسد کے حسد سے مقبل کے اقبال عزت منزلت میں فرق نہیں آسکتا۔

۲۵۴۔ خواب خرگوش سے بیدار ہو جئے = خواب غفلت کو چھوڑ دیجئے۔

۲۵۵۔ بھیگی بلی بتانا۔ بہانہ بتانا۔ حیلہ کرنا۔

۲۵۶۔ لُولُو ہے یا لولو ہے = اول لُولُو یعنی موتی۔ دوم لولو یعنی بیوقوف یعنی عقلمند ہے یا بیوقوف۔

۲۵۷۔ دَر دَر دُر دُر ہونا = دَر بدر ذلیل و خوار ہونا۔

۲۵۸۔ دِیئے کی روشنی محشر تلک ہے = مخیر کا نام قیامت تک قائم رہتا ہے

۲۵۹۔ ریل نے غلہ ریل پیل کردیا = ریل نے غلہ کی افراط کردی۔ موزوں فقرہ ہے۔

۲۶۰۔ مایا کے تین نام پرسی پرسا پرسرام = شہرت کا ذریعہ دولت ہے۔

۲۶۱۔ دیا مئے تم بن کون ہمارا = اے پرمیشور رحم کرنے والے آپ کے سوائے ہمارا کوئی مددگار نہیں۔

۲۶۲۔ اپنے فعلوں کو قانون قدرت کے خلاف نہ ہونے دو = اپنے کاموں کو خدا کے احکام کے برخلاف نہ ہونے دو۔

۲۶۳۔ گھر کی آدھی اور باہر کی ساری برابر ہے = گھر کے تھوڑے کو باہر کی زیادہ پر فوق ہے۔

۲۶۴۔ انگشت نما ہونا = مشہور ہونا۔ شہرت یافتہ ہونا

۲۶۵۔ باتوں میں آنا = دھوکے میں آنا۔ فریب میں آنا۔

۲۶۶- اٹکل پچو کہنا = اندازاً کہنا - بے سوچے سمجھے کہنا۔

۲۶۷- چھم چھم برسنا = پُرلطف بارش سے مراد ہے۔

۲۶۸- آپ کیوں جان کھاتے ہیں = آپ کیوں تکلیف دیتے ہیں کیوں مغز خالی کرتے ہیں۔

۲۶۹- مینھ بغیر ساری سیر[1] مٹی ہے = مینھ بغیر ساری سیر بے مزہ ہے۔

۲۷۰- کان پڑی آواز نہ سنائی دینا = بالکل نہ سنائی دینا - نہایت شور و غل سے مراد ہے۔

۲۷۱- آج مطلع صاف ہے = آج آسمان پر ابر نہیں ہے۔

۲۷۲- کرم ہین کھیتی کرے بیل مرے یا سوکھا پڑے = بدنصیب کو ہر کام میں نقصان ہوتا ہے

۲۷۳- پہلے تولو پھر منہ سے بولو = بات کو اوّل سوچ لو پھر کہو۔

۲۷۴- ناک کا بال ہونا = پسند خاطر ہونا - مزاج پر غالب ہونا۔

۲۷۵- انسان اور حیوان میں عقل ہی مابہ الامتیاز ہے = انسان اور حیوان میں عقل ہی کا فرق ہے۔

۲۷۶- دسوں انگلیاں - دسوں چراغ = صاحب سلیقہ - ہنرمند - سگھڑ (عورت) کی نسبت بولتے ہیں۔

۲۷۷- آدمی اَن کا کیڑا ہے = انسان کی زندگی اناج پر منحصر ہے۔

۲۷۸- بھول فطرت انسانی ہے - ابتدا ہی سے بھول آدمی کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

---

[1] دہلی سے ۵ میل کے فاصلہ پر مہرولی ایک مقام ہے وہاں پر پھول والوں کی سیر ہوتی ہے اور زیادہ تر اس کا لطف بارش پر منحصر ہے - ۱۲

۲۷۹- ہر وقت چھینکے پر نظر ہے = ہر وقت کھانے میں دھیان ہے۔ بہت کھانے والا۔

۲۸۰- نقل کو اصل کر دکھانا = نہایت شعبدہ باز اور ہنرمند دستکار کی نسبت یہ فقرہ بولتے ہیں۔

۲۸۱- چراغ میں بتی پڑی بہو بیاری تخت چڑھی = چراغ جلتے ہی سو جانے والی اور آرام طلب عورت کی نسبت بولتے ہیں۔

۲۸۲- کاٹھ کی ہانڈی ایک ہی دفعہ چڑھتی ہے = فریب و دھوکا بار بار نہیں چل سکتا۔

۲۸۳- کیوں ناک چنے چبواتے ہو = کیوں تنگ کرتے ہو۔

۲۸۴- یاروں کی مٹھی تو گرم کرو = مٹھی گرم کرنا۔ رشوت دینا۔

۲۸۵- بچوں کی نیند کو کوکیں گئی = بچوں کی نیند بالکل جاتی رہی۔ کوکو فرضی نام ہے

۲۸۶- و نیکھنا کلیجہ دھک دھک کرتا ہے = دل بے قرار معلوم ہوتا ہے۔

۲۸۷- کیوں پلپیٹ پاڑے پھرتے ہو = کیوں متفکر اور پریشان پھرتے ہو۔

۲۸۸- چلتے کیوں نہیں کیا پیر کیل دئے ہیں = کیل دینا۔ ایسا جادو یا افسوں کرنا جس سے آدمی چل نہ سکے۔

۲۸۹- وہ تو باتوں ہی کے دھنی ہیں = ان سے تو باتیں ہی باتیں بنانی آتی ہیں۔

۲۹۰- کیا آپ کے حصہ میں سارے جسم کے عوض زبان آگئی ہے = بڑے زبان دراز اور باتون کی نسبت یہ فقرہ بولتے ہیں۔

۲۹۱- یہ ڈھنگ کسی دن رنگ لائیگا - یہ چال چلن کسی دن بدنام کریگا۔

۲۹۲- ان کے کان پر جوں تک نہ چلی = ان پر بالکل اثر نہیں ہوا۔

۲۹۳- کاٹو تو لہو نہیں بدن میں = صدمہ شدید پہنچنا۔ خوف کے مارے خون سوکھ جانا۔

۲۹۴- ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا۔ ہکا بکا ہونا۔ متحیر ہونا۔

۲۹۵- آپ کو پاس کرانا جوئے شیر لانا ہے = آپ کو کامیاب کرانا نہایت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

۲۹۶- یہاں تک چھکے چھوٹے کہ چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ یہاں تک گھبرائے کہ سب کچھ بھول گئے۔

۲۹۷- ایسا قہقہہ پڑا کہ محفل پر کشت زعفران کا دھوکا ہوتا تھا = ایسا قہقہہ مچا کہ تمام محفل دنگ ہو گئی۔

۲۹۸- کیا موم کی ناک سمجھ لیا ہے = موم کی ناک۔ بالکل نرم۔ ذلیل کمزور۔

۲۹۹- اسکی خبر ہتھ کٹی سے لیجئے = پٹا بازی میں ہتھ کٹی ایک ورزش کا نام ہے۔

۳۰۰- رقعہ تہنیت مرقعہ ارژنگ ہے = مرقعہ ارژنگ رقعہ تہنیت کی صفت ہے معنی ظاہر ہیں۔

۳۰۱- یہ سنتے ہی سب کے کان کھڑے ہو گئے = یہ سنتے ہی سب چوکنے ہو گئے خبردار ہو گئے۔

۳۰۲- کل وہ بنا بنا تھا۔ آج یہ کوہ غم آ ٹوٹا = کل وہ دولہا تھا آج اس مصیبت میں گرفتار ہے۔

۳۰۳- گڑبڑ اچھی نہیں ہوتی = جھگڑا اور بے معنی بات اچھی نہیں ہوتی۔

۳۰۴- تو کس کھیت کی مولی ہے = کھیت کی مولی کسی کی تحقیر کے واسطے

بولا جاتا ہے۔

۳۰۵۔ دیس چوری پردیس بھیک = وطن کی چوری اور پردیس کی بھیک برابر ہے۔ یا یوں کہو کہ دیس کی چوری سے پردیس کی بھیک بہتر ہے۔

۳۰۶۔ ماروں گھونٹا پھوٹے آنکھ = بے تکی بات کہنا۔ ناموزوں کلام کرنا۔

۳۰۷۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے = گھر کا بھیدی باعث نقصان ہوتا ہے۔

۳۰۸۔ سات پانچ کی لاکڑی ایک جنے کا بوجھ = چند آدمیوں کی کوشش سے ایک آدمی کی مطلب برآری ہوسکتی ہے۔ لاکڑی دراصل لکڑی ہے۔

۳۰۹۔ وہ تو کورے بچھیا کے باوا ہیں = وہ تو بالکل بیل ہیں۔ مراد احمق۔

۳۱۰۔ بیل نہ کودا کودی گون = اہل عقل خاموش رہے اور احمق بول اٹھے۔ یہ مثل اُس وقت بولتے ہیں۔

۳۱۱۔ چڑھی ہلد ہوئی ہلد = لڑکیاں اکثر شادی ہوتے ہی جوان ہو جاتی ہیں۔

۳۱۲۔ دو حرفی کا استعمال اچھا نہیں = دو حرفی مے (شراب) سے مطلب یا مراد ہے۔

۳۱۳۔ لن ترانیاں جانے دیجئے آپ کی قلعی کھل گئی = شیخی نہ بگھاریئے آپ کی لیاقت معلوم ہو گئی۔

۳۱۴۔ اُنکی بات بات میں پھول جھڑتے ہیں = وہ نہایت ہی خوشگو اور شیریں گفتار ہیں۔

۳۱۵۔ ناحق چشمک زنی نہ کیجئے = ناحق طعنہ زنی نہ کیجئے۔

۳۱۶۔ کل توسن پر سوار تھے آج چار کے کندھے پر سوار ہیں = کل گھوڑے پر سوار تھے آج لاشہ جا رہا ہے۔

۳۱۷- صبح سے بچہ آج کئی بار زمین دیکھ چکا ہے خدا خیر کرے = صبح
سے بچہ کئی دفعہ دودھ ڈال چکا ہے۔ خدا راضی رکھے۔

۳۱۸- آپ کو آم کھانے سے کام پیڑ گننے سے کیا مطلب = آپ
مطلب برآری سے کام رکھئے بحث کرنے سے کیا فائدہ۔

۳۱۹- اندھیر نگری چوپٹ راج = نااہل و ظالم حاکم کی نسبت بولتے ہیں۔

۳۲۰- مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے = مار کے آگے ساری سرکشی
جاتی رہتی ہے۔

۳۲۱- آج کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے۔ گل کھلنا عجیب و غریب بات ہونا۔

۳۲۲- یہ دختِ رز کو منہ لگاتے ہیں انکو ہم منہ نہ لگائینگے = یہ شراب
پیتے ہیں ہم انکا اعتبار نہیں کرینگے۔

۳۲۳- آپ تو اس وقت ریشہ خطمی ہو گئے = آپ تو بہت ہی محظوظ
ہو گئے۔ بے موقع ہنس دئے۔

۳۲۴- معاف کیجئے تنکے نہ چنوائیے = معاف کیجئے اب زیادہ مصیبت
میں نہ پھنسائیے۔

۳۲۵- کیا آپ کی رگوں میں خون کی جگہ پارہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے =
یہ فقرہ اچپل و بے قیام اور ڈانواں ڈول آدمی کی نسبت بولا جاتا ہے۔

۳۲۶- آپ نے تو تعلیم کو برطرفی کا پروانہ دیدیا = آپ نے تو پڑھنا
بالکل ہی چھوڑ دیا۔

۳۲۷- اِن پر ذرا سا کالا دانہ جلا دیجئے = اِن کو دھونی دیدیجئے۔ نظر
بد کے واسطے ایسا کیا کرتے ہیں۔

۳۲۸ - رئیں نہیں رئیسہ ہیں خیر تو پوبارہ ہیں = رئیسہ - حاکم عورت - پوبارہ - چین اُڑانا - مزے کرنا -

۳۲۹ - یہ دُنیا گو آدمی کی کان ہے مگر آدمی عنقا ہے = اس دُنیا میں آدمی ہی آدمی ہیں مگر لائق آدمی ناپید ہے

۳۳۰ - کھرا آدمی کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے - کھرا آدمی سُرخ گندھک کی طرح کمیاب ہے

۳۳۱ - خفّت کے مارے وہ عرق عرق ہوگئے = شرم کے مارے وہ پسینوں میں نہا گئے -

۳۳۲ - شیطان کی آنت = نہایت طول طویل مضمون -

۳۳۳ - ہتھیلی پر سرسوں جمانا = عجیب وغریب کام کرنا - شعبدہ بازی کرنا -

۳۳۴ - دیکھنا ان کی بائیں آنکھ پھڑکتی ہے = بائیں آنکھ پھڑکنا - بعض آدمی بدشگونی کی علامت سمجھتے ہیں -

۳۳۵ - اب بے مروّتی کے طلسم کو توڑ دیجئے = اب بے مروتی کو چھوڑ دیجئے -

۳۳۶ - ضرورت اُمّ الایجاد ہے = ضرورت ہر بات سکھا دیتی ہے -

۳۳۷ - روشنی کا یہ عالم تھا کہ مہتاب جگنو نظر آتا تھا = معنی ظاہر ہیں - جگنو سے اکثر طلبا واقف ہونگے -

۳۳۸ - بچّہ کو ایسا مارا کہ زمین کا پیوند کر دیا = زمین کا پیوند کر دینا خاک میں ملا دینا - نہایت مارنا - مار ڈالنا -

۳۳۹ - شبنمی سے سارے کپڑوں پر اوس پڑ گئی = شبنمی ایک کپڑے کا نام ہے اوس پڑ جانا - مات وبیکار ہونا -

۳۴۰ - پیٹ بھرتے ہی پیٹ سے پاؤں نکالے = پیٹ بھرتے ہی شوخیاں کرنے لگے -

۳۴۱ - آپ تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں = آپ تو نہایت جلد باز ہیں -

۳۴۲ - کان کترنا = نہایت چالاکی دکھانا - سبقت لیجانا -

۳۴۳ - بڑوں کی بڑی بات = بزرگوں کے کلام سنجیدہ اور پسندیدہ ہوتے ہیں -

۳۴۴ - دولت سب کو اندھا کردیتی ہے = دولت پاکر انسان مغرور ہوجاتا ہے

۳۴۵ - علم پڑھنا خالہ جی کا گھر نہیں = علم پڑھنا آسان کام نہیں ہے -

۳۴۶ - بال کی کھال نکالنا = باریک باتیں نکالنا - موشگافی کرنا -

۳۴۷ - بیماری عشق لا دوا ہے = عشق لاعلاج مرض ہے -

۳۴۸ - آپ بھلے تو جگ بھلا = جو خود نیک ہے اُسکے نزدیک سارا زمانہ نیک ہے -

۳۴۹ - بڑے بول کا سر نیچا = مغرور ذلت اُٹھاتا ہے -

۳۵۰ - جیسے سوچیسنے = جو ہنستا ہے وہی پھنستا ہے -

۳۵۱ - یہی مینہ رہا تو ناک تک بھرے ہو جائینگے = اگر بارش کا یہی حال رہا تو گھاؤ ناک تک بھر کے ہوجاویںگے سخت مصیبت سے مراد ہے -

۳۵۲ - آپ کی صورت تو دیکھئے کیا مقطع ہے = بدصورت کی نسبت یہ فقرہ طنزاً کہا کرتے ہیں -

۳۵۳ - انسان مختلف الطبایع ہے مختلف الفطرت نہیں = انسان کی طبیعتیں مختلف ہیں - پیدائش میں تفاوت نہیں -

۳۵۴ - امتحان کے نام سے سارا نشہ ہرن ہوگیا = امتحان کا نام سُنکر سارا نشہ جاتا رہا -

۳۵۵۔ لاگ ہوئی جب لاج کہاں = محبت ہادم الحیا ہے۔

۳۵۶۔ گھر میں آئے جو ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہو = بیوی کے آتے ہی خاوند کی ساری سرکشی اور غرور نکل جاتا ہے۔ جو سے جورو مراد ہے۔

۳۵۷۔ آن میں آن جاتی ہے = دم بھر میں عزت جاتی رہتی ہے۔

۳۵۸۔ وہ اپنے دودماں کے چراغ ہیں = دودمان خاندان کو کہتے ہیں۔ معنی ظاہر ہیں۔

۳۵۹۔ لاچاری پربت سے بھاری = مصیبت ادنی بھی بہت ہوتی ہے لاچاری سخت بلا ہے۔

۳۶۰۔ یہ ہتکھنڈے اچھے نہیں = یہ چالاکیاں اور دھوکے دہی اچھی نہیں۔

۳۶۱۔ چھری کٹاری کیوں ہوتے ہو۔ کیوں لڑتے جھگڑتے ہو۔

۳۶۲۔ زندگی مثل حباب بلکہ نقش بر آب ہے = زندگی بالکل بے بنیاد ہے۔

۳۶۳۔ سردائی تیار ہے ریش فاصفی لائیے = ٹھنڈائی تیار ہے۔ صافی لائیے۔ صافی۔ چھاننے کا کپڑا۔

۳۶۴۔ چوری اور سینہ زوری = قصور کرنا اور دھمکانا۔

۳۶۵۔ خدا دُنیا کے کجدار و مریز سے بچائے۔ خدا دُنیا کے مشکلات سے بچائے

۳۶۶ { ہمکو صرف مسبب حقیقی (علتہ العلل کی) بارگاہ میں خشوع و خضوع لازم ہے } ہم کو صرف خدا ہی کی درگاہ پر عجز و نیاز کرنا چاہئے۔

۳۶۷۔ چوڑیاں پہننا = بیوہ کا شادی کر لینا۔ طنزاً عورت بننا۔

۳۶۸۔ افسوس مشاہدہ آپ کے قول کی شہادت نہیں دیتا = افسوس مشاہدہ آپ کے قول کو ثابت نہیں کرتا۔

۳۶۹۔ نیچر خود معلم الاخلاق ہے = قدرت آپ اخلاق سکھانے والی ہے۔

۳۷۰۔ چور کی ڈاڑھی میں تنکا = اس کی نسبت ایک نقل مشہور ہے۔ مجازاً ایسا آدمی جو کسی نقصان رسیدہ کے کہنے سننے سے بُرا مان جاوے مشتبہ آدمی۔

۳۷۱۔ دال میں کالا ہے۔ جب کسی چیز میں بُرائی یا خرابی کا شبہ ہوا اسوقت بولتے ہیں۔

۳۷۲۔ ہاتھی کے مُنہ میں زیرہ۔ اعلےٰ آدمی کو ادنیٰ کام سپرد ہونا۔ بہت کھانے والے کو بہت کم مِلنا۔

۳۷۳۔ کمر سیدھی کرنا = لیٹنا آرام کرنا۔

۳۷۴۔ ہاتھ پاؤں پھول جانا = بدحواس ہونا۔ متحیر ہونا۔ گھبرا جانا سٹپٹا جانا۔

۳۷۵۔ کلیجہ پر سانپ لوٹنا = افسوس ہونا۔ حسرت ہونا۔

۳۷۶۔ زار زار رونا = نہایت رونا۔ روئے جانا۔

۳۷۷۔ آٹھ آٹھ آنسو رونا = سسک سسک کر رونا۔ بہت رونا۔

۳۷۸۔ پھوٹ پھوٹ کر رونا = جی کھولکر رونا۔ ہچکیاں بندھ جانا۔

۳۷۹۔ رنگ رلیاں = خوشیاں منانا۔ عیش وعشرت۔ عیش ونشاط۔ گلچھرے۔

۳۸۰۔ عید کا چاند ہونا = کمیاب ہونا۔ عزیز ہونا۔

۳۸۱۔ پاؤں تلے کی مٹی نکل جانا = بے حواس ہونا۔ بے ہوش ہونا۔ گھبرا جانا۔ ششدر رہجانا۔

۳۸۲۔ اب تو خوب گلچھرے اڑتے ہیں۔ گلچھرے عیش ونشاط یعنی ظاہر ہیں۔

۳۸۳۔ واللہ کیا چو مغزا آدمی ہے۔ چو مغزا۔ موٹا۔ فربہ جسیم

۳۸۴ - انکو سانپ سونگھ گیا = سانپ سونگھ جانا - زہر چڑھ جانا - بیہوش ہو جانا - سانپ کا کاٹنا -

۳۸۵ - کیوں بے تُکی اُڑاتے ہو = دیکھو بے پر کی اُڑانا -

۳۸۶ - اسباب کے کوڑے کرنا = اسباب بیچ ڈالنا -

۳۸۷ - گاؤ زوریاں کرنا = زور آوری کرنا - بہت زور جتانا -

۳۸۸ - جوتیوں میں دال بٹنا = فضیحتی ہونا - خرابی ہونا - خانہ جنگی ہونا -

۳۸۹ - صلواتیں سُنانا = گالی سنانا - بُرا بھلا کہنا -

۳۹۰ - مُنہ آگے ناک سوجھے کیا خاک = معنی ظاہر ہیں -

۳۹۱ - پٹی پڑھانا = بہکانا - دم دینا -

۳۹۲ - ڈھل مل یقین = متلوّن مزاج - ایک حالت پر قائم نہ رہنے والا -

۳۹۳ - پھونک پھونک کر قدم رکھنا = سوچ سوچ کر قدم رکھنا - سنبھل سنبھل کر چلنا - احتیاط سے کام کرنا -

۳۹۵ - سنّاٹے کا عالم = سنسان - بالکل چپ چاپ - عالم خموشی -

۳۹۶ - کہرام مچنا = شور و غل مچنا - ہائے ہو ہونا -

۳۹۷ - پیٹ کی آگ = محبّت - مامتا - (اولاد)

۳۹۸ - مُنہ پر بسنت کھلنا = چہرہ زرد ہونا - مُنہ پر ہوائیاں اُڑنا -

۳۹۹ - دینے کے نام گھر کے کیواڑ بھی نہیں دیتے - نہایت بخیل کی نسبت بولتے ہیں -

۴۰۰ - سُکھ سے کیا اسلئے ہوا دُکھ دونا = زیادہ آرام طلبی سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے -

۴۰۱ - دل پر ہاتھ رکھنا = تشفی کرنا - تسلی دینا -
۴۰۲ - مکھی چوس = نہایت بخیل - بڑا کنجوس -
۴۰۳ - چولی دامن کا ساتھ - میل ملاپ - ہمیشہ کا ساتھ - یگانگت -
۴۰۴ - بات پیشانی کی جو کچھ ہے سو پیش آئی ہے - نوشتۂ تقدیر ضرور آگے آتا ہے -
۴۰۵ - زکام کام بگاڑتا ہے اس روسیاہ کا روسیاہ ہو = معنی ظاہر ہیں الفاظ متناسب پر غور کرو -
۴۰۶ - ریاست بے سیاست نہیں ہوتی = حکومت کیواسطے رعب داب لازم ہے -
۴۰۷ - بابر کے تخت اور تختہ کے مابین ۳۷ برس کا زمانہ ہے = بابر نے ۳۷ سال حکومت کی -
۴۰۸ - پانڈے تو ہے دوار کا جانا = جب ایک کام کا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس سے درگذر نہیں کر سکتے تب یہ فقرہ بولتے ہیں -
۴۰۹ - اُس کے سامنے کسرے اور جم کے قصّے افسانے ہو گئے = نہایت منصف اور صاحب اقبال کی نسبت بولتے ہیں - یعنی وہ نوشیرواں اور جمشید سے بھی بڑھ کر ہے
۴۱۰ - آخر بابر کو ہوائے نشاط لے اُڑی = بابر عیش و عشرت کی طرف مائل ہو گیا -
۴۱۱ - کیا ڈاڑھی استرہ کی نذر کر دی = کیا ڈاڑھی منڈوا ڈالی -
۴۱۲ - دلّی کے کوئیں چاہ بابل ہو گئے = دلّی کے کنوئیں آدمیوں سے بھر گئے -

۴۱۳ - بھیڑ کی ٹانگ ٹخنوں تک = زیردست آدمی زبردست کو نہیں مار سکتا
ناتواں کی عاجزی کے محل پر بولتے ہیں -

۴۱۴ - بیاہ پیچھے برات = جب کوئی بات موقع پر یاد نہ آئے اور موقع کے
بعد یاد آئے اُس وقت بولتے ہیں -

۴۱۵ - پانچ میت پچاس سے ٹھاکر = پانچ روپیہ تک دوست کے ساتھ اور
پچاس روپیہ تک حاکم کے ساتھ بگاڑ نہ کرنے کے محل پر بولتے ہیں -

۴۱۶ جتنا چھوٹا اُتنا کھوٹا = جب کوئی چھوٹا یعنی ٹھنگنا کچھ دھوکا فریب
کرے اس کی نسبت بولتے ہیں -

۴۱۷ - جدھر رب اُدھر سب = جب کسی کا اقبال چمکے اور دشمن بھی دوستی کا دم
بھرنے لگیں اس کی نسبت بولتے ہیں -

۴۱۸ - جسکے پاس نہیں پیسا وہ بھلا مانس کیسا = عزت کا مدار دولت پر ہے -

۴۱۹ - جسکا چن اُسکا پن = جو خیرات کریگا اُسی کو ثواب ملیگا - خیرات کرنے
کی تلقین کے محل پر بولتے ہیں -

۴۲۰ - جنکو لاڈ گھنیرے اُن کو دُکھ بہتیرے = جب ناز پرورده بچّہ مصیبت
میں پڑ جاوے اُس کی نسبت بولتے ہیں -

۴۲۱ - جو برستا ہے وہ گرجتا نہیں = جو آدمی لائق اور فیض رساں ہوتے
ہیں وہ شیخیاں اور بڑائیاں نہیں مارتے -

۴۲۲ - جہاں بہو کا پیسنا وہیں سُسر کی کھاٹ = جہاں جس شخص کا ڈر
ہو وہاں اُسی شخص کا موجود ہونا - ایسے موقع پر بولتے ہیں -

۴۲۳ - وہ جھوٹے ہاتھ سے کتا بھی نہیں مارتے = نہایت کنجوس کی نسبت بولتے ہیں -

۴۲۴ - آپ آئینگے کیا لائینگے - ہم آئینگے آپ کیا کھلائینگے = یہ مثل چالاک اور زمانہ ساز کی نسبت بولتے ہیں -

۴۲۵ - جیسا دیس ویسا بھیس = جس ملک میں رہنا ہو اُسی کی وضع اختیار کرنی چاہیئے -

۴۲۶ - چھینکتے ہی ناک کٹی = جب ابتدا ہی میں خرابی ہو جائے یا بات بگڑ جائے اس محل پر بولتے ہیں -

۴۲۷ - اب کے نیچے تو سب گھر رہے = چوسر بازوں کی اصطلاح ہے اور یہ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص سخت مصیبت میں مبتلا ہو جائے -

۴۲۸ - اب کے وار میں بیڑا پار - یعنی حصول مراد میں تھوڑی ہی دیر رہ گئی ہے -

۴۲۹ - اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت = موقع اور وقت کو کھو کر پھر پچھتانا - اُس وقت بولتے ہیں -

۴۳۰ - اب تو پتھر کے نیچے ہاتھ دبا ہے = یعنی اس وقت تو قابو میں ہیں جو چاہے سو کر لو -

۴۳۱ - اچھے بھئے اُٹل پران گئے نکل = یہ مثل بسیار خوار اور چوبوں کی نسبت مشہور ہے -

۴۳۲ - آدمی اپنے مطلب میں اندھا ہے = انسان اپنے فائدہ کے آگے دوسرے کے نقصان کو نہیں دیکھتا -

۴۳۳ - آدمی ہے یا گھن چکر - بہت پھرنے والے آدمی کی نسبت بولتے ہیں -

۴۳۵ - آدمی کی کسوٹی معاملہ ہے = یعنی معاملہ کرنے پر آدمی کھرا کھوٹا معلوم ہوتا ہے -

۴۳۶ - آگے ہاتھ پیچھے پات = نہایت مفلس کی نسبت بولا کرتے ہیں۔
۴۳۷ - آگ لگے پر کنواں کھودنا = بے موقع و بے وقت کام کرنا۔
۴۳۸ - اندھا سپاہی کانی گھوڑی بدھنا نے آپ ملائی جوڑی = جیسے کو تیسا ملنا۔
۴۳۹ - اندھے حافظ کانے نواب = طنزاً آجکل اندھے حافظ اور کانے
نواب کہلاتے ہیں۔
۴۴۰ - اندھیرے گھر کا دیا = مجازاً ایک بیٹا۔
۴۴۱ - آنکھوں کا کاجل چرانا = نہایت چالاکی اور عیاری کرنا۔
۴۴۲ - آنکھوں کا نور دل کی ٹھنڈک = بیٹے کی نسبت بولتے ہیں۔
۴۴۳ - ایک آنکھ سے رونا ایک سے ہنسنا = مکار اور دغاباز کی نسبت
کہا کرتے ہیں۔
۴۴۴ - ایک بولی تین کام = نہایت چالاک اور ہوشیار نوکر کی نسبت بولتے ہیں۔
۴۴۵ - ایک جان ہزار ارمان = ایک جان کے پیچھے ہزاروں خواہش لگی ہوئی ہیں۔
۴۴۶ - ایک سر ہزار سودا - کام کی کثرت کے وقت کہا کرتے ہیں۔
۴۴۷ - عقل کے طوطے اڑ جانا = بیوقوف بننا - دیوانہ ہو جانا۔
۴۴۸ - آستین میں سانپ پالنا = اپنے دشمن کی خود پرورش کرنا۔
۴۴۹ - زبان سے لام گاف نکالنا = لاف گزاف بکنا - گالی دینا۔
۴۵۰ - لاکھ جائے پر ساکھ نہ جائے = آبرو بڑی چیز ہے اسکا خیال رہے۔

باب ششم

علم بدیع جس سے کلام کی خوبی اور لطافت معلوم ہووے اسکی دو قسم ہیں صنائع لفظی اور صنائع معنوی

صنائع لفظی[۱] کے اقسام

۱۔ تجنیس تام وہ ہے جسمیں الفاظ کی حرکات وسکنات اور حروف یکساں ہوں مگر معنی مختلف ہوں جیسے گہنا بمعنی گھٹنا و زیور اور شانہ بمعنی کندھا و کنگھا۔

۲۔ تجنیس مرکب وہ ہے جسمیں دو لفظ ہم شکل ہوں جنمیں سے ایک بلحاظ معنی مفرد ہو دوسرا بلحاظ معنی مرکب ہو جیسے مرہم گئے۔ بمعنی زخم کے مرہم گئے اور ہم مر گئے۔

۳۔ تجنیس خطی وہ ہے جسمیں دو لفظ لکھنے میں بلالحاظ نقاط ہمشکل ہوں جیسے خط حظ۔ حاجی جاجی وغیرہ۔

۴۔ تجنیس محرف وہ ہے جسمیں دو لفظ ہمشکل تو ہوں مگر ہم معنی نہ ہوں مگر ترتیب حروف و اعداد میں یکساں ہوں مثلاً بیر (پھل کا نام ہے) بَیر (عداوت۔ دشمنی) گرد (چوطرفہ) گرد۔ خاک۔

---

[۱] جس کے لفظوں میں خوبی پائی جاوے ۔ ۱۲

۵۔ تجنیس زاید وہ ہے جسمیں ایک حرف کی کمی بیشی سے ایک لفظ سے دوسرا لفظ پیدا ہو۔ جیسے بات (سخن) نبات۔مصری۔

۶۔ تجنیس مضارع وہ ہے جسمیں الفاظ متحد المخرج اور مختلف المعنی ہوں جیسے صلاح۔سلاح، اور لعل۔لال۔

۷۔ تجنیس لاحق وہ ہے جسکے الفاظ میں بعض حروف اوّل یا آخر میں یکساں ہوں۔مثلاً سنگ۔چنگ، گنگ۔گنج۔

۸۔ صنعتِ تکرار وہ ہے جسمیں دو لفظ ہم معنی مکرر لائے جائیں جیسے قمر قمر سحر سحر۔زار زار۔

۹۔ صنعت اشتقاق وہ ہے جسمیں ایک ہی مصدر کے کئی فعل مشتق ہوکر واقع ہوں۔چل۔چلا۔چلو۔

۱۰۔ صنعتِ شبہ اشتقاق وہ ہے جسکے الفاظ میں اشتقاق کا شبہ واقع ہو مگر دراصل وہ ایک ہی مصدر سے مشتق نہ ہوں مثلاً۔ارم آرام اور یم ایام۔

۱۱۔ تجنیس تزلزل وہ ہے جسمیں ایسے متجانس الفاظ ہوں جسکی حرکت بدل دینے سے معنی بدل جائیں۔مثلاً مَطْلَب (نہ مانگ) مطلب (مقصود۔غرض)

۱۲۔ صنعتِ قلب۔اسکی کئی قسمیں ہیں یہ وہ ہے جسکے حروف اُلٹنے سے بامعنی لفظ حاصل ہوں۔اوّل مقلوب کلُ جیسے کاخ۔خاک، فرش۔شرف، دوم مقلوب بعض جیسے قریب۔رقیب، رشک۔شکر، کلام۔کمال سوم مقلوب مستوی جیسے درد۔باب۔قلق۔دید۔داد۔

۱۳۔ صنعت محاذ۔وہ صنعت ہے جسمیں بیت کے پہلے مصرعہ کا آخر اور

دوسرے مصرعہ کا اوّل لفظ یکساں ہو اور دوسرے کا آخر اور تیسرے
کا اول بھی یکساں ہو جیسے قطعہ

آتا نہیں کیوں وہ میرا آسایشِ جاں　　جاں جس پہ فدا کرتے ہیں سب اور ایماں
ایماں ہے مرا محبت اُسکی دائم　　دائم اُس کو بھی مجھپہ ہو لطف و احسان

۱۴ ۔ صنعت قطار البعیر وہ ہے جسمیں اول مصرعہ کا آخر لفظ اور دوسرے
مصرعہ کا اوّل لفظ یکساں ہو ۔ مثال شعر ۔

غربال ہوئے پاؤں طلب میں تری ہیہات　　ہیہات تو اے کعبۂ مقصود کہاں ہے

۱۵ ۔ صنعت عکس وہ صنعت ہے جسمیں جو الفاظ پہلے مذکور ہوئے ہوں ۔
وہ دوبارہ بطور عکس واقع ہوں ۔ جیسے دیوار و در و در و دیوار ۔

۱۶ ۔ صنعت براعۃ الاستہلال ۔ وہ صنعت ہے جسمیں کسی قصہ یا داستان
کی طرف اشارہ ہو اور اُس کو اشارتاً شروع میں بیان کر دیا جاوے جیسے

بنامِ شاہدِ نازک خیالاں　　عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں

اس میں شاہد اور عزیز کا ذکر ہے اور یہ مثنوی غنیمت کا اول شعر ہے

۱۷ ۔ صنعت سیاق الاعداد وہ صنعت ہے جسمیں اعداد کو نظم میں لکھا جاوے
اور وہ باترتیب ہوں ۔ مثلاً وائے قسمت ایک گالی کی ہوئیں دو تین چار ۔
وقت گفتن ۔ جب زبان پر اُس کے لکنت آگئی ۔

۱۸ ۔ صنعت مسمط ۔ وہ صنعت ہے کہ غزل یا قصیدہ میں اوّل چند فقرے مقفٰی
ہوں اور آخر میں غزل کا قافیہ ہو مثلاً

چلے گا کبتک یہ کذب کاذب رہیگا کبتک وہ شوخ راغب
لے ہم تو نکلے مگر مصاحب رقیب تو بھی نہیں رہے گا

١٩۔ صنعت لزوم ما یلزم = وہ صنعت ہے جسمیں شاعر کسی قصیدہ یا غزل
میں کسی امر ضروری کا التزام کرے۔ مثلاً :-

آہ کس کس سے نبیچے دل کو ہوئے ہیں تیرے   غمزۂ ناز و ادا عشوہ صنم چاروں ایک

٢٠۔ صنعت حذف وہ صنعت ہے جسمیں کوئی خاص حرف نہ لانے کا التزام کیا جاوے۔
اس شعر میں "ر" نہیں ہے۔ مثلاً :-

وہ ہے بغل میں تو بھی یہاں نیند اڑ گئی   یہ سوچ ہے گیا نہوا عدا کے خواب ہیں

٢١۔ صنعت عاطلہ۔ وہ صنعت ہے جسمیں حروف نقطہ دار نہ ہوں جیسے۔

ہم کو آرام ہو کہو کس طرح   الم و درد دور ہو کس طرح

٢٢۔ صنعت منقوطہ وہ ہے جس میں تمام حروف منقوطہ (نقطہ دار) ہوں جیسے
جنبش چین جبین بت چین نے بے چین۔

٢٣۔ صنعت رقطا۔ ایسی صنعت کا نام ہے جسمیں ایک حرف نقطہ دار ہو
اور دوسرا بے نقط ہو جیسے حضرت میرے سُنا ہے کہ تم ہی فوج کے
مقابل چلتے تھے۔

٢٤۔ صنعت خیفا۔ ایسی صنعت ہے جسمیں ایک لفظ کے سب حرف منقوطہ
ہوں اور دوسرے کے غیر منقوطہ جیسے شفیق کرم۔ شیخ اکرم۔

٢٥۔ صنعت فوقانیہ جسمیں سب حرفوں کے اوپر نقطے ہوں جیسے مظہر صدق و صفا
معدن عدل و سخا۔ مظہر لطف و عطا۔

٢٦۔ صنعت تحتانیہ جسمیں سارے حروف نیچے نقطے رکھتے ہوں جیسے پیر
پیارے بھائی۔

٢٧۔ صنعت واصل الشفتین جسمیں ہر لفظ کے پڑھنے سے لب ملیں۔

جیسے مشفق من۔

۲۸۔ واسع الشفتین جسمیں کسی لفظ کے پڑھنے سے لب باہم نہ ملیں جیسے
جی سے کہدو کہ آہ سرد کے ساتھ   ٹھنڈے ٹھنڈے چلے چلو تو سہی

۲۹۔ صنعت مسلسل وہ صنعت ہے جسمیں کچھ حروف ترتیب وار علیحدہ
علیحدہ موزوں کئے جاویں اور انکے ملانے سے ایک نام پیدا ہو جاوے مثلاً
مصرع۔ بن تیرے دل جان بلب لائے عین وے وسین نونے۔ (عیسےٰ)

۳۰۔ صنعت موصل وہ ہے جسمیں سب لفظوں کے حروف ملے ہوئے
لکھے جائیں۔ جیسے :۔
عشق ہی عشق ہے نہیں ہے کچھ   عشقہیعشقہینہیںہیکچھ

۳۱۔ صنعت مقطع جس کے سب حروف کتابت میں الگ الگ ہوں۔
جیسے یہ فقرہ اے آدم زاد واہ واہ۔

۳۲۔ صنعت معمّا۔ ایسی عبارت خاص جسمیں خاص طرز سے کوئی نام برآمد
ہو جیسے مثال مندرجہ ذیل میں بطور خاص لفظ گل برآمد ہوتا ہے سہ
سامنے رکھدے سرو پا کاٹ بوتیمار کو   ہے اگر اے مہرباں تو مہربان عندلیب
بوتیمار (بگلا) تب اور آکو جو سر اور پاؤں ہیں دور کیا تو گل رہ گیا جو
عندلیب کا مطلوب ہے۔

۳۳۔ صنعت لغز جسمیں کوئی چیز دریافت کیجائے۔ بعض اسی کو چیستان
بھی کہتے ہیں جیسے مثال ذیل میں لفظ خرگوش برآمد ہوتا ہے۔
آدھا ہے کمھار کے آدھا ہے سب پاس   جو تو اُس کو چاہتا جنگل اسکا باس

۳۴۔ صنعت تاریخ جسمیں کسی مکان کی تعمیر یا کسی کتاب کی تصنیف یا تالیف

کے سن بحساب ابجد کسی خاص لفظ یا الفاظ سے برآمد ہوں مثلاً حلّ غوامضہ سے ۱۱۹۰ھ برآمد ہوتے ہیں۔

حروف ابجد کے اعداد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰

ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نوٹ۔ حساب ابجد میں ر = ڑ ب = پ ج = چ ت = ٹ د = ڈ ز = ژ ک = گ ء = ا۔

صنائع[۱] معنوی کے اقسام

۱۔ صنعت طباق ایسے الفاظ کا استعمال جسکے معنی متضاد ہوں جیسے دوست۔ دشمن۔ روز و شب

۲۔ صنعت ایہام۔ وہ ہے جسمیں ایسا لفظ جسکے معنی دو ہوں۔ ایک قریب الفہم۔ دوسری بعید الفہم لایا جاوے جیسے سونے کا پلنگ۔ سونا بمعنی زر بھی ہے۔

۳۔ صنعت مراعاۃ النظیر جسمیں الفاظ متناسب لائے جائیں جیسے فلک۔

---

۱ جسکے معنوں میں خوبی پائی جاوے وہ صنائع معنوی ہے۔ ۱۲

کہکشاں - آفتاب - ماہتاب -

۴ - صنعت سوال و جواب - جسمیں کوئی بات کسی شعر یا مصرع میں پوچھی جاوے اور اس میں اُس کا جواب بھی دیا جاوے ؎

کہا گر کسی نے کہ کچھ کھائیے　　کہا خیر بہتر ہے منگوائیے

۵ - صنعت تنسیق الصفات - وہ ہے جسمیں ایک شخص کی چند صفتیں بیان کیجائیں جیسے شعر

چشم بادام دہن پستہ زنخداں ہی سیب　　کیا کیا پھل ایک نہال قدِ جاناں میں لگے

۶ - صنعت محتمل الضدین - وہ ہے جسمیں مدح اور ذم دونوں کا شبہ گذرے جیسے ع - ایک قطرہ ہے سمندر تیرے مُنہ کے آگے - اس سے ذو معنی سمجھے جاتے ہیں ایک یہ کہ تیرا مُنہ اس قدر چھوٹا ہے کہ اُسکے سامنے ایک قطرہ بھی مثل سمندر ہے - دوسرے یہ کہ تیرا مُنہ اس قدر چوڑا ہے کہ اُس کے آگے سمندر بھی ایک قطرہ ہے -

۷ - صنعت تجاہل عارف - جسمیں دانستہ اپنی لاعلمی ظاہر کیجاوے جیسے یہ زُلف ہے یا شام غریباں ہے -

۸ - صنعت لف و نشر - جسمیں چند چیزیں بیان کیجائیں اور پھر ہر ایک کا تعلق باترتیب یا بلا ترتیب بیان کیا جاوے جیسے ؎

تیرے رخسار و قد و چشم کے ہیں عاشق زار　　گُل جدا سرو جُدا نرگس بیمار جدا

۹ - حسن التعلیل وہ ہے جسمیں کسی چیز کا حال بیان کیا جاوے اور پھر اُس کی علت ایک خاص طور پر اور چیز کے ساتھ بیان کیجاے جیسے شعر

اسی باعث سے دایہ طفل کو افیوں دیتی ہے　　کہ تا ہو جلد لذت آشنا تلخیٔ دوراں سے

۱۰۔ صنعت مبالغہ۔ کسی کی بُرائی یا بھلائی کو اس درجہ بڑھانا کہ اصلیت سے بڑھ جائے اور کبھی گھٹ جائے۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔ تبلیغ[1]۔ اغراق[2]۔ غلو[3]۔ حاشیہ دیکھئے زیریں۔

۱۱۔ صنعت ایراد المثل۔ جسکے کسی شعر میں کوئی مثل لائی جاوے جیسے شعر

سچ کہ گئی ایک راج کماری لاچاری پربت سے بھاری

لاچاری پربت سے بھاری ضرب المثل ہے۔

۱۲۔ صنعت الھزل۔ وہ کلام ہے جو بظاہر ہزل معلوم ہو اور واقعی اس سے ہزل مراد نہ ہو۔ دُنیائے دوں سفلہ پرور بوقلموں جائے عبرت ہو۔

۱۳۔ صنعت مسجع وہ ہے جسمیں کسی ممدوح کا نام ایک خاص صنعت سے ظاہر کیا جاوے اس کی کئی قسم ہیں۔

مشہور مشہور تشبیہات جو شعرا اشعار میں لاتے ہیں

۱۔ قامت محبوب کو۔ سرو۔ صنوبر۔ شمشاد۔ سرو آزاد۔ سرو سہی طوبیٰ۔ شاخ گل۔ قیامت وغیرہ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔

۲۔ خرام کو۔ نسیم۔ نسیم سحر۔ باد صبا۔ شمیم گل۔ وغیرہ سے۔

۳۔ مو کو۔ شب۔ نیم شبہا۔ شب دیجور۔ شب قدر۔ ظلمات۔ مشک۔ شام۔ ابر سیاہ سے۔

---

[1] تبلیغ از روئے عقل و عادت ممکن ہووے۔ ۱۲

[2] اغراق از روئے عقل ممکن و از روئے عادت خلاف۔ ۱۲

[3] غلو از روئے عقل و عادت خلاف ہووے۔ ۱۲

۴ - مانگ کو - راہ ظلمات - خطِ استوا - خط کہکشاں - برق درخشاں
تیغ سے -

۵ - زلف کاکل گیسو کو - سنبل - ریحاں - کمند - زنجیر - طناب - مشک
شام غریباں - تازیانہ - مار - عنبر سارا - لام - چلیپا - ابر سیاہ
دام - ہندو وغیرہ سے -

۶ - رُخ کو - آفتاب - ماہتاب - شمع گلزار - مصحف - چمن بہشت - باغ ارم -
قرآن وغیرہ سے -

۷ - خال کو - ہندو بچہ - زنگی بچہ - حبشی زادہ - دانہ اسپند - نقطۂ سویدا -
مردمک - حجر اسود - وغیرہ سے -

۸ - جبیں کو - آئینہ - لوحِ سیمیں - لوحِ محفوظ - ماہ - بدر - خورشید -
زہرہ - مشتری وغیرہ سے -

۹ - ابرو کو - محراب - ہلال - کمان - قوس قزح - ذوالفقار - خنجر -
حلقہ کمند - ہلالِ عید - نون خطِ نسخ وغیرہ سے -

۱۰ - چشم کو - بادام - نرگس - ترک - ہندو - زہرہ - سامری - ساحر -
فسونگر - آہو - غزال - صاد - عین وغیرہ سے -

۱۱ - پلکوں کو - خنجر - تیغ - سنان - نیزہ - سوزن - چنگل شاہیں - خدنگ
پیکاں - نیشِ عقرب - نشتر وغیرہ سے -

۱۲ - گردن کو - صراحی - دستِ عاج - بیاضِ صبح - گردنِ آہو وغیرہ سے -

۱۳ - ہنسی کو - الف - غنچۂ نرگس - غنچۂ گل - غنچۂ یاسمن - گل زنبق -
انگشتِ قدرت -

١٤- لب کو - غنچہ - برگِ گل - رگِ گل - آبِ حیات - خرما - پستہ -
موجِ کوثر - رشتۂ جاں - جانِ مسیحا - شہد - شکر - نبات - قند -
لعل - یاقوت - عقیق - مرجان - سہیل - آتشِ خاموش - شفق
وغیرہ سے -

١٥- خط کو - بنفشہ - ہندو - زمرّد - خطِ ریحاں - خطِ غبار - نامۂ خضر -
سبزہ - مورچہ - ہالہ - زنگ - حبش - مشک - جدولِ زنگاری
جدولِ قرآن وغیرہ سے -

١٦- دہن کو - غنچۂ بستہ - جوہرِ فرد - نقطۂ موہوم - صفر - صدف -
تنگ شکر - حقۂ لعل - حقۂ مروارید - دلِ مور - نمکداں - کوزہ نبات -
جزو لایتجزّی وغیرہ سے -

١٧- دنداں کو - گوہر - دُر - الماس - انجم - دانہ انار - عقدِ پرویں
عقدِ گوہر - سلکِ دُر وغیرہ سے -

١٨- خندہ و تبسّم کو - برق - لمعہ برق وغیرہ سے -

١٩- زنخداں کو - بہشت - دستنبو - سیبِ سمرقندی وغیرہ سے -

٢٠- خوش خلقی کو - ابر - چشمۂ کوثر - چشمۂ آبِ حیات - بارانِ رحمت -
باغِ جنّت - بادِ بہار - مشک - کافور - نسیم - شمیم - گلستاں وغیرہ سے

٢١- قہر و غضب کو - برق - آتش - دوزخ - بادِ سموم - بادِ صرصر
سیلاب - صورِ قیامت - بادِ خزاں - طوفانِ باد وغیرہ سے

فائدہ

تشبیہ کے واسطے چار چیزیں لازم ہیں - اوّل مشبّہ جسکو تشبیہ دیں -

دوم مشبہ بہ جسکے ساتھ تشبیہہ دیں۔ سوم وجہ تشبیہہ یعنی وہ بات جسمیں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں شامل ہوں۔ چہارم حرف تشبیہہ۔ (تشبیہہ کے حرفوں کو طلبا ر جانتے ہیں)

مثال

چہرۂ یار قمر جیسا روشن ہے

چہرۂ یار مشبہ۔ قمر مشبہ بہ ۔ جیسا حرف تشبیہہ۔ روشن وجہ تشبیہہ۔

عروض کا بیان

یوں تو بحریں اور اُن کی فروعات بہت ہیں مگر مروج بحریں ۱۹ ہیں جنکے نام اور اوزان ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	نام بحر	اوزان مقررہ
۱۔	بحر متقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن
۲۔	بحر متدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
۳۔	بحر ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۴۔	بحر رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

نمبر شمار	نام بحر	اوزان مقررہ
۵۔	بحر رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
۶۔	بحر مضارع	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاعلاتن
۷۔	مجتث	مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
۸۔	منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
۹۔	مقتضب	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
۱۰۔	سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات۔ مستفعلن مستفعلن مفعولات
۱۱۔	خفیف	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
۱۲۔	کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
۱۳۔	وافر	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

نمبر شمار	نام بحر	اوزان مقررہ
۱۴-	طویل	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن
۱۵-	مدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
۱۶-	بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
۱۷-	قریب	مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن
۱۸-	جدید	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن
۱۹-	مشاکل	فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن

تنبیہہ - جب بحر کے آٹھ ارکان ہوں تو اُس کو بحر مثمن کہتے ہیں اور جب بحر کے چھ ارکان ہوں تو اُس کو بحر مسدس کہتے ہیں -

ہر بیت کے دو حصے ہوتے ہیں جنمیں سے ہر ایک کو مصرع کہتے ہیں-

اہل عروض اپنی اصطلاح میں اول مصرع کے اول رکن کو صدر اور مصرع کے آخر رکن کو عروض کہتے ہیں اسی طرح دوم مصرع کے اول رکن کو مطلع اور رکن آخر کو ضرب بولتے ہیں جو الفاظ اِن رکنوں کے مابین

واقع ہوں اُن کو حشو کہتے ہیں۔

تقطیع کا بیان

علم عروض کی اصطلاح میں بیت کے اس قدر ٹکڑے کرنے کو جسقدر کہ اُس بیت کی بحر کے اوزان کے ارکان ہوں تقطیع بولتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ حروف متحرک مقابل متحرک کے ہوں اور حروف ساکن مقابل ساکن کے ہوں۔ یہ چنداں ضروری بات نہیں ہے کہ اُن کی حرکتیں بھی یکساں ہوں اختلاف حرکت یعنی مضموم کے مقابل مفتوح ہو تو کچھ ہرج تقطیع میں نہ ہوگا۔ تقطیع میں حروف ملفوظی شمار کئے جاتے ہیں کتوبی نہیں اسی طرح حروف معدولہ بھی معتبر نہیں سمجھے جاتے اگر اضافت کے موقع پر کسرہ کا اشباع ہے تو یائے ساکن پڑھی جائیگی۔ اور حروف مشدد تقطیع میں دو شمار کئے جاتے ہیں اور نون غنہ بھی وسط شعر میں گر جاتا ہے۔

قافیہ کا بیان

بیتوں۔ شعروں۔ مصرعوں کے آخری جزو غیر مستقل کو جسکے حروفوں اور حرکتوں کی تکرار واجب ہو قافیہ کہتے ہیں۔

اگرچہ قافیہ کے واسطے نو حروف مقرر ہیں اور چھ حرکات مگر یہ سب ایک لفظ میں جمع نہیں ہوتے بلکہ پانچ سات حروف اور تین چار حرکتیں ایک جگہ پر آجاتی ہیں۔

کبھی صرف ایک ہی حرف پر قافیہ کا مدار ہوتا ہے مگر وہ حرف اصلی

اور کلمہ کا جزو آخری ہوتا ہے۔

ایک حرف کا جو قافیہ ہوتا ہے وہ مجرد کہلاتا ہے اور اس کا نام روی ہے
قافیہ کی تکرار تین طرح پر جائز ہے اوّل یہ کہ لفظ تو ایک ہی ہو مگر اس کے معنی مختلف ہوں۔ دوم لفظ تو قافیہ کے مختلف ہوں مگر معنی واحد ہوں سوم مختلف الالفاظ اور مختلف المعنی لفظوں کی تکرار ہو۔

قافیہ کے حروفوں کے یہ نام ہیں۔ تاسیس۔ دخیل۔ ردف۔ روی۔ وصل۔ خروج۔ مزید۔ نایرہ۔

قافیہ کی حرکتوں کے نام ہیں۔ رس۔ اشباع۔ حذو۔ توجیہ۔ مجری۔ نفاذ۔
باعتبارِ تقطیع قافیہ کے پانچ نام ہیں۔ مترادف۔ متواتر۔ متوارک متراکب۔ متکاوس۔

قافیہ کے عیوب کا بیان

کسی حرف یا حرف واجب التکرار کی تبدیلی اور ایک قافیہ کو مطلع کے سوا مکرر لانا۔

ایک قافیہ کو پہلو بہ پہلو لانا داخل عیوب ہے اور اس کو ایطا کہتے ہیں اس کی دو قسم ہیں۔ ایطا خفی۔ ایطا جلی۔ جس قافیہ میں اس قسم کا نقص ہو اُس کو شایگاں کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ کبھی ایک لفظ کے دو ٹکڑے کرکے دوسرے حرف کو قافیہ بنا لیتے ہیں اور کبھی پہلے جزو کو قافیہ اور دوسرے کو ردیف ٹھہراتے ہیں اور واضح ہو کہ ردیف کے واسطے قافیہ کا ہونا ضروری ہے۔ قافیہ کے

واسطے ردیف کی ضرورت نہیں۔ یہ تنہا بھی آتا ہے اور کبھی ایک قافیہ کی تکرار بھی ہوتی ہے اسکو ذوقافیتین کہتے ہیں۔

نظم کے اقسام معہ تعریف

نظم وہ کلام ہے جو وزن اور قافیہ رکھتا ہو۔

شعر۔ اُس موزوں کلام کا نام جو اوزان مقررہ میں سے کوئی ایک وزن رکھتا ہو اور اُس میں قافیہ بھی ہو۔ اُس کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ ہر ایک حصّہ کا نام مصرعہ ہے۔

غزل۔ ایسے اشعار کے مجموعہ کو کہتے ہیں جنمیں سوز و گداز۔ رنج والم اشتیاق و فراق۔ وصال و ملال کا مذکور ہو۔ اس میں اول شعر کو مطلع اور دوم شعر کو زیب مطلع اور آخر شعر کو مقطع کہتے ہیں۔ اس کے اشعار کی تعداد مختلف ہے۔

قصیدہ۔ ایک مختلف المضامین نظم ہے جسمیں کسی امیر یا بادشاہ کی تعریف کبھی ہجو کبھی اپنا فخر۔ کبھی زمانہ کی شکایت۔ کبھی جُدائی کی حکایت۔ کبھی عوام الناس کو ہدایت مذکور ہوتی ہے۔

قطعہ۔ یہ اکثر چار مصرعوں کا ہوتا ہے۔ کبھی زیادہ بھی۔ اِس میں آخری شعر کے قافئے اور ردیف یکساں ہوتی ہیں۔

رباعی۔ یہ بھی مثل قطعہ کے ہے لیکن اس میں صرف چار ہی مصرعے ہوتے ہیں اور پہلے اور دوسرے اور چوتھے مصرعہ کا قافیہ یکساں ہوتا ہے۔ تیسرے کا مختلف۔

مثنوی۔ اُس نظم کو کہتے ہیں جسکے شعروں کی تعداد مقرر نہیں۔ لیکن اسکے شعروں کا اوزان مقررہ میں سے ایک خاص وزن ہوتا ہے اور اس کے دو مصرعوں کے قافیے متفق ہوتے ہیں کل شعروں کا قافیہ باہم ملتا ہوا نہیں ہوتا۔

ترجیع بند۔ چند شعر ایک وزن کے لاکر اسکے بعد مختلف القافیہ شعر لاتے ہیں اور چند دفعہ یہی دور جاری رکھتے ہیں۔

ترکیب بند۔ ترجیع بند اور ترکیب بند میں صرف اس قدر فرق ہے کہ ترجیع بند کے ہر آخر بند پر ایک ہی شعر کی تکرار ہوتی ہے اور ترکیب بند میں ہر بند کے اخیر مختلف شعر آتا ہے۔

مسمّط۔ اس نظم کا نام ہے کہ پہلے ایک بند کئی مصرعہ کا ایک وزن اور قافیہ پر لکھا جاوے پھر دوسرے بند کا آخری مصرعہ اسی قافیہ پر آتا ہے اور باقی مصرعے اور قوافی پر ہوں۔ باعتبار قوافی مصرعہ اس کی دس قسم ہیں۔

مثلث۔ مسمّط اگر تین مصرعے کا ہے تو اُسے مثلث کہتے ہیں۔

مربع۔ چار مصرعہ والی مسمّط کو مربع کہتے ہیں۔

مخمس۔ جس مسمّط میں پانچ مصرعے ہوں اُسے مخمس کہتے ہیں۔

مسدس۔ اگر مسمّط میں چھ مصرعے ہوں تو اُسے مسدس کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

مسبع۔ ہفت مصرعے مسمّط مسبع کہلاتا ہے۔

مثمن۔ مسمّط میں آٹھ مصرعے ہوں تو اُسے مثمن کہتے ہیں۔

متسع۔ نو مصرعے ہوں تو متسع بولتے ہیں۔

معشّر۔ جس مسمط میں دس مصرع ہوں وہ معشر کہلاتا ہے۔

مستزاد۔ وہ نظم ہے جسمیں ہر شعر کے بعد ایک چھوٹا سا موزوں فقرہ آتا رہے جسکو مضمون شعر سے تعلق ہوتا ہے۔

واسوخت۔ لفظاً ہی کہے دیتا ہے کہ وہ نظم ہے جسمیں سوز و گداز کا حال اور راز و نیاز کی قیل و قال ہو۔

مرثیہ۔ اُن اشعار کا نام ہے جو امام کبار کی تعزیت کے مضمون سے مملو ہوتے ہیں۔

سلام۔ اگر مرثیہ قصیدہ کے طور پر ہو تو سلام کہلاتا ہے۔

ریختی۔ وہ عشقیہ اشعار ہیں جو زنانی زبان میں تالیف کیے گئے ہوں۔

تشبیب۔ یہ وہ اشعار ہیں جو بطور تمہید قصیدہ میں لکھے جائیں اس میں کسی خاص مضمون کی تخصیص نہیں۔

نوحہ۔ مرثیہ کے رقت آمیز اشعار کا نام نوحہ ہے۔

نثر کے اقسام معہ تعریف

مرجز۔ اس نثر کو کہتے ہیں کہ جسکا ہر فقرہ موزوں ہو مگر اُس میں قافیہ نہ ہو۔ یہ قسم قلیل الاستعمال ہے

مسجع وہ ہے جسمیں فقرے قافیہ دار ہوں مگر موزوں نہ ہوں اور فقرات گاہے رنگین اور گاہے صاف صاف ہوتے ہیں۔

عاری وہ ہے جس میں یہ دونوں بات نہ ہوں یعنی نہ تو نثر مقفےٰ ہو اور نہ موزوں بلکہ روزمرہ کی گفتگو ہو۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی تین قسمیں

قسم ہیں ۔ سلیس ۔ دقیق ۔ رنگین ۔ سلیس عام فہم ۔ دقیق غور طلب ۔ رنگین تلازمہ آمیز ۔

اُردو زباندانی کے متعلق چند مفید باتیں

۱ ۔ نکتہ ۔ بعض وقت مرکب الفاظ کے معنی میں لفظ کے آگے پیچھے کرنے سے بھی فرق پڑ جاتا ہے جیسے گھوڑا گاڑی یعنی وہ گاڑی جس میں گھوڑا جوتا جائے ۔ گھاڑی گھوڑا یعنی گاڑی اور گھوڑا دونوں چیزیں اسی طرح بیل گاڑی وغیرہ ۔

۲ ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مرکب لفظ کے دونوں ٹکڑوں میں سے اول ٹکڑا اکثر چھوٹا (کم کیا ہوا) ہوتا ہے جیسے پنسیری اصل پانچ سیری تھا ۔ چورایا چار راہا تھا ۔

۳ ۔ بعض وقت کثرت استعمال سے مرکب لفظ کا ایک پورا جزو گر جاتا ہے اور صرف دوسرے سے کل لفظ کا کام لیا جاتا ہے مثلاً کدو دوہنے کے بجائے فقط دوہنی (دودھ نکالنے کا برتن) بولتے ہیں ۔

۴ ۔ جو اسما کہ بول چال میں بہ کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں اُنکی اصلیت گھٹتے گھٹتے ایسی ہو جاتی ہے کہ اصل صورت میں نہیں رہتے ۔ مثلاً ناسمرا در اصل نانا سمرا تھا ۔ گوچنی در اصل گیہوں چنے تھا ۔

۵ ۔ بعض وقت مرکب الفاظ میں جب اول لفظ کا آخر اور دوم کا اول یکساں حرف ہوتا ہے تو اُن میں سے ایک حرف گر جاتا ہے ۔

جیسے نکٹا دراصل ناک کٹا تھا نکیل دراصل ناک کیل تھا۔

۱۱۔ قاعدہ تو یوں چاہتا ہے کہ جب تک کسی زبان میں دوسری زبان کا دخل نہ ہوگا تب تک وہ اپنی اصلی حالت پر قائم رہیگی مگر اُردو زبان میں جو ایک مرکب زبان ہے اکثر زبانوں نے قبضہ کرلیا ہے اور اس کے الفاظوں کو دوغلا بنادیا ہے

مثلاً

(۱) ہندی فارسی سے مرکب — سمجھدار ۔ روئیدار ۔ ہاتھی نشین ۔ چونسلہ ۔ مالاے مروارید وغیرہ ۔

(۲) عربی ہندی سے مرکب — عندالپڑتال ۔ کتاب گھر ۔ تماشا گھر ۔ احمق پن ۔

(۳) انگریزی ہندی سے مرکب — کلب گھر ۔ ریل گاڑی ۔ ڈاک گھر وغیرہ ۔

(۴) ہندی انگریزی سے مرکب — اگن بوٹ ۔ گول کمرہ ۔ وغیرہ ۔

(۵) انگریزی فارسی سے مرکب — جیل خانہ ۔ ڈاک خانہ وغیرہ ۔

(۶) ہندی عربی سے مرکب — ڈھلمل یقین وغیرہ ۔

(۷) عربی فارسی سے مرکب — شفاخانہ ۔ غسل خانہ ۔ دُنیا ساز وغیرہ

(۸) فارسی عربی سے مرکب — رکابی مذہب (جسکے مذہب کو قیام نہو) وغیرہ

(۹) عربی انگریزی سے مرکب — صدر ہال (بڑا کمرہ) وغیرہ

(۱۰) فارسی ہندی سے مرکب — نیم آنہ ۔ سہ پہر ۔ سبزی منڈی وغیرہ ۔

۱۲۔ بعض ایسے الفاظ ہیں جو اپنی اصلی عمدہ معنوں سے گھٹ کر بُرے معنی دینے لگے ہیں جیسے چالاکی کہ اصلی معنی تیزی اور ہوشیاری کی تھے اور اب مکاری اور دھوکا بازی کے معنی میں آتا ہے ۔ مثلاً ہم کو آپ کی

چالاکی پسند نہیں۔

اسی طرح بعض الفاظ کی حالت برخلاف بیان بالا ہوگئی ہے جیسے لفظ آفت کہ پہلے بلا اور حادثہ کے معنی میں تھا۔ اب بولتے ہیں وہ شخص تدبیر میں آفت روزگار ہے۔ یعنی بہت اچھا اور نادر ہے اور وہ لڑکا تیر نے میں غضب ہے۔

۸۔ بعض ایسے الفاظ بھی ہیں جنکی اصلیت میں کثرت استعمال سے فرق آگیا ہے جس سے اُنکی اصلیت دریافت کرنے مشکل ہوگئی ہے۔

لفظ	معنی	اصل میں کیا تھا
سٹربلا	احمق آدمی	اصل میں سٹری باؤلا تھا دونوں لفظوں کو جلد بولنے سے یہ لفظ پیدا ہوگیا ہے۔
تڑکی	نام زیور	دراصل تاڑکی یا تارکی تھا۔ اول یہ زیور پورب میں تاڑ کے پتہ کی شکل بنا تھا۔
گھی	روغن زرد	اصل گھرت سنسکرت لفظ ہے۔
ڈامچہ	مچان	ٹھام۔ اونچا۔ اونچی جگہ
گھستانگر	بیوقوف گنوار	گھاس۔ ڈانگر۔ گھاس کا جانور
نرالا	عجیب خالص	نرلا یعنی جسمیں کچھ ملا ہوا نہ ہو۔ خالص عجیب
انوکھا	عجیب و غریب انئی شے	آن بمعنی نہیں اور دیکھا بزبان پنجابی بمعنی دیکھا جسے دیکھا نہ ہو۔
مکڑی	ایک جانور ہے	مکھی پکڑی یعنی مکھی پکڑنے والا جانور
اناپ شناپ	بے اندازہ	اناپ یعنی ناپ سے ناپ ساتھ ناپ کے ناپ کر

لفظ	معنی	اصل میں کیا تھا
		اور نہ ناپ کر (اٹکل پچو)
کھٹیک	دباغ	کھال ٹھیک - چمڑہ درست کرنے والا -
چرکٹا	مشہور لفظ ہے	چارہ کاٹا (خصوصًا ہاتھی کا چارہ کاٹنے والا)
کسوٹی	سیاہ پتھر کی ہوتی ہے	دراصل کس وٹی تھا -
کھیسا	تھیلی	دراصل کیسہ تھا
ہتامہ دستہ		دراصل ہاون دستہ
گدڑی		دراصل گزری تھا
افراتفری		دراصل افراط - تفریط

۹ - بعض انگریزی کے الفاظ اردو میں آکر اپنے اصلی تلفظ کو کھو بیٹھے ہیں یہ کثیر الاستعمال الفاظ ہیں -

اردو تلفظ	تلفظ انگریزی میں	اردو تلفظ	اصلیت انگریزی میں
اسٹام	اسٹمپت	اسپتال یا ہسپتال	ہوسپٹل
پون ٹوٹی	ٹون ڈیوٹی	اکتوبر	اوکٹوبر
کرسٹان	کرشچین	بوتام	بٹن
بلدانگ	بل ڈوگ	لمپ	لیمپ
کاگ	کورک	لالٹین	لینٹرن
ڈاکٹر	ڈوکٹر	تماکو	ٹوبیکو
فروری	فیبرواری	جنوری	جنواری
لین	لائن	ستمبر	سپٹمبر

اُردو تلفظ	تلفظ انگریزی میں	اُردو تلفظ	اصلیت انگریزی میں
بارگ	بیرک	کوٹ مارشل	کورٹ مارشیل
ریل	ریلوے	اردلی	آرڈلی
دسمبر	دیسمبر	نومبر	نویمبر
فرما	فورم	کلکٹر	کلیکٹر
ربڑ	ربر	سنتری	سنٹری
رپوٹ یا رپٹ	رپورٹ	ڈسمس	ڈسمس
کمپو	کیمپ	کپتان	کیپٹن
کرنیل	کولونیل	پریٹ	پریڈ
گارڈ	گارڈ	کماں	کمانڈ

١٠- اکثر ایسے الفاظ بھی ہیں جو بلحاظ مقام متضاد معنی پیدا کرتے ہیں دیکھئے ایک ہی لفظ کیسے متضاد معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

(١) سنسکرت الفاظ- تات (١) بیٹا- پیارا- عزیز- (٢) معنی باپ

(٢) عربی الفاظ- بیع (١) خریدنا (٢) بیچنا- مولا- (١) غلام (٢) آقا-

(٣) فارسی الفاظ- بے بہا (١) بیش قیمت (٢) بے قیمت- نبیرہ (١) نواسہ (٢) پوتا

(۴) اُردو الفاظ- انمول (١) بیش قیمت (٢) بے قیمت- بی بی (١) ہندو بہن (٢) مسلمان جورو- لالہ (١) بیٹا- (٢) باپ-

١١- دیکھو اُردو زبان میں کتنے زبانوں نے دخل کر لیا ہے- اب زبان اُردو کو مختلف زبانوں کا مجموعہ کہنا چاہئے-

(١) سنسکرت- درشن- راجہ- مندر (٢) پراکرت- راؤ- رانا وغیرہ

(۳) ہندی ۔ کھانا ۔ پینا ۔ سونا ۔ بیٹھنا وغیرہ
(۴) پنجابی جٹّا ۔ چنگا ۔ کھتّا ۔ ماڑا وغیرہ
(۵) مرہٹی = بائی وغیرہ ۔
(۶) گجراتی = ننّھا ۔ بمعنی خورد وغیرہ
(۷) بنگالی = بابو ۔ چابی بمعنی کلید وغیرہ
(۸) مارواڑی = پوکھر ۔ تال وغیرہ ۔
(۹) پوربی = بھات ۔ بھتّہ ۔
(۱۰) تامل = اُڑلو ۔ مشہور غلہ ہے ۔
(۱۲) ترکی = آتا ۔ آکا ۔ چاق وغیرہ
(۱۳) فارسی = مادر ۔ پدر ۔ خویش ۔ بیگانہ وغیرہ
(۱۴) عربی = عزیز ۔ جناب ۔ آقا شوق وغیرہ ۔
(۱۵) عبرانی ۔ موسیٰ ۔ عیسیٰ ۔ ہارون
(۱۶) یونانی = کیمیا ۔ فیلسوف ۔ جغرافیہ فلسفہ وغیرہ ۔
(۱۷) اطالیہ = کمرہ ۔ وغیرہ ۔
(۱۸) ملایا = گودام وغیرہ ۔
(۱۹) امریکہ = تماکو (ٹوباکو)
(۲۰) فرنچ = ڈپو (کتب خانہ)
(۲۱) انگریزی ۔ ڈاکٹر ۔ اسپتال اسکول ۔ انسپکٹر ۔ سپرنٹنڈنٹ ۔
(۲۲) بھاشا = روپ ۔ جوبن ۔ سجیلا

باب ہفتم

پرچہ اردو زباندانی برلے امتحان نمبر (۱)

(۱) اُسکے اُٹھتے ہی ہم جہاں سے اُٹھے
کیا قیامت ہے دل کا آجانا

جہان سے اُٹھنا اور دل کا آجانا۔ ہر ایک کی تشریح کرو اور شعر کا مطلب لکھو۔

(۲) اُترے جو تن سے سر تو زہے سرفرازیاں
ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دل سے اُتار دے

تن سے سر اُترنا اور دل سے اُتار دینا کیا مراد رکھتا ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو

(۳) آنکھیں پتھرا گئیں تسپر بھی ٹپکتے ہیں اشک
بل بے ہجراں تری قدرت کہ نچوڑے پتھر

آنکھیں پتھرا گئیں اور پتھر نچوڑے کیا مراد ہے۔ بل بے کے معنی لکھو اور شعر کا مطلب بیان کرو۔

(۴)۔ فقرات ذیل کا مطلب بیان کرو:۔

(۱) پیٹ بھرتے ہی پیٹ سے پانوں نکالے۔
(۲) آپ کے سامنے وہ بھی کچے گھڑے پانی بھرتے ہیں۔
(۳) یہ نائی چوٹی کے بال کترتا ہے۔

(۴) ہوا خواہوں نے وہ ہوائیاں اُڑائیں کہ نواب صاحب کے مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔

(۵) اُتار چڑھاؤ کی باتیں چھوڑ دو۔

(۵) — تہوار ہولی پر ایک مضمون لکھو اور بیان کرو کہ اسکا اخلاق پر کیا اثر ہوتا ہے۔

پرچہ نمبر (۲)

(۱) آنکھیں بھر کر پھر نہ دیکھینگے کسی بیدرد کو
تیری آنکھیں دیکھ کر اے یار آنکھیں ہو گئیں

آنکھ بھر کر دیکھنا۔ آنکھیں دیکھنا۔ آنکھیں ہو جانا۔ ہر ایک محاورہ کی تشریح کرو۔ شعر کا مطلب لکھو۔

(۲) جانباز مومن اُس نے دیا غیر کو خطاب
ہم جان پر بھی کھیلے پہ نام اور کا ہوا

جان پر کھیلنا کیا محاورہ ہے۔ شعر کی تشریح کرو۔

(۳) جھوٹ ہی جانوں ہیں قول اُس رہزنِ ایماں کا
پہن کر جامہ بھی وہ آوے اگر قرآں کا

قرآن کا جامہ پہنکر آنا۔ کیا مراد ہے۔ شعر کا مطلب لکھو۔

(۴) شکوۂ جور پہ ستم دیکھو اُلٹی سیدھی ہمیں سُناتے ہیں

شعر کا مطلب بیان کرو اور لکھو کہ سیدھی سُنانا کیا محاورہ ہے؟

(۵) فقرات ذیل کا مطلب بیان کرو اور موقع استعمال بتاؤ۔

(۱) ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات -
(۱) اونچی دوکان پھیکا پکوان -
(۳) بنی کے سب یار ہیں -
(۴) تھوتھا چنا باجے گھنا -
(۵) ذرا عقل کے ناخن لو اڑالو -

(۴) ایک فرضی میلہ کی تصویر کھینچو جسمیں تماشائیوں کی کثرت سنگ تانی مقامات کی کیفیت - پرانی عمارت کی حالت - موسم برسات کا لطف سبزہ زار کی بہار موقع بہ موقع درج ہو -

پرچہ نمبر ۳

(۱) عبارت ذیل کو آسان الفاظ میں لکھو اور جن الفاظ پر خط کا نشان ہے اُن کی تشریح کرو -

غرض - معاملہ بندی - فصاحت - بلاغت - متانت -

سب خوبیاں آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں مرثیہ بھی لکھا تو اس زور کا کہ میاں انیس و دبیر کو پرے بٹھا دیا - اچھے اچھے سنگدلوں کو آٹھ آٹھ آنسو رولا دیا - رباعیاں عمر خیام سے لگا کھاتی ہیں - قصاید خاقانی و انوری کا لطف دکھاتی ہیں - سچ تو یوں ہے کہ اُردو کو چار چاند انھیں کے کلام سے لگے -

(۲) انگور کے قافیہ کو سودا - ذوق - آتش - ناسخ - دہلی لکھنؤ کے چار اُستادوں نے باندھا ہے - انھیں سے کسی ایک کو حسن زبان

کے لحاظ سے بدلایل ترجیح دو۔

سودا (۱) اس قدر نسبت عنب سے پھر گیا سودا کا دل
زخم سے دل کے نہ دیکھا مُنہ کبھی انگور کا

ذوق (۲) دل کا یہ احوال ہے غم میں ترے اے مستِ ناز
جیسے مرجھایا ہوا خوشہ کوئی انگور کا

آتش (۳) محفلِ عشرت میں خستہ خاطروں کو جا نہیں
تاک میں خوشہ نہ دیکھا زخم کے انگور کا

ناسخ (۴) ہجر میں ساغر سے آئی مجھکو ساقی بوئے خوں
بادہ کھنچوایا ہے شاید زخم کے انگور کا

(۳) عدل و رحم میں کس کو بہتر سمجھتے ہو۔ بدلائل بیان کرو۔

پرچہ نمبر ۴

(۱) غالب

(۱) یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

(۲) ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

ذوق

(۱) شہیدانِ محبت خوب آئینِ وفا سمجھے
بہا خوں کو سے قاتل ہیں اسی کو خونبہا سمجھے

(۲) ہنسنے ہے زخمِ دل تدبیر پر جرّاح کی کھدو
انھیں ٹانکے نہ سمجھے خندۂ دنداں نما سمجھے

مومن (۱) حیرت حُسن سے یہ شکل بنی — کہ وہ آئینہ دکھاتے ہیں مجھے
(۲) بیوفائی کا عدو کے ہے گلہ — لُطف میں بھی وہ ستاتے ہیں مجھے

آتش (۱) چمن میں شب کو جو وہ شوخ بے نقاب آیا — یقین ہو گیا شبنم کو آفتاب آیا
(۲) اسیر ہونیکا اللہ رے شوق بلبل کو — جگا یا نالوں سے صیاد کو جو خواب آیا

مندرجہ بالا شعروں میں سے ہر ایک شعر کا مطلب بیان کرو اور چاروں مستند اُستادوں کی فصاحت زبان پر خیال کر کے کسی کو ترجیح دو۔

(۲) محاورات ذیل کی اصطلاحی معنی بیان کرو اور ایسے فقرے بناؤ جن میں یہ محاورے بھی آجاویں۔

(۱) کان کھول دینا۔
(۲) کان کاٹنا۔
(۳) کانوں پر ہاتھ رکھنا۔
(۴) کان ہونا۔
(۵) آنکھیں آنا۔
(۶) آنکھیں چُرانا
(۷) آنکھیں دکھانا۔
(۸) آنکھوں میں سمانا۔

(۳) حل غواصنہ سے بحساب ابجد تاریخ نکالو اور اسکے معنی بھی لکھدو۔

پرچہ نمبر ۵

(۱) مندرجہ ذیل محاوروں کے معنی بیان کرو جواب مقابل میں ہو۔

(۱) حرف آنا۔

(۲) حرف بنانا۔

(۳) حرف پکڑنا۔

(۴) حرف اُٹھانا۔

(۵) حرف لانا۔

(۶) پیٹ بھاری ہونا۔

(۷) پیٹ پانی ہونا۔

(۸) پیٹ پٹی باندھنا۔

(۹) پیٹ کاٹنا۔

(۱۰) پیٹ پالنا۔

(۲) ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب لکھو

عقل کے جال میں کب حسن خداداد آیا　اُڑ گئے ہاتھوں کے طوطے جو وہ صیاد آیا

(۳) چار چاند لگنا کیا محاورہ ہے اور چار ابرو سے کیا مراد ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو۔

گر جائے آنکھ سے جو ہو تجھسے دو چار چاند　چار ابروؤں نے تجھکو لگائے ہیں چار چاند

(۴) غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑھ گیا۔ اس ضرب المثل کا موقع استعمال بتاؤ۔

گردش دنوں کی کم نہ ہوئی اور کڑے ہوئے
روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے

(۵) کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ اس ضرب المثل کا موقع استعمال

بتاؤ ۔ شعر کا مطلب لکھو ۔

داغ دل کیوں نہ مٹے جب وہ دکھائے گیسو سامنے کالے کے جلتا نہیں زنہار چراغ

(۹) ثابت کرو جو اپنی آپ مدد کرتا ہے خدا بھی اُسکی مدد کرتا ہے ۔

پرچہ نمبر ۶

ا ۔ محاورات ذیل سے کیا مراد ہے :۔

(۱) بگلا بھگت ہے ۔

(۲) آنکھوں میں لہو اُتر آنا ۔

(۳) جیتے جی چار کے کندھوں پر سوار ہیں ۔

(۴) چراغ تلے اندھیرا ۔

(۵) خوب طوطی بولتا ہے اندنوں صیاد کا ۔

(۶) چھوٹا منہ بڑی بات ۔

(۷) آندھی کا آنا اس اندھیرے سے روشن ہے ۔

(۸) اگر مینہ نہ برستا تو کھیتوں پر پانی پھر جاتا ۔

(ا) (۱) ۔ نظروں پر چڑھانا اور آنکھوں میں سمانا کیا کیا محاورے ہیں شعر کا مطلب لکھو :۔

عجز نظروں پہ چڑھاتا ہے گراتا ہے غرور
چھوٹے ہو جاتے ہیں آنکھوں میں سمانیوالے

(۲) ۔ آپ آپ ہونا کیا محاورہ ہے ؟ شعر کا مطلب لکھو

خجلت دندانِ جاناں سے گہر ہیں آب آب رشتہ کا کاٹ اپنی مژگاں کیطرح تر ہو گیا

(۱) خُدا آنکھوں سے سمجھے اور لے ڈوبنا کیا کیا محاورے ہیں شعر کا مطلب بتاؤ۔

خُدا آنکھوں سے سمجھے دل کو بھی ساتھ اپنے لے ڈوبیں
نہیں تو پار تھا بیڑا غریقِ بحرِ اُلفت کا

۳۔ آغاز سرما پر مضمون لکھو جسمیں امتحان کا قرب۔ حفظ صحت کی ضرورت تغیر موسم کی تاثیر۔ خواندگی کا وقت مشرح و مدلل درج ہو۔

پرچہ نمبر ۷

۱۔ عبارت ذیل میں جن الفاظ پر خط کھنچا ہوا ہے اُن کی تشریح و تحقیق لکھو اور مطلب سلیس زبان میں بیان کرو۔

گندھی کی دوکان عنبر بار کی طرف جو گزر ہوا تو دماغ طبلۂ عطار بنگیا۔ خوشبو کیا فتنۂ روزگار ہے ہ کسی کنٹر میں عطر عروس کسی میں عطر بہار ہے۔ خراج خطا و ختن اُس کا مول ہے۔ قنوج و جونپور اس کی چاہ میں ڈانواں ڈول ہے۔ لخلخۂ ورائحہ سے دماغ معطر و معنبر ہے۔

۲۔ فقرات مندرجہ ذیل کا مطلب بیان کرو۔

(۱) آج آپ کس شش و پنج میں ہیں۔
(۲) یہ کیا گل کھلا کہ چمن میں کوئی گل نہ کھلا۔
(۳) لڑکو یاد کرو نہیں یاد کروگے۔
(۴) یہ اٹکھکیلیاں مجھے نہیں بھاتیں۔
(۵) تمھارا پاس نہ ہو تو یہ کام اُن سے کچھ دور نہیں۔

(۶) ایسے صدمے اُٹھائے کہ جی بیٹھ گیا۔
(۷) دو چار دن سے سردی گرمی دکھلانے لگی ہے۔
(۸) اب تو پو بارہ ہیں۔
(۹) دن عید رات شب برات ہے۔
(۱۰) آپ کی خوبی کلام میں کس کو کلام ہے۔
(۱۱) بزاخفش نہ بنئے۔

۳۔ میونسپل کمیٹیوں کے وجود سے باشندگان قصبہ کو کس کس فائدہ کی توقع ہے مفصل بیان کرو۔

پرچہ نمبر ۸

(۱) عبارت مندرجہ ذیل کا مطلب بیان کرو اور جن الفاظ پر نشان ہے اُن کی تشریح کرو۔

دیوان فیض عنوان اسم با مسمّٰی ہے۔ دفتر بے مثال اُس کا نام بجا ہے۔ الفاظ متین معانی بلند۔ زبان شستہ۔ بندش چست۔ ہم فقیر لوگ اعلان کلمۃ الحق میں بیباک و گستاخ ہیں شیخ امام بخش طرز جدید کے موجد اور پرانی روشوں کے ناسخ ہیں آپ ان سے بڑھکر بصیغہ مبالغہ بے مبالغہ نسّاخ ہیں۔ میں نظم و نثر فارسی کا عاشق و مائل ہوں۔ ہندوستان میں رہتا ہوں مگر تیغ اصفہانی کا گھائل ہوں۔ اب تو نہ فارسی کی فکر نہ اُردو کا ذکر نہ دنیا کی توقع نہ عقبےٰ کی امید۔ معاش و معاد دونوں سے یاس ہے

۲۔ (۱) اس معمّا کو حل کرو:۔

کیفیتِ وصال بس اب کچھ نہیں رہی
کیونکر نہ ہوں ملول ہیں شب کچھ نہیں رہی

(۲) مندرجہ ذیل معمّا حل کرو :۔

ہے کیوں کر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

(۳) ذیل کے شعر سے بحساب ابجد تاریخ نکالو:۔

دستِ بیداد اجل سے بے سروپا ہوگئے
فقر و دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل

(۴) شعر مندرجہ ذیل سے تاریخ نکالو۔

بولا ہاتف جھنکے از روئے طرب چودھویں کا چاند اب ظاہر ہوا

۳۔ پریاگ میلہ پر مضمون لکھو اور بتاؤ میلوں سے کیا کیا فائدے ہیں؟

پرچہ نمبر ۹

(۱) (۱) آنکھیں سفید ہونا کیا محاورہ ہے اور شعر مندرجہ ذیل کا مطلب اور خوبی بیان کرو۔

دکھلا گیا نہ وہ کبھی چشمِ سیاہ کو آنکھیں مری سفید ہوئیں انتظار میں

(۲) اللہ اللہ ہے کیا محاورہ ہے۔ شعر کا مطلب بیان کرو۔

ہوس میں کعبہ کی کیوں شیخ بتخانہ سے گمراہ ہے
یہاں تو کوئی صورت بھی ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

(۳) زبان کھولنا اور مُنہ میں خاک بھر دینا کیا کیا محاورے ہیں شعر کا نتیجہ بیان کرو۔

زباں کھولینگے ہم پر بدزباں کیا بدشعاری سے
کہ ہم نے خاک بھردی اُنکے مُنہ میں خاکساری سے

(۴) سرِ وبال ہونا اور دم چڑھ جانا کیا مراد ہے شعر کا مطلب بیان کرو۔

کوے قاتل میں پہنچکر سر ہوا مجھ کو وبال
بوجھ اُترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا

(ب) (۱) صُبح ہوا چاہتی ہے۔ تارے جھلملا کے سفید پڑگئے ہیں۔ اور شب کی تیرگی سمٹ سمٹ کر گھنے درختوں کے دامنوں میں چھپنے لگی ہے۔ آفتاب کی شعاعیں دور تک پھیلی ہوئی کوہ قاف کی ایک گھاٹی سے نمایاں ہوتی ہیں۔ مرغان خوش الحاں نے اپنی نوا سنج زبان کھولی ہے۔ اور شکر گذاری اور جوش کے لہجہ میں اُس ایک پیدا کرنے والے کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ مشرقی ہوا پہاڑوں کی چوٹیوں سے اُتر کے اور گھاٹیوں سے نکل کے آئی ہے اور کھلے ہوئے سبزہ زار پر آزادی سے چکر لگائی ہے۔

(۵) مندرجۂ بالا عبارت میں جن الفاظ پر خط ہے اُن کی تشریح لکھو اور اُس کا مطلب مختصر الفاظ میں بیان کرو۔

(ج) صغر سنی کی شادی کے نقصان اور خرابیاں بیان کرو:۔

پرچہ نمبر ۱۰

(ا) اشعار مندرجہ ذیل کا مطلب آسان عبارت میں لکھو:۔

اشک واژونہ اثر باعثِ صد جوش ہوا
ہچکیوں سے ہیں یہ سمجھا کہ فراموش ہوا
بزمِ عدو میں دیکھ نہیں سکتے یار کو
رشکِ رقیب پردۂ رخسار ہوگیا
ہے جاں خراش پرسشِ عشاق کس قدر
جو مہربان ہے وہ مرا مہرباں نہیں
وہ ہے خالی تو یہ خالی وہ بھرے تو یہ بھرے
کاسۂ عمرِ عدو حلقۂ آغوش ہوا
قمری کفِ خاکستر و بلبل قفسِ رنگ
جز نالہ نشانِ جگرِ سوختہ کیا ہے

(۲) مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کرو۔
من چلتے ۔ لالے پڑنا ۔ ڈھارس ۔ اٹکھیلیاں ۔ اُبل چلنا ۔ اٹکل پچو ۔ گول مول ۔ چل بچل ۔ چار چاند لگنا ۔ بے چراغ ہونا ۔ دامن تر ۔ آتش تر ۔ اُدھیڑ ۔ گھی کے چراغ جلنا ۔ تار شمع ۔ پانی میں روغن ڈالنا ۔ متزل ہوائی ۔ خندۂ دنداں نما ۔ باچھیں کھلنا ۔ چھلے کا گل ۔ میٹھی چھری ۔

(۳) بتاؤ ڈاڑھیں مار کر رونا اور پھوٹ پھوٹ کر رونا انہیں کیا فرق ہے اور آٹھ آٹھ آنسو رونا اور زار زار رونا سے کیا مراد ہے۔
(ب) محاورے اور اصطلاح کے لغوی معنی اور پھر انکا فرق بیان کرو۔
(ج) مفصلہ ذیل کی تعریف بیان کرو۔

(۱) الفاظ متناسب ۔ (۷) ردیف ۔
(۲) صنعت ایہام ۔ (۸) معما ۔
(۳) صنعت تجنیس ۔ (۹) تقریظ ۔
(۴) قافیہ ۔ (۱۰) مطلع ۔
(۵) غزل ۔ (۱۱) مقطع ۔
(۶) شعر (۱۲) تخلص

(د) قدیم اور حال کی اردو کا فرق مع مثال بیان کرو ۔

پرچہ نمبر ۱۱

(ا) اِن محاورات سے کیا مراد ہے جواب مقابل میں ہو ۔ اگر کسی فقرہ میں خاص خوبی سمجھو تو وہ بھی لکھدو :۔

(۱) پیٹ کے کارن آنتیں گلے میں آگئیں ۔
(۲) ایسے سبز باغ دکھائے کہ پری شیشہ میں اُتر آئی ۔
(۳) اُنھوں نے جو طوطے کی سی آنکھیں بدلیں تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے ۔
(۴) آئینہ خانہ میں ہو آؤ ۔
(۵) پکڑو مت ۔ جانے دو ۔
(۶) دم میں دم ہے ۔
(۷) بھُس کے مول ملیدہ ہے ۔
(۸) اگر پھول توڑے تو مالی گلے کا ہار ہو جائیگا ۔
(۹) آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی دن رات لیل و نہار کو آنکھیں دکھاتی تھی ۔

(۱۰) لالے آتش کے پرکالے ہیں دیکھتے ہی جان کے لالے پڑ گئے۔

(۲) ۔عبارت مندرجہ ذیل کے ہر ایک محاورے کا مطلب الگ الگ لکھو۔

یا اللہ! اس نیلے زہریلے کجدار ناہنجار بڈھے فلک پر آسمان ٹوٹے۔ جوانانِ جواں بخت سے اُلجھنا خدا سمجھے۔ یہ عمر اور یہ چھچھورپن! زمیں پر پانوں نہیں دھرتا۔ عمر بھر نیچا ہی دیکھا مگر بل بے حیائی وہی دم خم۔ وہی کس بل۔ خُدا نے اس فرتوت لایعقل کو لایعقلوں میں کیوں نہ لکھ دیا۔ دیکھو تو سہی قیامت ہے۔ ایک مہربان کے خیر مقدم کی ساری خوشی ساری نہ ہونے پائی تھی کہ زہر آب غم مفارقت کانوں کی راہ نظام عصبی میں سرایت کر گیا۔

(۳)۔ مرض چیچک کی نسبت عام خیالات کے نقص دکھلا کر اُن کی تردید کرو پھر اپنی رائے ویکسی نیشن ٹیکا کی بابت لکھو۔ مضمون چار صفحے سے کم نہ ہو۔

پرچہ نمبر ۱۲

(ا) (۱) مفصلہ ذیل الفاظ سے پورا فقرہ بناؤ۔

(۱) اب۔ لگی۔ دن۔ سے۔ دو۔ گرمی۔ چار۔ سردی۔ دکھلانے۔

(۲) ہے۔ منحصر۔ پر۔ محنت۔ کامیابی۔ کی۔ امتحان۔

(ب) (۲) بجھا ہوا پانی دینا اور زندگی سے دِل بجھنا کیا کیا محاورے ہیں۔ شعر کا مطلب کیا ہے۔

پانی طبیب دے ہو ہمیں کیا بجھا ہوا ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا

(۳) نشۂ دولت سے بھکنا کیا مراد ہے۔ کاسۂ سر۔ کاسہ سائل کے معنی بتاؤ شعر کا مطلب لکھو۔

غافلو نشہ دولت سے نہ اتنا بہکو دیکھنا کاسۂ سر کاسۂ سائل ہوگا

(۴) چھیڑنا اور گلے کا ہار ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر کا مطلب بیان کرو۔

چھیڑا جو اے جنوں اُسے تونے تو جان لے تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا

(۵) گل تازہ کھلنا اور ہوا دگرگوں چلنا کیا کیا محاورے ہیں اور شعر کا مطلب بھی لکھو۔

ذوق گل تازہ کوئی اور کھلا چاہتا ہے کہ ہوا باغ جہاں میں ہے دگرگوں چلتی

(۶) مندرجہ ذیل فقرات کا مطلب بیان کرو۔

(ج) (۱) ان دنوں قمر در عقرب ہے۔

(۲) آپا تجے تو ہر کو بجے۔

(۳) سر منڈاتے ہی اولے پڑے

(۴) باون تولہ پاؤ رتی۔

(۵) آپ تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں۔

(۶) ہنسنے سو پھنسنے۔

(۷) آج کل روزگار عنقا ہے۔

(۸) وہ تو چراغ سحری ہے۔

(۹) گل چاندنی سے چاند داغ کھاتا ہے

(۱۰) شریر پہ تعدی لازمی ہے۔

(۱۱) پہاڑ کی چوٹی گوش سحاب سے سرگوشی کرتی ہے۔

(د)۔ بتاؤ اُردو زبان کس کس زبان سے مرکب ہے ؟

پرچہ نمبر ۱۳

۱۔ ان شعروں کا مطلب بیان کرو اور ہر ایک محاورہ کی علیحدہ تشریح کرو۔

(۱) پیرِ فلک کے دور میں ہیں فردِ ہم فقیر — کمل کی آرزو ہے کنارہ ہے شال سے

(۲) یاں پھونک دیا دل کو واں یار کو بھڑکایا — نالے بھی قیامت ہیں کچھ آگ لگا نیکو

(۳) سامنے ہوتی نہیں اس شمع رو کے اپنی آنکھ — اے صبا محفل سے پروانہ کی خاکستر اٹھا

(۴) آنکھ میں چوب آئے نرگس کے — چشمِ بلبل صبا ! لگا گھس کے

(۵) گردن نہ جھکی سامنے قاتل کے دمِ قتل — شرمندہ کیا حسرتِ دیدار نے مجھکو

۲۔ الفاظ ذیل کی تشریح لکھو :۔

مادرزاد ۔ کور مادرزاد ۔ آوازہ ۔ آویزہ ۔ آورد ۔ برآورد ۔ آواگون
آؤ بھگت ۔ آیا ۔ آتون ۔

۳۔ فقرات ذیل کا مطلب بیان کرو ۔

(۱) ایسے کیوں لال پیلے ہو گئے ۔

(۲) آئے دن کی گھٹا گھومٹ ۔ کالا مُنہ اس برسات کا ۔

(۳) بچہ کی بیماری سے ساری رات آنکھوں میں کٹی ہے ۔

(۴) بھائی کا خون ! دیکھتے ہی آنکھوں میں خون اُتر آیا ۔

(۵) میں انکو ہر چند آنکھوں میں رکھتا ہوں مگر آنکھ بچی اور نظر سے غائب ۔

۴۔ تندرستی ہزار نعمت ہے اِس پر مضمون لکھو :۔

پرچہ نمبر ۱۴۲

(ا) یہ عذرِ امتحانِ جذبِ دل کیسا نکل آیا   میں الزام اسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

تلاش حور کی ہے بھیس پارسائی کا   بنا ہوا ہے یہ زاہد بھی ایک خدائی کا

ترے وعدہ پہ جیئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا   کہ خوشی سے مرنجاتے اگر اعتبار ہوتا

نہ ہوتی گر خودی ہم میں تو جو تو تھا وہی ہم تھے

یہ پردہ کس لئے ڈالا ہے یارب درمیاں تو نے

اِن کا مطلب مفصل لکھو۔

(ب) بندہ پرور بہت دنوں کے بعد برسوں آپ کا خط آیا۔ سرنامہ پر دستخط اور کے اور نام آپ کا پایا۔ دستخط دیکھ کر مفہوم ہوا۔ خط کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ تمھارے دشمن بعارضہ تپ و لرزہ رنجور ہیں۔ اللہ اللہ ضعف کی یہ شدت کہ خط کے لکھنے سے معذور ہیں۔ خدا وہ دن دکھائے کہ تمھارا خط تمھارا دستخطی آئے۔ سرنامہ دیکھکر دل کو فرحت ہو۔ خط پڑھ کر دونی مسرت ہو۔ جبتک ایسا خط نہ آئیگا دل سوداز دہ آرام نہ پائیگا۔ قاصد ڈاک کی راہ دیکھتا رہونگا۔ جناب ایزدی میں سرگرم دعا رہونگا۔

اِس رقعہ کا مطلب اپنی زبان میں لکھو۔

(ج) مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کا مطلب اور موقع استعمال بتاؤ:۔

(۱) وہ آقا کی ناک کا کیڑا ہے۔

(۲) ٹھٹھول۔ گول مٹھول۔ اٹکل پچو۔

(۳) آپ نے تو تنبا کو کو چاندی بنا دیا۔

(۴) اِن کی باتوں پر بجانا بڑے باتُون ہیں

(۵) ڈھاک کے وہی تین پات۔

(۶) چاند بھی ماند ہے۔

(۷) للّو پتّو تیس مار خاں۔ آواز ے کسنا۔

(۸) یہ بھی پانچویں سواروں میں ہیں۔

(۹) دانہ دانہ پر مہر ہے۔

(۱۰) دھوبی کا کُتّا گھر کا نہ گھاٹ کا۔

(د)۔ بعد امتحان نوکری کروگے یا کوئی پیشہ اختیار کروگے۔ جو پسند ہو اُس کو مدلل و مفصل لکھو:۔

پرچہ نمبر ۱۵

(الف) (ا) مندرجہ ذیل عبارت کا مطلب بیان کرو:۔

سبحان اللہ کیا شانِ خدا ہے ہر ہر صنعت پر دل فدا ہے ابر محیط آسمان ہے دیدۂ نرگس تر حیران ہے۔ فرش زمردیں بچھا ہے موسم بہار کا تکیہ لگا ہے۔ گُل کھل کھلا رہے ہیں غنچے مسکرا رہے ہیں۔ سوسن سوسنی لباس میں دل لُبھا رہا ہے۔ نرگس نرگسیں آنکھیں دکھا رہا ہے۔ دایۂ صبا طفلِ غنچہ کو مہد بہار میں جُھلا رہی ہے۔ عندلیب خستہ دل ہجر کی داستان سنا رہی ہے ہر طرف سے کوکو کی صدا آرہی ہے۔ قمری سرو قدوں کے قدموں پر آنکھیں

بچھا رہی ہے۔ یہ سب قدرتی سامان ہے۔ یہ سب عنایت رحمان ہے۔

دل چاہتا ہے ہر روش پر پھریئے۔ سیر چمن کیجئے۔ غم دنیا فراموش ہو۔ عیش و عشرت ہم آغوش ہو۔ سامانِ عیش مہیا ہوں۔ یارانِ و فاکیش رونق افزا ہوں۔

(ب)

ہجر گل میں کب تلک صدمے اٹھائے عندلیب
ایسا دل پتھر کہاں سے روز لائے عندلیب

ہوا منہ سرخ قاتل کا خوشی سے — ہمارے قتل کا بیڑا اٹھا کر
خاک صحرا کی یہ چھائی کہ ہوا کام تمام — عین خشکی میں ہوا غرق سفینہ دل کا
نہ چادر سے تم پاؤں باہر نکالو — گریباں میں اپنے ذرا منہ تو ڈالو

پھر بہار آئی چمن میں زخم گل لائے ہوئے
پھر مرے داغِ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

مندرجہ بالا اشعار میں جن الفاظ اور محاورات پر خط ہیں ان کی تشریح کرو اور ہر شعر کا مطلب اس طور پر لکھو کہ اس کا نتیجہ بخوبی سمجھ میں آجاوے۔

(ج) ذہین اور محنتی میں سے کسی ایک کو ترجیح دو۔ یہ مضمون چار صفحوں پر ہو۔

پرچہ نمبر ١٦

(ا)۔ مندرجہ ذیل اشعار میں جن جن محاورات پر نشان ہیں ان کی تشریح کرو اور ہر ایک شعر کا مطلب مفصل و مشرح تحریر کرو۔

اگر خاموش رہتا ہوں تو دم رکتا ہے اے یارو
کلیجہ مُنہ کو آتا ہے اگر فریاد کرتا ہوں

یار ہم تم ایک تھے مانند بادام دو مغز
کون سا پتھر تھا جس نے توڑ دو ٹکڑے کئے

شیخ جی شیخی سے از بس دل میں رکھتے تھے گھمنڈ
یار کے کوچہ میں اُنکی بھی حجامت ہو گئی

وہ گل تازہ نہ اس باغ میں کھلتے دیکھا
ٹھنڈی سانسیں نہ بھرے جسکے لئے بادِ صبا

(ب) مندرجہ ذیل عبارت کو آسان اور عام فہم زبان میں بیان کرو:-
پیارے ناظرین کسی امر پر رائے زنی یا نکتہ چینی کرنا اُسی کو زیبا ہے۔ جو اس سے بخوبی واقف ہو لیکن آج کل بہت سے آدمیوں نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا ہے کہ خواہ وہ کچھ جانتے ہوں یا نہیں فوراً کالم کے کالم سیاہ کر دیتے ہیں۔ یہی حال ہمارے شہری ہمعصر کا ہے کہ سنسکرت کے نام تو اللہ اللہ خیر سلا ہے مگر آپ ویدوں پر نکتہ چینی کرنے کو مرتے ہیں۔ نکتہ چینی ہی نہیں بلکہ وید بھاش کو غلط بتلاتے ہیں۔ کیوں نہ بتلائیں۔ زبانی گپ شپ میں لگتا ہی کیا ہے۔

(ج) ۔بحساب ابجد اپنے نام کی عدد بتلاؤ اور پھر اُنکو خوشخط فارسی اور انگریزی ہندسوں اور رقموں میں لکھو:-

(د) ۔ کھانے پینے میں بلحاظ موسم کیا کیا احتیاط رکھنی چاہئے یہ مضمون

رقعہ کے پیرایہ میں ہو۔

پرچہ نمبر ۱۷

(۱) سونا لینے پی گئے سونا کر گئے دیس   سونا ملا نہ پی ملے میرے روپے ہو گئے کیس

(۲) جہاں سُمت تہاں سمپت نانا   جہاں کُمت تہاں بپت ندھانا

(۳) مدھر بچن سے جات مٹ آتم جن ابھمان
تناک سیت جل تے مٹے جیسے دودھ اُبھان

(۴) ہست ہو کے کہئے نہیں جو نر ہوئے کو بودہ
جوں نکٹے کو آرسی ہوت دکھائے کرودہ

(۵) آپد کال پرکھئے چاری   دھیرج دھرم متر اور ناری

(۶) سنکٹ میں بپدا بھلی جو تھوڑے دن کے ہوئے
اِشٹ متر بندھو جتے جان پڑیں سب کوئے

(۷) بیری کی مہمان بُری بھلا تنر کا نراس
ہری ہر جب گرمی کریں تب برسن کے آس

(۸) تلسی پچھلی پاپ سے ہر چرچا نہ سہائے
جیسے جُر کے انش سے بھوک بدا ہو جائے

(۹) جہاں دیا تھا دھرم ہے جہاں لوبھ تہاں پاپ
جہاں کرودھ تہاں کال ہے جہاں چھما تہاں آپ

(۱۰) شیام گور کے ہیں کہوں بکھانی   گرا انین – نین بن بانی

مندرجہ بالا دوہروں میں سے ہر ایک کا مطلب مشرح بیان کرو

اور جس دوہے میں کوئی خاص خوبی ہو وہ بھی لکھدو۔

اور جن جن الفاظ پر نشان ہیں اُنکے مقابلہ میں اُردو خواہ فارسی خواہ عربی کے الفاظ معنی خیز بیان کرو:۔

پرچہ نمبر ۱۸

(۱) نثر کے اقسام مرجز۔ مسجع۔ عاری۔ ہر ایک کی تعریف بیان کرو۔
عبارت مندرجہ ذیل کا مطلب بیان کرو اور جن الفاظ پر نشان ہے اُنکی تشریح کرو:۔

(۲) حکیم صاحب نسخہ لکھکر عید کا چاند ہوگئے۔ پرلے سرے کے زمانہ ساز ہیں۔ جب تک اُن کی مٹھی گرم نہ ہو باتوں ہی میں ٹالتے ہیں۔ یونانی اور ہندی علاج میں اپنے کو دور کھینچے ہیں۔ پورے کسی میں بھی نہیں۔ مریضوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ سیر اٹو کر بڑے بڑے چارپائی سے لگ گیا۔ دوائی دیکھتے ہی اُس کا مُنہ بھر آتا ہے۔ خیر۔ آئندہ کو توبہ۔ ڈاکٹر کے ہوتے ہوئے ایسے سبز قدم حکیم کو بُلا کر اُن کی لن ترانیاں کیوں سنینگے۔

(۳)۔ دل بھر آنا کیا محاورہ ہے جن الفاظ پر خط ہے اُنکے معنی لکھدو۔
خشک گل۔ افسردہ سبزہ۔ شمع چپ۔ بالین اُداس
دل بھر آیا عالم گورِ غریباں دیکھ کر

دانت پیسنا کیا محاورہ ہے جن الفاظ پر نشان ہے اُن کے معنی لکھو:۔

رقیب پیستے ہیں دانت بزم جاناں میں
ہے مجھ پہ دانت ہیں دانتوں میں ہوں زباں کی طرح

(۴) مندرجہ ذیل الفاظ کس کس زبان کے ہیں بیان کرو۔
جیسے چق۔ بائی۔ سکول۔ کمرہ۔ جغرافیہ۔ تماکو۔ بابو۔ رانا

(۵) مندرجہ ذیل پر مضمون لکھئے۔ چار صفحہ سے کم نہ ہو۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطرے
نیچر خود معلّم اخلاق ہے۔

پرچہ نمبر ۱۹

(ا) واہ رے تیری سج دھج۔ اللہ رے تیری نکھ سکھ۔ اُف اُف رے تیری چھب تختیاں۔ اوہ اوہ رے تیری چھل بتیاں۔ ایک ایک اوا پر گردنیں کٹ گئیں۔ دل چھن گئے۔ کلیجے اُچھل پڑے۔ جانیں تڑپ گئیں۔ ایمان چھین گئے۔ نیتیں ٹوٹ گئیں۔ جگر پھٹ گئے فتنے جاگ اُٹھے۔ ارمان پس گئے۔ پندار کے پرزے اُڑے۔ اور اک پر پتھر پڑے۔ آرزوؤں پر چھریاں چلیں۔ کشتوں کے ڈھیر نظر آئے۔ ڈھیر پر بجلیاں گریں۔ رنگ کس کا چہرے کٹ گئے۔ ہوش کہاں کا سر اُڑ گئے۔

(ب) بحر مضارع۔ بحر رمل کے اوزان لکھو اور بتاؤ مندرجہ ذیل شعر کس بحر میں ہے۔

آے تنک ظرف اسقدر بدخو نہ ہو دل ہوا کھٹا ترش ابرو نہ ہو

(ج) تجنیس خطی۔ تجنیس زاید۔ صنعت براعۃ الاستہلال۔ صنعت لغز۔

تنسیق الصفات - ہر ایک کی تعریف معہ مثال بیان کرو۔
(د) تشبیہ کے واسطے کس کس شے کی ضرورت ہے - عیوب قافیہ کیا ہیں - قصیدہ - رباعی - ترجیع بند کی تعریف بیان کرو۔
(تنبیہ) ا - عبارت کے ہر فقرہ کو آسان زبان میں بیان کرو۔

پرچہ نمبر ۲۰

(۱) - ذوق - اور مومن کے چند اشعار لکھ کر اُنکا مقابلہ کرو - اور ان میں سے کسی ایک کا حال بھی بیان کرو۔
(۲) - زبان اُردو کی وجہ تسمیہ اور اِسکے شیوع کا حال لکھو۔
(۳) - شعر - غزل - قافیہ - ردیف - ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھو۔
(۴) - ضرب المثل - محاورہ - اصطلاح ہر ایک کا فرق بتاؤ۔
(۵) - عجیبہ - غریبہ - لکھی یہ کتاب - ہر دو لفظ اولین سے سن تالیف نکالو۔
(۶) - چند سطر کی ایک ایسی عبارت لکھو جو غیر زبان کے الفاظ سے پاک ہو۔
(۷) - ایک ایسی چند سطر کی عبارت لکھو کہ جسمیں موقع بہ موقع - اردو - عربی فارسی - انگریزی زبان کے الفاظ مطلب خیز آجاویں - یہ عبارت رقعہ کے پیرایہ میں ہووے۔

پرچہ نمبر ۲۱

چند اشعار طلبا جماعت اعلےٰ کی طبع آزمائی کیواسطے بلا حل

یہ عذرِ امتحانِ جذب دل کیسا نکل آیا ۔ میں الزام اُسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

خوش ہوتے ہیں پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے   آئی شبِ ہجراں کی تمنا مرے آگے
توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے   آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا
نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا   ڈبویا مجھکو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا
ہوا جب کفر غالب ہے یہ تمغائے مسلمانی   نہ ٹوٹی شیخ سے زنارِ تسبیحِ سلیمانی
لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل   شہیدِ ناز کی تربت کہاں ہے
رکھا غفلت نے دور افتادۂ ذوقِ فنا ورنہ   اشارت فہم کو ہر ناخنِ بریدہ ابرو تھا
وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایماں ہے   مرے بتخانہ میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو
آفتابِ حسن کو مہتاب مینا دیکھ کر   خانۂ خورشید میں ہم اشک ٹپکانے لگے
خانۂ عقرب ملے مریخ کو   تب میسر خود وصالِ یار ہو
دُرِ دنداں نکل آئے صدف سے عشق دنداں ہیں   مگر گردیتی پگھلی ریگِ رواں ہو کر
شیخ نے وسمہ کیا اور ہو گئے دنداں سفید   فیل نے بیضہ دیا کاشانۂ صیاد میں
غرق ہیں یکجا شفق میں ماہ نو دو چار پانچ   ایک کم دو لام سے زلفوں کو کالا دیکھ کر
گنبدِ مینا سے ٹپکا چاہتا ہے آفتاب   بدر کو خورشید کے پنجہ میں گھایل دیکھ کر
مورچہ مخمل میں دیکھا آدمی بادام میں   ٹوٹی دریا کی کلائی زلف الجھی بام میں
آتشِ تر سے یہ میخانہ ہے آتش خانہ   یہاں وضو چاہیئے زاہد کہ تیمم مجھ کو
میں نے مانا دہر کو پیدا کیا حق نے و لے   میں وہ خالق ہوں مرے کن سے خدا پیدا ہوا
ثواب جان کے واعظ گناہ کرتے ہیں   ہے دل ہی کعبہ ہم اس کو سیاہ کرتے ہیں
نچوڑینگے ہم اپنا دامن تر   جہنم میں ہے اے واعظ اگر آگ

نہ ہوتی گر خودی ہم میں تو جو تو تھا وہی ہم تھے
یہ پردہ کس لئے ڈالا ہی یارب درمیاں تو نے

بابِ ہشتم

مستند شعراء کا مختصر حال معہ طرزِ کلام

اصطلاحاتِ شعراء

قمر پیک فلک - عطارد منشی فلک - زہرہ لولی فلک - شمس نیرِ اعظم - مریخ جلادِ فلک - مشتری سعدِ اکبر - زحل نحسِ اکبر -

سید میر سوز

سوز تخلص - سید محمد میر نام - پرانی دلّی میں قراول پورہ ایک محلہ تھا وہاں رہتے تھے مگر اصلی وطن بزرگوں کا بخارا تھا - ان کے باپ سید ضیاء الدین بہت بزرگ تھے سنہ ۱۲۱۳ھ میں شہر لکھنؤ میں ۷۰ برس کی عمر میں وفات پائی - سیدھے سادے مضمون اور محاورے لکھے ہیں - تشبیہ - کنایہ - استعارہ - فارسی ترکیبیں ان کے کلام میں بہت کم ہیں - شعر خوانی کا ایسا اچھا طریقہ ایجاد کیا تھا کہ جس سے کلام کا لطف دوچند ہو جاتا تھا - انھوں نے سوائے غزل اور کچھ نہیں کہا ۳۰۰ صفحہ کا دیوان موجود ہے اس میں غزلیں بہت ہیں - مثنوی رباعی مخمس بہت کم ہیں مثنوی کا شعر یہ ہے

وہ دلی میں بُرا ہے سوز کو اپنے کلام کا　　جو غور کیجئے تو ہے کوڑی کے دام کا

میر محمد تقی میر

میر تخلص محمد تقی نام خلف میر عبد اللہ یہ شرفاء اکبر آباد سے تھے اپنے باپ کے مرنے کے بعد دلّی میں آئے۔ میر صاحب کو ابتدا ہی سے شعر گوئی کا بہت شوق تھا۔ خان آرزو کے پاس انھوں نے اور ان کی شاعری نے پرورش پائی۔ آخر ۱۲۲۵ھ میں مر گئے سو برس کی عمر پائی ناسخ نے تاریخ کہی ع۔ واویلا مُردشہ شاعراں۔

چھ دیوان غزلوں کے کچھ صفحے فارسی کے ہیں انھوں نے متفرق شعروں پر اُردو مصرعے لگا کر مثلث اور مربع بنائے ہیں۔ رباعی۔ مستزاد۔ قصیدے کسی کی تعریف میں اور کچھ زمانہ کی شکایت میں۔ بعض اشخاص کی ہجو میں لکھی ہیں۔ دو واسوخت۔ ایک ہفت بند ملّا حسن کاشی کے طرز پر اور بہت سی مثنویاں ہیں۔ میر صاحب کو تاریخ گوئی کا شوق نہ تھا۔ چونکہ قانع اور صابر تھے اس واسطے تعریفی قصیدے بہت کم لکھے ہیں۔ مثنوی کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ بکرے۔ بلّی۔ مرغا۔ کی مثنوی کہی ہے۔ انکی زبان بڑی شستہ مانی جاتی ہے ؎

میر صاحب سنبھالئے دستار اور بستی نہیں یہ دلّی ہے

سید انشاء اللہ خاں انشا

انشا تخلص۔ سید انشاء اللہ خاں نام حکیم ماشاء اللہ خاں کے بیٹے۔ ان کے بزرگ ہندوستان میں نجف اشرف سے آئے تھے۔ اور

بعض کہتے ہیں کہ خطۂ کشمیر سے آئے تھے۔ سادات صحیح النسب سے ہیں اور وہاں کسی زمانہ میں سمرقند سے آئے تھے۔ پھر دلّی میں آکر سکونت اختیار کی رفتہ رفتہ امرائے شاہی میں داخل ہوئے۔ اُنھوں نے کسی سے اصلاح نہیں لی اپنے والد کو ابتدا میں کلام دکھایا کرتے تھے اِن کے شعر شاعری کا رستہ جہان سے نرالا ہے اِن کے قصیدے بڑے دھوم دھام کے ہیں اکثر غزلوں میں فخر پایا جاتا ہے۔ اپنے زمانہ کے شاعروں کو خاطر میں نہ لاتے تھے ۱۲۳۳ھ میں وفات پائی۔ اُن کے حالات سے پایا جاتا ہے کہ تصنیفات کا ذخیرہ بہت کچھ تھا۔ کلیات اُردو غزلوں کا دیوان۔ دیوان ریختہ۔ قصائد اُردو۔ مدح بزرگان دین۔ مدح بادشاہ دہلی۔ مدح امراء میں۔ قصائد فارسی۔ دیوان فارسی۔ مثنوی فارسی میں اور ایک مثنوی فارسی میں غیر منقوطہ لکھی ہے۔ ہجو وغیرہ بھی کہتے تھے۔ انھوں نے مرغبازی کے قواعد مثنوی کے طور پر لکھے ہیں۔ ایک داستان ایسی لکھی ہے کہ اُس میں ایک لفظ بھی عربی فارسی کا نہیں آنے دیا۔ کبھی کبھی پنجابی پوربی وغیرہ زبانوں میں بھی کہتے تھے۔ اُن کا کلام یہ ہے ؎

سحر ایک ماش پھینکا جو مجھے دکھا کے اُن نے
تو اشارہ میں نے تاڑا کہ ہے لفظ شام اُلٹا
مجھے کیوں نہ مار ڈالے تری زُلف اُلٹ کے کافر
کہ سکھا رکھا ہے تو نے اُسے لفظ رام اُلٹا
فقط اس لفافہ پر ہے خط آشنا کو پہونچے
تو لکھا ہے اُس نے انشا یہ تیرا ہی نام اُلٹا

شیخ غلام ہمدانی مصحفی

مصحفی تخلص۔ غلام ہمدانی نام۔ باپ کا نام ولی محمدؐ۔ امروہہ کے رہنے والے تھے۔ آغاز جوانی تھا۔ دلّی میں آکر طالب علمی کی طبیعت میں موزونیت خداداد تھی۔ ابتدا سے غربت اور مسکینی اور ادب کی پابندی طبیعت میں تھی۔ گو وطن نہ تھا مگر دلّی سے جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ اور اپنے کو دلّی ہی کا باشندہ کہتے تھے چنانچہ شعر میں لکھتے ہیں ؎

دلّی کہیں ہیں جسکو زمانہ میں مصحفی میں رہنے والا ہوں اُسی اُجڑے دیار کا

پھر مرزا سلیمان شکوہ کے ہاں ملازم ہوئے۔ محاورات قدیم میں انھیں میر سوز اور سودا اور میر کا ایک آخری ہم زبان سمجھنا چاہئے۔ لکھنؤ میں اُن کے بہت سے شاگرد ہوگئے۔ مگر اب تک نہیں معلوم کہ خود کس کے شاگرد تھے۔ سراپا سخن میں لکھا ہے کہ امانی کے شاگرد تھے۔ غرض سنہ ۱۲۴۰ھ میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ اُن کی تصنیفات میں چھ دیوان اُردو کے ہیں جن میں غزلیں اور قصیدے۔ ابیات، رباعی اور معمولی تضمینیں ہیں۔ سید انشا سے اُن کی چشمک ہوا کرتی تھی۔ انکا کلام بھی معائنہ کیجئے ؎

ٹوٹے ہوئے نیچے کی طرح میری قلم سے جاتی ہے بچک شاعرِ مغرور کی گردن
انصاف تو کر دل میں کہ اک تیغ میں کیسی ہیں کاٹ دی دعویٰ کی تری [illegible] کی گردن

خواجہ حیدر علی آتش

آتش تخلص۔ خواجہ حیدر علی نام۔ باپ کا نام خواجہ علی بخش دلّی

کے رہنے والے۔ اِن کے خاندان میں سلسلہ پیری مریدی کا بھی تھا۔ مگر شاعری اختیار کی۔ انکی شاعری نے مرزا محمد تقی کے دامن میں پرورش پائی۔ اوّل فیض آباد میں رہے پھر انکے ساتھ لکھنؤ میں چلے آئے مصحفی کے شاگرد تھے۔ خواجہ صاحب کو ابتدائی عمر میں استعداد اچھی نہ تھی مگر طبیعت شاعروں میں کمال دکھانے لگی اور اپنے زمانہ میں مسلم الثبوت اُستاد ہوگئے۔ سیکڑوں شاگرد ہوئے۔ سپاہیانہ آزادانہ، رندانہ وضع رکھتے تھے ۱۲۶۲ھ میں یکایک مرگئے۔ میر علی نے تاریخ کہی۔ ع۔ خواجہ حیدر علی اے وامردند۔ انکی انشاپردازی ہند کا اعلےٰ نمونہ ہے شرفاء لکھنؤ کی بول چال کا انداز اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ غزلوں کا ایک دیوان ہے محاورہ اُردو کا دستور العمل ہے۔ ناسخ کے ہمعصر تھے اور اُن سے روز مقابلہ رہتا تھا۔

ناسخ:
آیا نہ جاہل کہ رہا ہے میرے دیوان کا جواب
بو مسلم نے لکھا تھا جیسے کہ قرآں کا جواب

آتش:
یوں نہ دے ہر مومن اُس ملحد کے دیوان کا جواب
جس نے دیوان اپنا ٹھہرایا ہے قرآں کا جواب

شیخ ابراہیم ذوقؔ

ذوق تخلص۔ شیخ ابراہیم نام۔ شیخ محمد رمضان باپ کا نام۔ دلّی میں کابلی دروازہ کے پاس رہتے تھے۔ رفتہ رفتہ حضرت ابو ظفر بہادر شاہ کے اُستاد ہوئے۔ ملک الشعرا خطاب حاصل کیا۔ اِن کا کلام فصیح

وبلیغ - سلیس - نفیس - پُر محاورہ - مضامین عالی، خیالات بلند اور پاکیزہ - غالب کا ستارہ اِن کے سامنے ماند ہی رہا - ۱۱ر ذی الحجہ سنہ ۱۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے - حافظ غلام رسول شوق تخلص کے شاگرد ہوئے - بعدہ شاہ نصیر کے شاگرد ہوئے اِن کو تصوف - موسیقی - نجوم - طب کا بھی شوق تھا - ۸۱ برس کی عمر میں وفات پائی - رات دن شعر گوئی سے شوق تھا - میلہ - عید - شادی غمی سے کچھ کام نہ تھا - اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے مضمون بنایا کرتے تھے - اور آپ جو شعر غزل کہتے وہ بڑے احتیاط سے اور حفاظت سے ایک جگہ جمع کرتے جاتے تھے - جو غزلیں اپنے تخلص سے کہی تھیں اگر جمع کیجاتیں تو وہ بادشاہ کے چاروں دیوانوں کے برابر ہوتیں ان کا دیوان ناتمام ہے - انکا کلام یہ ہے ؎

کون روتا ہے یہ لگ کر باغ کی دیوار سے   جانور گرتے لگے جائے ثمر اشجار سے
اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر   آرام سے وہ ہیں جو تکلف نہیں کرتے

مرزا اسد اللہ خاں غالب

اسد پہلا تخلص - اسد اللہ خاں نام - مرزا نے اپنے چچا کے سایہ میں پرورش پائی تھی - مرزا صاحب کو اصلی شوق فارسی کی نظم ونثر کا تھا - اسی کو اپنا فخر سمجھتے تھے - اِن کا پہلا تخلص اسد تھا - جھجر میں کوئی فرومایہ شخص اسد تخلص کرتا تھا - ایک دن اُس کا مقطع کسی نے پڑھا ؎

اسد تُم نے بنائی یہ غزل خوب   ارے او شیر رحمت ہے خُدا کی

سُنتے ہی جی بیزار ہوگیا۔ چنانچہ غالب تخلّص اختیار کیا لیکن پہلے سے جن غزلوں میں اسد تخلص تھا۔ انکو اسی طرح رہنے دیا انکے خاندان کا سلسلہ افراسیاب بادشاہ توران سے ملتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مرزا فارسی کے باکمال شاعر تھے مگر علوم درسی کی تحصیل طالب علمانہ طور پر نہیں کی۔ آخر عمر میں بڑھاپے نے بہت عاجز کردیا تھا۔ کانوں سے سُنائی نہ دیتا تھا کسی سے کچھ کہنا ہوتا تھا تو کاغذ پر لکھ دیا کرتے تھے۔ وہ لوگ دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ آخر ۷۳ برس کی عمر پاکر ۱۲۸۵ھ میں انتقال کیا۔ تاریخ ہے۔ آہ غالب بمرد۔ مرنے سے چند روز پہلے مندرجہ ذیل شعر کہا تھا اور اکثر یہی شعر پڑھا کرتے تھے ؎

دمِ واپسیں بر سرِ راہ ہے عزیزو اب اللہ ہی اللہ ہے

اُردو دیوان ۱۸۰۰ شعروں کا ہے جسمیں کچھ تمام اور کچھ ناتمام غزلیں ہیں۔ اور بہت کچھ متفرق۔ قصیدے۔ مثنوی۔ قطعہ۔ رباعی۔ زبان فارسی بیا ہیں اور پنج آہنگ ایک مشہور کتاب ہے۔ اِن کا کلام اکثر مشکل اور دقیق ہے چنانچہ رباعی

مشکل ہے زبس کلام میرا اے دل سُن سُن کے اسے سخنوران کامل
آساں کہنے کی کرتے ہیں فرمایش گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

مومن خاں مومن

مومن تخلص۔ مومن خاں نام۔ باپ کا نام حکیم غلام نبی خاں اُنکی

اصل نجباے کشمیر سے ہے۔ شاہ عالم کے زمانہ میں موضع ہلانہ پرگنہ نارنول میں جاگیر پائی۔ جب سرکار انگریزی نے جھجر کی ریاست نواب فیض طلب خاں کو عطا فرمائی تو پرگنہ مذکور جو اس میں شامل تھا نواب نے ضبط کرلیا اور ایک ہزار روپیہ سالانہ پنشن حکیم نامدار خاں کی مقرر کردی ان کے بعد ہی مومن خاں کو پنشن میں کچھ حق ملا۔ یہ ۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے انکے بزرگ جب دلّی میں آئے تو چیلوں کے کوچہ میں رہتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے ان کے پیدا ہونے پر کان میں اذان دی اور مومن خاں نام رکھا اور گھر والوں نے حبیب اللہ نام رکھا۔ مگر مومن خاں ہی نام مشہور ہوا شروع ہی میں عربی علم تحصیل کیا۔ شاہ عبدالقادر کے شاگرد ہوئے۔ طب سیکھا۔ علم نجوم میں اچھی مہارت پیدا کی۔ ابتدا میں شاہ نصیر سے اصلاح لی۔ پھر لینی چھوڑدی۔ ان کے خیالات نازک اور مضامین عالی استعارہ اور تشبیہہ کے زور نے اور بھی اعلیٰ درجہ پر پہنچادیا۔ آپ کوٹھے پر سے گر پڑے تھے۔ اسکی خود تاریخ کہی تھی۔ "دست و بازو بشکست" مرنے کی تاریخ ماتم مومن قصیدے نہایت اعلیٰ درجہ کے اور انکی مثنویاں درد انگیز ہیں۔ ان کا کلام یہ ہے ؎

کیا رحم نہ کروگے اگر ابرام نہ ہوگا   الزام سے حاصل بجز الزام نہ ہوگا

شیخ امام بخش ناسخ

ناسخ تخلص شیخ امام بخش نام۔ اصلی وطن لاہور تھا۔ خدا بخش کے بیٹے تھے۔ لکھنؤ میں آکر کمال پیدا کیا۔ اسی وجہ سے لکھنو کو ان کی

شاعری کا وطن کہتے ہیں۔ شاعری میں کسی کے شاگرد نہ تھے بعض کہتے ہیں کہ خدابخش نے متبنیٰ کیا تھا۔ یہ شخص دولتمند تھا جب وہ مرگیا ناسخ اس کے وارث تھے مالک ہو گئے۔ اُس وقت خدابخش کے بھائیوں نے شیخ ناسخ کے اوپر دعویٰ کیا اور کھانے میں زہر بھی ملا دیا مگر انکو خبر ہو گئی تھی۔ فارسی کتابیں حافظ وارث سے پڑھی تھیں اگرچہ عربی استعداد فاضلانہ نہ تھی مگر فن شاعری کی ضروریات سے پوری واقفیت تھی ورزش کا بہت شوق تھا۔ لکھنو سے بنارس۔ الہ آباد۔ پٹنہ چلے گئے تھے ۱۲۵۴ھ میں ۶۵ برس کی عمر پاکر مر گئے۔ اِن کے شاگرد نے تاریخ کہی ع۔ "دلا شعر گوئی اُٹھی لکھنؤ سے"۔ دیوان ۳ ہیں مگر ۲ مشہور ہیں۔ رباعیوں اور تاریخوں کے سوا اور کسی قسم کی نظم نہیں۔ ایک مثنوی۔ حدیث مفصل کا ترجمہ ہے۔ اس کا تاریخی نام نظم سراج رکھا ہے۔ تاریخ کہنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ آپ کے چار خط گم ہو گئے تھے۔ اِس کی تاریخ کہی۔ ع "صد حیف تلف چہار نامہ"۔ حریفوں نے نظر بند کرا دیا تھا تاریخ اس کی بھی لکھی ہے ع "تُہنے ہے افسوس خانہ زنداں گردید" رہائی پائی اس کی بھی تاریخ کہی۔ کلام یہ ہے ؎

بڑا اکال ہے ناسخ غمِ عالم فراہم کر ارادہ ہے اگر لے چرخ اُسکی مہمانی کا

مرزا محمد رفیع سودا

سودا تخلص۔ مرزا محمد رفیع نام۔ اِن کے باپ مرزا محمد شفیع مرزایان کابل سے تھے۔ بزرگوں کا پیشہ سپہ گری تھا۔ مرزا شفیع بطور تجارت ہند

میں آئے۔ سودا ۱۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ دہلی میں پرورش و تربیت پائی۔ سودا سلیمان قلیخاں وداد کے پھر شاہ حاتم کے شاگرد ہوئے۔ شاہ عالم بادشاہ دہلی کو غزلوں کی اصلاح دینے لگے۔ نواب شجاع الدولہ نے دہلی سے بلایا مگر وہ دلّی سے نہ گئے۔ غرض ۶۰ برس کی عمر میں دلّی سے نکلکر فرخ آباد میں پہنچے ۱۱۸۵ھ میں لکھنؤ آئے۔ نواب آصف الدولہ نے چھ ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ کردیا تھا ۱۱۹۵ھ میں لکھنؤ میں مرگئے۔
کلیات سودا۔ جو حکیم سید اصلح الدین خاں نے ترتیب دیا۔ بزرگان دین کی مدح میں اسی طرح چند قصائد فارسی اور مثنویاں۔ بہت سی حکایتیں۔ ایک مختصر دیوان فارسی کا دیوان ریختہ جسمیں رباعی۔ مستزاد۔ قطعات تاریخیں۔ واسوخت۔ ترجیع بند۔ مخمس ہیں۔ ہجو بھی کہا کرتے تھے۔ ان کے قصیدے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا کلام یہ ہے۔

ہوئے ہیں ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے
پلک پر اپنے آنسو صبح پیری کا ستارا ہے
ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مُرغ قبلہ نما آشیانہ میں

میر حسن

حسن تخلص۔ میر غلام حسن نام۔ خاص دہلی کے رہنے والے ہیں پیدا ہوئے عالم شباب میں اپنے والد کے ساتھ فیض آباد چلے گئے۔ وہاں جاکر نوکر ہو گئے تھے۔ جب تک دلی میں رہے اپنے والد سے

اصلاح لیتے رہے۔ اودھ میں جاکر میر ضیاء الدین ضیا کے شاگرد ہوئے۔ سودا کو بھی غزلیں دکھائیں۔ اِن کا کلام سوز کے کلام سے بہت ملتا ہے انھوں نے بے نظیر اور بدر منیر کا قصّہ بے نظیر لکھا ہے۔ نمونہ کا شعر یہ ہے۔

پلا ساقیا ساغرِ بے نظیر   پھنسی دام ہجراں میں بدر منیر

اشرف علی خاں فغاں

فغاں تخلص۔ اشرف علی نام۔ احمد شاہ بادشاہ کے کوکہ تھے۔ بذلہ سنجی اور لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ زبان سے پھول جھڑتے تھے اگرچہ شاعری پیشہ نہ تھا مگر شعر گوئی کا مزا ایسی بُری بلا ہے کہ اُس کے سامنے دُنیا کے سب مزے بے مزہ ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں شعر گوئی کا شوق ہوا۔ مصحفی نے قزلباش خاں۔ امید کا شاگرد لکھا ہے شاید فارسی میں ہوں۔ گلزار ابراہیمی میں لکھا ہے کہ ندیم کے شاگرد ہیں ۱۱۸۶ھ میں وفات پائی۔ خود کہتے ہیں ؎

ہر چند اب ندیم کا شاگرد ہے فغاں   دو دن کے بعد دیکھیو اُستاد ہو گیا

شمس ولی اللہ۔ ولی

ولی تخلص۔ شمس ولی اللہ نام۔ شاہ وجیہ الدین کے خاندان میں سے تھے۔ احمد آباد گجرات کے رہنے والے تھے۔ ان کی علمی تحصیل کا حال معلوم نہیں۔ اِن کی انشا پردازی اور شاعری کی دلیل اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ ایک زبان کو دوسری زبان سے ایسا بے معلوم جوڑ

لگا یا ہے کہ آج تک زمانے نے کئی پلٹے کھائے مگر اُس کو جنبش نہ ہوئی۔
ولی کی طبیعت میں بلند پردازی بھی معلوم ہوتی تھی۔ ناصر علی سے چشمک
ہوا کرتی تھی۔ یہ اپنے وطن سے ابوالمعانی کے ساتھ دلّی میں آئے یہاں
شاہ سعداللہ گلشن کے مرید ہوئے۔ شاید اِن سے شعروں میں بھی
اصلاح لی ہو۔ اُن کے کلام کا نمونہ یہ ہے ؎

ایک دل نہیں آرزو سے خالی ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

سید افضل علی افضل

سید افضل علی خلف اصغر حضرت دبیرالدولہ مدبرالملک منشی سید مظہر علی خاں صاحب بہادر جنگ مغفور اسیر لکھنوی آپ کے اجداد قدیم سے امیٹھی کے رہنے والے ہیں۔ شاہان دہلی سے ہمیشہ طرح طرح کے اعزاز حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کے جد امجد محمد صالح مرحوم کروڑی کے خطاب سے ممتاز فرمائے گئے اور والد ماجد آپ کے عالم شباب میں لکھنؤ تشریف لاکر سکونت پذیر ہوئے اور مختلف عہدوں پر سرفراز رہکر یہاں تک نوبت پہنچی کہ میر منشی ظل سبحانی سلطان واجد علی شاہ والی ملک اودھ مقرر ہو گئے۔ جو حکم شاہی نفاذ پاتا تھا حضرت ہی کے قلم سے جاری ہوتا تھا۔ بفضلہ آپ فن شاعری میں بھی اُستاد مسلم الثبوت ہیں فی الجملہ زبان انگریزی بھی حاصل کی تھی۔ عربی۔ فارسی خوب جانتے ہیں جوان طبیعت ہیں عمر انکی قریب تیس برس کے ہے۔ مولد خاص لکھنؤ ہے بارگاہ لکھنؤ سے صغیر سنی میں افضل الدولہ مظفر الملک بہادر شوکت جنگ

خطاب پایا سرکار انگریزی میں بھی عمائد روسار لکھنؤ خیال کئے جاتے ہیں۔ اب آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ کلام یہ ہے ؎

پیری میں مٹ گئے وہ جوانی کے ولولے
سیرت بھی اپنی صورتِ صورت بدل گئی
دولت کے گھر میں آنے سے کیا خوش ہوں اہلِ نعم
کیا اعتبار اس کا ہے آج آئی کل گئی

امیر احمد متخلص بہ امیر

امیر احمد ابن مولوی کرم محمد۔ آپ شیخ زادہ ہیں بڑے لائق فائق ہیں۔ عربی فارسی تو خوب ہی جانتے ہیں لیکن علم جفر میں بھی کامل دستگاہ پیدا کی ہے۔ صوم و صلوٰۃ کے بڑے پابند ہیں مدبر الدولہ منشی مظفر علی خاں بہادر کے شاگرد ہیں۔ اب خود ایک نامی گرامی مسلم الثبوت استاد شمار کئے جاتے ہیں۔ اکثر اطراف میں آپ کے تلامذہ لائق فائق موجود ہیں بہت کچھ تصنیف فرمایا ہے۔ نعت میں ایک دیوان طبع ہو چکا ہے واسوخت اور عاشقانہ دیوان علحدہ موجود ہے۔ غرضکہ ہر قسم کی شاعری پر قادر ہیں اور نواب صاحب رامپور کے اُستاد ہیں۔ آپ کی ذہانت اور ذکاوت کی تعریف نہیں ہوسکتی۔

ان کا کلام یہ ہے

الف آدم میں ہے ممدود احمد میں ہر بے مد کا
سبب یہ ہے کہ وہاں سایہ تھا یہاں سایہ نہ تھا قد کا

زین العابدین تخلص شاداں

زین العابدین ولد مولوی محمد حسین مرحوم قدیمی متوطن تعلقہ [illegible] کے ہیں انتہا درجہ کے ذکی ذیعلم خوش اخلاق ہیں آپ کے عزیز و اقارب ہمیشہ سے عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز رہے ہیں۔ آپ بھی جج ماتحت ہیں۔ تھوڑا سا کلام حضرت کا ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

طلب عیش میں تن ہے طلب یار میں روح
کیا عجب تن سے جُدا ہو اسی تکرار میں روح
خواب میں ڈھونڈھنے کیواسطے اُس یوسف کو
گھر سے راتوں کو نکل جاتی ہے بازار میں روح

نواب مرزا شکیب

نواب مرزا دہلی کے باشندے ہیں اور فی الحال حیدرآباد دکھن میں وکالت کرتے ہیں۔ بڑے طبیعت دار اور خوش فکر ہیں۔ اِن کا کلام بھی ملاحظہ کیجئے۔

کافی ہے اُس کو سایۂ گیسو ہی آپ کا
زنجیر ڈالئے گا نہ شہدا کے پاؤں میں
وصفِ دہن نکل کے نہ بندش سے جائیگا
زنجیر موج رہتی ہے دریا کے پاؤں میں

حالی

آپ کا نام الطاف حسین تخلص حالی۔ پانی پت کے رہنے والے عرب کے شریف فرقہ انصار میں سے ہیں۔ خاتم الشعرا ابو الکلام شریک نظیری و طالب جناب غالب کے تلمیذ ارشد ہیں۔ شعر شاعری سے آپ کو نفرت ہے۔ قومی مرثیے اور نیچرل مضامین اکثر لکھتے ہیں۔ کلام میں لذت خداداد ہے۔ اکثر کتابیں آپ کی تصنیف سے مطبوع خلائق ہیں۔ حیات سعدی۔ سفرنامہ حکیم ناصر خسرو فسانہ روزگار ہیچ یادم الذات۔ حقوق اولاد وغیرہ بہت سی چھوٹی چھوٹی مثنویاں ہیں جو خوبی زبان اور نتائج اخلاق میں بے نظیر ہیں۔ ایک مسدس مد و جزر اسلام آپ کی تصنیف سے ہے۔ یہ ممالک مغربی شمالی کے سررشتہ تعلیم میں داخل ہے مختصر یہ ہے کہ جن شاعروں کی زمانے کو ضرورت ہے وہ جناب مولانا ہیں۔

ایشیائی خیالات میں صرف ایک شعر ہدیہ ناظرین ہوتا ہے۔

ہم جس کو دیکھتے ہیں وہ ہے بات اور ہی
تم سے جہاں میں لاکھ سہی تم مگر کہاں

داغ

نواب مرزا نام۔ داغ تخلص۔ شاہ جہاں آباد کے باشندے اثنا عشری ظریف الطبع زندہ دل آدمی ہیں۔ تعلیم صحبت اچھی پائی ہے

ضروریات شاعری سے کماحقہ باخبر ہیں۔ ریختہ کے اُستاد ماہر ہیں کثرت تلامذہ میں آتش کے ہمپایہ ہیں خود حضرت ذوق کے شاگرد رشید ہیں۔ نواب شمس الدین صاحب کے خلف سعید ہیں۔ طرز کلام میں ذوق و غالب کا خلاصہ ہیں۔ کہتے ہیں اُستاد ذوق کے بعد جناب غالب کی صحبت سے فیض اُٹھایا۔

اب اُستاد مسلم الثبوت ہیں۔ نواب کلب علی خاں صاحب والی رامپور حد سے زیادہ شفقت فرماتے تھے۔ جب سے حضور نے عالم فانی کو چھوڑا۔ آپ نے رام پور کو خیرباد کہا۔ آج کل حیدرآباد میں چارسو پاتے ہیں۔ کلام یہ ہے۔

خیر نواب کی مناتے ہیں — جسکا کھاتے ہیں اُسکا گاتے ہیں
لوگ اسے رامپور کہتے ہیں — ہمتو آرام پور کہتے ہیں

مولانا آزاد

آپ شہر دہلی کے شرفا میں سے ہیں۔ آپ نے پرانے کالج میں علوم مروجہ کی تعلیم پائی ہے۔ فن شعر اُستاد ذوق سے حاصل کیا۔ مدت تک گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی اور فارسی کے پروفیسر رہے ہیں سررشتۂ تعلیم پنجاب کی بہت کچھ خدمت کی۔ بیسیوں کتابیں اُردو و فارسی میں تصنیف کیں۔ جن میں سے بعض مدرسوں میں جاری ہیں آب حیات اور نیرنگ خیال بہت مشہور ہیں۔ فارسی کی پہلی اور دوسری بھی قابل تعریف ہیں۔ یہ کہنا کہ اُردو لٹریچر اور اُردو نظم میں آپ نے

ایک نئی روح پھونک دی ہے - کچھ مبالغہ نہیں ہے - انھیں خدمات کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ سے شمس العلما کا خطاب عطا ہوا - اس وقت مجھ کو انکا کوئی شعر یاد نہیں ہے -

(مولف)

تمام شد

نیشنل پریس الہ آباد میں باہتمام رمضان علی شاہ چھپا

مصنف کتاب ہذا کی اور چند کتابیں قابل دید

انشاء خرد افزا

یہ خطوط نویسی کی پہلی کتاب جسکا نام مندرجہ عنوان ہے ایک خاص طرز اور دلکش عبارت میں تیار کی گئی ہے اور اسکی ترتیب و تالیف میں ہر طرح طلباء اپر پرائمری اور مڈل کلاس کے فائدہ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسمیں طرز خطوط نویسی اور ہر قسم کے القاب و آداب کے علاوہ بڑوں کو برابر والوں کو چھوٹوں کو ہر قسم کے خطوط درج ہیں جن میں کوئی نہ کوئی بات مفید طلباء ضرور آگئی ہے۔ خطوط کے علاوہ عرائض وغیرہ کے نمونے ہیں جن سے طلباء کو اکثر کام پڑتا رہتا ہے۔ ایک باب خاص طلباء مڈل کے واسطے ہے اس میں اشعار۔ رباعی۔ محاورے۔ ضرب المثل۔ فقرات موزوں اور جواب مضمون وغیرہ ہیں۔ بعض باتیں طلباء کی طبع آزمائی کے واسطے بھی لکھی گئی ہیں آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں بچوں کے تادیب و تربیت کے متعلق چند ہدایتیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ طلباء اپر پرائمری اور مڈل کلاس اس کتاب سے خطوط نویسی کے علاوہ اردو زباندانی میں بھی بہت کچھ واقفیت حاصل کر سکتے ہیں ۱۴۴ صفحہ کی کتاب قیمت صرف ۴؍

رام چرتر اردو اور بھاشا

سوامی تلسی داس جی رچیت رامائن جو بھاشا میں نہایت دلچسپ۔ دھارمک اور عام پسند پستک ہے مگر بوجہ بہت بڑا ہونے کے ہر شخص بھاشا جاننے والا تمام پستک پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً اردو خواں جو زبان بھاشا نہیں پڑھ سکتے وہ تو رام کے ادبھت چرتروں سے بالکل ہی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نظر بریں میں نے ساتوں کانڈوں کا انتخاب بطرز جدید اس ڈھنگ پر کیا ہے کہ رامائن کے ضروری مطالب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور حسب موقع اصل چوپائی اور دوہوں کو بھی بطور تضمین اردو نثر

کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس انتخاب سے اُردو یا بھاشا جاننے والے دونوں اصحاب فائدہ اُٹھا سکیں گے اور جو اصحاب اُردو اور بھاشا دونوں جانتے ہیں اُن کے واسطے تو یہ انتخاب "سونے پر سہاگے" کا کام دیگا۔ ۱۱۲ صفحہ قیمت محض ۴/ ۔

اُردو کورس پرائمری سکولوں کیواسطے

اس میں علمی۔ اخلاقی۔ حسن معاشرت۔ کفایت شعاری۔ عبرت آموز وغیرہ کے متعلق مضامین مستند کتب اور اخباروں سے منتخب کرکے درج کئے گئے ہیں ۱۴۰ صفحہ قیمت برائے نام ۳/ ۔

اُردو قواعد صرف کا رسالہ بطور سوال وجواب

اس میں ۱۰۰ ایسے سوال مع جواب درج کئے گئے ہیں کہ جو اکثر اُردو انتخابات مڈل۔ انٹرنس۔ نورمل ٹریننگ کالج وغیرہ میں پوچھے جاتے ہیں اور جواب ات کو ایسے پیرایہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر طلبا ء امتحان سے چند روز پیشتر بھی اس کو بغور مطالعہ کر لینگے تو امتحان قواعد صرف میں ہرگز ناکامیاب نہ ہونگے عنقریب طبع ہوگی صفحہ اندازاً ۴۴ قیمت ۳/

کاپی مشق نستعلیق درجہ ۴ کیواسطے

یہ کاپی نہایت غور اور خوض کے ساتھ تیار کی گئی ہے اور تحریر کے متعلق جن باتوں کی ضرورت ہے وہ سب اس میں آگئی ہیں۔ نصیحت آمیز فقروں اور خاص خاص باتوں سے مملو ہے جو دیکھنے سے معلوم ہونگی۔ دراصل قابل دید ہے ۴۰ صفحہ ہونگے۔ قیمت ۲/ عنقریب طبع ہونے والی ہے۔

مولف کلید زباندانی

اشتہار

اُردو کتب مطبوعہ نیشنل پریس الہ آباد

فارسی کتب مطبوعہ نیشنل پریس الہ آباد

۱ — آمدن نامہ ۱ر۶ پا۹
۲ — گلستان سعدیؒ جلی قلم ۱۲ر
۳ — تلخیص گلستان سعدیؒ ۵ر
۴ — تلخیص بوستان سعدیؒ ۵ر
۵ — لغت فارسی ۱۰ر
۶ — جواہر اللغات (پاکٹ سائز) مجلد ۱۰ر
۷ — پرشین ٹرانسلیشن حصہ اول ۲ر
۸ " " " حصہ دویم ۲ر۶ پا۹
۹ " " " حصہ سویم ۳ر

المشتہر — لالہ رام نرائن لال — بکسیلر — کٹرہ — الہ آباد

Date	No.	Date	No.